بعونہ صناع ممکن و کان بفضل خلاق زمین و آسمان

کتاب مستطاب مسمیٰ بہ

انارکلی

تصنیف لطیف

مولانا بحر حقیقت ماہر اسرار طریقت و شریعت

حضرت میاں عبداللہ صاحب انبرف بابا جی صاحب قدس سرہ

حسب فرمائش

حضرت مولانا میاں بشیر احمد صاحب لاروی مدظلہ العالی

بعون صناع تکین و مکان و بفضل خلاق زمین و آسمان

کتاب مستطاب مسمّٰی بہ

اسرار کبیریٰ

تصنیف لطیف

قبلۂ عالم خواجۂ خواجگان بنائے عالیان تکیہ گاہ بیکساں ملجا العارفین سراج السالکین

حضرت بابا جی صاحب لاروی

نقشبندی مجددی

موضع وانگت پرگنہ اور علاقہ سری نگر کشمیر

حسب فرمائش

حضرت الحاج میاں بشیر احمد صاحب لاروی مدظلہ العالی

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— اسرار کبیری (جلد سوم، چہارم)
زبان ——— اردو
مصنف ——— قطب العارفین سراج السالکین قبلہ عالم
حضرت بابا جی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
ناشر ——— پیر سید محمد قاسم شاہ - نور پور شاہاں بری امام اسلام آباد
طابع ——— چوہدری عبدالباقی نسیم
مطبع ——— اومنی پرنٹرز رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
کتابت ——— ابوالہلال افضل منہیر ایم۔اے راولپنڈی
اشاعت اوّل ——— جنوری ۱۹۹۴ء
تعداد ——— ایک ہزار
تعداد صفحات ——— (۵۲۶)
قیمت ——— ۲۰۰/- روپے

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۱۱	نوع دیگر	۴۰۱
	جلد سوئم	
۱۱۲	ختم انبیاء پڑھنے کا طریقہ	۴۰۲
۱۱۳	اجرت پر عبادت	۴۰۵
۱۱۴	قبور پر قرآن مجید پڑھنا اور جمع ہونا جائز اور مستحب ہے۔ منع نہیں۔	۴۰۸
۱۱۵	زیارتِ قبور کا بیان	۴۱۱
۱۱۶	شدید مصیبت کے وقت سجدہ کرنا	۴۱۵
۱۱۷	بیان صلوٰۃ الکسوف والخسوف	۴۳۱
۱۱۸	استغفار کرنے کا طریقہ	۴۳۹
۱۱۹	منزل اول بروز سہ شنبہ	۴۴۰
۱۲۰	منزل دوم بروز چہار شنبہ	۴۴۸
۱۲۱	منزل سوئم بروز پنج شنبہ	۴۵۲
۱۲۲	منزل چہارم بروز جمعۃ المبارک	۴۵۶
۱۲۳	منزل پنجم بروز شنبہ	۴۶۰
۱۲۴	منزل ششم بروز یک شنبہ	۴۶۴
۱۲۵	منزل ہفتم بروز دوشنبہ	۴۶۸
۱۲۶	مصنف کی کسر نفسی	۴۷۲
۱۲۷	تنبیہ	۴۷۹
۱۲۸	کتاب ہذا کے خاتمہ کے قریب متفرق شرائط کا بیان	۴۸۲
۱۲۹	روزانہ کے وظائف کا بیان۔	۴۹۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۳۰	وظیفہ بروز یک شنبہ	۴۹۴
۱۳۱	وظیفہ بروز دو شنبہ	۴۹۷
۱۳۲	وظیفہ بروز سہ شنبہ	۴۹۸
۱۳۳	وظیفہ بروز چہار شنبہ	۵۰۰
۱۳۴	وظیفہ بروز پنج شنبہ	۵۰۱
۱۳۵	وظیفہ بروز جمعۃ المبارک	۵۰۴
۱۳۶	وظیفہ بروز شنبہ یعنی ہفتہ	۵۱۱
۱۳۷	دعائے ماثورہ	۵۱۳
۱۳۸	ترکیب النوافل مع الادعیہ	۵۱۴
۱۳۹	دعائے شکر اللہ	۵۱۴
۱۴۰	دعائے استعاذہ	۵۱۵
۱۴۱	دعائے استخارہ	۵۱۷
۱۴۲	دعائے استجاب	۵۱۸
۱۴۳	دعائے شکر النہار	۵۲۰
۱۴۴	دعا برائے والدین	۵۲۱
۱۴۵	مسبّعاتِ عشرہ	۵۲۲
۱۴۶	اسمائے سبعہ	۵۲۷
۱۴۷	اسم اول	۵۲۸
۱۴۸	اسم ثالث	۵۲۹
۱۴۹	اسم رابع	۵۳۰

اسم ثانی

اسم خامس

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱۵۰	اسم سادس	۵۳۱
۱۵۱	اسم سابع	۵۳۲
۱۵۲	دعائے سنت عصر	۵۳۳
۱۵۳	چہل کاف	۵۳۴
۱۵۴	اجازتِ قصیدہ غوثیہ	۵۳۵
۱۵۵	دعا برائے دفع وبار طاعون	۵۳۶
۱۵۶	دعائے دافع طاعون	۵۴۱
۱۵۷	نعت شریف	۵۴۲
۱۵۸	بر موقع ولادت حضرت مجدد الف ثانی رح	۵۴۴
۱۵۹	غزل دیگر	۵۴۵
۱۶۰	حضرت مجدد الفِ ثانی سے استمداد	۵۴۶
۱۶۱	قصیدہ مبارکہ در شانِ حضرت مجدد الفِ ثانی رح	۵۴۷
۱۶۲	معروضہ بخدمتِ حضرت قیوم ثانی رح	۵۴۸
۱۶۳	غزل نوعِ دیگر عرض بخدمت حضرت خواجہ محمد زبیر صاحب	۵۵۳
۱۶۴	مکتوبِ گرامی حضرت قیوم زماں	۵۶۴
۱۶۵	نعت شریف چہار یار کبار کی منقبت	۵۷۰
۱۶۶	غزلیات و نظمیں	۵۷۱
۱۶۷	مناجاتِ مصنف	۵۹۱
۱۶۸	حکایت حضرت ابراہیم ادہم	۵۹۳

تمت بالخیر

Marfat.com

یَا اللّٰہُ یَا مُحَمَّدُ

آغازِ جلدِ سوئم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا فَتَّاحُ

ختمِ انبیاء پڑھنے کا طریقہ

بعد از حمد و صلوٰۃ بر افضل المخلوقات علی نبینا محمدؐ شفیع المذنبین و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ اجمعین. اَمَّا بَعْدُ:

واضح آنکہ، کہ اکثر تفاسیر و دیگر معتبر کتابوں میں اس طرح سے وارد ہے کہ ماضی پیغمبرؑ کے زمانہ میں یا ہمارے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یا بعدہٗ اصحاب کبار، تبع تابعین سلف الصالحین خلف الراشدین مجتہدان دینِ متین کے زمانہ میں کسی قسم کی مہمات مشکلات آفات و بلیات کثرت سے نزول کر جاتی تھیں۔ یا کوئی اس پاک قافلہ سے متوفی ہو جاتا تھا۔ تو اس کی مغفرت و نجات کے واسطے اس گروہ مذکور کا یہ دستور تھا کہ ایک جگہ پاک یا کسی خاص مکان پاکیزہ میں جمع ہو کر حلقہ باندھ کر حتی الوسع کوشش بلیغہ رجوعات سے اول استغفار سو بار یا زیادہ، پھر اپنے اپنے زمانہ کے پیغمبر پر درود شریف پڑھتے تھے۔ ایک ہزار بار یا زیادہ تو بھی نفی اثبات ذکر جہر بلند آواز سے ایک لاکھ پچیس ہزار بار پڑھ کر پھر اپنے زمانہ کے پیغمبر پر ایک ہزار بار یا زیادہ درود شریف پڑھ کر اس پیغمبر کے اسم کو بعد

Marfat.com

کلمہ نفی اثبات و استغفار درود شریف کو وسیلہ بنا کر بڑی سوزش جگر، خضوع و خشوع والحاح سے دعا کرتے تھے، تو پھر خداوند کریم اپنے فضل و کرم و اپنے پیغمبر کے اسم پاک کے وسیلہ سے ان کی ہر ایک حاجات و مشکلات کو سرانجام کر دیتا تھا۔ اور یہ عمل ان کی نجات اور متوفی کے مغفور ہونے کا وسیلہ ہو جاتا ہے۔

خداوند کریم کے فضل و کرم سے جیسا کہ خداوند کریم اپنے حبیبؐ، ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے چکا ہے۔ قولہ تعالےٰ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ (جس وقت کہ مجھ سے سوال کرتے ہیں، بندے میرے میرے سے، تحقیق میں اجابت کے ساتھ نزدیک ہوں۔)

اور یہی قاعدہ سلف الصالحین خلف الراشدین علمایان دین متین و مشائخان متقدمین نے اکثر جاری رکھا تھا، تا زمانہ حال اگرچہ اس زمانہ میں شاخ اسلام کی ضعیفی نمودار ہو گئی ہے مگر ہمارے دلوں میں آلودگی زنگ ذنوبیہ کثرت سے درود ہو چکے ہیں، تو اس کے سبب سے ہماری زبانوں سے ورد کلام ربانی کی تاثیرات بالکل برداشت ہو گئی ہے، مگر پھر بھی ہماری نجات کا وسیلہ یہی ہے۔

اسی واسطے ختم انبیاء علیہم السلام کا طریقہ معتبر کتابوں سے نقل کیا جاتا ہے۔ اور اس کے پڑھنے کا طریقہ ہر ایک مہمات و متوفی کے مغفور کے واسطے اس طرح سے ہے کہ چند آدمی متقی پرہیزگار اور صحت سے پڑھنے والے ایک خاص جگہ یا کسی پاکیزہ مکان میں جمع ہو کر حلقہ باندھ کر دو زانو ہو کر بیٹھ کر بطریقہ سابقہ غیر کلام لغوات کو بالکل ترک کر کے حضور قلبی اور رجوعات روحانی قائم کر کے شروع کرنا چاہیئے۔

لیکن مشائخان نقشبندیہ مجددیہ العالیہ کے نزدیک بہتر یہ ہے کہ نشہ جات کنندہ آدمی سے حلقہ میں داخل ہونے سے اجتناب کرے۔

تو اوّل استغفار یکصد بار یا زیادہ، درود شریف ہزار بار یا زیادہ، پھر کلمہ نفی اثبات

Marfat.com

ذکر جہر بلند آواز سے ایک لاکھ پچیس ہزار پڑھ کر آخر درود شریف ہزار بار یا زیادہ پڑھ کر تمام کرے۔ پھر بہت خضوع وخشوع کے ساتھ ہر ایک مشکلات کے بارے میں بارگاہ مجیب الدعوات میں استدعا کریں۔ امید ہے کہ خداوند کریم اُن کی ہر ایک مشکلات کے واسطے نجات و فلاح کا وسیلہ ہو جائے گا۔

نیز در زاد الآخرت از لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرہ میں لکھا ہے کہ بعض اخباروں میں آیا ہے اس طرح سے کہ اگر تمام کلمہ طیبہ یکصد و بیست و پنج بار پڑھے، تو اوّل و آخر ہزار ہزار بار درود شریف بہ طریقہ اولی پڑھ کر ثواب آں بروح میت بخشا جائے، مغفور گردد اگرچہ مستوجب عذاب و سزاوار عقاب باشد و طریقہ سلف الصالحین اکثر اسی طرح سے چلا آیا ہے۔

نیز بہ روایت دیگر صحیحہ اس طرح سے ہے کہ اگر ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا جاوے۔ بایں طریقہ کہ نو بار لا الٰہ الا اللہ اور دہم بار محمد رسول اللہ، اس طریقہ سے تمام کرے مگر اوّل و آخر درود شریف ہزار ہزار بار پڑھ کر ثواب اس کا بروح میت یا بارواح اہل مقبرہ کو بخشا جاوے، تو حق تعالیٰ ان مردوں کو بخش دے گا۔ اور عذاب قبروں کا ان سے دفع کر دے گا۔

اور فرمایا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ۔

اور فرمایا حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا حضرت جنت میں داخل ہونے کے واسطے ثمن بھی ہیں۔ قَالَ نَعَمْ یعنی آپ نے فرمایا کہ بلا شک ثمن ہیں۔ اے انس تو یہ ہیں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

اور اسی طرح سے کلمہ طیبہ کی نسبت تفاسیر و احادیث میں طول طویل گفتگو ہے۔

اور نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف کی جلد ثانی میں اس طرح سے فرماتے ہیں اپنے دوستوں اور یاروں کو کہ اگر ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کسی متوفی کے لئے پڑھ کر بخشا جاوے تو متوفی کیلئے اکسیر اعظم ہے۔

جیسا کہ حضرت خواجہ محمد صادق اور ان کی ہمشیرہ صاحبہ ام کلثوم ہر دونوں صاحبان کے واسطے

Marfat.com

ستر ستر ہزار بار کلمہ طیبہ بطور روحانیت پڑھ کر ثواب بخشا گیا تھا۔

اور اسی طرح سے ختم قرآن شریف جمع ہو کر حلقہ باندھ کر بر قبر متوفی یا دیگر کسی پاکیزہ مکان میں بہ طریقہ سابقہ پڑھ کر ثواب بروح میت یا بروح اہل مقبرہ بخشا جاوے، تو وہ میت و اہل مقبرہ کو رحمت فرقان حمید کے وسیلہ سے لے کر خداوند کریم بخش دیتا ہے۔

کیونکہ یہ طریقہ بھی ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر و اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے زمانہ سے سلف الصالحین خلف الراشدین علمایان و مجتہدانِ دین متین سے جاری چلا آیا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ہماری ہر ایک مہمات مشکلات کی نجات کا وسیلہ یہی ہیں۔ خداوند کریم گروہ محمدیہ کو اس وسیلہ کی رحمت کے زیر سایہ تابعداری میں رکھ کر متوفی کرے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اٰخِرَ کَلَامِنَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اُجرت بر عبادت

آنچہ در بعض کتب فقہیہ در باب اجارہ از متقدمین و متاخرین سوائے تعلیم قرآن شریف بر دیگر عبادات مثل امامت و خطابت و اذان و تعلیم علوم شرعیہ و ختمات وغیرہا اُجرت گرفتن منع نوشتہ اند۔ بیشک اگر اُجرت بمقابلہ نفس عبادت باشد، تا تحقیق ہمیں است فرمودہ اند، اما ایں جا اُجرت بمقابلہ حبس نفس در مکان خاص تا وقت خاص بگفتہ اہل آں واقع است و آں بلا اشتباہ حلال است۔ شاہ عبدالعزیز در تحت تفسیر آیت وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا آوردہ اند کہ اما فرق معلمان صبیان کہ برائے تعلیم اطفال نوکر می شوند۔ داخل ایں زمرہ نیستند زیرا کہ در عوض تعلیم چیزے نمی گیرند۔ بلکہ علوفہ آنہا اجورہ محبت آنہاست کہ از صبح تا شام از خانہ خود جدا ماندہ از کسب معاش معطل گشتہ اطفال بے سروپا را مانند شبان کہ گوسپنداں رم کردہ را جمع نمایند و باحتیاط نگہدار نماری۔ اگر کسے بر محض تعلیم قرآن و حدیث و فقہ شریف و بے تعین مکانے یا زمانے اجورہ درخواستہ نمایند در زمرہ معلمانِ دنیا طلب کہ بر احکام الٰہی در ابلاغ آنہا متاع دنیا درخواست کنند محسوب می شود۔ انتہیٰ۔

Marfat.com

و بر صفحہ آیت در تفسیر ہمیں آیت فرمودہ اند کہ عبادات بسبب تعیّن مدت یا تخصیص مکان مباح می شوند نیز بر آنہا اُجرت گرفتن جائز است مثل تعلیم قرآن بہ طفل کسے در خانۂ او از صبح تا شام کہ این خصوصیات و قیود ہرگز عبادت نیستند۔ انتہٰی۔

نیز کہ در تحت تفسیر قولہ تعالیٰ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَ الْھُدٰی۔ نوشتہ اند کہ دریں جا دقیقہ باید فہمید کہ اُجرت بر نفس تعلیم حرام است، امّا در خانہ کسے مسافت کردہ برائے تعلیم رفتن یا اطفال را از صبح تا شام در قید داشتن عملے است ورائے تعلیم در مقابلۂ این عمل اجرت گرفتن بلا شبہ حلال است و ہمچنیں مقیّد بودن بہ جلوس در مدرسۂ کسے در مدّت دراز نیز مقابل اُجرت می تواند شد۔ انتہٰی۔

پس اہل ختم نیز بر خاتمین مکان و زمان و تعداد ختمات و پارۂ قرآن و سورۂ مقرر می کند این نمی گویند کہ در کار بار خود لِلّٰہِ فی اللّٰہ، برائے شفائے مریض یا باثواب مردہ باختم ہر قدر کہ باشد بکنید و پاسدار خاتمین ہم می کند، و بر سستی کنندہ درشتی خفتگان ظاہر کنند۔

کَمَا ھُوَ الْمُشَاھَدُ فَھٰذَا ھُوَ الْمَحْمَلُ وَ فِیْہِ التَّخْلِیْصُ مِنْ بَعْضِ الظُّنُوْنِ فِیْ حَقِّ کَافَّۃِ الْاَنَامِ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ مِنَ الْخَوَاصِ وَالْعَوَامِ وَھٰذَا مِنْ مَسَائِلِ عُمُوْمِ الْبَلْوٰی کَیْفَ وَقَدْ وَقَعَ الْخِلَافُ فِیْ اُجْرَۃِ نَفْسِ الْعِبَادَاتِ اَیْضًا فَلَا اِنْکَارَ عَلَی الْمُخْتَلَفِ فِیْہِ مِنَ الْاَعْمَالِ وَالْفَضَائِلِ وَاِنَّمَا الْاِنْکَارُ عَلَی الْمُتَّفَقِ لِلْغَیْرِ الشَّائِعِ بَیْنَ الْخَوَاصِ وَالْعَوَامِ فَکَیْفَ اِذَا ثَبَتَ مِنْ اَھْلِ التَّحْقِیْقِ اَنَّ الْاُجْرَۃَ لَیْسَتْ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعِبَادَۃِ ھٰھُنَا، بَلْ فِیْ مُقَابَلَۃِ حَبْسِ النَّفْسِ فِی الْقُیُوْدِ الْخَارِجَۃِ فَمَنْ اَنْکَرَ مِثْلَ ھٰذَا الْمَرْوَجَۃِ عَنْ فَقَدَ اَزَلَ نَفْسَہٗ وَ عِلْمَہٗ لَنْ یُفْسِدَ الْعَطَّارُ مَا اَصْلَحَہُ الدَّھْرُ، خَیْرُ الْکَلَامِ مَا قَلَّ وَدَلَّ۔

و نیز اگر ختم لا الہ الا اللہ کند مفید است۔ و در زاد الآخرت از لآلی فاخرہ فی تذکرۃ الآخرہ

Marfat.com

آورده که در بعضے اخبار آمده است که اگر یک صد و بست و پنج هزار بار ختم کلمه طیبه کند و ثواب آن را بروح میت بخشند مغفور گردد اگر مستوجب عذاب و سزاوار عقاب باشد و طریقه سلف همیں بوده و به روائتے یکصد و هزار بار - و نیز بروائتے صحیحه به صحت پیوسته که اگر لا الٰه الا الله هفتاد هزار بار خوانده شوند باین وضع که نُه بار لا الٰه إلا الله و دهم بار محمد رسول الله تا که باتمام رساند و ثواب آن بروح میت یا باهل مقبره بخشیده شود. حق تعالے آن مردگان را بیامرزد و عذاب گور از ایشان دفع کند. انتهیٰ.

و در حدیثے که آن را حضرت امام احمد از معاذ بن جبل روایت نموده آمده است، که آن لا الٰه الا الله مفتاح الجنة.

و ابو اللیث سمرقندی رحمة الله علیه در تنبیه از انس عن النبی صلی الله علیه وسلم آورده که انه قیل للنبی صلی الله علیه وسلم یارسول الله هل للجنة ثمن قال نعم لا الٰه إلا الله

و نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی در جلد ثانی مکتوبات آورده اند که بیاران و دوستان فرمایند که هفتاد هزار بار کلمه طیبه لا الٰه الا الله بروحانیت مرحومی حضرت خواجه محمد صادق و بروحانیت مرحوم همشیراد ام کلثوم بخوانند و ثواب هفتاد هزار بار را بروحانیت یکے بخشند هفتاد هزار بار دیگر را بروحانیت دیگرے از دوستان دعا و فاتحه مسئول است. انتهیٰ.

و شیخ عبد الوهاب شعرانی در بحر المورود فی المواثیق والعهود آورده که اخذ علینا العهود ان نعمل باحادیث الفضائل ولو قیل بضعفها لا سیما ان اعتقدت بالکشف ولا تحمل العمل بها کما هو الغالب فی الناس فبمجرد ما یَسْمَعُوْن بضعف الحدیث یتهاونون بالعمل به وقد وقع للشیخ المحی الدین بن العربی رضی الله عنه انه اطلع علی تعذیب امراة فی

Marfat.com

النار وكان قد عمل سبعين الفا لا الٰه إلا اللّٰه بقصد فقال رقبة من النار فقال اجعل ذالك فی صحایف اعمال فلانه. فخرجت من النار لوقتها۔

والحدیث الوارد فی ذٰلك لم یزل المحدثون یتکلمون فی سنده فاعمل بمثل ذلك یا اخی ولا تستبعد حصول الاجر العظیم بالعمل الیسیر فان مقادیر الثواب لا تدرك بالقیاس۔ انتهٰی۔

قبور پر قرآن مجید پڑھنا اور جمع ہونا جائز اور مستحب ہے، منع نہیں ہے۔

علامہ علی القاری علیہ رحمۃ الباری در مرقات شرح مشکوٰۃ در شرح حدیث نبوی:

اذا مات احدکم فلا تحبسوه واسرعوا به الی قبره وَاقْرَءُوْا عِنْدَ رَأْسِهٖ فَاتِحَةَ البقرة وعند رجله بخاتمة البقرة۔

آوردہ کہ قال النووی فی الاذکار قال محمد بن احمد المروزی سمعت احمد بن حنبل یقول اذا دخلتم المقابر فاقرءوا بفاتحة الکتاب والمعوذتین وقل هو اللّٰه احد واجعلوا ثواب ذٰلك لاهل المقابر فانه یصل الیهم. انتهٰی۔

وفی الاحیاء العلوم للغزالی والعاقبة لعبد الحق عن احمد بن حنبل نحوه واَخْرَج الخلال فی الجامع عن الشعبی قال کانت الانصار اذا مات لهم المیت اختلفوا الیٰ قبره یقرءون القراٰن۔

واخرج ابو محمد السمرقندی فی فضائل قل هو اللّٰه احده عن علی مرفوعا، من مر علی المقابر وقَرَءَ قل هو اللّٰه احد، احدی عشرة مرة ثم وهب اجره للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات

Marfat.com

واخرج ابوالقاسم سعد ابن على الزنجانى فى فوائده عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هوالله احده والهٰكم التكاثر ثم قال انى جعلت ثواب ما قرأت من كلامك لاهل المقابر عن المومنين والمومنٰت كانوا شفعاء له الى الله تعالىٰ۔

واخرج القاضى ابو بكر بن عبد الباقى الانصارى فى مشيخة عن سلمة بن عبيد قال قال حماد المكى خرجت ليلة الى مقابر مكة فوضعت راسى على قبر فنجيت فرايت اهل المقابر حلقة حلقة فقلت قامت القيامة قالوا لا ولكن الرجل من اخواننا قرأ قل هوالله احده وجعل ثوابها لنا فنحن نقسمه منذ سنة

واخرج عبد العزيز صاحب الخلال بسنده عن انس انّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من دخل المقابر فقرأ سورة يٰسٓ خفف الله عنهم وكان له بعد ومن فيها حسنات۔

وقال القرطبى اقرأوا على موتاكم يٰسٓ يحتمل ان يكون هذه القرأة عند الموت على الميّت ويحتمل ان يكون عند قبره كذا ذكره السيوطى فى شرح الصدور ثم قال واختلفوا فى وصول ثواب القرأة للميت فجمهور السلف وَالاٰئمّة الثلاثة على الوصول وخالف فى ذٰلك الشافعى مستدلا بقوله تعالىٰ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۔ فَاجابه الجمهور باجوبة عديدة شافية كافية و واستدلوا على ما قالوه بالقياس على وصول الدعاء والصدقة والصوم والحج والعتق فانه لا فرق فى نقل الثواب بين ان يكون

Marfat.com

عن حج او صدقة او وقف او دعاء او قراءة بالاحاديث المذكورة
و بان المسلمين ما زالوا فی کل عصر و مصر یجتمعون و
یقرأون لموتاهم من غیر نکیر فکان ذٰلك اجماعا۔

ذکر ذٰلك کله الحافظ شمس الدین بن عبد الواحد المقدسی
الحنبلی فی جزء الفه فی المسئلة ثم قال السیوطی واما القرأة
علی القبر فجزم بمشروعیتها اصحابنا و غیرهم و قال النووی
فی شرح المهذب یستحب لزائر القبران یقرأ ما تیسر من
القران و یدعو لهم عقیبها ۔ نص علیه الشافعی واتفق علیه
الاصحاب و زاد فی موضع اٰخر وان ختموا القراٰن علی القبر
کان افضل۔

انتهیٰ ما قال علی القاری فی المرقاة مختصراً۔

و نیز قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ در تذکرۃ الموتیٰ والقبور آوردہ اند کہ حافظ شمس
الدین ابن عبد الواحد گفتہ از قدیم در ہر شہر مسلماناں جمع می شوند و برائے اموات قرآن
می خوانند۔ پس اجماع شدہ۔ انتہیٰ۔

و علامہ عینی در حاشیہ ہدایہ در باب حج عن الغیر آوردہ کہ:

ان المسلمین یجتمعون فی کل عصر و زمان و یقرؤون
القراٰن و یهدون ثوابه لموتاهم۔ و علی هذا اهل الفلاح
والدیانة من کل مذهب من المالکیة والشافعیة وغیرهم
ولا ینکر ذٰلك منکر فکان اجماعاً۔ انتهیٰ۔

Marfat.com

زیارتِ قبور کا بیان

قبروں کی زیارت کرنی ہر ایک مسلمان کیلئے سُنّت ہے۔ کیونکہ قبروں کی زیارت کرنے والوں کے دلوں میں عبرت پیدا ہوتی ہے، اور غفلت دور ہو کر موت یاد آجاتی ہے۔ اور موت کے لئے توشہ کرنے کی نسبت فکر مندی پیدا ہوتی ہے۔ اور قبروں کی زیارت کے واسطے کوئی دن اور وقت مقرر نہیں ہے، جس وقت چاہے کرے۔ مگر بہتر یہ ہے، کہ بروزِ جمعہ اور پیر وار اور سوموار کے دن کیا کرے۔ اور قبروں پر جا کر ہر ایک نامشروع فعل سے اجتناب کرے، ورنہ ایسے فعل بدعی سے ارتکاب گناہِ کبیرہ کا ہو کر زمرۂ مشرکین میں لاحق ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء اسلام میں اصحاب کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ کیونکہ بت پرستی کی ابتدا قبر پرستی سے شروع ہوئی تھی۔ اسی واسطے ابتداء اسلام میں اصحاب کو بھی منع کیا گیا تھا۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عبادۃ الاصنام من جھۃ القبور۔

فرمایا حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بت پرستی کی ابتدا قبروں سے ہے۔

نھی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اصحابہ فی اوائل الاسلام عن زیارۃ القبور سداً لذریعۃ الشرک لکونھم حدیث العھد بالکفر ثم لما تمکن التوحید فی قلوبھم اذن لھم فی زیارتھا۔

لہٰذا نبی علیہ الصلوٰت والسلام نے اپنے پایوں کو شروع اسلام میں زیارت قبور سے منع کر دیا تھا۔ شرک کے وسیلہ کو بند کر دینے کے لیے، کیونکہ ان کو کفر چھوٹے ہوئے ابھی بہت تھوڑا زمانہ گذرا ہوا تھا۔ پھر جب توحید ان کے دلوں میں جم گئیں، تو ان کو زیارتِ قبور کی اجازت ہو گئی۔

وعلمھم کیفیتھا تارۃ بفعلہ وتارۃ بقولہ وذلک فی الاحادیث

Marfat.com

اور ان میں سے ایک وہ ہے، جو ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ یا رسول اللہ! میں زیارت قبور میں کیا کہا کروں؟ آپ نے فرمایا، کہ سلام گھر والوں مومنین اور مسلمین پر۔ اور اللہ رحمت کرے ہم میں سے اور تم میں سے آگے جانے والوں پر اور پیچھے رہ جانے والوں پر، اور ہم انشاء اللہ تمہیں سے آکر ملتے ہیں

فعلی هذا کل من یرید ان یزور القبور من الرجال ینبغی ان لا یکون حظه من زیارة لها الطواف علیها کالبهائم بل ینبغی له اذا جاءها ان یسلم علی اهلها و یخاطبهم خطاب الحاضرین و یسال لهم الرحمة والعافیة کما تقدم فی الاحادیث۔

پس اس بنا پر مردوں میں سے جو قبروں کی زیارت کا ارادہ کرے، تو چاہیئے کہ اپنا حصہ ان کی زیارت میں سے بہائم کی طرح قبر کا طواف نہ بنالے۔ بلکہ جب قبر کے پاس آئے تو اس کو چاہیئے کہ قبر والوں پر سلام بھیجے اور حاضروں کی طرح خطاب کرے۔ اور ان کے لئے رحمت اور مغفرت اور عافیت مانگے، جیسا کہ اوپر احادیث میں آچکا ہے۔

ثم یعتبر ممن کان تحت التراب وانقطع عن الاهل والاحباب وانه حین دخل القبر وابتلی بالسوال هل اصاب فی الجواب و کان قبره روضة من ریاض الجنة او اخطأ فی الجواب وکان قبره حفرة من حفر النیران۔

پھر ان کی حالت سے عبرت حاصل کرے جو مٹی تلے پڑے ہیں اور عزیزوں اور دوستوں سے جدا ہو گئے ہیں کہ یہ جب قبر میں داخل ہوئے اور سوال سے آزمائش کی گئی، تو آیا ٹھیک جواب دیا کہ اس کی قبر بہشت کے باغ کا ایک چمن ہو گئی ہو، یا جواب میں چوک گیا، کہ اس کی قبر دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہو گئی۔

Marfat.com

ثم یجعل نفسه کانه مات و دخل القبر و ذهب عنه ماله واهله وولده ومعارفه وبقی وحیدا فریدا ،هو الاٰن یسأل فماذا یجیب وماذا یکون حاله و یکون مشغولا بهذا الاعتبار مادام هناك ویتعلق بمولاه فی الاخلاص من هذه الامور الخطیرة العظیمة و التجأ الیه۔

پھر اپنے آپ کو ایسا سمجھے کہ گویا مر گیا ہے۔ اور قبر میں داخل ہوا۔ اور اس کا مال اور اہل اور اولاد اور دوست سب چلے گئے۔ اور اکیلا تن تنہا رہ گیا ہے۔ اور اب سوال ہو رہا ہے۔ اب کیا جواب دوں۔ اور میرا کیا حال ہوگا، اس میں ہی عبرت حاصل کرنے میں مشغول رہے، جب تک وہاں رہے۔ اور ان امور نہایت خوفناک کی رستگاری میں اپنے مولیٰ سے لو لگائے۔ اور اسی کی طرف التجا کرے۔

شدید مصیبت کے وقت سجدہ کرنا چاہیئے

واضح ہو جس وقت کوئی مہمات مشکلات و شدائد مصیبتوں کا کثرت سے نزول ہو جائے، تو سجدہ کرنا ضروری ہے۔ یعنی کسی قسم کی بیماریوں کا پھیل جانا، یا دشمن کا قوی ہو جانا یا دوسرا کوئی خوفناک دقوعہ مصائب شدائد کا درپیش آجائے تو مسلمانوں کو لازم ہے، کہ دراز قرات سے خضوع و خشوع کے ساتھ نماز پڑھنی شروع کر دیں۔ کیونکہ ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح ارشاد فرمایا ہے۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم اٰیة فاسجدوا هذا الحدیث من حسان المصابیح رواہ ابن عباس۔

حضرت رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم کوئی علامت دیکھو تو سجدہ کرو۔ یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثوں میں سے ہے۔ ابن عباس اس کے راوی ہیں۔

Marfat.com

اور علامت سے مراد وہ علامت ہے، جس میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ اور سجدہ سے مراد نماز ہے۔

گویا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ اے لوگو! جب تم کوئی ایسی علامت علامتوں میں سے دیکھو، جس سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، تو نماز کو کھڑے ہو جاؤ۔ پس اس بناء پر جب کوئی علامت خوفناک علامتوں سے ظاہر ہو، جیسے سورج گہن، چاند گہن اور بھونچال اور بجلی کی کڑک، اور بارش کی جھڑی، اور سخت آندھیاں اور دن میں ہولناک اندھیرا ہو جانا، اور رات کو ہولناک روشنی اور بیماریوں کا پھیل جانا، اور دشمن کا قوی خوف اور اس کی مثل اور ہول اور خوف، تو لوگوں کو چاہیئے کہ نماز کو کھڑے ہوں۔ اور نماز پڑھنی چاہیئے۔ دو رکعت اور چاہیں تو چار رکعت۔ کیونکہ یہ تمام باتیں خوفناک ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وما نرسل بالآیۃ اِلا تخویفاً اور نہیں بھیجتے ہم نشانیاں مگر ڈرانے کے لئے۔

وقد روی انہ علیہ السلام قال اذا رأیتم شیأ من ھذہ الافزاع فافزعوا الی الصلوٰۃ۔ اور روایت ہے کہ حضرت نبی علیہ الصلوٰت والسلام نے فرمایا، جب تم ان ہولناک چیزوں میں سے کوئی چیز دیکھو تو نماز پڑھنے لگو۔

پس نبی علیہ السلام کو جب کسی بات سے رنج ہوتا، تو نماز شروع کر دیتے، اور عذاب کی نشانیوں میں سے کسی علامت کے ظاہر ہونے کے وقت نماز پڑھنی اور دعا مانگنی اور توبہ کرنے کا حکم دیتے۔ اور آپ بھی اس میں مشغول رہتے، یہاں تک کہ لوگوں پر سے وہ بات ٹل جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کبھی علامات عذاب میں سے کوئی علامت اس کی بھیجتا ہے۔ اور اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، تاکہ اس کی طرف رجوع کریں۔ اور اس کا

Marfat.com

درگاہ میں انکساری کریں۔

اس تمام بیان سے معلوم ہوا، کہ عذاب کی علامات سے جب کوئی علامت ظاہر ہو، تو توبہ اور استغفار اور ان نیک اعمال اور تقویٰ میں مشغول ہونا مشروع ہے، جس سے خوفناک عذاب کے دور ہو جانے کی امید ہو۔ کیونکہ یہ سب دفعیہ بلا کے لئے زبردست چیز ہے معاصی لہو و لعب میں مشغول ہونا، پس یہ بلا کو نہیں ٹالتا۔ بلکہ بلا کی آمد کو اور قوت دیتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول دلالت کرتا ہے،

وما اصابکم من مصیبة فبما کسبت ایدیکم۔ (اور جو پہنچتی ہے تم کو کوئی مصیبت، پس وہ اس سبب سے ہے، جس کو کمایا تمہارے ہاتھوں نے۔)

روایت ہے کہ کسی صالح مرد کے عام بلا کی کسی نے شکایت کی، جس میں تمام خلقت مبتلا تھی۔ پس اس صالح مرد نے فرمایا، اس بلا کی وجہ میرے نزدیک تمہارے نزدیک گناہوں کی نحوست کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

پس گنہ گار آدمی منحوس ہوتا ہے اپنی جان پر بھی اور غیروں پر بھی۔ اس لئے یہ اندیشہ ہے کہ اس پر عذاب نازل ہو کر سب خلقت میں پھیل جائے۔ خصوصاً ان لوگوں پر جو اس کے عمل کا انکار نہیں کرتے۔ کیونکہ بری بات سے منع کرنا واجب ہے۔ تو جب سب لوگ اس کو چھوڑ دیں تو سب لوگ عذاب کے مستحق ہوں گے۔ چنانچہ حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ:

انه علیه السلام قال ما من رجل یکون فی قوم یعمل بالمعاصی و هم یقدرون علی ان یغیروا علیه ولا یغیرون الا اصابهم منه بعقاب قبل ان یموتوا۔

وفی حدیث اخر انه علیه السلام قال ان الله تعالیٰ لا یعذب العامة بذنوب الخاصة حتی یروا المنکر بین اظهرهم وهم قادرون

Marfat.com

علی ان ینکروہ فلا ینکرونہ فاذا فعلوا ذٰلک عذّب اللّٰہ العامۃ و الخاصہ فان المنکر اذا ظھر بین الناس یجب علی کل من یراہ ان یغیروہ فان لم یغیروہ فکلھم عاصون بعضھم بفعلہ و بعضھم برضابہ وقد جعل اللہ تعالیٰ بحکمہ وحکم الراضی بمنزلۃ العاصی۔

کہ حضرت نبی علیہ الصلوات والسلام نے فرمایا، نہیں کوئی شخص کہ کسی قوم میں رہ کر معاصی کرتا ہو، اور وہ لوگ اس کے منع کرنے پر قادر ہوں، لیکن منع نہیں کرتے۔ مگر ان سب پر مرنے سے پہلے ہی اللہ کی طرف سے عذاب آئے گا۔

اور ایک اور حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بعض لوگوں کے گناہوں سے ساری خلقت کو عذاب نہیں دیتا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ اس فعل کو اپنے سامنے دیکھیں اور باوجود اس کے روک دینے کے قدرت رکھتے ہوں، لیکن نہ روکیں، جب وہ ایسا کرتے ہیں، تو پھر اللہ تعالیٰ عوام وخواص سب کو عذاب دیتا ہے۔ کیونکہ فعل بد جب لوگوں میں ظاہر ہو، تو جو دیکھے، اس پر اس کا منع کرنا واجب ہے۔ پس اگر منع کریں۔ تو سب کے سب گنہ گار ہیں۔ بعضے تو خود عمل بد کرنے کی وجہ سے، اور بعضے اس کے پسند کرنے کی وجہ سے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بمقتضائے اپنے حکم اور حکمت کے پسند کرنے والے کو گنہ گار کے برابر ٹھہرایا ہے۔

ولھذا قال اللہ تعالیٰ واتقوا فتنۃ لا تصیبن الذین ظلموا منکم خاصۃ۔ (اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور بچتے رہو، اس فساد سے کہ نہ پڑے گا تم میں سے صرف ظالموں پر۔

ابن عباس اس آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم کیا ہے، کہ برا کام اپنے درمیان نہ رہنے دیں، جس سے سب کو عذاب عام ہو جائے۔

Marfat.com

پس اے دانشمند! دیکھ تو کہ حضرت صالح پیغمبر علیہ السلام کی قوم میں اونٹنی کے پاؤں کاٹنے والا ایک ہی تھا، جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی خبر دی ہے جہاں فرمایا؛

فنادوا صاحبهم فتعاطى فعقر۔

(پھر پکارا اپنے رفیق کو، پس اس نے ہاتھ لپکایا، اور کاٹا۔)

پھر اس کے ساتھ آٹھ آدمی ہو گئے، تو وہ کل نو ہو گئے، جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے بیان کیا، جہاں فرمایا؛

وكان فى المدينة تسعة رهط يفسدون فى الارض ولا يصلحون.

(اور اس شہر میں نو شخص تھے، کہ فساد کرتے تھے۔ زمین اور بھلائی نہ کرتے تھے۔)

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی علیہ السلام کی قوم پر عذاب نازل کیا۔ اور سب کو ہلاک کر دیا، اور بچوں اور جانوروں پر وہ عذاب آیا، جو بڑوں پر اونٹنی کے قاتل کو قتل سے منع نہ کرنے کے وقت آیا تھا۔ اور ایسے ہی اور تمام امتیں جو ہلاک ہوئیں، کہ ان کے بچوں اور بڑوں اور عورتوں اور جانوروں کو عذاب نے گھیر لیا۔ اور اسی لئے اللہ تعالےٰ انبیاء علیہم السلام کو حکم دیتا تھا کہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر عذاب آنے سے پیشتر اپنی قوم سے نکل جائیں۔ باوجودیکہ اس کو قدرت ہے کہ ان کو بچا لے۔ اگرچہ وہ اپنے مکانوں ہی میں بیٹھے رہیں۔ لیکن عادت الٰہی میں تبدیلی نہیں ہوتی۔ اور قاعدہ عذاب کا یوں ہی جاری تھا کہ جب کسی قوم پر عذاب نازل ہوتا تو مسخ وغیر مسخ سب پر عام ہو جاتا۔ پھر اپنی اپنی نیت پر اٹھائیں جائیں گے، جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت سے آیا ہے۔

عن عبد الله بن عمر انه عليه السلام قال اذا انزل الله بقوم عذابا اصاب من كان فيهم ثم يبعثون على نياتهم.

(پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا، جب اللہ تعالےٰ کسی قوم پر عذاب بھیجتا ہے، تو جتنے

Marfat.com

وہاں ہوں گے سب کو پہنچتا ہے۔ پھر اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

اور مالک بن دینار سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ آیت شریفہ پڑھی،

وکان فی المدینۃ تسعۃ رھط یفسدون فی الارض ولا یصلحون۔ اور اس شہر میں نو شخص تھے، جو ملک میں خرابی پھیلاتے تھے اور اصلاح نہ کرتے تھے۔

پھر فرمایا کہ آج ہر محلہ اور ہر جماعت میں کتنے ہیں جو زمین میں فساد کرتے ہیں، اور اصلاح نہیں کرتے۔ باوجودیکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم۔ پس ڈرتے رہیں وہ لوگ کہ مخالفت کرتے ہیں اس کی حکم کی اس بات سے کہ پہنچے ان کو کوئی فتنہ یا ملے ان کو سخت عذاب۔

وقد روی عن ام سلمۃ انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ظھرت المعاصی فی امتی عمھم اللہ بعذاب من عندہ فقلت یارسول اما فیھم اناس صالحون قال بلیٰ قلت کیف یصنع بھم قال یصیبھم ما اصاب الناس ثم یصیرون الیٰ مغفرۃ اللہ ورضوانہ۔

اور ام سلمہ سے روایت ہے کہ وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے کہ جب میری امت میں گناہ ظاہر ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے سب پر عذاب عام کر دے گا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا ان میں نیک لوگ نہ ہوں گے، فرمایا، کیوں نہیں۔ میں نے عرض کیا، ان کا کیا حال ہوگا۔ فرمایا ان پر بھی وہی آئے گا جو سب پر آئے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔ اور راضی ہو جائے گا۔

اب اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مومن جب حتی الامکان بیزار رہے، اور برائی بند نہ کرے تو دنیا میں عذاب اس کو بھی شامل ہو جائے گا۔ لیکن آخرت میں نہ ہوگا۔ اور

Marfat.com

اس پر وہ مضمون بھی دلالت کرتا ہے، جو حضرت عائشہ سے روایت ہے،

روی عن عائشۃ انہا قالت یارسول اللہ ان اللہ تعالیٰ اذا انزل سطوتہٗ باہل الارض وفیہم صالحون افیہلکون بہلاکہم فقال یاعائشۃ ان اللہ تعالیٰ اذا انزل سطوتہ باہل الارض نقمۃ وفیہم صالحون فیصیبون معہم ثم یبعثون علی نیاتہم۔

کہ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! جب اللہ تعالیٰ اپنا قہر زمین پر اتارے گا، اور ان میں نیک لوگ بھی ہوں گے، تو کیا وہ بھی ان کے ساتھ ہلاک کر دیئے جائیں گے، تو فرمایا اے عائشہ! اللہ تعالیٰ جب اپنا قہر عذاب والوں پر نازل کرتا ہے۔ اور ان میں نیک لوگ بھی ہوتے ہیں، تو وہ بھی ان کے ساتھ مصیبت میں آجاتے ہیں۔ اور پھر اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

اور آدمی صالح نہیں کیا جاتا، مگر جب ہی کہ اپنے مقدر پر انکار کرتا رہے، اور جس نے سستی کی اور قدرت کے ہوتے انکار نہ کیا، تو وہ فاسقوں میں ہو جاتا ہے۔ نیکوں میں۔ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدود الٰہی میں سستی کرنے والے اور خود اس میں پڑنے والی کی ایک مثال بیان فرمائی ہے۔ پس فرمایا آنحضرت علیہ السلام نے،

مثل المداہن فی حدود اللہ تعالیٰ والواقع فیہا مثل قوم استہموا سفینۃ فصار بعضہم فی اسفلہا وجار بعضہم فی اعلاہا فکان الذی فی اسفلہا یمر بالماء علی الذین فی اعلاہا فتأذوا بہ فاخذ فأسا فجعل ینقر السفینۃ فاتوہ فقالوا مالک فقال تأذیتم بی ولا بد لی من الماء فان اخذوا علی یدیہ انجوہ وانجوا انفسہم وان ترکوہ ہلکوہ وہلکوا انفسہم۔

کہ حدود الٰہی میں سستی کرنے والے اور خود اس میں پڑنے والے کی مثال ایسے ہے، کہ

Marfat.com

جیسے ایک قوم نے ایک کشتی پائی۔ پس کوئی نیچے کے درجے میں ہوگیا، اور کوئی اوپر کے درجے میں آیا۔ اور جو نیچے کے درجے میں تھا، وہ پانی لینے کے لئے اوپر والوں کے پاس ہو کر گذرتا تھا۔ پس اس سے ان کو ایذا ہوئی۔ لہذا ایک کلہاڑا لے کر وہ کشتی میں چھید کرنے لگا۔ تب وہ اس کے پاس آئے اور کہا کہ یہ تو کیا کرتا ہے۔ کہا، مجھ سے تم کو ایذا ہوتی ہے۔ اور پانی مجھے ضروری ہی چاہیئے۔ اب اگر انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، تو اس کو بھی بچایا اور اپنی جان بھی بچائی۔ اور اگر اس کو چھوڑ دیا تو اس کو ہلاک کیا اور اپنی جان بھی ہلاک کی۔

پس نبی علیہ السلام نے اس تمثیل میں کئی فائدے بیان کر دیئے۔ ایک یہ ہے کہ دین جہاز کی مثل ہے۔ پس جیسے جہاز دنیا میں ڈوبنے سے نجات کا سبب ہے، ایسے دین آخرت میں نجات کا سبب ہے۔ اور ایک یہ ہے کہ کشتی والوں کا کشتی میں چھید کرنے والے سے خاموش رہنا، جس طرح دنیا میں ان کی ہلاکت کا سبب ہے، ایسے ہی فاسق سے مسلمان کا خاموش رہنا، اور اس کو منع نہ کرنا دنیا اور آخرت میں ان کی ہلاکت کا سبب ہے۔ اور ایک یہ ہے کہ سوراخ کرنے والے کا یہ کہنا کہ میں تو خاص حصہ میں چھید کرتا ہوں، جیسے اوروں کو جو کشتی میں ہیں ہلاکت سے نہیں بچا سکتا، ایسے ہی اور مومنین کو گنہگار کا یہ قول گناہ اور عقوبت سے نہیں بچاتا کہ میں تو صرف اپنے دین میں خرابی کرتا ہوں نہ کہ تمہارے دین میں۔ تم اپنی خبر رکھو۔ تم کو مجھ سے کیا مطلب، میرا کیا میرے لئے ہے، اور تمہارا کیا تمہارے لئے۔ ہر ایک بکری اپنے پیر سے بندھتی ہے۔

ایسی ایسی باتیں جو عوام کی زبان پر آیا کرتی ہیں، جن کو یہ خبر نہیں کہ ان کے فعل کی نحوست اور انجام بد کی خرابی سب کو شامل ہو جاتی ہے۔

اور ایک یہ ہے کہ اہل سفینہ کا کھڑے ہو کر اس کا منع کرنا، جو کشتی توڑتا ہے، جس طرح کہ تمام اہل سفینہ کے ڈوبنے سے نجات کا سبب ہے، ایسے ہی دینداروں کا مستعد ہو کر کھڑا ہونا اور برائی سے روکنا، گناہ اور عقوبت سے تمام مسلمانوں کی نجات کا سبب ہونا۔

Marfat.com

اور ایک یہ ہے کہ کشتی کے توڑنے پر جس طرح پیش قدمی وہی کرے گا، جو احمق ہو، کہ درحقیقت جو چیز بری ہے، اس کو اچھا سمجھے اور اپنے ڈوبنے کی خبر نہ ہو، ایسے ہی مصیبت پر وہی پیش قدمی کرے گا، جو اس کو اچھا سمجھتے ہیں، اور اس میں جو بڑا گناہ اور دردناک عذاب ہے، اس کو نہ جانے۔ کیونکہ اگر یقیناً یہ جانتا کہ اپنی معصیت سے اپنے دین کا اس قدر نقصان کرے گا، جس قدر کہ کشتی کا توڑ کر نقصان کرنے والا ہے۔ تو معصیت پر کبھی قدم نہ اٹھاتا۔

اور ایک یہ ہے کہ کوئی اہل سفینہ میں سے جب اس کو منع کرے، جو کشتی توڑتا ہے۔ اور اس منع کرنے والے پر کوئی اعتراض کرے کہ تجھے کیا مطلب، تو بیشک جیسا کہ یہ اعتراض کرنے والا احمق اور بے وقوف اور اس کی حرکت کے انجام سے ناواقف سمجھا جائے گا۔ اس وجہ سے کہ کشتی کے توڑنے سے منع کر دالا، اس معترض اور اس کے سوا سب کی ہلاکت میں کوشاں ہے۔

اسی طرح جو شخص اس پر اعتراض کرے، جو برائی سے منع کرتا ہے تو اس پر اعتراض اپنی بڑی حماقت اور کم عقلی اور معصیت کے انجام اور نحوست کی نادانی ہی کی وجہ سے ہے، کیونکہ جو شخص برے کام سے روکتا ہے، تو وہ اس فرض کو ساقط کرتا ہے، جو معترض وغیرہ سب پر ہے، اور ان کو گناہ سے بچانے اور عقاب کے چھڑانے میں کوشش کرتا ہے، اور ایک یہ ہے کہ کشتی والے اگر اس سے خاموش رہیں، جو اس کو توڑنا چاہتا ہے، اور اس کو منع نہ کریں تو جس طرح کہ یہ سب اس کے ساتھ ہلاکت میں برابر ہوں گے۔ اور توڑنے والے اور غیر توڑنے والے میں کچھ فرق نہ ہوگا۔ اور نہ نیک اور بد میں۔ اسی طرح اہل سلام جب گناہوں کے روکنے سے سکوت کریں گے تو سب پر عذاب آئے گا۔ اور اس گناہ کے کرنے والے اور غیر کرنے والے میں کوئی فرق نہ ہوگا۔ اور نہ ان کے نیک اور غیر نیک میں۔ اور اسی لئے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

Marfat.com

قال النبی علیہ السلام لا تزال لا الہ الا اللہ من قالہا وترد عنہم العذاب او النقمۃ مالم یستخفوہا بحقہا قالوا یارسول اللہ وما الاستخفاف بحقہا قال یظہر العمل بمعاصی تعالیٰ فلا ینکر ولا یغیرہ

کہ کلمہ لا الہ الا اللہ ہمیشہ اس کو فائدہ دیتا رہے گا، جو اس کو پڑھے، اور اس پر سے عذاب اور قہر کو ہٹاتا رہے گا، جب تک کہ اس کے حق کی حقیقت نہ سمجھیں، عرض کیا، یارسول اللہ! اس کے حق کا کیونکر استخفاف ہوتا ہے۔ فرمایا جب اعمال بمظاہر ہونے لگیں اور کوئی اس کو منع نہ کرے، اور نہ کوئی اس کو بند کرے۔

پس نبی علیہ السلام نے اس حدیث میں بتلا دیا کہ انکار اور تغیر کے ترک کرنے میں کلمہ توحید کا استخفاف ہوتا ہے پس کلمہ پڑھنے والوں سے عذاب کو دفع نہیں کرے گا۔ لیکن یہ بھی جاننا چاہیئے کہ جس کام سے انکار کرنا واجب ہے، اس کا برا ہونا شرط ہے، خواہ صغیرہ ہو، خواہ کبیرہ ہو۔ اس واسطے کہ انکار کا واجب ہونا کبیرہ گناہوں کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ صغائر کو بھی شامل ہے۔

اور برا ہونے میں یہ شرط نہیں ہے کہ معصیت ہو، کیونکہ جو شخص چھوٹے لڑکے یا گل کو شراب پیتا دیکھے تو اس کو چاہیئے کہ شراب گرا دے۔ اور اس کو پینے سے منع کرے۔ اور ایسے ہی اگر کسی کو ان دونوں میں سے کوئی اور برا کام کرتے ہوئے دیکھے تو اس پر واجب ہے کہ اس کو منع کرے۔

اور یہ ممانعت اس لیے نہیں کہ ان کا فعل معصیت ہے۔ اس لئے کہ ان دونوں کے فعل کو معصیت نہیں کہتے بلکہ اس لئے کہ یہ فعل برا ہے، اور یہ بھی جاننے کی بات ہے، کہ بری بات سے روکنا حاکم کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اور ان کی اجازت پر موقوف ہے، بلکہ ہر ایک پر اس کی قدرت کے موافق واجب ہے۔ اگرچہ ان کی طرف سے اجازت نہ دی

Marfat.com

گئی ہو، خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چنانچہ اسی پر اجماع ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے:

روی عن ابی سعید الخدری انه علیه السلام قال من رأی منکم منکرا فلیغیره بیده وان لم یستطع فبلسانه وان لم یستطع فبقلبه وذلك اضعف الایمان۔

کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی تم میں سے برا کام دیکھے تو چاہیئے کہ ہاتھ سے روک دے، اگر یہ طاقت نہ ہو تو زبان سے روکے، اگر یہ بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ادنی ایمان ہے۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ روک دے، باتفاق ایجاب کا حکم ہے۔ اور آپ کا یہ قول کہ جو کوئی تم میں سے دیکھے، عام ہے، تمام امت کو یہ وجوب شامل ہے، لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینهون عن المنکره (اور چاہیئے کہ رہے ایک جماعت جو نیک کام کی طرف لوگوں کو بلاتی رہے اور عمدہ باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے۔)

اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ فرض کفایہ ہے، اور فرض کفایہ فرض عین سے زیادہ قابل اہتمام ہے۔ اور فرض کفایہ میں مشغولی فرض عین میں مشغولی سے افضل ہے۔ اس واسطے کہ جو فرض عین چھوڑے گا، تو خاص وہی گنہ گار ہوگا، اور جو شخص اس کو ادا کرے گا، تو وہ اپنے ذمے کا فرض ساقط کرنے کے ساتھ وہی مخصوص ہوگا اور فرض کفایہ کو اگر ترک کرے گا تو سب گنہ گار ہوں گے۔ اور اگر ادا کرے گا، تو سب سے گناہ ساقط ہو جائے گا۔

پس فرض کفایہ کا کرنے والا تمام امت کو گناہ سے بچانے میں سعی کرتا ہے۔ اور اس

Marfat.com

میں شک نہیں کہ جو شخص ضروری دینی کام کے قائم کرنے میں تمام مسلمانوں کا قائم مقام ہو وہ افضل ہے۔ اسی وجہ سے نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے:

قال النبی علیہ السّلام من امر بالمعروف ونھی عن المنکر فھو خلیفۃ اللہ تعالیٰ فی ارضہ وخلیفۃ کتابہ ورسولہٖ

کہ جو شخص نیک کام بتلائے اور بدکام سے روکے، وہ اللہ تعالیٰ کی زمین میں اللہ تعالیٰ اور اس کی کتاب اور رسول کا خلیفہ ہے۔ اور

اور یہ اس لئے ہے کہ انبیاء علیہ السلام نیک کام سکھانے اور برے کاموں سے روکنے ہی کے لئے بھیجے گئے ہیں، اور یہی ان کا مقررہ کام ہے، جس کو وہ لے کر آئے ہیں۔ سو جس نے اس باب میں ان کی پیروی کی اور نیک کام بتلائے اور بُرے کام سے منع کیا، وہ اس بڑے کام میں ان کا نائب ہوا۔ اور اس کا درجہ اس کارِ معظم میں ان کے درجہ کے قریب جا ملا، خواہ وہ حاکم ہو، یا اس کی طرف سے اجازت دی گئی ہو، یا غیر ماذون ہیں۔ جو شخص حاکم ہو یا حاکم کی طرف سے ماذون ہو، تو اس کے ذمہ بات متعین ہے اور اس کو حدود اور تعزیر کے قائم کرنے میں وہ اختیارات ہوں گے جو اور کسی مسلمان کو نہیں ہوں گی۔ اور جب وہ سستی کرے تو ہر ایک مسلمان کو لازم ہے کہ نیک کام کا حکم اور برے سے ممانعت اپنے قدر کے موافق کرے، پھر اگر حاکم اس پر خوش ہو تو خیر۔ اور اگر راضی نہ ہو بلکہ ناخوش ہو تو اس کی ناخوشی بھی ایک بُرا فعل ہے۔ اس پر انکار کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ علماء نے ان عمومات سے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بارے میں آئی ہیں، امراء اور سلاطین کا بھی ان عمومات میں داخل ہونا سمجھا ہے، پھر بھلا ان پر انکار کے لئے ان کی اجازت کی حاجت کیا ہے! اور امراء و سلاطین کو منع کرنا متقدمین کی عادت میں داخل تھا۔

جیسا کہ روایت ہے کہ مامون بن ہارون رشید کو خبر پہنچی کہ ایک شخص لوگوں میں گشت

Marfat.com

کیا کرتا ہے اور بھلی بات کا حکم اور بُرائی سے ممانعت کیا کرتا ہے، حالانکہ مامون کی طرف سے مامور نہیں ہے۔ پس مامون نے اس کے حاضر کرنے کا حکم دیا، جب وہ سامنے آکر کھڑا ہوا، تو مامون نے کہا کہ مجھ کو خبر ملی کہ تو اپنے آپ کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے لائق سمجھتا ہے، اور مامون کرسی پر بیٹھا ہوا ایک کتاب دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں غافل ہو گیا، اور کتاب اس سے گر پڑی، اور پیر کے نیچے آگئی، اس طرح کہ اس کو خبر نہ ہوئی، تو اس شخص نے اس سے کہا، اللہ کے ناموں پر سے اپنا پیر اٹھا۔ پھر جو چاہے، وہ کہہ۔ مامون اس کا مطلب نہ سمجھا۔ پس کہا تو کیا کہتا ہے۔ آخر اس شخص نے تین بار یہی کہا، اور وہ نہ سمجھا۔ پھر اس شخص نے کہا کیا تو اٹھاتا ہے، یا مجھ کو اجازت دیتا ہے کہ میں اٹھا دوں۔ مامون نے کہا کہ میں نے اجازت دی۔

جب وہ شخص اٹھانے کو جھکا تو مامون کی نظر پڑی تو کتاب کو پیر کے نیچے دیکھا، اور اٹھا کر چوم لیا۔ اور وہی کہنے لگا، کہ تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیوں کرتا ہے۔ یہ کام تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حوالے کیا ہے۔ اور ہم ان لوگوں میں سے ہیں جن کے حق میں اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

الذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ وامروا بالمعروف و نھوا عن المنکرہ کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم ان کو دنیا میں قوت دیں، تو نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں، اور حکم کریں کام بھلے کا، اور منع کریں برے کام سے۔ تب

تب اس شخص نے کہا کہ اے امیر المومنین! تم نے سچ کہا، واقعی ویسے ہی ہیں جیسا کہ تم نے اپنا وصف سلطنت اور قدرت کا بیان کیا، لیکن ہم بھی تمہارے اسباب میں مددگار اور ساتھی ہیں۔ اس کا انکار وہی کرے گا، جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے رسول کی حدیث کو نہیں جانتا ہو۔ قرآن میں تو یہ آیت ہے:

Marfat.com

والمؤمنون والمومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر اور ایمان والے مرد، اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں۔ بتلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بری بات سے۔

اور حدیث میں پیغمبر علیہ الصلوات والسلام کا یہ ارشاد ہے،

المومنون کالبنیان یشد بعضہ بعضاً مسلمان بمنزلہ عمارت کے ہیں کہ ان میں ہر ایک دوسرے کو قوت اور مدد دیتا ہے۔

یہ اللہ کی کتاب اور اللہ کے رسول کی حدیث ہے۔ پس اگر تو ان دونوں کا مطیع ہے تو اس کا شکر گذار ہوگا، جو ان میں سے کسی بات میں مدد کرے۔ اور اگر تو ان دونوں کا مطیع نہیں ہے، تو ان دونوں کا وبال تیرے سر ہے، بے شک جس کی طرف تیرا مال ہے، اور جس کے ہاتھ میں تیری عزت ہے، اس نے شرط کی ہے کہ نیکوکار کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اب جو چاہو سو کہو۔

پس مامون کو اس کے کلام سے تعجب آیا۔ اور اس سے خوش ہو کر کہا، تجھ جیسا شخص امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے لائق ہے، جا اسی میں لگا رہ، جس پر تو قائم تھا۔ سو وہ شخص اسی حال پر رہا۔

اور ایسے بہت لوگ سلف میں گذرے ہیں، وہ یہ کہتے ہیں کہ گنہ گاروں پر رحمت کا یہ مقتضیٰ نہیں کہ ان کو منع نہ کرے۔ اور ان کے حال سے معترض نہ ہو۔ بلکہ ان کے حال پر بڑی رحمت یہی ہے کہ ان کو منع کرتا رہے۔ اور ان کو روک کر شاہراہ استوار اور طریق راست پر لائے کیونکہ ایمان والا جب دشمن کے ملک میں مسلمان قیدیوں میں سے کسی قیدی کو سنتا ہے، تو اس پر رحم کرتا ہے۔ اور اپنا مال اور جان اس کے چھڑانے میں خرچ کرتا ہے۔ پھر بھلا اپنے بھائی مسلمان کے چھڑانے اور بچانے میں کیونکر کوشش نہ کرے، جب اس کو اپنے نفس شیطان کا قیدی دیکھے۔ حالانکہ یہ دونوں سب سے بڑے دشمن ہیں۔ پس اگر اس سے اعراض

Marfat.com

کرے اور نفس و شیطان کا قیدی رہنے دے۔ تو یہ اس کی جہالت ہے۔ کیونکہ چھوٹے سے دشمن کے قیدی کو چھڑانے میں جب مومن کو یہ ثواب ہے، جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اس قول میں:

ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعاً ۱ اور جس نے جلائی ایک جان تو گویا جلایا اس نے سب لوگوں کو۔)

تو پھر بھلا اس کی نسبت تیرا کیا خیال ہے، جو معاصی کے قیدی کو بڑے دشمن کے ہاتھ سے خلاصی دے۔

اور بیشک علماء نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو جہاد کے قائم مقام مقرر کیا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کو معاصی سے روکنا، جو دوزخ میں داخل ہونے کے سبب ہیں، کفار کے قتال سے افضل ہے۔

پس جیسے جہاد میں جائز نہیں کہ ایک شخص دو کے مقابلے سے بھاگ جائے۔ ایسے ہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں جو شخص دو شخصوں کو کسی برائی پر دیکھے، تو اس کو جائز نہیں، کہ ان کو برائی پر چھوڑ دے۔ بلکہ اس پر واجب ہے کہ حکم کرے اور منع کرے۔ اور اگر زیادہ ہوں، اور اس کو اپنی جان کا خوف ہو، تو چھوڑ دینے کی اس کو گنجائش ہے، لیکن منع کرنا اولیٰ اور افضل ہے۔

اس لئے کہ کہتے ہیں، جس کو معاصی پر انکار کرنے کی طاقت ہو، باوجودیکہ جان کا خوف ہے، تو اس کی ممانعت ہی مستحب ہے اور نہایت مرغوب، کیونکہ اعزاز دین کے لئے جان کو خطرہ میں ڈالنے کا حکم ہے، جیسے کہ کفار کے قتل میں ہے اور باغیوں کے قتل میں۔ اور روایت ہے۔

وقد روی ان رجلا سئل النبی علیہ السلام ای الجھاد افضل فقال کلمۃ حق عند سلطان جائر ۲

Marfat.com

(کہ کسی شخص نے نبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا، کونسا جہاد افضل ہے، فرمایا حق بات ظالم حاکم کے سامنے کہنا۔)

پس نبی علیہ الصلوٰت والسلام نے حق بات کو ظالم حاکم کے سامنے کہنا جہاد سے افضل ٹھہرایا ہے۔ اس واسطے کہ حق بیان کرنے والا بلندی کلمۂ حق اور امداد دین کے لئے اپنی جان پر کھیلتا ہے، باوجودیکہ حاکم اپنا ہاتھ اس سے روکے ہے۔ برخلاف اس کے جو لڑائی میں دشمن کا مقابلہ کرتا ہے۔ کیونکہ وہ دشمن اس پر ہاتھ چلاتا ہے اور امید کرتا ہے کہ غالب ہو جائے اور اس کو مار ڈالے۔ پس اس کا اپنی جان کی سخاوت کرنا سلامتی کی امید کے وقت اس کے برابر نہیں، جو سلامتی سے مایوسی کے وقت جان کی سخاوت کرے، لیکن اس بات میں آہستگی اور سہولیت کی رعایت لائق ہے کہ پہلے پہل سہولت اور نرمی سے ممانعت کرے۔ پس پہلے وعظ اور نصیحت سے ابتداء کرے اور اللہ تعالیٰ سے ڈرائے اور عاصی کو نظر رحمت سے دیکھے اور معصیت میں اس کا مبتلا ہونا اپنی مصیبت سمجھے، کیونکہ سب مسلمان ایک جان کی مثل ہیں۔ پس جس کو تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا ہے، وہ دوزخ کے کنارے کھڑا ہوا ہے۔ پس اس سے بچتے رہو کر اس کو دھکا دے کر دوزخ کی تہہ میں پھینک دو، کیونکہ شاید وہ تجھ کو پکڑے، پس تو بھی اس کے ساتھ گر پڑے اور اس لئے کہ اگر تو نے پہلے ہی اس کو سختی اور شدت سے کہا، تو شاید وہ تجھ پر ہاتھ اور زبان سے ایذا رسانی کرے اور زیادتی کرے۔ اب تو نے خرابی پر خرابی بڑھا دی۔ اب تو نے اپنی جان ہلاک کرنے کے بعد اس کو ہلاک کیا۔

ہاں اگر وعظ و نصیحت سے باز نہ آئے، اور اس کی طرف سے معصیت پر اصرار معلوم ہو، تو ضرور ہے کہ سختی سے کہا جائے۔ اور برا بھلا کہا جائے، جس میں تذلیل نہ ہو۔ مثلاً یہ الفاظ کہے، اے فاسق، اے جاہل، اے بیوقوف تجھ سے اپنی جان کے دشمن اے وہ شخص جو خدا سے نہیں ڈرتا، اور ایسے ہی اور الفاظ، اور اس میں سچ کہے

Marfat.com

رعایت کرتا رہے۔ کیونکہ یہ الفاظ حقیقت میں سچے ہیں۔ اس لئے کہ جو گناہ کرتا ہے، فاسق، جاہل احمق ہوتا ہے۔

کیونکہ احمق وہ ہوتا ہے، جو اپنے کو اپنی خواہش کے تابع کر دے اور خدا سے آرزوئیں کرتا رہے، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے۔ اور غیبتے جاری کرنے اور کلام ناجائز کہنے سے بچتا رہے، جو کہ صاف جھوٹ ہو اور فحش قبیح ہو، اور جو برائی کے دور کرنے پر بلا اس کے فاعل کے مارے قدرت نہ ہو، تو چاہیئے کہ کم ہی لاف مارے۔

پھر جب وہ منکر جاتا رہے، تو واجب ہے کہ باز رہے، اور اس سے بچتا رہے جو اکثر لوگ کیا کرتے ہیں، کہ بعد دور ہو جانے منکر کے مار پیٹے میں لگے رہتے ہیں کیونکہ یہ حق حاکم کے سوا کسی کو نہیں۔ اور منکر کو دور نہیں کر سکتا، نہ ہاتھ سے اور نہ زبان سے تو اس کو مکروہ تحریمی ہے کہ اپنے بھائی مسلمان کے عیوب کسی کے سامنے بیان کرتا پھرے۔ پھر سوائے اس کے جو اس کے منع کرنے پر قادر ہو، اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری منکر کے دور میں نہ ہوئی، تو مسلمان کی غیبت کر کے نافرمانی بھی نہ کرے۔

بیان صلوٰۃ الکسوف والخسوف

فی ظہور الامور المخوفۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ تعالیٰ لا یخسفان بموت احد ولا لحیاتہ۔ فاذا رأیتم ذلک فاذکروا اللہ تعالیٰ۔ ھٰذا الحدیث من صحاح المصابیح رواہ عبد اللہ بن عباس۔

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں، نشانیوں میں سے، کسی کی موت اور حیات کے سبب سے گہن نہیں

Marfat.com

لگتا۔ جب تم یہ بات دیکھو تو، اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔ یہ حدیث مصابیح کی صحیح حدیثوں میں سے ہے، عبداللہ بن عباس کی روایت سے ہے۔

اور اس حکم کے ارشاد کا سبب اس مضمون کی رو سے، جو اور حدیث میں ابو سعید الانصاری کی روایت سے آیا ہے

ان الشمس انکسفت یوم مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکسفت لموتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ تعالیٰ لاینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتم شیأ من ھٰذہ الافزاع فافزعوا الی الصلوٰۃ۔

یہ ہے کہ حضرت ابراہیم بن رسول اللہ کی وفات کے دن سورج گہن ہوا، لوگوں نے کہا کہ ابراہیمؑ کی موت کے سبب ہوا ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آفتاب اور مہتاب اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں۔ کسی کی موت اور حیات سے ان میں گہن نہیں لگتا۔ پس جب تم ایسے ہولناک امور دیکھو تو نماز پڑھنی شروع کرو۔

پس نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث میں ان ہولناک امور کے ظاہر ہونے کے وقت، جن میں سورج گہن بھی داخل ہے، نماز کا حکم فرمایا۔ اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یاد الٰہی سے مراد جو پہلی حدیث میں مذکور ہے، نماز کا حکم ہے۔ کیونکہ آنحضرت علیہ الصلوٰت والسلام نے صلوٰۃ کسوف جماعت سے پڑھی ہے۔ اور قیاس تو یہ تھا کہ صلوٰۃ کسوف واجب ہوتی۔ جیسا کہ بعضے علماء کا یہی مذہب ہے۔ اور اسرار کبریٰ کے مصنف نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ کیونکہ امر وجوب کے لئے ہے۔

لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ سنت ہے۔ کیونکہ یہ نماز اسلام کے علامت سے نہیں، صرف گہن کے عارض ہونے سے ہوتی ہے، مگر چونکہ نبی علیہ الصلوات

Marfat.com

والسلام نے جماعت سے پڑھی ہے، لہذا سنت ہے۔ جماعت سے بلا کراہت مشروع ہے، اور علماء نے اس امر کو استحباب پر محمول کیا ہے۔

پس اس بیان کے موافق امام جمعہ کو چاہیئے کہ جب سورج گہن ہو تو لوگوں کے ہمراہ جامع مسجد یا عیدگاہ میں دو رکعت پڑھے، ہر رکعت ایک رکوع سے نفل کی طرح بغیر اذان، بغیر تکبیر اور بغیر خطبہ کے۔

اور ان دونوں رکعتوں میں جس قدر چاہے قرآن مجید پڑھے۔ اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک قرأت چپکے سے پڑھے اور صاحبین کے نزدیک پکار کر۔ اور ان دونوں رکعتوں میں قرأت کی درازی افضل ہے۔ اس لئے کہ اس میں نبی علیہ السلام کی متابعت ہے، کیونکہ ثابت ہوا ہے کہ نبی علیہ السلام کا قیام پہلی رکعت میں سورہ بقرہ کے پڑھنے کا مقدار تھا اور دوسری رکعت میں سورہ آل عمران کے پڑھنے کے مقدار تھا۔ اور اس میں تخفیف بھی جائز ہے، اس لئے کہ نماز اور دعا میں سارے وقت کا ختم کر دینا مسنون ہے، کیونکہ مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے:

روی عن مغیرۃ ابن شعبۃ انہ علیہ السلام قال ان الشمس والقمر ایتان من ایٰت اللہ تعالیٰ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رایتموھا فادعوا اللہ تعالیٰ حتی تنجلی الشمس۔

کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ کسی کی موت سے ان کو گہن نہیں لگتا، اور نہ کسی کی حیات سے جب تم اس کو دیکھو، تو اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے اور نماز پڑھتے رہو، یہاں تک کہ سورج صاف ہو جائے۔

یہ حدیث نماز اور دعا میں پورے وقت کو ختم کر دینے کا فائدہ دیتی ہے۔ پس اگر ایک میں تخفیف کرے تو دوسری میں بڑھائے۔ اور نماز کے بعد دعا کرتا رہے۔ یہاں تک کہ سورج صاف ہو جائے۔

Marfat.com

کیونکہ دعاؤں کو نماز سے مؤخر کرنا مسنون ہے۔ پھر امام کو دعا میں اختیار ہے چاہے قبلہ رخ بیٹھ کر دعا مانگے، اور چاہے کھڑا ہو کر لوگوں کی طرف اپنا منہ کر کے یا رد بقبلہ ہو کر دعا مانگے، اور لوگ بہر حال قبلہ رخ بیٹھے رہیں۔

اور اگر امام جمعہ موجود نہ ہو، تو لوگ علیحدہ علیحدہ پڑھیں، چاہیں دو رکعت، چاہیں چار رکعت۔ کیونکہ یہ نماز نفل ہے۔ اور نوافل میں اصل یہی ہے۔

اور ایسے ہی چاند گرہن میں لوگ جدا جدا نماز پڑھیں۔ اور اس میں جماعت نہیں ہے۔ کیونکہ رات کے وقت آدمیوں کا جمع کرنا دشوار ہے، اور بعضے وقت فتنہ کا سبب ہو جاتا ہے۔ بلکہ ہر ایک خود نماز پڑھ لے۔

ایسے ہی ستاروں کے ٹوٹنے میں اور ان کی خوفناک روشنی میں، اور دن کو خوفناک اندھیری میں اور تند آندھیوں اور برابر کی بارش اور بجلی کے گرنے اور بھونچال اور بیماریوں کی کثرت اور دشمن کے سخت خوف میں، اس کے سوا اور ہولناک باتوں میں ہر ایک خود جدا جدا نماز پڑھے۔

اور اس ارشاد نبی علیہ السلام کے عام ہونے کی وجہ سے کہ جب تم یہ خوفناک باتیں دیکھو تو ڈر کر نماز شروع کر دو کیونکہ یہ سب خوف کے علامات ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا۔ (اور نہیں بھیجتے ہیں ہم علامات کو مگر ڈرانے کے لئے۔)

اور حدیث شریف میں آیا ہے:

انه عليه السلام قال هذه الايات التي يرسل الله تعالىٰ بها لا تكون لموت احد ولا لحياته ولكن يخوف بها عباده فاذا رأيتم شيأ من ذلك فافزعوا الى ذكر الله تعالىٰ ودعائه واستغفاره۔

Marfat.com

نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ نشانیاں جن کو اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، کسی کی موت سے نہیں ہوتیں، اور نہ کسی کی حیات سے۔ بلکہ اپنے بندوں کو اس سے ڈراتا ہے، پس جب تم ان میں کوئی بات دیکھو تو ڈر کر خدا کی یاد اور اس سے دعا اور استغفار کرو۔

اور ایک حدیث میں ہے۔

انه علیه الصلوٰة والسلام قال ان الشمس والقمر آیتان من آیات الله تعالیٰ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتم من ذلك شیأ فادعوا الله وکبروا وصلوا وتصدقوا فان کل خیر فی مثل هذه الاهوال والافزاع ماموربه لکون الخیرات دافعة للبلیات ۔

کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، بیشک سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ دو نشانیاں۔ کسی کی موت سے ان کو گہن نہیں لگتا، اور نہ کسی کی حیات سے پس جب تم اس کو دیکھو تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو اور اللہ اکبر کہو، اور نماز پڑھو، اور خیرات کرو۔ کیونکہ ہر ایک نیک کام ان ہولناک اور خوفناک باتوں میں مامور ہے۔ اس لئے کہ نیک کام آفتوں کو دور کرتے ہیں۔

وروی عن ابن عمر انه علیه السلام کان اذا سمع صوت الرعد و الصواعق یقول اللهم لا تقتلنا بغضبك ولا تهلکنا بعذابك و عافنا قبل ذلك۔

اور ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام جب گرج اور بجلیوں کی آواز سنتے تو کہتے الٰہی! ہم کو اپنے غضب سے مت قتل کر اور اپنے عذاب سے مت ہلاک کر اور ہم کو اس سے پہلے عافیت عطا فرما۔

وروی عن عائشه انه علیه السلام کان اذا بصر سحابا ترك عمله واستقبله وقال اللهم انی اعوذ بك من شر ما فیه فان کشفه

Marfat.com

اللہ تعالیٰ حمد اللہ تعالیٰ و ان مطر قال اللھم سقیا نافعاً ہ

اور حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام جب ابر دیکھتے تو اپنا کام چھوڑ دیتے اور اس کی طرف متوجہ ہو جاتے، اور یہ فرماتے کہ الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں، اس برائی سے جو اس میں ہے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ اس کو کھول دیتا، تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے۔ اور اگر برستا تو یہ فرماتے کہ الٰہی! بارش سیرابی اور بہرہ مند دیجیو۔

و روی عن عائشۃ ایضا انہ علیہ السلام کان اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسئلک خیرھا و خیر ما فیھا و خیر ما ارسلت بہ و اعوذ بک من شرھا و شر ما فیھا و شر ما ارسلت بھا۔

اور حضرت عائشہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب تند ہوا چلتی تو نبی علیہ السلام کہا کرتے تھے، یا اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی مانگتا ہوں۔ اور اس کی بھلائی جو اس کے اندر ہے، اور اس کی بھلائی جس کے لئے بھیجی گئی ہے۔ اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس کی برائی سے، اور اس کی برائی سے، جو اس کی برائی سے، جو اس کے اندر ہے، اور اس کی برائی سے جس کے لئے یہ بھیجی گئی ہے۔

و روی عن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی علیہ السلام فقال لہ النبی علیہ السلام لا تلعن الریح فانھا مامورۃ و انہ من لعن شیأ لیس لہ باھل رجعت اللعنۃ علیہ۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی علیہ السلام کے روبرو ہوا پر لعنت کی۔ تب نبی علیہ السلام نے فرمایا، ہوا پر مت لعنت کر۔ کیونکہ وہ مامور ہے۔ اور جو شخص ایسی چیز کو لعنت کرتا ہے کہ اس کے لائق نہیں، تو وہ لعنت اسی پر لوٹ کر آتی ہے۔

و روی عن ابی ھریرۃ انہ علیہ السلام قال الریح من روح

Marfat.com

اللہ تاتی بالرحمۃ و بالعذاب فلا تسبوھا و اسئلوا اللہ خیرھا و عوذوا من شرھا۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، ہوا اللہ کی مہربانی ہے کہ کبھی رحمت لاتی ہے کبھی عذاب۔ سو اس کو برا نہ کہو اور اللہ تعالےٰ سے اس کی بھلائی طلب کرو۔ اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔

یعنی ہوا ان چیزوں میں سے ہے جو خدا کی طرف سے آتی ہے، جیسے مینہ اور سردی گرمی اور علاوہ اس کے کہ کبھی رحمت کے واسطے آتی ہے۔ اور کبھی عذاب کے لئے۔ تو جب اس کا آنا اللہ تعالےٰ کے حکم سے ہوا، تو کسی ضرر ہونے سے اس کو برا کہنا جائز نہیں۔ بلکہ جس میں اس کا دہم ہے۔ اس کے بارے میں بندوں کا طریق اللہ تعالےٰ کی طرف التجا کرنا ہے۔ اور اس کی رسی کو مضبوط پکڑنا ہے۔ اور اس کے شر سے جو اس کے اندر ہے، خدا کی پناہ مانگنا جیسا کہ:

روی عن ابی بن کعب قال لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا اللھم انا نسئلک خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ۔

ابی بن کعب سے روایت ہے، کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، ہوا کو برا مت کہو۔ پس جب ایسی چیز دیکھو جو تم پسند نہیں کرتے تو یہ کہو کہ الٰہی! ہم تجھ سے ہوا کی خوبی مانگتے ہیں اور خوبی اس کی جو اس کے اندر ہے اور خوبی اس کی، جس کا اس کو حکم ہے۔ اور اس ہوا سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس برائی سے جو اس کے اندر ہے۔ اور اس برائی سے جس کا اس کو حکم ہے۔ اور اسی طرح جو کوئی کہیں منزل کرے، تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔

روی انہ علیہ السلام قال من نزل منزلا فقال اعوذ بکلمات اللہ

Marfat.com

التامة من شر ما خلق لم یضرہ شیٔ حتی یرتحل منه منزلا اخر

وروی عن ابن عباس انه علیه السلام کان یقول عند الکرب لآ الٰه الا اللہ رب العرش العظیم، لا الٰه الا اللہ رب السمٰوٰت السبع و رب الارض و رب العرش الکریم ۔

کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، جو کوئی کسی منزل میں اترے اور یہ کہے کہ میں پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کامل کلمات کے اس کی برائی سے، جس کو خدا نے پیدا کیا، تو اس کو کوئی ضرر نہیں ہوتا، یہاں تک کہ وہاں سے چل کر دوسرا مکان بدلے۔ اور ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام سختی کے وقت فرمایا کرتے تھے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ عظیم بردبار کے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ پروردگار عرش بزرگ کے، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالےٰ پروردگار ساتوں آسمانوں کے۔ اور پروردگار زمین اور پروردگار عرش بزرگ کے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے بندگ اوصاف کا ذکر کرنا عقوبت کے دور ہونے کا سبب ہے۔

وقد روی انه علیه السلام قال الا اخبرکم بشیٔ اذا نزل بکم کرب او بلاء فدعا به فرج الله تعالےٰ عنه قیل بلیٰ یا رسول الله قال دعا ذی النون لا الٰه اِلا انت سبحانك انی کنت من الظالمین فاستجبنا له و نجّیناه من الغم وکذٰلك ننجی المومنین ۔

اور روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی دعا بتادوں کہ جب تم پر کوئی سختی یا بلا آوے، پھر وہ دعا پڑھے، تو اللہ تعالیٰ اس سے کشائش دے گا، عرض کیا گیا، کیوں نہیں یارسول اللہ! فرمایا ذوالنون کی دعا، کوئی معبود نہیں سوائے تیرے، تو بے عیب ہے۔ میں ہوں گنہ گاروں سے، پھر سن لی ہم نے اس کی پکار، اور بچا دیا، اس کو غم سے۔ اور یوں ہی ہم نجات دیتے ہیں ایمان والوں کو۔

Marfat.com

وروی انه علیه السلام قال ما من مکروب یدعو بهذا الدعاء اِلّا استجیب لہ ۔ اور روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا، نہیں کوئی مصیبت زدہ جو یہ دعا پڑھے، مگر قبول ہی ہوئی۔

یسرنا اللہ تعالیٰ دعوۃ مستجابۃ بلطفہ وکرمہ۔ الٰہی! ہم پر دعائے مستجاب اپنے لطف وکرم سے آسان کیجیو۔

اِستغفار کا طریقہ

ہر ایک مسلمان خصوصاً طالب اللہ کے لئے معتبر کتابوں سے سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطابق مرقوم کیا جاتا ہے۔ کیونکہ ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو فرقان حمید میں یہ بشارت دے دی تھی کہ اے محمد! میں نے تم کو معصوم پیدا کیا ہے۔ مگر باوجود معصوم ہونے کے جو گناہ ماضی یا آئندہ برسوں میں ہوں گے ان کو میں نے بخش دیا ہے۔

ماضی اور آیندہ گناہ کے بارے میں مفسرین نے اسی طرح سے بیان کیا ہے، کہ تبلیغ رسالت کی کوتاہی اگر کسی قسم کی تم سے سابقہ یا آیندہ زمانہ میں ہوگی، تو میں نے معاف کردی ہے۔ اس واسطے ہمارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دن رات میں سو بار استغفار دائمی کرتے تھے۔

خیر اس میں مفسرین کی گفتگو طول طویل ہے۔ اور خداوند کریم نے فرقان حمید میں اس طرح سے فرمایا ہے،

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا

اور یہ خطاب استغفار کی نسبت خاص مومنین کے واسطے ہے۔ اسی واسطے مختصر استغفار کا طریقہ ہر ایک مسلمان اعلیٰ وادنیٰ کے لئے تحریر کیا جاتا ہے، جیسا کہ حسب

Marfat.com

ذیل ہے۔ مگر طالب استغفار کنندہ کو چاہیئے کہ وظیفہ ہذا کو بوقت عصر بروز سہ شنبہ یعنی منگل دار کی عصر کے وقت کسی تنہا یا پاکیز جگہ میں بیٹھ کر حضور قلبی رجوعات روحانی سے اپنے ماضی کے گناہوں کو مدنظر رکھ کر شروع کرے۔ اور اول و آخر درود شریف یازدہ بار پڑھے۔ پھر بروز دوشنبہ یعنی سوموار کے دن عصر کے وقت اخیر منزل کو ختم کرکے اپنے صغیرہ و کبیرہ گناہوں ماضی و آیندہ کے لئے بخشش اپنے پروردگار سے مانگے۔ اور ہر ایک حاجات کے لئے خشوع و خضوع سے دعا کرے۔

امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ بفضل خود استغفار کنندہ کے لئے دریائے رحمت بے پایاں سے اس کی زمین پژمردہ زنگار خورد کے لئے باران کا نزول کرے گا۔ آمین یا رب العلمین۔

منزل اوّل

منزل اول بروز سہ شنبہ یعنی منگل دار کے دن عصر کے وقت شروع کرنی چاہیئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبَّ الْاِنْسِ وَالْجَانِ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ نَّفْسِیْ وَشَیْطَانِیْ

میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے، جو رب ہے انسانوں کا اور جنوں۔ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے اپنے نفس اور اپنے شیطان سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بِاسْمِ اللّٰہِ مُبْتَدِیْ

بَرَّ کَا بِاسْمِ مَنْ بِالْفَضْلِ اَغْنَانِیْ

میں مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے ساتھ نام اللہ کے برکت کے لئے جو میرے لئے جائے شروع ہے۔ واسطے تبرک کے ساتھ نام اس ذات، جس نے اپنے فضل سے مجھے غنی کر دیا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَحْمَانًا بِنَا اَبَدًا

فَرَحْمَۃُ اللّٰہِ عَمَّتْ کُلَّ اِنْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے جو کہ ہم تمام پر رحم کرنے والا ہے، اس لئے کہ اللہ

Marfat.com

کی رحمت شامل ہے ہر انسان کو۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ مَوْلَانَا الرَّحِیْمُ بِنَا
بَلْ اَرْحَمُ النَّاسِ مِنْ اُمِّ الْوِلْدَانِ

مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے جو ہمارا مولا ہے ہم پر مہربان ہے بلکہ تمام لوگوں پر زیادہ رحم کرنے والا ہے، بہ نسبت ماں کے جو اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا الْعَظِیْمُ بِنَا
اَلْحَیُّ لَا غَیْرُہٗ اَلْقَیُّوْمُ ذَا الشَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو ہمارا مولا عظمت والا ہے۔ زندہ ہے۔ نہ اس کے سوا کوئی جو تدبیر خلق میں زاہ قیام کرنے والا ہے، اور بے مثل شان والا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْمُوْلَ الْمَتَابِ بِہٖ
مَتَابُ عَبْدٍ مُسِیْئٍ، مُسْرِفٍ جَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے، جس کے پاس بندوں کی توبہ پہنچائی جاتی ہے، جو جائے رجوع ہے بندہ گنہگار، اسراف کرنے والا معصیت کار کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَحْلُوالْبَاقِیَاتُ بِہٖ
الصَّالِحَاتُ فَہِیَ رَوْحِیْ وَ رَیْحَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے کہ شیریں ہیں باقیات صالحات توجہ اس کی سے، جو پس وہ میری روح استراحت اور میرا رزاق وسیع ہیں اور میرے ریحان ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا شَیْءٌ یُسَبِّحُہٗ
سُبْحَانَ رَبِّیَ الَّذِیْ بِالْخَیْرِ رَبَّانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے، جس کے لائق کوئی چیز تسبیح نہیں کر سکتی۔ پاک ہے میرا رب جس نے تربیت اور تعلیم مجھے خیر کی کی۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا الْمَخْلُوْقُ یَحْمَدُہٗ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِیْ یُسْرٍ وَّفِیْ حِرْمَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے جب تک کہ مخلوق اس کی حمد کرے۔ تمام حمد اللہ کے لئے ہے ہماری غنا اور فقر میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا خَلْقٌ یُوَحِّدُہٗ

اِذْ لَا اِلٰہَ سِوٰی رَبِّیْ وَ دَیَّانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک مخلوق اس کی توحید بیان کرے۔ اس لئے کہ نہیں مستحق عبادت کا سوائے میرے رب اور پورے جزا دینے والے کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا عَبْدٌ یُکَبِّرُہٗ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ فَرْدًا مَا لَہٗ ثَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک بندہ اس کی بڑائی بیان کرے۔ اللہ سب سے بڑا ہے، یکتا ہے، بے نظیر ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا یُتْلٰی اِسْمُ سَیِّدِنَا

مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْمَاضِیْ مَعَ الدَّانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک تلاوت کیا جائے نام مبارک ہمارے سردار محمدؐ کا جو سردار اعلیٰ اور ادنیٰ کے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَابْعَثْ رَبَّنَا کَرَمًا

اَزْکَی الصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ طُوْلَ اَزْمَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، اور بھیج ہمارے رب اپنے کرم سے نہایت پاکیزہ اور افضل رحمت ان پر تمام زمانہ میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَامُنُّ بِالسَّلَامِ لَہٗ

Marfat.com

يَارَبِّ مَعَ بَرَكَاتِ وَامْحُ عِصْيَانِيْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اور احسان کر ساتھ ان کی سلامتی کے، اے میرے رب
مع برکات کے اور مٹا میرے گناہوں کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَامْنَحُ لَهٗ بِرَضًى
وَالْمُؤْمِنِيْنَ تَغَمَّدْهُمْ بِرِضْوَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، اور بخشش اس کی اولاد کو خوشنودی، اور مومنین کو چھپا
اپنی خوشنودی سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مَا عَبْدٌ وَّمَا اَمَةٌ
يَسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ يَرْجُوا نَيْلَ غُفْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک عبد اور امہ مغفرت خدا سے چاہیں، مغفرت کے
حصول کی امید کرتے ہوئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ حَنَّانًا وَّذَا مِنَنٍ
اِنِّيْ اسْتَخَرْتُ بِحَنَّانٍ وَّمَنَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو بخشش اور احسان کرنے والا ہے۔ بے شک
میں نے خیر چاہا بخشش اور احسان کرنے والے سے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مَوْجُوْدًا وَّذَا قِدَمٍ
لَهُ الْبَقَاءُ وَكُلٌّ دُوْنَهٗ فَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جو موجود اور قدیم ہے۔ اس کے لئے بقا ہے، اور
اس کے سوا ہر ایک فانی ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مَا اللّٰهُ مِنْ صِفَةٍ
حَقَّتْ عَلَى النَّاسِ مِنْ اُنْثٰى وَّذُكْرَانِ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، نہیں اللہ کی کوئی صفت ثابت انسان مؤنث اور منکر کے لئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الْوَجُوْدُ لَہٗ
وَمِثْلُہٗ قَدَمٌ لِلدَّائِمِ الذَّاتِی

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک وجود اس کے لئے ہے۔ اور مثل وجود کے قدم ہے واسطے دائم ذاتی کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الْبَقَآءُ لَہٗ
کَذَا مُخَالِفُہٗ لِلْحَادِثِ الْفَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک بقا اس کے لئے ہے۔ ایسے ہی مخالف بقا کا واسطے حادث فنا ہونے والے کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الْقِیَامُ لَہٗ
بِالنَّفْسِ فَھُوَ اِذَا فِی الْمُلْکِ وُحْدَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک اس کے لئے نفس میں قیام ہے، اس لئے کہ اس وقت وہ ملک میں یکتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ دَوْمَ قُدْرَتِہٖ
بِلَا تَعَدُّدٍ کَالْبَاقِیْ بِاِتْقَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو میرا الہ رب ہے کہ اس کی قدرت بے شمار، بڑا درخت مثل باقی با ستحکام کے ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ دَوْمَ وَحْدَتِہٖ
فِی الذَّاتِ مَعَ صِفَۃٍ وَالْفِعْلُ فِیْ اٰنٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو میرا الہ رب ہے کہ بڑا درخت اس کی یکتائی

Marfat.com

ذاتی اور صفتی اور ان میں فعل کا ثابت ہے۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ مَا دَامَتْ اِرَادَتُہٗ
لَہُ الْاِرَادَۃُ فِیْ اِعْطَاءٍ وَّحِرْمَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں، خدا سے، جب تک اس کا ارادہ یعنی اس کے لئے ارادہ ہے،
دینے اور محروم کرنے کا۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ دَوْمُ الْعِلْمِ فِیْ مَدَدٍ
مَعَ الْحَیَاتِ بِلَا مَوْتٍ وَّفُقْدَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے کہ جس کے علم کا بڑا درخت زیادتی میں ہے مع اس کی
زندگی بلا موت و بغیر کمی واقع ہونے کے۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ دَوْمُ السَّمْعِ مَعَ بَصَرٍ
کَذَا الْکَلَامُ اَتٰی فِیْ نَصِّ قُرْاٰنٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جس کی سماعت اور بینائی کا درخت بڑا ثابت ہے۔
ایسے ہی اس کا کلام آیا نص قرآن میں۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ کَوْنُ اللّٰہِ سَیِّدَنَا
ذَا قُدْرَۃٍ مُّرِیْدًا عَالِمًا شَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جس کا ہمارا سردار ہونا قدرت والا اور ارادہ والا
اور ہمارے حال کا جاننے والا ثابت ہے۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ کَوْنُ اللّٰہِ ذَا بَصَرٍ
وَذَا حَیَاۃٍ ذَا سَمْعٍ وَّسُلْطَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جس کا صاحب بینائی اور صاحب زندگی اور سماعت
اور غلبہ والا ہونا ثابت ہے۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ کَوْنُ اللّٰہِ سَیِّدَنَا
مُتَکَلِّمًا لَّا بِالْفَاظٍ وَّاِلْحَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جس کا سردار کلام کرنے والا ہونا ثابت ہے، نہ ساتھ الفاظ اور خوش آواز کے۔

اَسْتَغْفِرُاللّٰہِ لَیْسَ اللّٰہُ فِیْ جِہَۃٍ
وَلَا مَکَانٍ وَلَا مَاْوٰی وَ بُنْیَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے کہ نہیں ہے خدا کسی جہت میں اور نہ مکان میں، اور نہ جائے پناہ میں اور نہ دیواروں کے اندر۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا شَیْءٌ یُّشَابِھُہٗ
وَلَا یُخَیَّلُ فِیْ عَقْلٍ لِاِنْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے کہ جس کے مشابہ کوئی چیز نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ کسی انسان کے عقل میں آسکتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہِ مِنْ کُلِّ الْکَمَالِ لَہٗ
وَیَسْتَحِیْلُ عَلَیْہِ کُلَّ نُقْصَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے کہ جس کے لئے کل کمال ہے۔ اور ہر قسم کا نقصان اس پر محال اور ناممکن ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الْجَوَازُ لَہٗ
فِی الْفِعْلِ وَالتَّرْکِ مِنْ فَقْدٍ وَّوِجْدَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک اس کے لئے امکان ہے فعل اور ترک کا، یعنی گم کردینے کا یا پالینے کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا بِالْمُمْکِنَاتِ کَذَا

Marfat.com

اِرَادَۃً وَّھُوَ تَنْجِیْزِیْ کَالْاِیْمَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک ایسے ہے یعنی مثل قدرت کے ارادہ متعلق ہے، اور وہ میری استغفار کی تنجیز ہے جیسا کہ تنجیز ایمان کی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا بِالْوَاجِبَاتِ لَہٗ

تَعَلُّقُ الْعِلْمِ کَالرَّحْمٰنِ وَحْدَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک اس کی صفات واجبہ کے ساتھ علم متعلق ہے، ہے، جیسا کہ صفت رحمان یعنی یہ تغیر صفات واجبہ کے ہے صفات یکتا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا بِالْجَائِزَاتِ کَذَا

تَعَلَّقَ الْعِلْمُ کَالْاِبْقَاءِ وَفُقْدَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک ساتھ ممکنات کے ایسے ہے یعنی مثل متعلق علم صفات واجبہ کے علم متعلق ہے جیسا کہ ابقا اور فقدان کو تعلق بالممکنات ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا بِالْمُسْتَحِیْلِ لَقَدْ

تَعَلَّقَ الْعَلَمُ کَالْاُنْثٰی لِلرَّحْمٰنِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک ساتھ مستحیل کے علم متعلق ہے، جیسا کہ مؤنث مستحیل ہے واسطے رحمان کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا اُنْفَکَّ التَّعَلُّقُ عَنْ

حَیَاۃِ رَبِّ الْبَرَایَا کُلَّ الْاَحْیَانِ.

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے یعنی علم خدا کا حیات رب البرایا جس حال میں کہ نہیں خدا تعلق علم کا حیات تمام مخلوق کے رب سے تمام زمانہ کے ساتھ ہمیشہ متعلق۔ کیونکہ رب البرایا ہمیشہ زندہ ہے۔ [1]

---

[1] اشارہ ہے طرف خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ الخ وَلَئِنْ سَاَلْتَہُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

Marfat.com

منزل دوم بروز چہار شنبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا سَمْعٌ وَّمَا بَصَرٌ
تَعَلَّقَا بِعِزِّی الْوُجُوْدِ فِی الْاٰنِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک کان اور آنکھ متعلق ہیں ساتھ نکمہ موجود فی الآن کے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الْکَلَامُ لَہٗ
تَعَلَّقَ الْعِلْمُ لَمْ یُوْصَفْ بِعِرْفَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک اس کے لئے کلام ہے۔ اور تعلق ہے علم اس سے بلا اس کے کہ کیا موصوف کیا جاوے ساتھ پہچانے جانے کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لَا یُقْضٰی اِنْتِہَاءُ کَمَا
لَا مُنْتَہٰی لِبَقَاءِ مَنْ دُوْنَہٗ فَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا کی اس کی انتہا تک حکم نہیں کیا جاتا، جب تمہیں ہی منتہیٰ اس کی بقا کے واسطے، اس کے فانی ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا وَ سَیِّدَنَا
مَا اَبْرَزَتْ قُدْرَۃُ الْخَلَّاقِ مِنْ شَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جو میرا مولیٰ اور سردار ہے، جب تک خلاق کی قدرت ظاہر کرے کوئی حال۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ عَدَّ الْکَائِنَاتِ وَمَا
وَ مَا اِرَادَۃٌ خُصِّصَتْ مِنْ اَمْرِ رَحْمَانٍ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے شمار موجودات کے اور شمار اس چیز کے کہ ارادہ خاص کیا
گیا ساتھ اس کے اور رحمان کے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعْدَادَ الصِّفَاتِ وَمَا
اَحَاطَہُ الْعِلْمُ مِنْ سِرٍّ وَاِعْلَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے شمار صفات کے اور شمار اس چیز کے، جس کو گھیرا اس
کے علم نے پوشیدہ اور ظاہر سے.

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وُسْعَ السَّمْعِ مَعَ بَصَرٍ
مِنْ کُلِّ شَیْءٍ کَاَصْوَاتٍ وَّاَلْوَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے بقدر طاقت اور مقدور سمع و بصر کے ہر شئے سے،
جیسے آوازیں اور انواع رنگ کے.

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَعْدَادَ الْکَمَالِ کَذَا
عَدَّ الْکَلَامِ کَمَا فِیْ اٰیِ لُقْمَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے شمار کمال کی، ایسے ہی شمار کلام کے جیسا کہ آیتوں سے
لقمان میں ہے.

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ عَدَّ الْفِعْلِ مَعَ نِعَمٍ
لَا مُنْتَہٰی لَہُمَا مِنْ غَیْرِ کُفْرَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے شمار فعل کے مع شمار نعمتوں کے، نہیں ہے منتہی دونوں
کے بلا انکار کے.

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الدَّلِیْلُ عَلٰی
وَجُوْدِ رَبِّیْ حُدُوْثَ الْعَالَمِ الْفَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک دلیل میرے رب کے وجود پر عالم فانی

Marfat.com

کا حدوث ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا قَامَ الدَّلِیْلُ عَلٰی
بَقَاءِ رَبِّیْ فَنَاءَ خَلْقٍ وَّ اَکْوَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک دلیل قائم ہے میرے رب کی بقا پر مخلوق اور موجودات کا فنا ہونا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا جَآءَ الدَّلِیْلُ لَنَا
فِیْ قُدْرَۃِ اللّٰہِ رَبِّیْ خَلْقَ اِنْسَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک دلیل ہمارے لئے ہے اللہ کی قدرت پر جو میرا رب ہے۔ قدرت پر انسان کا پیدا کیا جانا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا کَانَ الدَّلِیْلُ عَلٰی
بَاقِی الصِّفَاتِ کِتَابُ اللّٰہِ ذُوالشَّانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک دلیل ہے باقی صفات پر اللہ ذی شان کی کتاب۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا اَسْمَآءُہٗ ذُکِرَتْ
وَکُلُّ اَسْمَآءِہٖ حُسْنٰی بِتِبْیَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک اس کے ناموں کا ذکر کیا جاتا ہے اور کل نام اس کے حسنیٰ ہیں ساتھ تبیان کے۔[1]

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا بِالرُّسْلِ مِنْ صِفَۃٍ
حَقَّتْ عَلَیْنَا فَاِنَّا اَھْلُ اِیْمَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک ساتھ رسولوں کے کوئی صفت ہے جو ثابت

---

[1] اشارہ ہے طرف آیت وَلِلّٰہِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْا بِھَا کے ۱۲

Marfat.com

ہوئی ہمارے نزدیک پھر ہم اہل اسلام اس کے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَتْ اَمَانَتُھُمْ
وَصِدْقُھُمْ مَعَ تَبْلِیْغِ بِبُرْھَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب رسولوں کی امانت اور ان کا صدق معہ تبلیغِ احکام کے ثابت ہے ساتھ برہان کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَتْ فَطَانَتُھُمْ
مَوْلَایَ صَلِّ عَلَیْھِمْ طُوْلَ اَزْمَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک زیرکی ان کی ثابت ہے۔ اے میرے مولیٰ! رحمت بھیج رسولوں پر تمام زمانہ میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَادَامَ الْکَمَالُ لَھُمْ
وَمَا اسْتَحَالَ عَلَیْھِمْ ضِدُّہُ الشَّانٖ

مغفرت چاہتا ہوں جب تک کمال ثابت ہے رسولوں کے واسطے اور جب تک محال ان پر وہ حال، جو کمال کا ضد ہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا کَانَ الْجَوَازُ عَلٰی
رُسُلِ الْاِلٰہِ کَاَسْقَامٍ وَّاَحْزَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب جواز ہے اللہ کے رسولوں پر مثل بیماریوں اور غموں کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا نَصَّ الدَّلِیْلُ عَلٰی
مَا جَآءَ فِی الرُّسُلِ قَوْمٌ اَھْلُ عِرْفَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب تک نصریح کریں دلیل کی جو ان احکام اور قصص پر ہیں جو رسولوں پر آئے وہ قوم جو اہل عرفان ہے۔

✣

Marfat.com

منزل سوئم بروز پنجشنبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلرُّسُلِ الْکِرَامِ وَلَوْ
لَمْ یُذْنِبُوْا بَلْ زِیَادَۃً لِّلْاِحْسَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے واسطے رسولوں بزرگوں کے، اگرچہ گناہ نہیں کیا انہوں نے بلکہ واسطے فضائل اچھے کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ وَالْمُؤْمِنِیْنَ بِہِمْ
وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ تَغَشَّاھُمْ وَتَغَشَّانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اپنے لئے اور ان کے واسطے جو رسولوں پر ایمان لائے، اور رحمت سے اللہ ڈھانکے ان کو اور مجھ کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ ذَنْبِیْ وَاَشْھَدُہٗ
بِاَنَّہُ اللّٰہُ فَرْدٌ مَالَہٗ ثَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اپنے گناہ کی اور گواہی دیتا ہوں اس کی کہ اللہ یکتا ہے۔ نہیں ہے اس کی کوئی نظیر۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِہٖ
رَبًّا عَسَاہُ بِفَضْلٍ مِّنْہُ یُرْضِیْنِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، بیشک میں راضی ہوا اس کے رب ہونے کے ساتھ، قریب ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم کے ساتھ مجھے راضی کرے گا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ بِہٖ
بِاَنَّ الْاِسْلَامَ دِیْنٌ خَیْرُ الْاَدْیَانِ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، بیشک میں راضی ہوا، اس کی خوشنودی کے لئے
ساتھ اس کے کہ اسلام دین ہے تمام دینوں سے بہتر۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اِنِّیْ قَدْ رَضِیْتُ کَذَا
بِاَنَّ اللّٰہَ رَسُوْلٌ خَیْرُ اِنْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، بیشک میں راضی ہوا ایسے ہی اس کے ساتھ کہ اللہ
رسولؐ، بہتر انسان ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ تَوَّابًا وَّ ذَا کَرَمٍ
وَحِلْمُہٗ لِاقْتِرَافِ الذَّنْبِ الْجَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب کہ نہایت رحم کرنے والا اور کرم کرنے والا ہے۔ اور
اس کا حلم سبب ہے گناہ کرنے گنہ گار کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دَیَّانًا فَیَحْکُمُ بِہٖ
فَصْلَ الْقَضِیَّۃِ بَیْنَ الْاِنْسِ وَالْجَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جب کہ کامل جزا دینے والا، پس حکم کرے گا فیصلہ
قیامت میں انسان اور جن کے درمیان۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ اِنَّہٗ مَالِکٌ
یُشْقِیْ وَیُسْعِدُ فِیْ عِزٍّ وَّسُلْطَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جو میرا رب ہے، بیشک وہ بادشاہ ہے۔ بدبخت
کرتا ہے، سعادت مند کرتا ہے عزت اور غلبہ میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ قُدُّوْسًا تَنَزَّہَ عَنْ
ضِدٍّ وَّ نِدٍّ وَّعَنْ زَوْجٍ وَّ وِلْدَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے نہایت صاحب پاکی کا ہے۔ منزہ ہے ضد اور مثل

Marfat.com

اور زوجہ اور اولاد سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلٰنَا اَلسَّلَامُ لَنَا
مِنْہُ السَّلَامُ وَمِنْہُ کُلُّ اِحْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جو ہمارا مولیٰ ہے۔ سالم ہے تمام عیوب سے، ہمارے لئے۔ اُسی سے سلامتی اور اُسی سے ہر احسان ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ خَلَّاقًا لِاَنْفُسِنَا
وَمَا عَلَیْہَا قَضٰی مِنْ قَبْلِ اَکْوَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو خالق کامل ہمارے نفسوں کا ہے۔ اور ان کا جو زمین پر ہیں، قضا کی ان کی موجودات سے پہلے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ سَتَّارًا قَبَائِحَنَا
حَاشَاہُ یَنْشُرُہَا مِنْ بَعْدِ کِتْمَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب کہ ڈھانکنے والا ہے ہمارے عیبوں کو، تنزیہ ہے اس کے لئے تمام نقصانوں سے، پھیلا دے گا عیبوں کو چھپانے کے بعد۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ غَفَّارًا لِّمُذْنِبِنَا
مَوْلَایَ بَدِّلْ اِسَاءَتِیْ بِاِحْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے بخشنے والا گناہ ہم میں سے گناہ گار کا۔ اے میرے مولا، بدل دے میری برائیوں کو ساتھ نیکی کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ قَہَّارًا لِّاَجْمَعِنَا
بِالْمَوْتِ حَتْمًا عَلٰی اُنْثٰی وَذُکْرَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب کہ غلبہ کرنے والا ہے ہم تمام پر ساتھ موت کے وجوباً عورتوں اور مردوں پر۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَھَّابُ الْعَطَآءِ لِمَنْ
یَّشَآءُ نَسْأَلُہٗ مِنْہُ فَیْضَ رِضْوَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب بہت بخشش کرنے والا عطا کا، جس کو چاہے۔
سوال کرتا ہوں میں اس سے رضوان بہانے کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَزَّاقَ الْاَجِنَّۃِ فِیْ
بُطُوْنِ اُمَّہَاتِہَا مِنْ غَیْرِ نُکْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب کہ روزی دینے والا بچوں کو پیٹوں میں ماؤں کے بلا
انکار کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فَتَّاحًا لِرَحْمَتِہٖ
لِتَشْمَلَ الطَّائِعَ النَّاجِیْ مَعَ الْجَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جب کہ کشادہ کرنے والا ہے اپنی رحمت کا، تاکہ شامل ہو
جاوے مطیع صاحب نجات اور گنہ گار کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ خَالِقُنَا
تَبَارَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْاِنْسِ وَالْجَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اچھا ہے اللہ ہمارا رازق۔ بزرگ اور صاحب برکت ہے
اللہ جو رب ہے انسان اور جن کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ رَازِقُنَا
عَلَیْہِ لَا غَیْرُہٗ رِزْقِیْ وَنُکْلَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، اچھا ہے اللہ ہمارا رازق۔ اسی پر نہ غیر پر میرا رزق اور
میرا بھروسہ۔

Marfat.com

منزلِ چہارم بروز جمعۃ المبارک

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ اَنْشَاَنَا
مِنْ نُّطْفَۃٍ وَّ بَرَاَنِیْ لَیْسَ یَنْسَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اچھا ہے اللہ پیدا کیا ہم کو نطفے سے اور پیدا کیا مجھ کو اور مجھے نہیں بھولتا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ صَوَّرَنَا
فَاَحْسَنَ الْخَلْقَ تَصْوِیْرًا بِاِتْقَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے ذی صورت کیا ہے ہم کو۔ پھر اچھی کی ہماری پیدائش بحیثیت صورت دار کرنے استواری کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ فَضَّلَنَا
عَلٰی کَثِیْرٍ وَّ سَوَّانِیْ وَ قَوَّانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اچھا ہے اللہ بزرگی دی ہم کو بہت لوگوں پر۔ اور درست اور برابر کیا اور قوت دی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ اَطْعَمَنَا
مِنْ رِّزْقِہِ الْوَافِرِ الْوَافِیْ وَ اٰوَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اچھا ہے اللہ۔ دیا ہم کو رزق اپنا جو کثیر کافی ہے اور جگہ دی مجھ کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَ اللّٰہُ اَشْبَعَنَا
مِنْ مَّاۗئِہِ الْغَدِقِ الصَّافِیْ وَرَوَّانِیْ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، اچھا ہے اللہ، سیراب کیا ہم کو اپنے پانی کثیر صاف سے اور سیراب کیا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کَمْ لِلّٰہِ مِنْ نِّعَمٍ
مِنْھَا اَزَلَّ الْاَذٰی عَنِّیْ وَعَافَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، بہت ہیں اللہ کی نعمتیں۔ انہی نعمتوں میں سے ہے کہ دور کیا مجھ سے ایذا کو اور عافیت دی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْوَ اللّٰہُ یَبْعَثُنَا
بَعْدَ الْمَمَاتِ لِجَنَّاتٍ وَّنِیْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، اچھا ہے اللہ، اٹھائے گا ہم کو بعد مرنے کے جنتوں اور دوزخوں میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا دَامَ النَّعِیْمُ لَنَا
فِیْ جَنَّۃِ الْخُلْدِ لَا شَیْءٌ یُّھَانَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جب تک نعمتیں ہمارے لئے ہیں جنت الخلد میں، نہیں ہے کوئی چیز اس میں فنا ہونے والی۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا دَامَ الْعَذَابُ عَلٰی
اَھْلِ الْجُحُوْدِ بِلَا غَایَاتِ اَزْمَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جب تک عذاب منکرین پر ہے بے انتہا زمانہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا اللّٰہُ الْعَفُوُّ عَفٰی
وَاِنَّہٗ اَھْلُ اِکْرَامٍ وَّغُفْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جب تک زیادہ عفو کرنے والا عفو کرے۔ اور بے شک وہ اہلِ بخشش اور اہلِ غفران ہے۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا لَطُفَ اللَّطِیْفُ وَفَا
وَحِلْمُہٗ عَزَّ ذَا اِثْمٍ وَعُدْوَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جب تک مہربانی کرنے والے کی مہربانی وفا کرے، اور اس کی بردباری غالب ہوئی گنہگار پر اور ظالم پر۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَا فَضْلُ الْکَرِیْمِ نَمٰی
وَ اَنَالَہٗ کُلَّ صَبَّارٍ وَّخَوَّانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے بیشک خدا بخشش کرنے والا، احسان زیادہ ہوئے۔ اور پلے اس کو ہر صبر کرنے والا اور خیانت کرنے والا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ حَسْبِیْ وَحْدَہٗ وَکَفٰی
نِعْمَ الْوَکِیْلُ الَّذِیْ یَجْلِی لِاَحْزَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، کافی ہے میرے لئے تنہا، اور کافی ہے اچھا ہے مختار کار، جو دور کرتا ہے میرے غموں کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بِرًّا سَیِّدًا صَمَدًا
مُھَیْمِنًا عَالِمًا سِرِّیْ وَ عَلَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جبکہ وہ نیکوں کا سردار بے نیاز ہے۔ نگاہ رکھنے والا دانا میرے باطن اور ظاہر کا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ حَقٌّ مُقْسِطٌ حَکَمٌ
عَدْلٌ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ مُنْقِذُ الْجَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے وہ حق اور انصاف کرنے والا، فیصلہ کرنے والا ہے، عادل مہربان دانا، رہا کرنے والا گنہگار کا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ دَائِمًا اَبَدًا

Marfat.com

لَـهُ الثَّنَاءُ كَمَا يَرْضٰى بِأَرْكَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو میرا رب ہے ہمیشہ اس کے لئے تعریف ہے
جیسے پسند کرے ساتھ ارکان، یعنی میرے تمام اجزا کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اُحْصِی الثَّنَاءَ لَـهٗ
وَمَنْ يُّطِيْقُ يَفِي الْمَوْلٰى بِشُكْرَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے نہیں شمار کرسکتا ہوں اس کی تعریف کو، اور کس کو طاقت ہے
ادا کرے شکر مولیٰ کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا اَبْغِیْ بِهٖ بَدَلًا
فَكَيْفَ وَهُوَ مَعِیْ فِیْ كُلِّ اَحْيَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، طالب نہیں ان کے بدلے کا۔ اس لئے کہ کیونکر بدل طلب کیا جاوے
جب کہ وہ میرے ساتھ ہے تمام اوقات میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نِعْمَ اللّٰهُ شَرَّفَنَا
بِالْمُصْطَفٰى الْمُجْتَبٰى طٰهٰ اِبْنِ عَدْنَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے، اچھا ہے اللہ بزرگی دی ہم کو بوجہ برگزیدہ نبیؐ طٰہٰ ابن عدنان کے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ نِعْمَ اللّٰهُ طَهَّرَهٗ
فَلَمْ يَهُمَّ وَلَمْ يَقْرَبْ بِعِصْيَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے اچھا ہے خدا ظاہر کیا اس نے محمد کو، پس نہ قصد کیا اور
نہ قریب ہوئے وہ گناہ کے۔

Marfat.com

منزلِ پنجم بروز شنبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَۃَ اللّٰہِ کَمَّلَہٗ
بِالْخَلْقِ وَالْخُلُقِ الْمُرْتَضٰی بِاِحْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، اچھا ہے خدا، کامل کیا اپنے نبیؐ کو ساتھ پیدائش اور خلق پسندیدہ کے بروئے احسان۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَۃَ اللّٰہِ اَرْسَلَہٗ
حَتّٰی اِلٰی مَالِکِ وَالْاِنْسِ وَالْجَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، اچھا ہے خدا، بھیجا اس نے اپنے نبیؐ کو، یہاں تک کہ طرف ملک بادشاہ اور انس اور جان کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نِعْمَۃَ اللّٰہِ فَضَّلَہٗ
عَلَی الْخَلَائِقِ اِجْمَاعًا بِاِتْقَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے اچھا ہے خدا بزرگی دی اس نے نبیؐ کو تمام مخلوقات پر استحکام کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمَا
اٰبَائِہٖ وَاجْزِہِمْ رَبِّیْ بِاِحْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو صاحب عرش ہے واسطے بزرگوں نبیؐ کے آباء کے اور جزا دے رب ان کو اے رب اچھی جزا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِاُمَّتِہٖ
مِنْ فَضْلِہٖ ثَابِتٌ فِیْ نَصِّ قُرْاٰنِیْ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جو میرا مولیٰ ہے امت نبیؐ کے واسطے، وہ جن کا فضل ثابت ہے نص قرآن میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْمَلَائِکْ صَفْوَتِہٖ
یَارَبِّ صَلِّ عَلَیْہِمْ کُلَّ اَحْیَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے واسطے اس کے بادشاہوں برگزیدہ کے اے رب رحمت کر ان پر تمام زمانوں میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِاٰدَمَ مَعَ
حَوَّا وَ مِنْ وُلْدٍ مِّنْ اَھْلِ اِیْمَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جو ہمارا مولیٰ ہے حضرت آدمؑ اور حضرت حوّا کے لئے اور ان کی اولاد کے واسطے جو اہل ایمان ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلصِّدِّیْقِؓ مَعْ عُمَرَؓ
کَذَا وَعُثْمَانَ وَالْکَرَّارِ ذَا الشَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے لئے مع حضرت عمرؓ کے لئے۔ ایسے ہی حضرت عثمانؓ اور حضرت علی کرارؓ ذی شان کے لئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِاِبْنَیْہِ وَاُمِّھِمَا
وَمَنْ لَّھُمْ مِنْ اُنَاثٍ ثُمَّ ذُکْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے دونوں بیٹوں حضرت علیؓ کے اور ان کی ماں کے لئے اور ان کی عورتوں پھر ان کے مردوں کے لئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا بِطَلْحَتِہِمْ
وَلِلزُّبَیْرِ عَذَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو ہمارا مولا ہے ان کے طلحہؓ کے واسطے۔ اور واسطے زبیرؓ کے

Marfat.com

ایسے ہی عبدالرحمنؓ کے لئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِسَعْدِھِمْ
کَذَا سَعِیْدٌ فَھُمْ سَعْدِیْ وَبُرْھَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو ہمارا مولا ہے ان کے سعد کے واسطے۔ ایسے ہی سعید کے لئے، اس لئے کہ وہ میرے لئے نیکی اور دلیل ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِعَامِرِھِمْ
مَنْ بُشِّرَ وَبِجِنَانٍ طَلْعُھَا دَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو ہمارا مولا ہے، ان کے عامر کے لئے، جو بشارت دیئے گئے ساتھ جنتیوں کے جن کے شگوفے قریب ہونے والے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِجَعْفَرٍؓ ھُوْ
وَحَمْزَۃَؓ وَلِعَبَّاسٍؓ وَّوِلْدَانٖ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جو ہمارا مولا ہے، ان کے جعفرؓ کے واسطے اور حمزہؓ اور عباس اور بچوں کے واسطے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِزَیْدِھِمْ
کَذَا اُسَامَۃَ مَوْلَی الْمُصْطَفٰی الدَّانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جو ہمارا مولا ہے ان کے زید کے واسطے۔ ایسے ہی اسامہ کے لئے جو آزاد ہوئے ہیں مصطفیٰؐ کے جو مقرب خدا کے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِعَآئِشَۃَ
کَذَا خَدِیْجَۃَ وَامْنَحْنِیْ بِاِحْصَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے ان کے حضرت عائشہ کے واسطے، یعنی ازواج ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی، ایسے ہی حضرت خدیجہؓ کے لئے اور بخشش تو میرے لئے پارسائی۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِزَیْنَبَ مَعَ
ھِنْدٍ وَحَفْصَۃَ وَاحْفِظْنِیْ وَاِخْوَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو ہمارا مولیٰ ہے، زینبؓ معہ ہند اور حفصہ کے واسطے۔ اور نگاہ رکھ تو مجھے اور میرے بھائیوں کو اپنی حفاظت میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْحَسْنَا جُوَیْرِیَۃً
کَذَا صَفِیَّۃَ وَالْمُحَقْ وَصْفَ عِصْیَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، واسطے صاحب جمال جویریہؓ کے، ایسے ہی صفیہؓ کے۔ اور مٹا تو اے خدا، میرے عصیان کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِسَوْدَۃَ مَعَ
مَیْمُوْنَۃٍ وَاَدِمْ اَمْنِیْ وَاِیْمَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو ہمارا مولیٰ ہے واسطے سودہؓ کے معہ میمونہ کے اور ہمیشگی دے میرے امن ایمان کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ مُلَیْکَۃَ
اَلْاُمَّھَاتِ لَنَا مِنْ غَیْرِ نُکْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے جو ہمارا مولا ہے، واسطے ملیکہ ہمارے یعنی ام حبیبہؓ (یعنی ازواج ہیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جو یہ سب ہماری مائیں ہیں بلا انکار کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِاِبْرَاھِیْمَ سَیِّدِنَا
وَقَاسِمٍ وَعَبْدِ اللّٰہِ ذَا الشَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے واسطے ابراہیمؑ جو ہمارے سردار ہیں، اور قاسم اور عبد اللہ شان والے۔

Marfat.com

منزل ششم بروز یکشنبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا بِفَاطِمَۃَ
کَذَا رُقَیَّۃَ وَارْفَعْ رَبِّیْ مِیْزَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے جو ہمارا مولیٰ ہے واسطے فاطمہؓ کے، ایسے ہی رقیہؓ کے اور بلند قدر کر اے میرے رب میرے وزن اعمال نیک کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِزَیْنَبَ
وَاُمِّ کَلْثُوْمٍ وَاَوْلَادِ ابْنِ عَدْنَانَ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، جو ہمارا مولیٰ ہے، واسطے اپنی زینبؓ اور ام کلثومؓ کے واسطے، جو اولاد ہیں ابن عدنان کے (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِاٰلِ الَّذِیْنَ ھَدَوْا
اِلٰی طَرِیْقِ الْھُدٰی اَلدَّاعِیْ لِدَیَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے واسطے آلِ پیغمبر کے جو راہنما ہیں طرف راہ ہدایت کے جو بلانے والے ہیں طرف جزا کامل دینے والے کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلصَّحْبِ الَّذِیْنَ لَھُمْ
دَارُ السَّلَامِ لَقَدْ فَازُوْا بِرِضْوَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے واسطے اصحاب محمدؐ کے جن کے لئے دار السلام یعنی جنت ہے، بیشک کامیاب ہوئے وہ اللہ کی خوشنودی کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْاَنْصَارِ وَالشُّھَدَاءِ
اُولِی الْحَیْوٰۃِ دَارَ اَنْوَاعٍ بِدَارِ ذَاتِ اَفْنَانِ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے واسطے انصار اور شہیدوں کے، جو زندہ ہیں دار انواع آرائش والے جنت میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْاَتْبَاعِ جَمْعِھِمْ
وَتَابِعِیْھِمْ مد الدُّنْیَا بِاِحْسَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے تمام تابعین سرور کائنات اور ان کے تابعین خوبی کے ساتھ دنیا تک۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبَّ الْعَرْشِ لِلْقَرْنِیِّ
اَعْنِیْ اُوَیْسًا یَغِیْضُ الْعَاجِلَ الْفَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے جو صاحب عرش ہے، واسطے قرنی یعنی اویسؓ کے جو دشمن تھے عاجل اور دنیا فانی کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْبَصْرِیِّ التَّقِیِّ حَسَنِ
وَلِلسَّعِیْدِ وَالثَّوْرِیِّ سُفْیَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ واسطے حسن بصری پرہیزگار کے۔ اور دونوں سعیدؒ اور سفیان ثوری کے لئے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِزَیْنِھِمْ
وَبَاقِرِ الْعِلْمِ مَعَ اٰیَاتِ قُرْاٰنِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے ان کے علی زین العابدینؒ اور محمد باقر کے لئے، جو علم قرآن معہ آیات کے ماہر تھے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلٰنَا لِجَعْفَرِھِمْ
الصَّادِقِ اَدْرِبِھِمْ یَارَبِّ شَبْطَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے، جو ہمارا مولیٰ ہے، ان کے جعفر صادق کے واسطے

Marfat.com

دفع کر تو اے میرے رب ان سب کے وسیلے سے میرے شیطان کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِکَاظِمِہِمْ
لِلْغَیْظِ مُوْسٰی فَہُمْ رَدْحِیْ وَرَیْحَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے ان کے موسیٰ کاظم کے واسطے جو ضبط کرنے والے غصّہ کے تھے، پس وہ میری روح اور ریحان ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلٰنَا لِنَجْلِہِمْ
عَلِیُّ الرِّضٰی عَمَّہُمْ رَبِّیْ بِرِضْوَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے ان کے فرزند علی رضاؓ کے واسطے اے میرے رب اُن سب کے لئے عام کر خوشنودی کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِزَیْنَبَ مَعَ
نَفِیْسَۃِ الْوَقْتِ وَاکْشِفْ رَبِّ اَحْزَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے زینبؓ مع نفیسہ وقت کے واسطے۔ اور اے رب میرے! دور کر میرے غموں کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِرَابِعَۃَ
کَذَا سَکِیْنَۃَ وَارْحَمْ عَبْدَکَ الْفَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے جو ہمارا مولا ہے، رابعہ، ایسے ہی سکینہ کے واسطے۔ اور رحم کر تو اے خدا اپنے فانی بندہ پر۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلَانَا لِاَحْمَدِنَا
وَمَالِکٍ وَّابْنِ اِدْرِیْسٍ وَّنُعْمَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے جو ہمارا مولیٰ ہے، احمدؒ اور مالکؒ، ابن ادریسؒ امام شافعی اور نعمان امام ابوحنیفہؒ کے لئے۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْجِیْلَانِ وَالْبَدْوِیِّ
وَلِلرِّفَاعِیِّ وَ اِبْرَاھِیْمَ ذَاالشَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جیلان اور بدوی سے اور رفاعی اور ابراہیم شان والے کے واسطے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ لِابْنِ اَدْھَمِنَا
وَلِلْجُنَیْدِ وَبُسْطَامِیِّ وَ شَیْبَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے، جو میرا رب ہے اپنے ابراہیم ادہم اور جنید و بسطامی اور شیبانی کے واسطے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْقُطْبِ الشَّھِیْرِ عَلِیِّ
الشَّاذِلِیِّ وَمُرِیْدَیْہِ بِاِحْسَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے واسطے قطب مشہور علی شاذلی اور ان کے دونوں مرید ارادت مند احسان کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِلْخَصَّافِ سَیِّدِنَا
کَذَاجَوَالِقُ وَاغْسِلْ رَبِّ اَدْرَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے واسطے خصاف کے جو ہمارے سردار ہیں۔ ایسے ہی جوالق کے لئے۔ اے میرے رب دھو تو میری میل کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَوْلٰنَا لِوَالِدَیَّ
وَوَالِدِیْ وَلِذِیْ قُرْبٰی وَجِیْرَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے جو میرا مولیٰ اور مالک ہے، اپنی والدہ اور والد اور قرابتدار اور ہمسایہ کے واسطے۔

Marfat.com

منزل ہفتم بروز دوشنبہ

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ لِلَّذِیْنَ لَھُمْ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ حَقِّ الْاِنْسَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے، جو میرا رب ہے، ان لوگوں کے لئے، جن کا، مغفرت چاہتا ہوں خدا سے حق سے جو کسی انسان کا ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ حَقٍّ عَلَیَّ لَھُمْ
عَلَیَّ حَقٌّ فَھُمْ اَوْلٰی بِغُفْرَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے ان کے حق سے جو مجھ پر ہے. مجھ پر حق ہے اس لئے کہ وہ سزاوار ہیں واسطے طلبِ غفران کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوالْعَفْوَ مِنْہُ وَاِنْ
قَصَّرْتُ فِیْ حَقِّ رَحْمَانِیْ وَاِخْوَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے، امید عفو کی رکھتا ہوں، اس سے۔ اگرچہ کمی کی ہے میں نے حق اپنے رحمان اور اخوان میں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ مَنْ ظَلَمْتُھُمْ
بِاَیِّ ظُلْمٍ یُکَافِیْھِمْ بِاِحْسَانٍ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس سے کہ جن لوگوں پر میں نے کوئی ظلم کیا، ان کی مکافات کرے احسان کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُواللّٰہَ یَرْحَمُنِیْ
مَادُمْتُ حَیًّا اَوْحِیْنَ الْمَوْتُ یَلْقَانِیْ

Marfat.com

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے امید کرتا ہوں اللہ تعالیٰ سے اس کی کہ مجھ پر رحم کرے جب
زندہ ہوں اور بوقت موت اپنی ملاقات سے مشرف کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّسَھِّلَ لِیْ
خُرُوْجَ رُوْحِیْ عَلٰی تَقْوٰی وَاِیْمَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ سہل کرے میرے واسطے میری روح کا
تقویٰ اور ایمان پر نکلنا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّنْجِیَنِیْ
مِنْ ضَغْطَۃِ الْقَبْرِ مَعَ رَوْعَانِ فَتَّانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے گناہوں کی، امید کرتا ہوں اس سے اس کی کہ نجات
دے مجھے ضغط قبر اور خوف فتنہ میں ڈالنے والے کے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اللّٰہَ اَنْ یُّلْھِمَنِیْ
رَدَّ الْجَوَابِ اِذَا جَآءَ النَّکِیْرَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، امید کرتا ہوں اللہ سے کہ ڈال دے میرے دل میں جواب
دینا منکر نکیر کا جب دونوں آویں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اللّٰہَ اَنْ یُّوَسِّعَ لِیْ
فِی الْقَبْرِ رَوْضَۃً جَنَّاتٍ بِرَیْحَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے امید کرتا ہوں کہ فراخ کرے میرے لئے قبر میں جنتوں
میں سے ایک باغ اپنی رحمت سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّؤَانِسَنِیْ
مَا دُمْتُ فِی الْقَبْرِ وَالْاَنْوَارُ تَغْشَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے، امید کرتا ہوں کہ ونس تک مجھے بچا دے، جب تک

Marfat.com

قبر میں رہوں اور نور کے انواع مجھ کو ڈھانکیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ
مِنْ حِیْنَ یَبْعَثُنِیْ اِلٰی اَنْ یَّنْقَضِیَ شَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ محفوظ رکھے مجھے، جس وقت اٹھائے مجھے قبر سے میرا حال اخیر ہونے تک۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّیَسِّرَ لِیْ
صَعْبَ الْحِسَابِ وَتَثْقِیْلًا لِّمِیْزَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے امید کرتا ہوں کہ آسان کرے میرے لیے حساب کی دشواری، اور امید کرتا ہوں بوجھل کرنے پلہ ترازو اعمال نیک کا۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّقَوِّیَنِیْ
عَلَی الصِّرَاطِ وَعَیْنُ اللّٰہِ تَرْعَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے امید کرتا ہوں کہ توانائی دے پل صراط پر گذرنے کی، اور یہ کہ ذاتِ الٰہی میری نگران رہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّسَلِّمَنِیْ
مِنْ کُلِّ ھَوْلٍ وَّمِنْ اِحْرَاقِ نِیْرَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، امید کرتا ہوں یہ کہ بچائے مجھے ہر خوف اور دوزخ کی آگ کے احراق و سوخت سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اللّٰہَ اَدْخُلُ فِیْ
شَفَاعَۃِ الْمُصْطَفٰی مِنْ فَضْلِ رَحْمَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے امید کرتا ہوں اللہ سے یہ کہ داخل ہوں میں شفاعت رحمت کرنے والے کے فضل سے۔

Marfat.com

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوالرَّیَّ مِنْ ظَمَاءٍ
مِنْ حَوْضِ طٰہٰ رَسُوْلِ الْاِنْسِ وَالْجَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے امید کرتا ہوں تشنگی سے سیراب ہونے کی حوض طٰہٰ سے جو رسول انسان اور جنوں کے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّوَرِّثَنِیْ
دَارَ الْجِنَانِ الَّتِیْ رَبِّیْ لَہَا بَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، امید کرتا ہوں کہ وارث کرے مجھ کو دار کا جنتوں سے، جس کا بنانے والا میرا رب ہے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّسْمِعَنِیْ
کَلَامَہٗ جَلَّ عَنْ تَصْوِیْرِ اَذْہَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا سے امید کرتا ہوں کہ سنائے مجھے اپنا کلام برتر ہے وہ ذہنوں کی تصویر سے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اَرْجُوْ اَنْ یُّمَتِّعَنِیْ
بِوَجْہِہِ الدَّائِمِ الْبَاقِیْ بِاِتْقَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، امید کرتا ہوں کہ فائدہ مند کرے مجھ کو دیکھنے اپنے وجہ (ذات) سے جو ہمیشہ باقی ہے استحکام کے ساتھ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِیْ مِنْ کُلِّ سَیِّئَۃٍ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ تَعُمُّ الْبَارَّ وَالْجَانِیْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، اپنے اور مومنین کے واسطے ہر گناہ سے، جو شامل ہونیکو کار اور گنہگار کو۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مَغْمُوْرًا بِکُلِّ شَدَ

Marfat.com

مَا دَامَ مُلْكُكَ يَا فَرْدُ بِلَا ثَانِيْ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جب کہ دُھانکا ہوا ہوں ہر صدمہ سے، جب تک تیرا ملک ہے، اے یکتائے بے نظیر۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مَا الْعَبْدُ الْمُسِيْءُ تَلَا

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبَّ الْاِنْسِ وَالْجَانِ

مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالےٰ سے، جب تک کہ بندہ گنہ گار پڑھے کہ مغفرت چاہتا ہوں خدا تعالیٰ سے، جو رب ہے انسان اور جن کا۔

+

مُصنّف کی کسرِ نفسی کا بیان

حقیر پُر تقصیر تصنیف کنندہ کتاب ہذا نے اپنی تمامی عمر کو غنیمت جان کر درسیّات خرچ کی۔ علاوہ ازیں اگر کسی قسم کی اطاعت کرنے میں کثیر قلیل میں سعی کی، تو وہ بغیر ریائے کدورت آمیزی سے خالی نہیں ہوئی، کہ میں اپنی بے توفیقی اور بے حاصلی کو کیا ظاہر کروں، جو کام پروردگار کو مقبول ہے، وہ اس گنہ گار کے حق میں عنقائے روزگار ہے۔ اور وہ عمل جو کردگار کی نظر کے لائق ہے، اس کا ظہور اس مغرور سے دور از کار ہے۔

میرے کام کا ماحصل خود کامی اور ہوس روائی ہے۔ اور زمانہ کی مجلس خودستائی اور خود آرائی کی وجہ ہے۔ اور میری طاعت حرص و ہوا کی اطاعت ہے، اور میری عبادت ریا سے پُر ہے۔ اور میرا کلام نفسانی غرض کے سوا نہیں۔ اور میرا چپ رہنا بغیر وسوسہ شیطانی کے نہیں ہے۔

میرا استغفار طمع آمیز ہے، اور میری عاجزی کبر انگیز ہے۔ میری ہمت نعمتوں اور

Marfat.com

لذتوں کے حاصل کرنے اور اپنی نزدیکیوں پر فوقیت لے جانے اور شہوت کی تابعداری کرتا ہے۔ اگرچہ میں زبان سے استغفار کرتا ہوں، لیکن میرا اندر گناہوں سے پُر ہے۔ اور اگر آنکھیں بند حبس دم کیا ہے، تو اس واسطے کہ میں نامحرم ہوں۔ بہت سے سر آنکھوں پر منظور ہیں۔ اگر ذکر اور ورد میں مشغول ہوتا ہوں، تو صاحب الورد ملعون کا مورد بنتا ہوں۔ اور اگر بے ورد اور ذکر رہتا ہوں، تو تارک الورد ملعون کا مصداق بنتا ہوں۔ مختصر یہ کہ میں دنیا کا طالب اور عقبیٰ کا تارک ہوں اور اپنے آقا سے کھوٹا اور ہنسی مخول والا معاملہ کرتا ہے۔

؎ کس نہ کند با کس بیگانگاں
آنچہ تو با حضرت حق می کنی

ظاہر میں تو میں محبت کا دعویٰ کرتا ہوں، لیکن میرا معاملہ فرنگستان کے کافر کا سا ہے۔ اب خیال کرنا چاہیئے کہ اس قسم کے دعوے میں کیا بھلائی ہو سکتی ہے۔ اور اس قسم کے معاملے کا کیا عوض ہو سکتا ہے۔ کسی اور کو اس سیاہ کار سے نسبت نہیں۔ جھوٹے معاملے کو تمام گناہوں سے کیا مساوات۔ ؎

مئے خوار و خود پرست فاسق بودن — بر کام ہوا نفس عاشق بودن
در کوئے خرابات موافق بودن — بہ زانکہ بخرقہ در منافق بودن

اس تکلیف دینے اور التماس کے لکھنے سے میری غرض یہ ہے، چونکہ عزیز و حبیب اس شرمندہ کار کو محض حسن ظن سے نیک اطوار خیال کئے بیٹھے ہیں۔ اور پیروی کر رہے ہیں۔ اب ان سطروں کو ملاحظہ کر کے جب میرے واقعی حال سے واقف ہوں تو جو خیال مجھ آوارہ کے ان کے دلوں میں ہیں انہیں دور کر دیں۔ اور مندرجہ بالا سطور کے موافق تصور کریں۔ اور میری آشنائی سے ڈریں۔

؎ صد مرحلہ بگزینے اے اہل جہاں

چونکہ اشخاص سے جو میری نسبت گمان رکھتے ہیں، اصلی خیالات کا چھپانا داخلِ

Marfat.com

خیانت تھا۔ اس لئے میں نے اپنی حقیقت کو پورا پورا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ دوست اس سے آگاہ ہو جائیں، اور چند سادہ دلوں کو اس کی اطلاع دے دیں۔ تاکہ صرف نام ہی سُن کر از خود رفتہ ہو جائیں اور نہ لوگوں کو از خود رفتہ کریں۔

؎ شیریں مثلے است گشتہ مشہور
آوار دُہل خوش است از دور

کراماً کاتبین یہ دو ملائک ہر ایک انسان کے ساتھ یمین و یسار کے رہتے ہیں۔ کہ یمین والا یعنی دائیں والا افعال و اقوال حسنٰی کی کتابت کرتا ہے۔ اور یسار والا یعنی بائیں والا ملک افعال و اقوال سیئہ کی کتابت کرتا ہے۔ اور ہمارے یمین والے نے اپنی کتابت کے دفتر کو ہر ایک حرکات سے بند کر کے فارغ و خاموش ہے۔ تو جو یسار والا ہے اس نے اپنے دفتر کتابت کو پھیلایا ہوا ہے۔ اور اس کو کتابت کرنے سے دن رات میں بالکل فرصت نہیں ہے۔ تو جس شخص کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا ہو اُسے سخن پکڑنے اور قلم پردازی سے کیا مناسبت۔ ؎

گر عاقلی حدیث خود کم کنی قفل در گفتگوئے محکم کنی
ماتم زدہ چند فراہم کنی برگفتہ بگریہ و ماتم کنی

اس نیاز نامہ کی تحریر کے بعد میرے دل میں خیال آیا، کہ اپنی حقیقت بیان کرنے کے بعد اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کچھ ذکر جو اپنے بارے میں مشاہدہ کی ہیں اس وقت درج نہیں کیا، تو ایسا نہ ہو کہ ناشکری میں داخل نہ ہو۔ اس واسطے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کے بموجب ان میں سے بھی تھوڑی سی ظاہر کرتا ہوں۔

میرے مخدوم! باوجود اس خواری اور تباہ کاری کے مجھے اس قدر کہ معلوم ہے کہ اپنی پیشگاہ سے اس خاک رہ میں کچھ معنیٰ رکھتے ہیں۔ اور کچھ بطور ودیعت رکھا گیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا خاص منظور نظر ہے۔ یہ خفی عنائتیں اسی واقعہ کے بارے میں ہیں۔ اس سے

Marfat.com

زیادہ ہیں اور کچھ نہیں لکھ سکتا۔ اور نراوس کی تفصیل بیان کرتا ہوں۔ کیونکہ بات کرنے والے کو اس کے کہنے کی تاب اور سننے والے کو اس کے سننے کی ہوش نہیں۔

اسی وجہ سے مجھے ابتداء میں ان معنوں کے ظہور سے بیشتر اپنے آپ میں حقیقی جذب اور کشش اور محبت اور عشق معلوم ہوتا تھا۔ اور طبیعت خلقت سے متنفر تھی اور خلوت اور جنگل کی طرف مائل تھی۔ اور میں اپنے دل میں کہتا تھا ؎

بہ شاہی چنیں میل دلم چیست وزیں تنہا نشستن حاصلم چیست

اور اس محبت اور عشق کی بابت مجھے کچھ معلوم نہ تھا کہ کس کوچے کا عشق ہے اور یہ کس طرف کو کشش ہو رہی ہے ؎

میدید بہ چشم خود غبارے در دیدہ نہفتہ خارخارے
گہ گہ گر دامن چیست واں غنچہ ز خارے گلشن کیست
در جیب گلشن کہ ایں خسک ریخت وز چشم دلش کہ ایں نمک ریخت
آتش کہ در سقف خانہ درزد دیں فتنہ ز دامنہ سر زد
ایں تلوہ چیست در شکیبش جادوے کہ مبد ہد فریبش
شورے است ز عشق در سر تیغے است نہاں در بگوہر
از جنبش غمزہ ہائے خونی دارد نگرانئے درونی
جانے بسر خیال میدانست چشمے براہ استمال میداشت
سرمست نظارہ سو بسو بود ہمدیدہ از و براہ او بود

ہم گوش تیمنش پر آواز
کز قافلہ رسد صدائے آواز

میں اس حالت میں مغلوب تھا، اور ارادہ یہ تھا کہ یہ عشق کسی سفلی معشوق پر جماؤں۔ لیکن نہیں جمتا تھا۔ یہ ایک جنون آمیز سودا اور آتش انگیز شوق تھا اور یہ کچھ معلوم نہ تھا

Marfat.com

کہ اس جنون کو بھڑکانے والا کون ہے۔ میں اپنے کام کی نسبت خود حیران تھا، اور زبانِ حال سے یہ پڑھتا تھا۔

دارد کہ مو بمو یم آزار وز ناخن کیست جنبش تار
تنہا مرا خلد گزاں سو دارد حُلّہ بہر بن مو
در دیدہ من کہ می زند برق آں شعلہ کیست دشنہ بر فرق
از سوز کہ ایں شرار برخاست واز راہ کہ ایں غبار برخاست
بر ہر شرام جدا نگارے است در ہم نگرم جدا بہارے است
آں کیست کہ در درون سینہ بشکست ہزار آب گینہ
ایں باد زدامن کہ برخاست ویں دود ز خرمن کہ برخاست
ایں مرغ کہ می پرد بریں بام وایں بوسہ کہ می دہد بہ پیغام
ایں عشق ندانم از کجا خاست واز ہر رگ ریشہ ام بلا خاست
آں روز کہ خاک من سرشتند سودائے جنوں بسر نوشتند
از طرّہ بینی فگندہ دام است لیکن بشناسمش کدام است
تا عشق کہ شد مساعد من دانند کفِ کیست ساعد من
از خندہ کیست نو بہارم وز ناز کیست خار خارم
ایں عشق ز عاشقاں عجب نیست معشوق شناسی از ادب نیست
اے عشق خوش آمدی چنیں ہیست در دل بنشیں کہ منزل کیست
بنشیں بنشیں مشیں از تست جان و خرد و دل و تن از تست
رو از تو شبِ سیاہ مرا بس تخت از تو خاکِ راہ مرا بس
بے دیر تحفہ جاں بنشیں سے بکشا کمر از میاں بنشیں
بنشیں و ز عشق خوش بنشاں وز خون جوشش دہ بنشاں

Marfat.com

از آمدنت چو گل شگفتم دامن دامن ببار رفتم
گل کرد بہار بختم امروز
بر تخت شہے نشستم امروز

اب ہم اصلی بات کرتے ہیں۔ اس کے بعد کہ یہ چھپے ہوئے معنیٰ مدت دراز کے بعد چمک اُٹھے۔ اور پیشتر اس کے کہ کامل ظہور میں آتے، مجھے معلوم ہوا کہ یہ سب کچھ اس محبت کے متعلق تھا۔ اور یہ کشش اور جذبہ کس طرف تھا، ایک ایسا محبوب ظاہر ہوا، جو حسن و خوبی، محبوبیت اور مرغوبیت میں لاثانی تھا۔ بلکہ اس کی نزاکت منزل اس قسم کی ہے کہ حسن و جمال کا اطلاق اس کی چار دیواری پر بھی ہو سکتا ہے۔ اور اس سے ہر ایک کمال و جمال ہو سکتا ہے، جہاں کہیں کوئی کمال ہے، وہ اسی کمال کا اثر ہے، اور جہاں کہیں حسن و جمال منظور ہے، وہ اسی کے حُسن و جمال کا شمہ ہے۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ واقعی وہی محبوب بننے کے لائق ہے۔ اور مطلوب بننے کے شایان ہے۔ اس لئے میں نے سب سے منہ پھیر لیا۔ اور عنایت کی باگ اس طرف پھیری اور ہمت کی کمر اس کی خدمت میں مضبوط باندھ لی۔

جب میں معلوم کر چکا تو معلوم ہوا کہ وہاں باگ کا پھیرنا کسی کام نہیں آتا۔ اور یہ خدمت اس مقدس بارگاہ کے شایان نہیں ہے اور کوئی کوشش اور سعی اس کے فضل کے بغیر بار یاب نہیں ہو سکتی۔ صرف اس کی سابقہ عنایت درکار ہے۔ اور اس کی کشش کارگر باقی ہے۔ باقی سب ہیچ ہے۔ اس لئے میں سب چیزوں سے عاجز رہ گیا اور معاملہ اس کے سپرد کر دیا۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

مرا گر تو سن دل نیست در راہ
کمند زلف او ہم نیست کوتاہ

اس کی عنایت ازلی آ پہنچی اور اپنی مہربانی سے اس پس ماندہ کی نوازش فرمائی۔ اور سابقہ فضل و کرم سے اس خاک پر گرے ہوئے کو اپنے مقدس چار دیواری کے گرد

Marfat.com

جلوہ دی۔ وہ چھپا ہوا اور پوشیدہ اس بارگاہ پُر نور میں ظاہر اور ہویدا ہے۔ اور بڑی آب و تاب سے امید کے گلشن کے صحن میں رقص کرتا ہے، اور ہمیشہ خوش کرتا ہے۔ بڑے ناز سے ساغر دیتا ہے اور بڑے بانکے سے قدم اٹھاتا ہے۔ اور بڑی خوشی و خورمی اور خندہ پیشانی سے اس سے بغل گیر ہوئی۔ اور باوجود بندگی کے نہ زائل ہونے والی شراب کا مست ہے، اور یہ گیت گاتا ہے ؎

ہم از در باز کردی باز نوروز　　کہ من بوئے گل خود دارم امروز
پیش شب از ماہ بادہ اکنوں　　کہ مشہور خود شادیم اکنوں
گر اوّل می برد باگریہ آئیم　　کنوں خوش میرود در باز خوانیم

اگر وہ خود اپنے آپ پر ہی عاشق ہو کر عشق کرے تو مناسب ہے۔ کیونکہ اس کی نوازش خود محبوب نے فرمائی ہے۔ اور اگر اپنے حسن پر خود شیفتہ ہو جائے تو لائق ہے۔ کیونکہ وہ مطلوب کا منظور ہے۔

اے عزیز! اس زلف کو جو خوشبو سے معطر ہے۔ اس ناپاک بدن سے کیا نسبت۔ اور اس علوی معنیٰ کو اس سفلی وجود سے پس ماندہ آوارہ بے چارہ یار سے جدا اور دشمنوں کی ولایت میں گرفتار ہے۔ کیا مناسبت یہ عنصری وجود ہے، جو حیرت اور حسرت کے جنگل میں مارا مارا پھرتا ہے۔ اس کے بال بکھرے ہوئے ہیں۔ اور چھ طرفوں سے ہوا اس کے چہرے پر طمانچے مارتی ہے اور وہ حواس خمسہ کے گرد کو پکڑتا ہے۔

ہم یار زدہ طمانچہ بر دے
ہم خاک فشردہ پنجہ در موئے

کار اور از کار سے رہا ہوا۔ شوق اور گرمی سے ناکارہ بدمزگی اور دل مردگی کے کونے میں گمنام ہمت کی باگ ہاتھ سے چھوڑے ہوئے، کمر ہمت کھولے ہوئے، حیرانی کی وجہ سے کسی چیز پر نہیں جمتا، اور مارے ڈر کے کسی دروازے سے بھیک بھی نہیں مانگ سکتا۔

Marfat.com

گو یہ ساری باتیں تھیں، تاہم اس نے دلیری کی۔ اور اس دوری کی منزلوں کو طے کرنا منظور کر لیا، بعد المشرقین کا فاصلہ بیچ میں آگیا۔

از بادِ صبا دلم چو بوئے تو گرفت　　بگذاشت مراد جستجوئے تو گرفت
اکنوں زمن خستہ نمی آرد یاد　　بوئے تو گرفتہ بود خوئی تو گرفت

تو وہ محبت کے جڑاؤ تخت پر بیٹھا ہوا، اور یہ وجود سیاہ خاک میں گرا ہوا، وہ خوشی خوشی بازو پھیلائے ہوئے اور بہ حیرت اور حسرت سے زخمی سینے والا یہ زاری اور نیاز کرتا ہے۔ اور وہ سو طرح کا ناز اور بے پرواہی کرتا ہے۔ یہ ہزاروں آہوں اور دردوں سے اس کا راز ڈھونڈتا ہے۔ اور سخت بے سروسامانی سے اپنے دل میں کہتا ہے اور یہ سفلی وجود بایں معنیٰ علوی معنیٰ بیان کرتا ہے ؎

من بے تو بہ خاک راہ مژہ باز　　تو خواب گزیں بہ بستر ناز
من بے تو زخواں دیدہ گل بار　　تو خندہ زناں بہ صحنِ گلزار
من بے تو بخوں کشیدہ دامن　　تو رفتہ بہ طرم گل خرامان
من بے تو بہ خاک غصہ پامال　　تو رقص کناں بہ بانگ خلخال
من بے تو چو رشتہ نایابم　　تو رشتہ گسل چو دُرِ نایاب
من بے تو بہ سوز و داگدازی　　تو عاشق خود بہ حسن بازی

من بے تو گرفتہ ترک ہستی
تو کردہ بہ خویش ناز ہستی

تنبیہ

اے عزیز! اگر کوئی شخص کتاب کے شروع کو اس کے اخیر کا مناقض اور مخالف نہ لکھتا۔ اس واسطے جو ممکن کی طرف منسوب ہے، وہ محض اس واسطے کہ ممکن ہے، از روئے اعتبار وہ قابل طعن ہے، وہ کس طرح درگاہ الٰہی کے لائق ہو سکتی ہے۔ یہاں معاملہ فضل الٰہی

Marfat.com

سے ہے۔ اگر اس قسم کی ناکارہ کی نوازش فرمائے تو عین اس کی بندہ نوازی ہے۔ ورنہ بندہ اور اس کے افعال ایسے ہی ہیں، جیسے کہ اوپر بیان ہو چکا ہے۔

اس کی بخشش اور عنائت نیک کاموں پر موقوف نہیں۔ جو کچھ میں نے اوپر بیان کیا ہے، وہ واردات الٰہی میں سے ایک وارد ہے۔ اور جب یہ درود غالب ہوتی ہے تو انسان کو اپنے تمام اعمال اور عبادات قابل طعن اور لعن معلوم ہوتے ہیں۔ اور ان کی اصل حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ اور جو کچھ کتاب کے آخر میں لکھا ہے، وہ یہی ایک واردات ہے۔ ان میں کسی قسم کا تناقض یا تدافع نہیں۔ پہلے اسے مغلوب دیکھا، اور بعد ازاں خود اس کی دید کا مغلوب ہو گیا۔

ایک بزرگ نے شروع میں لکھا کہ میرے بائیں طرف کا فرشتہ ہمیشہ کام میں مشغول ہے۔ یعنی مجھ سے بداعمالیاں کثرت سے ظاہر ہوتی ہیں۔ اور دائیں طرف والے کو لکھنے کے لئے کوئی نیکی ہی نہیں ملتی۔

یہ کارخانہ صرف عارف کی دید میں ہے۔ اور دیدار منشا رہے۔ اور اس سے معاملہ دلبستہ ہیں، جن میں سے تھوڑا سا لکھا جائے گا۔ چونکہ قاصد جلدی کر رہا ہے اس لئے اس کو مفصل طور پر میں بیان نہیں کر سکتا۔

وہی بزرگ ایک اور جگہ اپنی دید کے موافق لکھتا ہے کہ مجھے اپنے کاتبین دکھائی دیتے ہیں۔ پہلے جو حالت دائیں والے کی تھی اب وہ بائیں والے کی ہے۔

یعنی بائیں والے کو کوئی برائی نہیں ملتی، تاکہ وہ لکھے۔ كَاتِبًا يَدَيْهِ شِمَالُهُ يَمِينٌ۔ ان کے کراماً کاتبین میں سے ان کا بایاں بھی دائیاں ہے۔ اس واسطے کہ بائیں طرف والا عدم کی مقتضیات سے ہے۔ اور جب دائیں والے کا عدم اور عارف کے شر لے زائل ہو گئے ہیں، اس کے حق میں ظاہر کرتا ہے اور تخلّق باخلاق اللہ کے موجب بایاں دایاں کا سا بن جاتا ہے۔ اور یہ بات جو ہم نے کہی ہے کہ اس دید کا منشا رخاص ہے، اور اس سے ایک خاص معاملہ دلبستہ ہے۔

واضح رہے کہ جو کچھ اس جناب مقدس سے منسوب ہے، وہ خیر اور کمال ہے، کوئی آئینہ

Marfat.com

ہونا چاہیئے۔ تاکہ اس خیر اور کمال کا ظہور ہو سکے، کسی شئی کے تقابل کا آئینہ نہیں ہوتا، اور خیر اور کمال کا تقابل شر اور نقص ہیں، جو ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ جس قدر آئینہ کامل ہوگا، اسی قدر اس میں عکس اچھا دکھائی دے گا۔ پس جس قدر عارف کی دید زیادہ ہوگی، اسی قدر خیر اور کمال کا ظہور بھی اس میں زیادہ ہوگا۔ اس واسطے کہ ممکن بذات خود شر و نقص کا منشاء ہے۔ کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا ہے۔

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ۔

(جو بھلائی تجھے پہنچے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، اور جو تجھے بُرائی پہنچے، وہ تیرے نفس کی طرف سے ہے۔)

خیریت کے ظہور کے لئے دید کافی ہے۔ چنانچہ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ۔ (جو اللہ کی خاطر تواضع کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے بلند مرتبہ عنایت کرتا ہے۔)

حاصل یہ کہ جو خیر و کلام و حسن و جمال روئے زمین پر ظاہر ہے، سب مستفاد اور مستعار ہے۔ صرف واجب الوجود کو مرتبہ حاصل ہے۔ ممکن الوجود کی ذات بمنزلہ عدم ہے، جو کچھ بھی نہیں، اور ہیچ ہیچ کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔

از تست طلسم این خزانہ — من ہیچ نیم در میانہ
از شیشہ تست این مئے ناب — من خاک بلب در آتش و آب
ہم گنج ز تست ہم تو گنجور — مستند ہستی فشاندم از دور
معنیٰ تو ہی چنیں شکرفم — من جلد کتاب صوت و حرفم
من در رہ خاک آستانم — تو می طلبی بر آسمانم
از موجہ تست فیض این جوشش — من مہر بلب نہادہ خاموشش
از جوش و خروش خود چہ گویم — این بادہ قوی و من سبوئم

Marfat.com

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَّ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى الْاِتْمَامِ اَكْمَلَانِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهِ الْاَطْهَارِ وَاَصْحَابِهِ الْاَخْيَارِ وَعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ الطَّاعَةِ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

اے پاک پروردگار! جو کچھ ہم سے بھول چوک ہوئی ہے، اس کی بابت مؤاخذہ نہ کر۔ اوّل و آخر میں اللہ تعالےٰ کا شکر ہے۔ اے بہت رحم کرنے والے، تیری رحمت سے تیرے رسول ہمارے سردار محمد اور اس کی آلِ پاک نیک اصحاب اور تمام انبیاء و مرسلین اور تمام اہل طاعت پر سلام اور درود ہو۔

کتاب ہذا کے خاتمہ کے قریب متفرق شرائط کا بیان

جاننا چاہئے کہ ایمان حقیقی و ارکان معرفت و لباس باطنی سلوکیہ و غذائے روحانیہ ہر ایک سالک کے لئے بڑی شرائط میں سے ہیں۔ اول ایمان شریعت کے نزدیک جب تک کوئی بندہ نہ لائے گا، تب تک مسلمانوں کے زمرہ میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

ایمان شریعت والوں کے نزدیک یہ ہے کہ جس وقت کوئی بندہ بلوغت کو پہنچ گیا تو خداوند کریم کی وحدانیت اور ہر ایک رسول کی رسالت اور کتب سماویہ کے ساتھ تصدیق قلبی اور اقرار لسانی کرتا ہے۔

بلوغت دو قسم پر منحصر ہے۔ ظاہراً یہ ہے کہ جب کوئی بندہ باراں سال کو پہنچ گیا یا کم بیشی سے نشانی بلوغت پائی گئی تو وہ ظاہراً بالغ ہوگیا۔ مگر سلوک والوں کے نزدیک جب تک کوئی مذکر یا مؤنث شہوات نفسانی و منی سے باہر نہ آئے گا تو حقیقتاً بالغ نہ ہوگا۔ جیسا کہ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے،

Marfat.com

خلق اطفال اند جز مستِ خدا

نیست بالغ جز رہیدہ از ہوا

اسی واسطے سلوک والوں کے نزدیک ایمان حقیقی و تحقیقی لانا بڑی شرائط سے ایک شرط ہے کیونکہ وہ ایمان حقیقی و تحقیقی لانے میں اس آیت کریمہ کے مستحق و مدعی ہیں:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الخ (اے وہ لوگو! کہ ایمان لے آئے ہو ساتھ خداوند کریم و رسول کے تو اٰمِنُوْا ایمان لاؤ دوبارہ۔

دوبارہ ایک جگہ خداوند کریم مسلمانوں کو اس واسطے فرماتا ہے کہ اگر تم ظاہراً ایمان لے آئے ہو تو جلدی جلدی حقیقی و تحقیقی ایمان کی خلعت سے مشرف ہونا چاہیئے۔

مفسرین کا اختلاف ہے اس آیت کریمہ کی نسبت۔ بعضے کہتے ہیں کہ خطاب صرف مسلمانوں کو ہے۔ بعضے کہتے ہیں منافقوں کو ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ خطاب کافروں کو ہے۔ اور سلوک والے فرماتے ہیں کہ یہ خطاب خاص مسلمانوں کو ہے۔ مگر اشارہ حقیقی و تحقیقی ایمان کی طرف ہے۔ کہ اے مسلمانو! اگر تم ایمان لے آئے ہو، برہان وجیبت سے تو پھر ایمان لے آؤ بطریقہ حقیقی و تحقیقی کے۔ دوبارہ خطاب بطریقہ امر خداوند کریم اس واسطے فرمایا ہے۔ اور حضرت ولایت مآب خواجہ شاہ نقشبند مولانا بہاؤ الدین قدس اللہ سرہٗ فرماتے ہیں:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ الخ اشارت است کہ در طرفۃ العین نفی ایں وجود بشری میبائد کرد، و اثبات واجب الوجود جلّ ذکرہٗ میبائد نمود۔

یعنی ہر وقت و ہر لحظہ وجود بشری کی نفی کرنی چاہیئے اور زندہ تک حقیقی کی ہر وقت اور ہر لحظہ اثبات کرنی اور دیکھنے میں اپنے وجود خاکی کو محو و نیست و نابود خاکسار کر دینا چاہیئے۔ تاکہ تیرے وجود خاکی سے ایمان حقیقی و تحقیقی کی شاخ ظاہر ہوگی۔

اور حضرت مولانا جنید بغدادی فرماتے ہیں، یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الخ کا خطاب جب میرے گوش گذار ہوا تو معلوم ہوا کہ ہمارے اک حقیقی سے خطاب حقیقی و تحقیقی

Marfat.com

ایمان کی طرف ہے تو پھر ہم ایمان حقیقی و تحقیقی لانے میں پچاس سال گذر گئے، تو پھر میں نے عرصہ پچاس سال تک ایمان حقیقی و تحقیقی کو تازہ کیا، مگر آج بھی تازہ کرنے سے فراغت نہیں پائی ہے، لیکن آخر کار اپنی ہمت کا گھوڑا اس راستہ میں لنگڑا دیکھ کر حیران ہو کر بیٹھ گیا۔

حضرت جنیدؒ کے قول سے اشارہ کمال ریاضت و عبادت شاق کی طرف ہے۔ کہ جب تک تم اپنے مالک حقیقی کے عشق میں پروانہ کی طرح جل کر خاکستر نہ ہوں گے، تب تک ایمان حقیقی کی شاخ نمودار نہ ہوگی۔ اور جب تک ایمان حقیقی کی شاخ نمودار نہ ہوگی تو پھر قول فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِیْدًا کے مصداق ہو جائیں گے، اور حقیقی ایمان کی نسبت مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

دم بے حق زدن محض گناہ است　　بخود مشغول گشتن کفر راہ است

ترا ہر دم کشد پندار ہستی　　سوئے ظلمت سرائے خود پرستی

خودی کفر است نفی خویش کن زود　　کہ جز حق در حقیقت نیست موجود

جہد کن تا نورِ تو رخشاں شود　　تا سلوک و خدمتت آساں شود

ایمان حقیقی و تحقیقی ہرگز حاصل نہ ہوگا جب تک تو اپنے نفس کو قتل نہ کرے گا۔ اسی واسطے امام قشیریؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح سے بنی اسرائیلوں کی استغفار ظاہراً اپنے نفس کو قتل کرنا تھا جیسا کہ ارتکاب گناہ کنندہ کی گردن کو نبی یا اس کا خلیفہ قتل کر دیتا تھا، تو امت محمدی پر بھی منسوخ نہیں ہے۔ اگرچہ ظاہراً امت محمدی کے ارتکاب گناہ کنندہ کی استغفار لسانی ہے، مگر در حقیقت غائبانہ قتل کرنا اپنے نفس کا ہے در ریاضات شاقہ۔

اس واسطے ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ

مگر نفس کا قتل کرنا خالص مومن کے سوا میسر نمی شود۔ اور نفس کا قتل کرنا کیا ہے؟ بقطع آرزوہا و مرادہا باشد۔

اسی واسطے حضرت مولانا رومؒ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

Marfat.com

نفس خود را کُش جہاں را زندہ کُن　　خواجہ را کشتہ ہست او را بندہ کن
تو طمع داری کہ او را بے جفا　　بستہ داری در وقار و در وفا
ہر خسے را ایں تمنا کے رسد　　موسیٰؑ باید کہ از دلہائے را کشد

اور قطع آرزوہا و مرادہا بغیر مرشد کامل ہرگز ممکن نہ ہوگا، جیسا کہ شعر بُلہا شاہؒ کسی شاعر کی کتاب سے مرقوم کئے جاتے ہیں،

پھڑ مرشد عبد خدائی ہو　　اندر دل دے خوب صفائی ہو
بے خواہش بے نوائی ہو　　وچہ دلدے خوب صفائی ہو

بُلہیا باش سچی کدوں لُکدی اے
اک نقطے وچہ گل مُکدی اے

کسی اور شاعر نے کیا خوب کہا ہے!

بِناں مُرشداں راہ نہ ہتھ آوے
بِناں دُدھ نہ پکدی کھیر سائیں

اور مرشد کی چھاتی سے رازہائے نہانی و ہنر عرفانی کو تو اپنی نسبت ہرگز جریان نہ کر سکے گا، کہ جب تک اپنے آپ کو مرشد کی ذات میں نیست و نابود نہ کر دے گا۔ اسی واسطے حضرت مولانا عطار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

تا نہ گردی بے خبر از جسم و جاں
کے خبر یابی ز بے نشاں از بے نشاں

اور جب تک تو پنبہ غفلت کو اپنے گوش سے باہر نہ نکالے گا۔ تب تک تیرے گوش میں رازہائے نہانی و خزینہائے معرفت کا آواز داخل نہ ہوگا۔ اسی واسطے مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں،

پنبہ وسواس بیروں کن ز گوش　　تا بگوشت آید از گردوں خروش

Marfat.com

گر بگویم شمّہ زاں نغمہ ہا　　جانہا سر برزند از دخمہ ہا

حضرت نیاز رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے:

حیف در بند حسم در امانی　　نشنوی صوتِ پاک رحمانی

ہمہ عالم پُر است از آواز　　لیک در ہائے گوش خود کن باز

اور جب تک تو در سایۂ مرشد کمال داخل نہ ہوگا، تب تک ایمان حقیقی و تحقیقی کی شاخ تیرے وجود میں نمودار نہ ہوگی۔ قتل نفس خود آرندوہا و مرادہا سے غیر ممکن ہوگا۔ اسی واسطے حضرت بلّھا شاہ صاحب فرماتے ہیں۔

پھڑ نقطہ چھوڑ حسابا ں نوں　　کر دور کفر دیاں بابا ں نوں

لا، دوزخ گور عذابا ں نوں　　کر صاف دلیہ یاں خوابا ں نوں

گل اس گھر دچہ ڈھکدی اے

اک نقطے دچہ گل مکدی اے

اینویں تھاں زمین گھسائیدا　　لمّاں پاء محراب دکھائیدا

پڑھ کلمہ لوک ہسائیدا　　دل اندر سمجھ لیائیدا

کدی بات سچی بھی لکدی اے

اک نقطے دچہ گل مکدی اے

کئی حاجی بن بن آئے جی　　گل نیلے جامے پائے جی

حج دیہ ٹکے لے کھائے جی　　بلّھا ایہہ گل کیوں بھائے جی

کدی بات سچی بھی لکدی اے

اک نقطے دچہ گل مکدی اے

اک جنگل بجریں جانڈے نی　　اک دانہ روزے کھانڈے نی

بے سمجھ وجود تھکانڈے نی　　گھر آون ہوکے ماندے نی

Marfat.com

اینویں چلیاں وچہ جند سُکدی اے
اک نقطے وچہ گل مُکدی اے

اگر تو ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً در سفینہ مرشد سواری شود۔ تو پھر تم کو وہ سفینہ مرشد کی سواری اپنے ساتھ دار الاسلام لا یزال میں بے خوف اور بیم غم و الم کے خود ہی داخل کر دے گی۔ جیسا کہ تفاسیر میں لکھا ہے کہ عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کمال اصحاب میں سے تھے۔ اور صاحب اذان و مستجاب الدعوات بھی تھے۔ ایک روز بہت ہی سخت گریہ و زاری کرتے ہوئے آنحضرت جان پناہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے استفسار گریہ زاری و غمزنی کی نسبت فرمایا کہ اے عبداللہ انصاری! تم کو ایسا گریہ و زاری و غمزنی کس سبب سے لاحق ہوئی ہے۔

عبداللہ انصاری نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آج ہم کو آپ کی محبت و دوستی اپنی جان و نفس مال و اولاد و والدین سے بھی زیادہ تر ہے۔ بلکہ ہمارا دین اسلام و ایمان صرف آپ ہی کی محبت و دوستی ہے۔ مبادا فردا روز قیامت کے دن آپ خود ہی جنت الفردوس و مقام محموداً کے مستحق و وارث ہوں گے۔ خدا جانے کہ میں کس جگہ میں اپنے وبال کے ذریعہ سے گرفتار و سزاوار ہوں گا۔ تو پھر میں دیدار پر انوار کی صحبت سے خود ہی مہجور و رنجور و مقہور ہوں گا۔

تو پھر آپ عبداللہ انصاری کی عرض گوش گذاری کے بعد وحی آسمانی کیے ہوئے کہ پھر حق سبحانہ تعالیٰ برائے شکستہ دلان و فراق کے ثمرہ وصال شاداں کی خاطر جمعیت کی نسبت وحی کو نازل کیا۔

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝

(ترجمہ جو کوئی اللہ پاک کی تابعداری اور اس کے رسول کی، پس وہ گروہ ان لوگوں کے ہمراہ

Marfat.com

ہوں گے کہ جن پر خداوند کریم نے احسان نعمت اپنی جانب سے کیا ہے، از پیغمبراں و صدیقاں و شہیداں و صالحاں کو بہت اچھا مقصود مند کیا ہے، اس گروہ کو رفیق و ہمنشین ہونا۔

مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں یوں لکھا ہے کہ مراد مِنَ النَّبِیّٖنَ سے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور وَالصِّدِّیْقِیْنَ سے اشارت بطرف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہے۔ وَالشُّہَدَآءِ سے اشارت حضرت عمر، عثمان و علی رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہے۔ اور صَالِحِیْنَ سے مراد جمیع اصحاب ہیں۔

اہل سلوک اس آیت کریمہ کی دستاویزی و نشریح اس طرح سے کرتے ہیں کہ اس سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر اصحاب کبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے معہ جمیع اولیاؤں کا سلسلہ دست بدست لگاتار تا آخر انتہا تک مراد ہے۔ اس واسطے وہ فرماتے ہیں کہ رفیق و ہمنشینی اس گروہ کی بہت اچھی ہے کہ آج جس گروہ کے ساتھ جو دوستی رکھے گا، وہ فردا قیامت حشر با وخواہد بود۔ اسی کے مطابق حضرت مولانا روم فرماتے ہیں،

ہم چوں بلبل دوستی و گل گزیں　　تا شوی با خرمن گل، ہم نشیں
زاغ چوں مردار را شد ہم نفس　　یار او مردار خواہد بود و بس

ہر ایک طالب کو چاہیئے کہ وجود بشری بواسطہ مرشد در تجلیات در ربوبیت و در انوار محمدی کے محبت شاقہ کی نسبت کمالیت کو پہنچ کر اپنے آپ کو پروانہ کی طرح محبت لایزال بواسطہ راہنمائی خود کرے گا، تب ثمرۂ واصلان کے راز سے آگاہ ہو کر واصل ہوگا۔

مدارک میں لکھا ہے کہ خداوند کریم اپنے بندے کو جستجو کے وقت خطاب کرتا ہے کہ جب تک بندہ ظاہر آنکھوں کو فانی نہ کرے گا۔ اور چشم قلبی سے غفلت کے پردے کو اتار کر بازنہ کرے گا، اور چشم قلبی سے غفلت کے پردے کو اتار کر بازنہ کرے گا، کہ جرعہ ذوق و شوق محبت من نوش نہ کرے گا، تب تک مشاہدہ جمال من محال ہوگا۔ ؎

وے بسا بلبل کہ پیش از نوبہار　　می سرائید بہر گل بر شاخسار

Marfat.com

اور جب تک تو میری قضا پر رضا نہ ہوگا، درمکان لن ترانی سے مشاہدہ نہ کرے گا۔

بیت: لن ترانی میرسد از طور موسیٰؑ را جواب
ہر چہ آں از دوست آید سر بنہ گردن متاب

اور وجود خاکی بواسطہ برہان خود قطع کر کے دستاویزی دراد صاف نوریوں میں کرے گا، تو پھر اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ دے کے مکان سے خود ہی مشاہدہ کرے گا۔ اور اس مکان کی راز افشانی کی نسبت حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ جرعہ ذوق سے جامِ توحید ثمرہ واصلان کی نسبت تقسیم کرتے ہیں۔

مثنوی

جان ہا بستہ اندر آب و گل — چوں رہند از آب و گل شاد و دل
در ہوائے مہر حق رقصاں شوند — ہم چوں قرص بدر بے نقصاں شوند
چوں نقاب تن برفت از روئے روح — از لقائے دوست یابد صد فتوح
می زند جاں در جہاں آب و گون
نعرۂ یَالَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ

اور کتاب فصل الخطاب میں حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بسط کے مقام میں رکھا تھا۔ تا بجمال ربوبیت میں انس سے مشاہدہ کیا، بار بار حضرت موسیٰ کا سوال کرنا اور کلام بے واسطہ سننا کوئی ترک ادب نہ تھا۔ اس واسطے کہ گستاخی عاشق پیش معشوق ترک ادب نیست۔

بیت: ہر کہ کرد از جام حق یک جرعہ نوش
نے ادب ماند درونے عقل و ہوش

مگر اے جستجو کنندہ عزفاں کے جبتک تو اپنے برہان کی تصویر میں فنا نہ ہوگا، تب تک مرتبہ موصوف کے بحر بے کنار سے گنام و بے نوش رہے۔ اور برہان کے لفظ سے مراد

Marfat.com

مرشد کمال ہے کہ جب تک تو فنا فی الشیخ میں محو نہ ہوگا، دریائے بے کنار کا سفر طے کرنا دشوار ہو گا۔ اور فنا فی الشیخ کی نسبت اکثر لوگ اس طرح سے کہتے ہیں کہ اس میں کوئی صریحاً نص کا ناطق نہیں ہے۔ مگر گروہ سلوکیہ صریحاً نص ناطق فنا فی الشیخ کی نسبت دستاویزی کرتے ہیں۔

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ سُوْرَۃِ یُوْسُفَ:

وَلَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْھَانَ رَبِّہٖ ط یعنی حضرت یوسف علیہ السلام اگر اللہ جلّ شانہٗ کا برہان تو البتہ بی بی زلیخا کی طرف قصد کرتے۔

اس مقام پر مفسرین کا اختلاف ہے کہ برہان سے کیا مراد ہے۔ بعض نے یہ لکھا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس گھر کے ایک جانب میں یہ آیت شریفہ لکھی ہوئی دیکھی،

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰی الخ (اے یوسف! نہ نزدیکی کرو زنا کی۔)

ایک فرشتہ نے کہا کہ تو بے وقوفی کا کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے، حالانکہ انبیاء کے دفتر میں تیرا نام لکھا ہوا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی شکل مبارک آپ کو نظر آئی تھی۔ اس طرح سے کہ اپنے ہاتھ تأسف سے کاٹتے تھے۔

تفسیر کبیر میں ابن عباس سے یوں ہی آیا ہے۔ نیز تفسیر خازن میں لکھا ہے کہ قتادہؓ اور اکثر مفسرین کا یہ قول ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت مبارک کو دیکھا، اور وہ کہتے تھے،

یُوْسُفُ اَنْتَ تَعْمَلُ عَمَلَ السُّفَھَآءِ وَاَنْتَ مَکْتُوْبٌ فِی الْاَنْبِیَآءِ۔

اور حسنؒ، سعیدؒ بن جبیرؒ و مجاہدؒ و عکرمہؒ اور ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ گھر کا چھت پھٹ گیا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے دیکھا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی انگلی مبارک کو کاٹتے ہیں۔ اور ابن عباسؓ سے یوں آیا ہے کہ حضرت یعقوبؑ کی شکل مبارک نے اس کے سینے میں ہاتھ مارا، جس سے آپ کی شہوت انگوٹھوں کے راستے نکل گئی۔

معلوم ہوا کہ وہ برہان جو حضرت یوسف علیہ السلام کو دکھائی گئی، وہ شکل مبارک حضرت

Marfat.com

یعقوب کی تھی، جو عبارت از تصور ہے۔ پس جب حضرت یوسف علیہ السلام اسی تصور کے سبب سے گناہ سے بچ گئے، تو پھر کون اہل ایمان کہہ سکتا ہے کہ تصور شرک ہے۔ بھلا شرک بھی موجب ہدایت ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ تو عین گمراہی ہے۔ جس سے گروہ انبیاء علیہم السلام بالکل پاک تھے۔

برہان سے مراد ہر ایک طالب کے لئے مرشد کمال کا تصور ہے۔ تصور شیخ ہرگز ہرگز شرک نہیں ہے۔ اس کے شرک نہ ہونے کی ایک بڑی دلیل یہی کافی ہے کہ بزرگان دین میں کابر عن کابر اس کی تعلیم چلی آئی ہے۔ اور مشائخ علیہم الرحمۃ نے اس کو ایک وسیلہ ہدایت و رہنمائی سمجھا ہے۔ اور بالیقین اکثر طالبانِ حق کو اس طریق سے فیض پہنچا ہے۔ پس اگر یہ شرک یا حرام ہوتا (معاذاللہ منہ) تو اس پر عمل کرنے سے انسان گمراہ ہو جاتا، نہ کہ مراتب سلوک طے کرتا چلا جاتا۔ پس اس کو شرک یا حرام کہنا کوتاہ فہمی ہے۔ طالب صادق جب اپنے شیخ کا تصور کرتا ہے تو وہ اس کو معبود نہیں سمجھتا، نہ شیخ کا ذکر کرتا ہے، نہ اس کا نام لیتا ہے۔ نہ یہ سمجھتا ہے کہ شیخ میرے حالات کو دیکھ رہا ہے۔ بلکہ وہ ذکر خدا کرتا ہے۔ صرف اپنے پراگندہ خیالات کو ایک طرف باندھ لیتا ہے۔ اور مرشد کو درمیان اپنے اور ہادی کے ایک رابطہ اور واسطہ سمجھتا ہے۔ جیسے کہ کعبہ درمیان عابد و معبود کے رابطہ ہے۔ اسی طرح مرشد درمیان ہادی اور ہدایت یابندہ کے رابطہ ہے۔ اور جب تک تصور شیخ کی تعلیم کی منزل طے نہ کرے گا، تب تک دریائے عرفان بے کنار کا عبور کرنا ممکن نہ ہوگا۔

مثنوی

من کہ دارم از ہمہ عالم فراغ — مہر کامل کردہ ام در سینہ داغ
من کہ از سیرِ دو عالم رستہ ام — بر در اہلِ دلاں خاکِ درم
من کہ بر فرق سلاطین افسرم — پیش ایشاں از گدایاں کمترم
من کہ عرش و فرش ہر دم زیر پا — بوسم از خاکِ ایشاں توتیا

Marfat.com

؎ اگر در جستجوئی من شتابی
مرا در خود بزودی بازیابی

اَللّٰھُمَّ احْشُرْنَا مَعَ اَحْبَابِنَا وَاِخْوَانِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِیْ زُمْرَۃِ الْاَوْلِیَآءِ اَجْمَعِیْنَ ۝

روزانہ کے وظائف کا بیان

ہر ایک دن کے لئے علیحدہ علیحدہ مقررہ وظائف رقم کئے جاتے ہیں. اگر کوئی طالب ان کے پڑھنے پر پابندی سے استقامت کرے گا، تو اس کو چاہئے کہ روزانہ پڑھنے کے وقت کسی تنہا پاک جگہ میں بیٹھ کر حضور قلبی در رجوعات روحانیہ و حواس خمسہ قائم کر کے باطل خیالات کو ایک طرف باندھ کر اول آخر درود شریف طاق طاق بار یعنی تین یا پانچ یا سات یا یازدہ بار وظائف مقررہ کی منزل کو ختم کرے۔ اور مسکین مصنف ہذا کی طرف سے اجازت عام ہے۔

اسبوع شریف مصنفہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

وظیفہ بروز یک شنبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْجَمِیْلُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ہ
وہی اللہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں مگر وہی بزرگ بڑا مہربان نہایت رحم والا
اللَّطِیْفُ ہ الْحَلِیْمُ ہ الرَّءُوْفُ ہ الْعَفُوُّ ہ الْمُؤْمِنُ ہ النَّصِیْرُ ہ
لطف کرنے والا صاحب حلم مہربان معاف کرنے والا امن دینے والا مددگار

Marfat.com

الْمُجِيْبُ ہ الْمُغِيْثُ ہ الْقَرِيْبُ ہ السَّرِيْعُ ہ الْكَرِيْمُ ہ

دعا قبول کرنے والا، فریاد سننے والا نزدیک جلدی حساب لینے والا کرم کرنے والا

ذُوالْاِكْرَامِ ہ ذُوالطَّوْلِ ہ رَبِّ اكْسُنِيْ مِنْ جَمَالِ

صاحب اکرام صاحب حشمت اے میرے پروردگار! مجھے ایسے جمال بدیع انوار

بَدِيْعِ الْاَنْوَارِ الْجَمَالِيَّةِ مَا يُدْهِشُ اَبْوَابَ الذَّرَّاتِ

کے خوبصورت لباس پہنا جو اپنی روشنی سے پیدائشی ذرات کے دروازے بند

الْكَوْنِيَّةِ فَتَتَوَجَّهَ اِلَيَّ حَقَائِقُ الْمُكَوَّنَاتِ

کر دیں۔ یعنی تمام اندھیرے مجھ سے دور ہو جائیں۔ پس حقائق کائنات کی مجھ پر

تَوَجُّهَ الْمَحَبَّةِ الذَّاتِيَّةِ الْجَاذِبَةِ اِلٰى شُهُوْدِ مُطْلَقِ

ذاتی محبت مطلق جمال کے شہود کی طرف کھینچنے والا، توجہ مجھ پر کریں۔

الْجَمَالِ الَّذِيْ لَا يُضَادُّهٗ قُبْحٌ وَّلَا يَقْطَعُ عَنْهُ اِيْلَامٌ

وہ جمال کہ جس کو کوئی کلنگ نہیں لگتا۔ اور نہ اس سے خوشی کبھی منقطع ہوتی ہے۔

وَاجْعَلْنِيْ مَرْحُوْمًا مِنْ كُلِّ رَاحِمٍ بِحُكْمِ الْعَطْفِ الْحُبِّيِّ

اور مجھے ہر ایک رحمت سے ساتھ حکم ایسے محبت کرنے والے مہربان کے

الَّذِيْ لَا يَشُوْبُهٗ انْتِقَامٌ وَّلَا يُنَقِّصُهٗ غَضَبٌ وَّلَا يَقْطَعُ

کہ جس میں انتقام کا کوئی شائبہ نہیں اور نہ اس کو کوئی غضب ناخوش کرتا ہے، اور نہ

مَدَدَهٗ سَبَبٌ وَتَوَلَّ ذٰلِكَ بِحُكْمِ اَبَدِيَّةِ وَارِثِيَّتِكَ

اس کی یاوری کو کوئی سبب کاٹ سکتا ہے۔ اور اس بات کی کارسازی اپنی ابدیت اور اپنی

اِلٰى غَيْرِ نِهَايَةٍ لَا تَقْطَعُهَا غَايَةٌ ہ يَا رَحِيْمُ هُوَ الرَّحِيْمُ

لانہایت دوام اور ہمیشگی کے ہمراہ کہ جس کو کوئی حد ختم نہیں کرتی۔ اے نہایت مہربان، تو

Marfat.com

رَبَّاهُ، رَبَّاهُ، غَوْثَاهُ، يَاخَفِيًّا لَّا يَظْهَرُ

اے مہربان ہے، جو قیامت میں رحم کرے گا۔ اے میرے پروردگار، اے میرے پروردگار! اے میرے

يَا ظَاهِرًا لَّا يَخْفٰى لَطُفَتْ اَسْرَارُ وُجُوْدِكَ

فریادرس! اے پوشیدہ جو ظاہر نہیں ہوتا۔ اے ظاہر! جو پوشیدہ نہیں ہوتا۔ تیرے

الْاَعْلٰى فَتُرٰى فِيْ كُلِّ مَوْجُوْدٍ وَعَلَتْ اَنْوَارُ

اعلیٰ وجود کے اسرار باریک ہیں۔ پس تو ہر ایک موجودات میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اور تیری نہایت

ظُهُوْرِكَ الْاَقْدَسِ فَبَدَتْ فِيْ كُلِّ مَشْهُوْدٍ وَّاَنْتَ

پاک ظہور کے انوار بلند ہیں۔ پس ہر ایک مشہود میں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور تو

الْحَلِيْمُ الْمَنَّانُ بِالرَّاْفَةِ وَالْعَفُوُّ السَّرِيْعُ بِالْمَغْفِرَةِ

حلم کرنے والا مہربانی سے احسان لانے والے اور جلدی معافی بخشش کے ساتھ کرنے والا

مُؤْمِنُ الْخَائِفِيْنَ نَصِيْرُ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ الْقَرِيْبُ بِمَحْوِ

ہے۔ خوف کرنے والے کو امن دینے والا، فریاد کرنے والوں کا مددگار قریب اور بعید کے جہات

جِهَاتِ الْقُرْبِ وَالْبُعْدِ عَنْ عُيُوْنِ الْعَارِفِيْنَ ۝

دور کر کے قرب دینے والا، عارفوں کی آنکھوں سے پردہ اٹھانے والا۔

يَا كَرِيْمُ ۝ يَا كَرِيْمُ ۝ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْاِكْرَامِ ۝

اے کرم کرنے والے اے کرم کرنے والے اے صاحب حشمت اور بزرگی کے۔

سَلَامٌ ۝ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

سلام کہا گیا ہے رب رحیم کی طرف سے اور سب تعریف واسطے اللہ

رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پاک کے ہے جو پروردگار ہے تمام جہانوں کا۔

Marfat.com

وظیفہ بروز دوشنبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَلِیْمُ الرَّحِیْمُ الْفَعَّالُ

وہی اللہ پاک ہے کہ جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں صاحب حلم، نہایت مہربان، کارکن،

اللَّطِیْفُ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ الصَّبُوْرُ الرَّشِیْدُ الرَّحْمٰنُ رَبِّ

باریک بین کارساز سراہا گیا متحمل ہدایت والا مہربان اے پروردگار

اَذِقْنِیْ مِنْ بَرْدِ حِلْمِكَ عَلَیَّ مَا اَبْتَهِجُ بِهٖ فِیْ عَوَالِمِیْ

میرے! مجھے اپنے حلم کی ٹھنڈک چکھا، جو میرے حق میں ہو، جس کے ساتھ میں اپنے معلومات کی

فَلَآ اَشْهَدُ فِی الْكَوْنِ اِلَّا مَا لَیَقْتَضِیْ سُكُوْنِیْ وَرِضَائِیْ

رو سے خوش ہو جاؤں۔ پس جہاں میں اپنی سکون اور رضا کی اقتضاء مجھے دکھائی دیں۔

فَاِنَّكَ الْحَقُّ وَاَمْرُكَ الْحَقُّ وَاَنْتَ الْحَكِیْمُ الرَّحِیْمُ ۝ رَبِّ

کیوں کہ تو حق ہے اور تیرا امر حق ہے۔ اور تو پکے کام والا مہربان ہے۔ اے

اَشْهِدْنِیْ مُطْلَقَ فَاعِلِیَّتِكَ فِیْ كُلِّ مَفْعُوْلٍ حَتّٰی لَآ اَرٰی

میرے پروردگار! مجھے ہر ایک مفعول میں اپنی فاعلیت دکھا یعنی ایسا کر کہ اپنی کمال قدرت

فَاعِلًا غَیْرَكَ لِاَكُوْنَ مُطْمَئِنًّا تَحْتَ جَرَیَانِ اَقْدَارِكَ

کے سوا کسی فاعلیت کو خیال میں نہ لاؤں یہاں تک کہ تیرے سوا کوئی فاعل نہ دیکھوں۔ تاکہ تیری

مُنْقَادًا لِكُلِّ حُكْمٍ وَّجُوْدِیْ عَیْنِیْ وَّغَیْبِیْ وَ

تقدیروں کے نیچے ثابت و مطمئن دل ہو جاؤں۔ اور تیرے ہر ایک حکم وجودی عینی اور غیبی اور

بَرْزَخِیْ ۝ یَا نَافِخَ رُوْحِ اَمْرِهٖ فِیْ كُلِّ عَیْنٍ ۝ اجْعَلْنِیْ

برزخی کا فرماں بردار ہو جاؤں۔ اے امر کا روح ہر ایک وجود میں پھونکنے والے مجھے

Marfat.com

مُنْفَعِلًا فِیْ کُلِّ حَالٍ لِّمَا یُحَوِّلُنِیْ عَنْ ظُلُمٰتِ

امر قبول کرنے والا بنا ہر حال میں جو مجھے جہان بھر کے اندھیروں سے

تَکْوِیْنَاتِیْ وَاَلْحَقْ فِعْلِیْ وَفِعْلَ الْفَاعِلِیْنَ فِیْ اَحَدِیَّةِ

برگشتہ کرے اور اپنے فعل کے اکیلا پن میں میرا فعل اور تمام فاعلین کا فعل نیست

فِعْلِكَ وَلَوِّلَنِیْ بِجَمِیْلِ حَمِیْدِ اِخْتِیَارِكَ لِیْ فِیْ جَمِیْعِ

کردے۔ اور اپنے بزرگ اور نکوئی والے اختیار سے جو تو میرے لئے رکھتا ہے میری

تَوَجُّهَاتِیْ وَافْنِ مِنِّیْ اِرَادَتِیْ وَصَبِّرْنِیْ وَسَدِّدْنِیْ

کارسازی کے تمام توجہات سے اور میرے ارادہ کو مجھ سے فانی کر اور مجھے صبر دے۔ اور

وَارْحَمْنِیْ وَاصْحَبْنِیْ بِاللُّطْفِ وَالْعِنَایَاتِ بِمَعِیَّةٍ

مجھے خواہشوں سے بند کر اور مجھ پر رحم کر۔ اور لطف و عنایات سے میری ہمراہی

خَاصَّةٍ مِّنْكَ وَحَقِّقْنِیْ بِقُرْبِكَ الَّذِیْ لَا وَحْشَةَ

اور مددگاری ساتھ ہمراہی خاص کے اور جو مجھے تیرے ساتھ ہو فرما۔ اور مجھے اپنے اُس قرب کے لائق کر

مَعَهٗ یَا رَحْمٰنُ یَا سَلَامُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

جس میں میرے کوئی وحشت نہ رہے۔ اے رحمان اے سلامتی دینے والے اور سب تعریف اللہ پاک کے

واسطے ہے، جو پروردگار ہے تمام جہان کا۔

وظیفہ بروز سہ شنبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِلٰهِیْ مَا اَحْلَمَكَ عَلٰی مَنْ عَصَاكَ وَمَا اَقْرَبَكَ مِمَّنْ دَعَاكَ

اے میرے معبود برحق! تو کیا بردبار ہے جو تیری نافرمانی کرے۔ اور تو کیا قریب ہے جو تجھے پکارے۔

Marfat.com

وَمَا اَعْطَفَكَ عَلٰى مَنْ سَاَلَكَ وَمَا اَرْاَفَكَ بِمَنْ اَمَّلَكَ

اور تو کیا مہربان ہے اس پر جو تجھ سے سوال کرے، اور تو بڑا رحیم ہے اس کے ساتھ جو تجھ سے

مَنْ ذَا الَّذِیْ سَاَلَكَ فَحَرَّمْتَهٗ اَوْ لَجَاَ اِلَیْكَ

امید رکھے۔ وہ کون ہے جس نے تجھ سے سوال کیا، پس تو نے اس کو محروم رکھا۔ اور تیری طرف

فَاَهْمَلْتَهٗ اَوْ تَقَرَّبَ مِنْكَ فَاَبْعَدْتَهٗ اَوْ هَرَبَ

ملتجی ہوا، پس تو نے اس کو بے کار چھوڑ دیا۔ یا تجھ سے ملاپ چاہا، اور تو نے اس کو

اِلَیْكَ فَطَرَدْتَهٗ لَكَ الْخَلْقُ وَ لَكَ الْاَمْرُ

دور کر دیا۔ یا تیری طرف دوڑ کر گیا، پس تو نے اس کو دھتکار دیا۔ سب تیری خلقت ہے۔

اِلٰهِیْ اَفَتَرَاكَ تُعَذِّبُنَا وَتَوْحِیْدُكَ فِیْ قُلُوْبِنَا

سب امر تیرے ہیں۔ اے میرے معبود! کیا تو مناسب سمجھتا ہے کہ تو ہمیں عذاب دے

وَمَا اَخَالُكَ اَنْ تَفْعَلَ وَلَئِنْ فَعَلْتَ اَتَجْمَعُنَا

درانحالیکہ تیری توحید ہمارے دلوں میں ہو۔ اور میں نہیں گمان کرتا کہ تو ایسا کرے۔ اور اگر تو

مَعَ قَوْمٍ طَالَمَا بَغَضْنَاهُمْ لَكَ

ایسا کرے گا تو کیا تو ہم کو ان لوگوں کے ساتھ اکٹھا کرے گا جن کو ہم بڑی مدت سے خاص تیری

فَبِالْمَكْنُوْنِ مِنْ اَسْمَآئِكَ وَمَا وَارَتْهُ

محبت کے سبب دشمن جانتے ہیں۔ پس اپنے ناموں کی پوشیدہ تاثیرات کے سبب سے

الْحُجُبُ مِنْ بَهَائِكَ اَنْ تَغْفِرَ لِهٰذِهِ النَّفْسِ

اور اپنے پوشیدہ چمک دمک کے طفیل پر قادر، اس حریص نفس اداس بے صبر دل

الْمَلُوْعِ وَلِهٰذَا الْقَلْبِ الْجَزُوْعِ الَّذِیْ لَا یَصْبِرُ لِحَرِّ

کو بخش جو کہ دھوپ کی گرمی میں صبر نہیں کر سکتا، تیری آگ کی گرمی میں کس طرح

Marfat.com

الشَّمْسِ فَكَيْفَ يَصْبِرُ لِحَرِّ نَارِكَ يَا حَلِيْمُ يَا عَظِيْمُ

صبر کرسکے گا۔ اے حلم کرنے والے اے بڑے مرتبے والے۔

يَا كَرِيْمُ يَا رَحِيْمُ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّلِّ

اے سخی مہربان۔ اے اللہ پاک! ہم تیرے ساتھ پناہ مانگتے ہیں ذلت سے

اِلَّا لَكَ وَمِنَ الْخَوْفِ اِلَّا مِنْكَ وَمِنَ الْفَقْرِ اِلَّا اِلَيْكَ

مگر جو تیرے لئے ہو اور خوف سے مگر جو تجھ سے ہو اور فقر و فاقہ سے پناہ مانگتے ہیں

اَللّٰهُمَّ كَمَا صُنْتَ وُجُوْهَنَا اَنْ نَسْجُدَ لِغَيْرِكَ

مگر جو تیری طرف سے ہو۔ اے اللہ پاک جیسا تو نے ہمارے مونہوں کو غیر کے آگے سجدہ کرنے

فَصُنْ اَيْدِيَنَا اَنْ تَمْتَدَّ بِالسُّؤَالِ لِغَيْرِكَ۔ لَآ اِلٰهَ

سے بچایا، ایسا ہی ہمارے ہاتھوں کو بچا کہ تیرے غیر کے آگے سوال نہ کریں۔ کوئی معبود

اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ وَالْحَمْدُ

نہیں مگر تو ہی ہے۔ تجھے پاکی ہے۔ ٹھیک میں ظالموں سے ہوں۔ اور سب صفت و ثنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

پروردگار جہانوں کے لئے ہے۔

وظیفہ بروز چہار شنبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِلٰهِيْ عَمَّ قِدَمُكَ حَدَثِيْ فَلَا اَنَا وَاَشْرَقَ سُلْطَانُ

یا اللہ پاک تیری ہمیشگی نے میری پیدائش پر عام احسانات کئے۔ پس میرا تو کچھ نہیں۔ اور تیری

نُوْرِ وَجْهِكَ فَاضَاءَ هَيْكَلَ بَشَرِيَّتِيْ وَلَا سِوَاكَ

ذات کا نور تجھ پر چمکا پس میری بشریت کے ہیکل کو روشن کر دیا۔ اب تیرے سوا کوئی نظر نہیں

Marfat.com

فَمَادَامَ مِنِّیْ فَبِدَوَامِكَ وَ مَتٰی فَنٰی عَنِّیْ فَبِرُؤْیَتِكَ

اسکا۔ پس میں جب تک رہوں گا تیری بقا کے ساتھ قائم رہوں گا اور جب میں فنا ہوں گا، تو

اِیَّایَ وَاَنْتَ الدَّاءِمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ. اَسْئَلُكَ بِالْاَلِفِ

تیرا دیدار مجھے نصیب ہو اور تو دائم ہے۔ نہیں کوئی معبود تیرے سوا۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں،

اِذَا تَقَدَّمَتْ وَ بِالْهَاءِ اِذَا تَاَخَّرَتْ وَ بِالْهَا مِنِّیْ اِذَا

طفیل الف کے جب مقدم کیا جاتا ہے۔ اور طفیل ہا کے جب پیچھے آتی ہے۔ اور ساتھ ہا،

انْقَلَبَتْ لَامًا اَنْ تُفْنِیَنِیْ بِكَ عَنِّیْ حَتّٰی تَلْتَحِقَ

کے مجھ سے جب لام سے بدل جاتی ہے۔ یہ کہ اپنی ذات کے ساتھ مجھے محو کردے۔ یہاں

الصِّفَةُ بِالصِّفَةِ. وَتَقَعَ الرَّابِطَةُ بِالذَّاتِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا

تک کہ صفت کے ساتھ صفت مل جائے اور ذات کے ساتھ رابطہ قائم ہو جائے۔ نہیں کوئی معبود

اَنْتَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّی

تیرے سوا اے زندہ اے قائم اے صاحب بزرگی اور اکرام کے اور ہمارے

اللّٰهُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ

سردار محمد علیہ السلام اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور

وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

سلام ہو۔ اور سب تعریفیں اللہ پاک کو لائق ہیں جو عالمین کا پروردگار ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهٗ ۝

اور سب ستائش اسی ایک کو لائق ہے۔

وظیفہ بروز پنج شنبہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Marfat.com

اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ الٓمّٓ ۚ اَللّٰہُ لَا اِلٰـہَ

اللہ پاک وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ زندہ دائم ہے اور ہمیشہ قائم۔ اللہ پاک وہ ہے

اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ۚ

کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں برحق زندہ قائم ہے سب مونہہ زندہ قائم خدا پاک کے آگے

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ بِمَا سَئَلَکَ

ذلیل ہوں گے۔ یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں یا اللہ یا اللہ یا اللہ وہ کچھ جو تجھ سے سوال

بِہٖ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَ

کیا تیرے نبی نے جس کا نام پاک محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سَلَّمَ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا ذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ

ہے اے مہربان، اے مہربان اے مہربان اے صاحب عرش بزرگ کے

یَا مُبْدِئُ یَا مُعِیْدُ یَا فَعَّالُ لِمَا یُرِیْدُ ۚ اَسْئَلُکَ

اے پہلی بار پیدا کرنے والے، اے دوسری بار پیدا کرنے والے، اے جو چاہے کرنے والے۔

بِنُوْرِ وَجْھِکَ الَّذِیْ مَلَاَ اَرْکَانَ عَرْشِکَ ، وَ

تیرے ذاتی نور کے طفیل تجھ سے سوال کرتا ہوں، وہ نور جس نے تیرے عرش کے ارکان کو

بِقُدْرَتِکَ الَّتِیْ قَدَرْتَ بِھَا عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِکَ وَ

پُر کر دیا۔ اور تیری قدرت کے طفیل جس کے ساتھ تو تمام مخلوقات پر قادر اور غالب

بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْءٍ لَا اِلٰـہَ اِلَّا

ہے۔ اور تیری رحمت کے طفیل جو کہ ہر چیز پر واسع اور فراخ ہے۔ نہیں کوئی معبود

اَنْتَ یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ (ثَلَاثًا) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

برحق تیرے سوا اے فریادرس میرے، میری فریادرسی کر (تین بار کہے) اے اللہ! میں

Marfat.com

أَسْئَلُكَ يَا لَطِيْفُ قَبْلَ كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفُ بَعْدَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں۔ اے باریک بین ہر ایک باریک بین سے پہلے اور اے مہربان ہر ایک

كُلِّ لَطِيْفٍ يَا لَطِيْفُ (ثَلَاثًا) لَطُفْتَ بِخَلْقِ

مہربان کے بعد یا لطیف (تین بار کہے) تو نے آسمانوں اور

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَسْئَلُكَ يَا رَبِّ كَمَا لَطُفْتَ

زمینوں کی پیدائش میں لطف کیا۔ اے میرے اللہ میں سوال کرتا ہوں مہربانی کا، جیسا کہ

بِیْ فِیْ ظُلُمَاتِ الْاَحْشَاءِ اُلْطُفْ بِیْ

تو نے مجھ پر ماں کے پیٹ کے اندھیروں میں لطف کیا۔ ایسے ہی مجھ پر

فِیْ قَضَائِكَ وَقَدَرِكَ وَفَرِّجْ عَنِّیْ الضِّيْقَ وَلَا تُحَمِّلْنِیْ

اپنی قضاء اور قدر میں مہربانی کر اور مجھ سے تنگی دور کر دے۔ اور جس تکلیف کی

مَا لَا اُطِيْقُ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

میں طاقت نہیں رکھتا، وہ مجھ پر نہ ڈالیو۔ بحرمت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اللہ تعالےٰ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى

کی رحمت اور سلام ہو ان پر اور ان کی آل پر۔ اور بحرمت ابی بکر صدیق خدائے تعالیٰ اس سے

عَنْهُ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ يَا لَطِيْفُ اُلْطُفْ بِیْ بِخَفِیِّ

راضی ہو اے مہربان، اے مہربان اے مہربان مجھ پر مہربانی کر ساتھ باریک در باریک

خَفِیِّ خَفِیِّ لُطْفِكَ الْخَفِیِّ الْخَفِیِّ اِنَّكَ قُلْتَ وَ

در باریک لطف اپنے کے جو نہایت مخفی در مخفی در مخفی ہے۔ تو نے فرمایا ہے اور

قَوْلُكَ الْحَقُّ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ

تیرا فرمان سچ ہے، اللہ مہربان ہے اپنے بندوں پر رزق دیتا ہے، جس کو چاہے۔

Marfat.com

وَهُوَالْقَوِیُّ الْعَزِیْزُہ وَحَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

اور وہ قوت والا غالب ہے۔ اور ہم کو اللہ پاک کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَہ

اور سب تعریفیں اللہ کو ہیں جو پروردگار جہانوں کا ہے۔

وظیفہ بروز جمعۃ المبارک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِہ

اَللّٰھُمَّ اَسْئَلُکَ بِعَظِیْمِ قَدِیْمِ کَرِیْمِ مَکْنُوْنِ مَخْزُوْنِ

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں طفیل بزرگ قدیم صاحب عزت پوشیدہ پاک

اَسْمَآئِکَ وَبِاَنْوَاعِ اَجْنَاسِ رَقُوْمِ نُقُوْشِ اَنْوَارِکَ وَ

ناموں تیرے کے اور طفیل قسموں جنسوں رقموں نقشوں نوروں تیرے کے اور

بِعَزِیْزِ اِعْزَازِ تَعَزُّزِ عِزَّتِکَ وَبِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِیْدِ

طفیل عزت والے اعزاز بزرگ عزت تیرے کے۔ اور طفیل طاقت غلبے حملے شدید

قُوَّتِکَ وَبِقَدْرِ مِقْدَارِ اِقْتِدَارِ قُدْرَتِکَ وَبِتَائِیْدِ تَحْمِیْدِ

قوت تیری کے اور طفیل قدر اندازے اقتدار قوت تیری کے اور طفیل تائید تعریف

تَمْجِیْدِ تَعْظِیْمِ عَظْمَتِکَ وَبِسَمُوِّ نَمُوِّ عُلُوِّ رِفْعَتِکَ وَبِقَیُّوْمِ

بزرگی بیان کرنے تعظیم عظمت تیری کے۔ اور طفیل اونچائی بڑھنے بلندی رفعت تیری کے اور

دَیُّمُوْمِ دَوَامِ مُدَّتِکَ وَبِرِضْوَانِ غُفْرَانِ اَمَانِ مَغْفِرَتِکَ

طفیل قائم رکھنے والے ہمیشگی دوام مدت تیری کے اور رضامندی بخشش امان مغفرت

وَبِرَفِیْعِ بَدِیْعِ مَنِیْعِ سُلْطَانِکَ وَسَطْوَتِکَ وَبِرَھْبُوْتِ

تیری کے اور طفیل بلند عجائب پختہ حکومت اور غلبے تیرے کے۔ اور طفیل دبدبے

Marfat.com

عَظْمُوْتِ جَبْرُوْتِ جَلَالِكَ وَبِصَلَاةِ سُعَاةِ سِعَةِ بِسَاطِ

عظمت تجبر جلال تیرے کے اور طفیل رحمت پاک فراخی فرش رحمت

رَحْمَتِكَ وَبِلَوَامِعِ بَوَارِقِ صَوَاعِقِ عَجِيْجِ هَجِيْجِ

تیری کے اور طفیل چمکنے والے روشن بجلیوں گرج اور صاف خوش نما

رَهِيْجِ وَهِيْجِ بَهِيْجِ نُوْرِ ذَاتِكَ وَبِبَهْرِ قَهْرِ جَهْرِ

روشن نور ذات تیری کے اور طفیل روشن غلبے ظاہر

مَيْمُوْنِ اِرْتِبَاطِ وَاحِدَانِيَّتِكَ وَبِهَدِيْرِ هَتَّارِ تَبَّارِ نَبَّارِ

مبارک رابطے توحید تیری کے. اور طفیل برحق زور آور جوشن زن موجوں

اَمْوَاجِ بَحْرِكَ الْمُحِيْطِ بِمَلَكُوْتِكَ وَبِاِتِّسَاعِ اِنْفِسَاحِ

دریا تیرے کے جو تیری بادشاہی کا محیط ہے اور طفیل فراخی فراخ میدانوں

مَيَادِيْنِ بَرَارِخِ كُرْسِيِّكَ وَبِهَيْكَلِيَّاتِ عُلْوِيَّاتِ

حدود کرسی تیری کے اور طفیل پاک مقامات بلند روحانیات

رُوْحَانِيَّةِ اَمْلَاكِ اَفْلَاكِ عَرْشِكَ وَبِاَمْلَاكِ

ملکوں افلاک عرش تیرے کے اور طفیل فرشتوں

الرُّوْحَانِيِّيْنَ الْمُدَبِّرِيْنَ لِلْكَوَاكِبِ الْمُدِيْرَةِ

روحانیوں کواکب کی تدبیر کرنے والے تیرے آسمانوں کے

بِاَفْلَاكِكَ وَبِحَنِيْنِ اَنِيْنِ تَسْكِيْنِ قُلُوْبِ الْمُرِيْدِيْنَ

کارخانہ داروں کے. اور طفیل گریہ زاری تسکین دلوں تیرے قرب کے خواہشمندوں کی

لِقُرْبِكَ وَبِخَضَعَاتِ خَرَقَاتِ زَفَرَاتِ الْخَآئِفِيْنَ

اور طفیل عاجزیوں سوزشوں مناجات آہ وزاری تیری ہیبت سے

Marfat.com

مِنْ سَطْوَتِكَ وَ بِاٰمَالِ نَوَالِ اَقْوَالِ الْمُجْتَهِدِيْنَ فِيْ
ڈرنے والوں کے اور طفیل بخشش کے امیدوں تیری رضامندی میں کوشش
فِيْ مَرْضَاتِكَ وَ بِتَخْضِيْعِ تَفْظِيْعِ تَعْظِيْمِ مَرَاٰبِرِ
کرنے والوں کے۔ اور طفیل عجز و نیاز بھاری تکلیف کے تنگی تلخیوں صابر
الصَّابِرِيْنَ عَلٰى بَلْوَائِكَ وَ بِتَعَبُّدِ تَمَجُّدِ تَجَلُّدِ الْعَابِدِيْنَ
لوگوں کے تیری بلاؤں پر۔ اور طفیل بندگی بزرگی بہادری عابد لوگوں
عَلٰى اِطَاعَتِكَ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ
کے تیری اطاعت پر اے اوّل اے آخر اے ظاہر اے باطن اے قدیم
يَا مُقِيْمُ يَا قَوِيُّ اِطْمِسْ بِطِلِسْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
اے مقیم اے قائم رہنے والے محو کردے برکت طلسم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے
الرَّحِيْمِ شَرَّ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِ اَعْدَآئِنَا وَاَعْدَآئِكَ
شر سیاہی دلوں دشمنوں دلوں ہمارے اور اپنے دشمنوں کے
وَدُقَّ اَعْنَاقَ رُءُوْسِ الظَّلَمَةِ بِسُيُوْفِ نَشَاتِ قَهْرِكَ
اور اپنے قہر و غلبہ کی تیز تلواروں سے ظالموں کے سروں سے گردنیں کاٹ دے۔
وَ سَطْوَتِكَ وَاحْجُبْنَا بِحُجُبِكَ الْكَثِيْفَةِ بِحَوْلِكَ وَ
اور ہم کو اپنے محکم پردوں میں طفیل اپنی طاقت اور
قُوَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ عَنْ لَحْظَاتِ لَمَحَاتِ اَبْصَارِهِمْ
قوت اور قدرت کے ان کی آنکھوں کے بدنظروں کے چمکاروں سے ڈھانپ
الضَّعِيْفَةِ بِعِزَّتِكَ وَقُدْرَتِكَ وَسَطْوَتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ
لے اپنی عزت اور قدرت اور غلبے کے ساتھ اے اللہ پاک، اے اللہ پاک،

Marfat.com

يَا اَللّٰهُ وَصُبَّ عَلَيْنَا مِنْ اَنَابِيْبِ مَيَازِيْبِ التَّوْفِيْقِ

اے اللہ پاک اور ہم پر توفیق کے فواروں کے نلکوں کے

فِيْ رَوْضَاتِ السَّعَادَاتِ اٰنَاءَ لَيْلِكَ وَاَطْرَافَ نَهَارِكَ

نیک بختوں کے باغوں میں رات دن

وَاغْمِسْنَا فِيْ اَحْوَاضِ سَوَاقِيْ مَسَاقِيْ بِرِّ بِرِّكَ وَ

اور ہم کو اپنی نکوئی و احسان کے جاری و سیراب حوضوں میں نہلا۔

رَحْمَتِكَ وَقَيِّدْنَا بِقُيُوْدِ السَّلَامَةِ عَنِ الْوُقُوْعِ فِيْ

اور ہم کو گناہوں سے بچنے کی قیدوں میں رکھ۔

مَعْصِيَتِكَ يَا اَوَّلُ يَا اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ

اے اوّل اے آخر اے ظاہر اے باطن اے قدیم

يَا قَوِيُّ يَا مُقِيْمُ يَا مَوْلَايَ يَا قَادِرُ يَا مَوْلَايَ

اے قائم اے مقیم اے میرے مولیٰ اے قادر اے میرے مولا

يَا غَافِرُ يَا لَطِيْفُ يَا خَبِيْرُ اَللّٰهُمَّ ذَهَلَتِ الْعُقُوْلُ

اے گناہ بخشنے والے اے لطف کرنے والے اے خبر رکھنے والے۔ اے اللہ! عقل جاتی رہی۔

وَانْحَصَرَتِ الْاَبْصَارُ وَحَارَتِ الْاَوْهَامُ وَضَاقَتِ

اور آنکھیں تھک گئیں۔ اور وہم حیران ہو گئی اور فہم تنگ

الْاَفْهَامُ وَبَعُدَتِ الْخَوَاطِرُ وَقَصُرَتِ الظُّنُوْنُ

ہو گئی اور دل کی باتیں دور جا پڑیں اور ظن کم ہمت ہو گئی

عَنْ اِدْرَاكِ كُنْهِ كَيْفِيَّةِ ذَاتِكَ وَمَا ظَهَرَ مِنْ بَوَادِيْ

تیری ذات کی کنہ کی کیفیت معلوم کرنے سے اور تیرے قسم قسم کے عجائبات کے

Marfat.com

عَجَائِبِ اَنْوَاعِ قُدْرَتِكَ دُوْنَ الْبُلُوْغِ اِلٰى تَلَأْلُؤِ لَمَعَاتِ

جنگلوں سے کچھ ظاہر نہ ہوا سوائے چمکنے چمکار روشنیوں

لَمَحَاتِ بُرُوْقِ شُرُوْقِ اَسْمَآئِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَوَّلُ يَا

چمک دمک ناموں تیرے کے اے اللہ اے اللہ اے اول اے

اٰخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ يَا قَدِيْمُ يَا قَوِيُّ يَا مُقِيْمُ يَا نُوْرُ

آخر اے ظاہر اے باطن اے قدیم اے پختہ کار اے مقیم اے نور

يَا هَادِيُ يَا بَدِيْعُ يَا بَاقِيُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ لَآ اِلٰهَ

اے ہادی اے پیدا کرنے والے اے باقی اے صاحب جلال اور عظمت انعام عام کے۔ تیرے

اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ

سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہم تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتے ہیں۔ اے فریاد

اَغِثْنَا لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ اِرْحَمْنَاهُ اَللّٰهُمَّ

کرنے والوں کے فریاد رس، ہماری فریاد سن۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اپنی رحمت

مُحَرِّكَ الْحَرَكَاتِ وَ مُبْدِئَ نِهَايَاتِ

کے طفیل ہم پر رحمت کر۔ اے اللہ! تحریک دینے والے تمام حرکات کے، تمام مقاصد

الْغَايَاتِ وَ مُخْرِجَ يَنَابِيْعِ قَضْبَانِ قَصَبَاتِ

کے انتہا کو شروع کرنے والے۔ اور چشمے زمین سے نکالنے والے، بوٹیوں کی شاخیں

النَّبَاتَاتِ وَ مُشَقِّقَ صُمِّ جَلَامِيْدِ الصَّخُوْرِ الرَّاسِيَاتِ

اُگانے والے اور اے ٹھوس اور سخت پتھروں اور محکم پہاڑوں کے پھاڑنے والے

وَالْمُنْبِعُ مِنْهَا مَآءً مُّعِيْنًا لِلْمَخْلُوْقَاتِ وَالْمُحْيِ بِهٖ

اور ان میں سے مخلوقات کے لیے میٹھے پانی کے چشمے نکالنے والے اور اس پانی سے

Marfat.com

سَائِرَ الْحَيَوَانَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ وَالْعَالِمُ بِمَا اخْتَلَجَ

تمام جانداروں اور بوٹیوں کے زندہ کرنے والے اور لے لوگوں کے سینوں کے

فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ اَسْرَارِهِمْ وَاَفْكَارِهِمْ وَفَلَقِ

بھیدوں اور فکروں کو جاننے والے اور باریک رمز و اشارے

رَمْزِ نُطُقِ اِشَارَاتِ خَفِيَّاتِ لُغَاتِ النَّمْلِ السَّارِحَاتِ

زمین پر چلنے والی چیونٹیوں کی لغتوں اور بولیوں کو سمجھنے والے

يَا مَنْ سَبَّحَتْ وَقَدَّسَتْ وَعَظَّمَتْ وَكَبَّرَتْ وَ

وہ پاک ذات کہ تیری تسبیحیں بیان کیں اور مجھے پاکی سے یاد کیا اور تیری عظمت بیان کی۔ اور

مَجَّدَتْ لِجَلَالِ جَمَالِ كَمَالِ اَقْدَامِ اَقْوَالِ اَعْظَامِ

تجھے بڑائی سے یاد کیا اور تیری بزرگی بیان کی ساتھ بزرگی خوبصورتی کمال پسندیدہ اقوال بڑے

عِزَّةِ جَبَرُوْتِ مَلَائِكَ سَبْعِ سَمٰوٰتِكَ اِجْعَلْنَا فِيْ

بڑے کے، جو تیری عزت اور جبروت کے لائق ہیں، سات آسمانوں کے فرشتوں نے

هٰذَا الْعَامِ وَفِيْ هٰذَا الشَّهْرِ وَفِيْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَفِيْ هٰذَا

کہا۔ ہم کو اس سال اس مہینے اور اس جمعہ اور اس

الْيَوْمِ وَفِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَفِيْ هٰذَا الْوَقْتِ الْمُبَارَكِ

دن اور اس ساعت اور اس وقت مبارک میں

مِمَّنْ دَعَاكَ فَاَجَبْتَهٗ وَسَئَلَكَ فَاَعْطَيْتَهٗ وَ

ان لوگوں سے جن کی تو دعا قبول کرتا ہے اور جو سوال کریں، تو تو عطا کرتا ہے۔ اور

تَضَرَّعَ اِلَيْكَ فَرَحِمْتَهٗ وَاِلٰى دَارِكَ دَارِ السَّلَامِ

ان کی عاجزی پر رحم کرتا ہے اور اپنی سلامتی کے گھر میں ان کو

Marfat.com

أَدْنَيْتَهُ بِفَضْلِكَ يَا جَوَّادُ يَا جَوَّادُ يَا جَوَّادُ جُدْ عَلَيْنَا

پہنچاتا ہے اپنے فضل سے اے سخی اے سخی اے سخی ہم پر سخاوت کر

وَعَامِلْنَا بِمَا أَنْتَ أَهْلُهُ وَلَا تُقَابِلْنَا بِمَا نَحْنُ أَهْلُهُ

اور ہمارے ساتھ وہ معاملہ کر جس کے تو لائق ہے اور اس بات کی ہم پر گرفت نہ کر،

إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوٰى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

جس کے ہم لائق ہیں تو ہی پرہیزگاری اور بخشش کے لائق ہے اے تمام مہربانوں سے زیادہ

يَا اللّٰهُ يَا أَللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ

مہربان۔ اے اللہ اے اللہ اے اللہ اے اول اے آخر اے ظاہر اے باطن

يَا قَدِيْمُ يَا قَوِيُّ يَا مُقِيْمُ يَا نُوْرُ يَا هَادِيْ يَا بَدِيْعُ

اے قدیم اے قائم اے مقیم اے نور اے ہادی اے بدیع

يَا بَاقِيْ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے باقی اے صاحب جلال اور عظمت تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔

بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِيْثُ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ أَغِثْنَا لَا إِلٰهَ

ہم تیری رحمت کے ساتھ فریاد کرتے ہیں اے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننے والے ہم فریاد سن۔

إِلَّا أَنْتَ وَبِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝ نَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ

تیرے سوا کوئی لائق بندگی کے نہیں اور ساتھ رحمت تیری کے اے سب سے زیادہ رحمت کرنے والے

أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتُسَلِّمَ

رحمت کرنے والوں سے۔ ہم سوال کرتے ہیں یا اللہ یہ کہ رحمت بھیجے ہمارے سردار محمدؐ

وَأَنْ تَقْضِيَ حَوَائِجَنَا يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور اس کی آل اور اس کے اصحاب پر اور سلام بھیجے تو۔ اور یہ کہ ہماری حاجتیں پوری کر

اے اللہ اے اللہ اے اللہ اور سب تعریفیں اللہ جہانوں کے پروردگار کو لائق ہیں۔

Marfat.com

وظیفہ بروز شنبہ یعنی ہفتہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ یَا مَنْ نِعَمُہٗ لَا تُحْصٰی وَاَمْرُہٗ لَا یُعْصٰی وَنُوْرُہٗ

اے اللہ! وہ ذات کہ تیری نعمتیں کوئی گن نہیں سکتا اور تیرے امر کو کوئی نافرمانی نہیں کر

لَا یُطْفٰی وَلُطْفُہٗ لَا یَخْفٰی یَا مَنْ فَلَقَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰی وَاَحْیَ

سکتا۔ اور تیرا نور بجھ نہیں سکتا۔ اور تیرا لطف پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اے وہ ذات کہ تو نے حضرت

الْمَیِّتَ لِعِیْسٰی وَجَعَلَ النَّارَ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ

موسیٰ کے لئے دریا میں راستہ کر دیا۔ اور حضرت عیسیٰ کے لئے مردے زندہ کر دیئے اور حضرت

صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

ابراہیم کے آگ کو سرد اور سلامت کر دیا، رحمت نازل کر ہمارے سردار محمد اور اس

اجْعَلْ لِّیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا ھ اَللّٰھُمَّ

آل پر اور کر ہمارے لئے اپنے امر کو خوشی اور سلامتی کا باعث بنا۔ یا اللہ

بِتَلَاْلُؤِ نُوْرِ بَھَآءِ حُجُبِ عَرْشِکَ مِنْ اَعْدَائِیْ

طفیل چمکار نور پردوں عرش تیرے کے میں اپنے دشمنوں سے پردہ

اِحْتَجَبْتُ وَبِسَطْوَۃِ الْجَبَرُوْتِ مِمَّنْ یَّکِیْدُنِیْ تَحَصَّنْتُ

مانگتا ہوں اور طفیل غلبے جلالیت کے۔ جو مجھ سے فریب کرے، اس سے قلعہ گیر

وَبِحَوْلِ طَوْلِ جَوْلِ شَدِیْدِ قُوَّتِکَ مِنْ کُلِّ سُلْطَانٍ

ہوتا ہوں۔ اور ساتھ برکت لطافت غلبے حملے شدید قوت تیری کے ہر ایک بادشاہ سے

تَحَصَّنْتُ وَبِدَیْمُوْمِ قَیُّوْمِ دَوَامِ اَبَدِیَّتِکَ مِنْ کُلِّ

قلعہ گیر ہوتا ہوں اور ساتھ برکت اور ہمیشگی قائم رہنے والے دوام ابدیت تیری

Marfat.com

شَيْطَانٍ اِسْتَعَذْتُ وَبِمَكْنُوْنِ السِّرِّ مِنْ سِرِّ سِرِّكَ مِنْ

کے ہر ایک شیطان سے میں نے پناہ مانگی اور ساتھ برکت پوشیدہ بھید سرّی کے

كُلِّ هَامَّةٍ تَخَلَّصْتُ وَتَحَصَّنْتُ يَا حَامِلَ الْعَرْشِ

میں ہر ایک شیطان سے خلاص اور قلعہ گیر ہوا۔ اے عرش کے اٹھانے والے

عَنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يَا حَابِسَ الْوَحْشِ يَا شَدِيْدَ الْبَطْشِ

حاملان عرش سے اے بند کرنے والے وحشت کے اے شدید حملے

عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ اِحْبِسْ عَنِّيْ مَنْ

والے تجھ پر میں نے توکل کی اور تیری طرف میں رجوع لایا۔ مجھ سے ظالموں کو

ظَلَمَنِيْ وَاَغْلِبْ مَنْ غَلَبَنِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا

بند کر اور جو مجھ پر غالب ہے اس پر تو اللہ نے لکھ دیا، البتہ میں ضرور

وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

غالب ہوں گا اور میرے رسول غالب ہوں گے تحقیق اللہ قوت والا غالب ہے۔ اللہ بڑا ہے۔ اللہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ، وَاَعَزُّ مِنْ خَلْقِهٖ جَمِيْعًا وَاللّٰهُ اَعَزُّ مِمَّنْ اَخَافُ

بڑا ہے، اللہ بڑا ہے اور اپنی تمام خلقت سے بڑی عزت والا ہے۔ اور بڑا غالب

وَاَحْذَرُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۝

ہے اس سے، جس میں خوف کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں۔ پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ کے جس

يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس نے سات آسمانوں کو زمین پر گرنے سے روکا ہوا ہے۔

مِنْ شَرِّ عَبْدِكَ فُلَانٍ وَّجُنُوْدِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَ

مگر اس کے اذن سے شر بندے فلانے تیرے سے اور اس کے لشکروں اور تابعداروں

Marfat.com

اَشْيَاعِهٖ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّيْ جَارًا

فریاد برداروں جنوں اور آدمیوں سے اے اللہ! تو میرا پڑوسی بن جا

مِنْ شَرِّهِمْ جَمِيْعًا ۫ جَلَّ ثَنَآؤُكَ وَعَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ

ان تمام کے شر سے تیری صفت بزرگ اور تیرا پڑوسی عزت والا ہے اور

اسْمُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ تَفْعَلُ مَا تَشَآءُ وَاَنْتَ عَلٰى

تیرا نام برکت والا اور تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے۔ تو جو چاہے کر سکتا ہے اور تو

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۫ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۫

ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ اور سب تعریف اللہ پروردگار جہانوں کے لائق ہے۔

دُعائے ماثورہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۫

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً

وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۫ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ

اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۫ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ

عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ ۫ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ

لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۫ رَبَّنَآ اِنَّنَا

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۫ رَبَّنَا

اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

Marfat.com

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا
سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى
رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۝ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ رَبَّنَا
اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ
اٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝
رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ
رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

ہرکس کہ بعد ہر نماز ایں آیات شریفہ بخواند و بعد از خواندن بالتجا دلی دعا کند انشاءاللہ تعالیٰ مقبول خواہد شد۔

ھٰذِہٖ تَرْکِیْبُ النَّوَافِلِ مَعَ الْاَدْعِیَۃِ

دُعائے شکر اللہ

بعد از فاتحہ شریفہ در اول رکعت آیت الکرسی تا خٰلِدُوْنَ ۝ بہ ترکیب نوافل اور ادعیات کی ہے۔ نوافل اشراق کے بارہ رکعتیں ہیں۔ و در ثانی رکعت از اٰمَنَ الرَّسُوْلُ تا تمام سورہ شریفہ اور آیت اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ تا عَلِيْمٌ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَصْبَحْتُ لَكَ لَآ اَسْتَطِيْعُ دَفْعَ مَا اَكْرَهُ وَمَا اَمْلِكُ

اے اللہ! تحقیق صبح کی میں نے واسطے تیرے، نہیں طاقت رکھتا میں رد کرنا اس چیز کا کہ بُرا جانوں

Marfat.com

نَفْعَ مَا اَرْجُوْ مِنْ رَّحْمَتِكَ. اَصْبَحْتُ مُرْتَهِنًا بِعَمَلِیْ وَ
ہیں اور نہیں قدرت رکھتا ہوں میں فائدہ لینے کے اس چیز سے جو امید رکھتا ہوں تیری
اَصْبَحَ اَمْرِیْ بِیَدِ غَیْرِیْ فَلَا فَقِیْرٌ اَفْقَرُ مِنِّیْ
رحمت سے صبح کی میں نے گروی پڑے ہوئے اپنے عمل میں۔ اور صبح کی میرے کام نے
لَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوِّیْ وَلَا تَسُؤْلِیْ صَدِیْقِیْ وَلَا تَجْعَلْ
غیر کے قبضے میں۔ پس نہیں کوئی فقیر بہت محتاج میرے سے۔ نہ خوش کر تو میرے دشمنوں
مُصِیْبَتِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَلَا تَجْعَلِ
کو اور نہ تکلیف دے میرے دوستوں کو، اور نہ کر مصیبت میرے دین اور میری دنیا
الدُّنْیَا اَکْبَرَ هَمِّیْ وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِیْ وَلَا تُسَلِّطْ
میں اور نہ آخرت میں۔ اور نہ کر تو دنیا کو بڑا بھاری مقصود میرا۔ اور نہ جگہ پہنچے علم
عَلَیَّ مَنْ لَّا یَرْحَمُنِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
کا میرے کا اور نہ غالب کر دے مجھ پر وہ شخص جو مجھ پر رحم نہ کرے دنیا اور آخرت میں۔
اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُزِیْلُ بِهَا النِّعَمَ وَمِنَ
اے اللہ! میں تحقیق پناہ مانگتا ہوں گناہوں سے وہ گناہ کہ دور کر دے تو بہ سبب ان کے
الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُوْجِبُ بِهَا النَّقِمَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ
نعمتوں کو اور ایسے گناہوں سے جو واجب کر دے بہ سبب ان کے عذاب کو ساتھ

الرَّاحِمِیْنَ ۝

اپنی رحمت کے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

دعائے استعاذہ

در اول رکعت سورہ فلق شریف و در دوم رکعت سورہ ناس شریف یکبار بخواند۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ بِكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ

اے ! رخدایا تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے، ساتھ تیرے بزرگ نام کے اور ساتھ کلموں

مِنْ شَرِّ السَّامَّةِ وَالْهَامَّةِ وَاَعُوْذُ بِاَسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ

تیرے کاملہ کے شرارت خزندوں اور گزندوں سے اور میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے بذریعہ نام

التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ عِبَادِكَ وَمِنْ شَرِّ عَذَابِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ بِاسْمِكَ

بزرگ تیرے کے اور کلمات کاملہ تیرے کے شرارت تیرے بندوں سے اور شرارت عذاب تیرے

الْاَعْظَمِ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ

سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ تیرے بذریعہ اسم بزرگ تیرے کے۔ اور کلمات کاملہ تیرے کے،

وَّمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ وَّاَعُوْذُ بِكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ

شرارت ہر شیطان اور راندہ سے اور شرارت ہر سرکش عداوتی سے۔ اور پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ

وَكَلِمٰتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ مَا يَجْرِیْ بِهِ اللَّيْلُ

تیرے بذریعہ نام بزرگ تیرے کے اور کلمات کاملہ تیرے کے شرارت اس چیز سے جو چلتے ہیں،

وَالنَّهَارُ اِنَّ رَبِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ

اس کو رات اور دن۔ تحقیق میرا پروردگار اللہ ہے۔ وہ اللہ کہ جو نہیں کوئی معبود اس کے سوا۔ اس

وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ؕ اِنَّكَ سَلَّطْتَ عَلَيْنَا عَدُوًّا

پر توکل کی میں نے وہی پروردگار عرش بزرگ کا۔ اے اللہ! تحقیق تو نے غالب کیا ہم پر ایسے

بَصِيْرًا يَّرَانَا بِعُيُوْبِنَا هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا نَرَاهُمْ

دشمن کو دیکھنے والا کہ دیکھتا ہے ہمارے عیبوں کو وہ اور اس کا قبیلہ اس مکان سے کہ نہیں

اَللّٰهُمَّ فَاٰيِسْهُ مِنَّا كَمَا اٰيَسْتَهٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَ

دیکھتے ہم ان۔ اللہ! پس ناامید کر دے اس کو ہم سے جیسا کہ ناامید کیا تو نے اس کو

Marfat.com

فَنَجِّلْهُ مِنَّا كَمَا قَنَّطْتَهُ مِنْ عَفْوِكَ وَأَبْعِدْ بَيْنَنَا

اپنی رحمت سے۔ اور نا امید کر دے اس کو ہم سے جیسا کہ نا امید کیا تو نے اس کو اپنی بخشش

وَبَيْنَهُ كَمَا أَبْعَدْتَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ جَنَّتِكَ إِنَّكَ

سے۔ اور دوری ڈال دے درمیان ہمارے اور درمیان اس کے جیسا کہ دوری ڈالی تو نے اس

عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ وَبِالْإِجَابَةِ جَدِيرٌ ۝ وَلَا

کے اور اپنی جنت کے درمیان تحقیق تو ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے۔ اور ساتھ دعاؤں کے قبول

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ۝

کرنے کے لائق ہے۔ اور پھرا نگتا ہوں اور نہ طاقت بندگی کی مگر ساتھ اللہ بلند بزرگ کے۔

دُعائے استخارہ

دراوّل رکعت سورہ کافرون شریف دردوم رکعت سورہ اخلاص شریف بخواند یک بار۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا ہے مہربان

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ

اے اللہ! تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بذریعہ علم تیرے کے اور طاقت مانگتا ہوں

وَأَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ

میں تجھ سے ساتھ قدرت تیری کے اور مانگتا ہوں میں تیرے فضل بزرگ سے۔ پس تحقیق

وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ ۝ اَللّٰهُمَّ

تو قدرت رکھتا ہے۔ اور میں نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے میں نہیں جانتا۔ اور تو بہت جاننے والا ہے

إِنِّي لَا أَمْلِكُ لِنَفْسِي ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيٰوةً

پوشیدہ باتوں کا۔ اے بارخدایا! میں اپنے نفس کے لئے نقصان دینے کے اور نہ نفع پہنچانے کے

Marfat.com

وَّلَا نُشُوْرًا ۝ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اِنَّ كُلَّ اَمْرٍ

اور نہیں موت دینے اور نہیں زندگی بخشنے کے اور نہ پھر اُٹھانے کے۔ اے بارِ خدایا! اگر تو جانتا

خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ

ہے، تحقیق ہر کام اچھا ہے میرے دین میں اور میرے جینے میں اور انجام کار میں

فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ

پس مقدر کر تو اس کو میرے لئے اور آسان کر دے تو اس کو میرے واسطے۔ پھر برکت

وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ كُلَّ اَمْرٍ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ

ڈال دے تو اس میں میرے لئے۔ اگر تو جانتا ہے کہ تحقیق ہر برے میرے لئے ہر کام دین

وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ

اور زندگی اور انجام کار میرے میں پس پھیر تو اس کو میرے سے

وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ

اور پھیر تو مجھ کو اس سے اور مقدر کر دے میرے واسطے بھلائی جہاں ہو

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

پھر راضی کر دے مجھ کو ساتھ اس کے اور ساتھ رحمت اپنی کے اے بڑے مہربان بڑے مہربانوں سے۔

دُعائے استجاب

در اول رکعت سَبِّحِ اسْمَ شریفہ یک بار و در دوم رکعت سورہ قدر شریفہ پنج بار بخواند۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں ساتھ اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَيَّ وَاجْعَلْ خَوْفَكَ

اے اللہ کر دے تو دوستی اپنی بہت محبوب چیزوں کی طرف میرے۔ اور کر دے ڈر اپنا

Marfat.com

اَخْوَفَ الْاَشْيَآءِ عِنْدِیْ. اَللّٰهُمَّ اِذَآ اَقْرَرْتَ عُيُوْنَ اَهْلِ

سخت ڈرانے والی چیزوں سے نزدیک میرے۔ اے اللہ! جب ٹھنڈا کیا تو نے دنیا داروں

الدُّنْيَا بِدُنْيَاهُمْ فَاَقْرِرْ عَيْنَیَّ بِكَ وَبِعِبَادَتِكَ

کی آنکھوں کو ساتھ مال دنیا ان کی کے، پس ٹھنڈا کر دے تو میری دونوں آنکھوں کو ساتھ

وَاقْطَعْ عَنِّیْ لَذَائِذَ الدُّنْيَا بِاُنْسِكَ وَالشَّوْقِ اِلٰی

اپنے اور ساتھ اپنی عبادت کے اور توڑ ڈال مجھ سے لذتیں دنیا کی ساتھ محبت اپنی کے اور

لِقَآئِكَ وَاجْعَلْ طَاعَتَكَ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ مِّنِّیْ يَا ذَا

شوق پیدا کرنے کے اپنی لقاء کی طرف اور کر دے اپنی عبادت کو ہر چیز میں مجھ سے اے صاحب

الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۞ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ وَحُبَّ

بزرگی اور عزت کے۔ اے اللہ! نصیب کر دے مجھے اپنی اور ان شخصوں کی محبت

مَنْ اَحَبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِیْ اِلٰی

جو دوست رکھا انہوں نے تجھ کو، اور محبت ان کی جو دوست رکھیں گے تجھ کو۔ اور محبت

حُبِّكَ وَاجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ الْاَشْيَآءِ اِلَیَّ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

ایسے عمل کی جو قریب کر دے مجھے محبت تیری کے۔ اور کر دے اپنی محبت کو بہت پیاری چیزوں

لِلْعَطْشَانِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۞ اَللّٰهُمَّ اَسْقِنِیْ بِكَاْسٍ

سے طرف ہمارے ٹھنڈے پانی سے پیاسوں کے واسطے۔ اے صاحب بزرگی کے اور بڑی عزت

مُّحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً لَّآ اَظْمَاُ بَعْدَهَا

والے۔ اے بار خدایا! پلا مجھے ساتھ پیالے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے، ایسا پلانا کر

اَبَدًا ۞ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۞

نہ پیاسا ہوں میں پیچھے اس کے کبھی ساتھ رحمت اپنی کے۔ اے بڑے مہربان، بڑے

مہربانوں سے۔

Marfat.com

دُعائے شکر النہار

در ہر دو رکعت سورہ اخلاص بخواند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الصَّبَاحِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْمَسَاءِ

سب تعریف اللہ کو اوپر نیک گذرنے صبح کے اور سب تعریف اللہ کو اوپر نیک ہونے شام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی حُسْنِ الْمُبِیْتِ ہ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا

کے اور سب تعریف اللہ اوپر اچھا ہونے رات گذرنے کے۔ یا اللہ تیرے لئے ہے تعریف ہمیشہ ہونے

دَآئِمًا مَّعَ دَوَامِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ

والی ساتھ ہمیشہ ہونے تیرے کے اور تیرے واسطے ہی سب تعریف کہ نہیں کوئی انتہا اس کی، سوا

مَشِیَّتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا عِنْدَ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَّتَنَفُّسِ

تیرے ارادے کے اور تیرے واسطے ہی سب تعریف نزدیک ہر جھپکنے آنکھ اور نکالنے

کُلِّ نَفْسٍ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا دَآئِمًا عَدَدَ الْقَطَرَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ وَ

ہر سانس کے۔ سب تعریف اللہ کو تعریف ہمیشہ ہونے والی گنتی قطروں اور انگوریوں اور

الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ وَالْاَوْرَاقِ ہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَفَاہُ وَالصَّلٰوۃُ

پتھروں اور درختوں اور پتوں کے۔ سب تعریف ثابت واسطے اللہ کے کر پوری ہو اس

عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہ اِلٰھِیْ

کو۔ اور نازل ہو اوپر پیغمبر اس کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاک کے۔ اے اللہ: ساتھ

بِرَحْمَتِکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ وَلَآ اِلٰی

رحمت تیری کے امید رکھتا ہوں میں۔ پس نہ سونپ مجھ کو طرف نفس میرے کے اور نہ طرف

غَیْرِکَ طَرْفَۃَ عَیْنٍ وَّلَآ اَقَلَّ مِنْ ذٰلِکَ وَاَصْلِحْ لِیْ

غیر اپنے کے جھپکنے آنکھ کا اور نہ اس سے کم اور سنوار دے

Marfat.com

شَانِیْ کُلِّہٖ بِلَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ
میرے کاموں تمامیوں کو ساتھ برکت اس کے کہ نہیں کوئی معبود سوائے تیرے۔ ایک ہے تو
لَکَ وَتُبْ عَلَیَّ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ اَنْتَ
نہیں کوئی شریک واسطے تیرے اور توبہ قبول کر میری۔ اور بخش دے مجھ اور رحم کر مجھ پر
خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ ہ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَاِلَیْکَ
تو بہت اچھا ہے سب مہربانوں سے۔ اے اللہ واسطے تیرے ہے سب تعریف اور طرف
الْمُشْتَکٰی وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا
تیری ہے شکایت۔ اور تو ہی مدد مانگا گیا۔ اور نہیں پھرنا اور نہیں طاقت مگر توفیق
بِکَ۔
تیری کے۔

دُعا برائے حق الوالدین

در ہر دو رکعت آیۃ الکرسی یک بار و سورہ اخلاص شریف سہ بار بخواند۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

یَالَطِیْفُ الْطُفْ بِیْ وَلِوَالِدَیَّ فِیْ جَمِیْعِ الْاَحْوَالِ
اے مہربان مہربانی کر ساتھ میرے اور ساتھ ماں باپ میرے کے تمام حالوں میں
کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی یَا عَلِیْمُ یَا قَدِیْرُ وَاغْفِرْلِیْ
جیسا کہ تو دوست رکھتا ہے اور پسند کرتا ہے۔ اے علم والے، اے قدرت والے بخش دے
وَلِوَالِدَیَّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہ
مجھ کو اور میرے ماں باپ کو تحقیق تو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

مُسَبَّعاتِ عشرہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ
سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے سارے جہان کا، مہربان نہایت رحم والا۔ مالک ہے
الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا
قیامت کے دن کا۔ خاص تیری بندگی کرتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں۔ چلا ہم کو
الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
راہ سیدھے، راہ ان کی جن پر تو نے فضل کیا، نہ کہ جن پر تو غصے ہوا
الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

سات دفعہ

اور نہ گمراہوں کا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِنْ شَرِّ
تو کہہ میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ پروردگار صبح کے برائی اس چیز کی سے کہ اس نے پیدا کیا ہے اور
غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ
برائی اندھیرا کرنے والے کی جب چھپ جائے اور برائی پھونک مارنے والیوں کی سے گرہوں کے
وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝

سات دفعہ

اور برائی حسد کرنے والے کی سے، جب حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔

Marfat.com

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ

تو کہہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ لوگوں کے معبود کی

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ

برائی سے اس کے جو سنگ کے اور چھپ جائے جو خیال ڈالتا ہے

صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

لوگوں کے دلوں میں، جنّوں میں سے اور آدمیوں میں سے۔ سات دفعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

تو کہہ وہ اللہ پاک ہے اللہ نرا دھار ہے نہ کسی کو جنا اور نہ کسی سے جنا۔

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

اور نہیں اس کے جوڑ کا کوئی۔ سات دفعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَاۤ

تو کہہ اے منکرو! میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجو اور نہ

اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ

تم پوجو جس کو میں پوجوں۔ اور نہ مجھ کو پوجنا ہے جس کو تم نے پوجا

وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ ۝

اور نہ تم کو پوجنا ہے، جس کو میں پوجوں۔ تم کو تمہاری راہ اور مجھ کو میری راہ۔

سات دفعہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۚ
اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہیں۔ جیتا ہے سب کا تھامنے والا۔ نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نہ نیند۔
لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ مَنْ ذَا الَّذِيْ
اسی کا ہے جو کچھ آسمان میں اور زمین میں ہے۔ کون ایسا ہے جو سفارش
يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ
کرے اس کے پاس مگر اس کے اذن سے۔ جانتا ہے جو خلق کے روبرو ہے،
وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ
اور جو ان کی پیٹھ پیچھے اور نہیں گھیر سکتے اس کے علم میں سے کچھ مگر وہ جو چاہے۔
وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا
گنجائش ہے اس کی کرسی میں آسمان اور زمین کو۔ اور تھکتا نہیں ان کے تھامنے
وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۚ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۚ قَدْ
سے۔ اور وہی ہے اوپر سب سے بڑا۔ زور نہیں دین کی بات میں۔ تحقیق
تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ
کھل چکی ہے صلاحیت اور گمراہی اب جو کوئی منکر ہو مفسد سے اور یقین
بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا ۚ
لاوے اللہ پر پکڑی رسی اس نے مضبوط جو ٹوٹنے والی نہیں۔
وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۚ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ
اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے۔ اللہ ہر کام بنانے والا ہے ایمان والوں کا، نکالتا ہے
مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ
ان کو اندھیروں سے اجالے کی طرف۔ اور وہ جو منکر ہیں ان کے رفیق

Marfat.com

الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ط

طاغوت ہیں جو ان کو اُجالے سے اندھیروں میں

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

اور وہ ہیں دوزخ والے اور وہ اسی میں ہمیشہ پڑے رہیں گے۔

سات دفعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَ

پاکی ہے اللہ، سب تعریف واسطے اللہ کے ہے۔ اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ سات دفعہ

بزرگ تر ہے۔ اور نہیں طاقت پھرنے کی گناہوں سے اور نہیں طاقت عبادت سوائے توفیق اللہ بزرگ کے۔

عَدَدَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ زِنَةَ مَا عَلِمَ اللّٰهُ وَ مِلْأَ مَا عَلِمَ

گنتی اس چیز کی جو جانتا ہے اللہ اور وزن جو جانتا ہے اللہ اور پرے سے جو جانتا

اللّٰهُ تَبَرَّئْتُ مِنْ حَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ وَاَلْجَاْتُ اِلٰى

ہے اللہ بیزار ہوں میں پھرنے سے اپنے کے اور قوت سے اور پناہ پکڑی میں نے طرف

حَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهٖ فِيْ اُمُوْرِيْ۔

پھرنے اور قوت اللہ کی کے بیچ اپنے تمام کاموں کے۔ (یکبار بخواند)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ

یا اللہ! رحمت بھیج اوپر محمد بندے اپنے اور نبی اپنے کے اور حبیب اور رسول اپنے کے

Marfat.com

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

نبی امی اور ان کی آل اور اصحاب پر برکت اور سلام بھیج۔

(سات دفعہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

اے اللہ! بخش مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور رحم کر ان پر جیسا پالا انہوں نے مجھے

وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ لِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

لڑکپن میں۔ اور بخش اے اللہ! تمام ایمان والوں اور ایمان والیوں کو اور تمام مسلمان مردوں

وَالْمُسْلِمٰتِ اَلْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا

اور مسلمان عورتوں کو، ان میں سے زندوں کو بھی اور مرے ہوؤں کو بھی اپنی رحمت کے ساتھ

اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۝

اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔ (سات دفعہ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ افْعَلْ بِيْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّ اٰجِلًا فِي الدِّيْنِ

اے اللہ! اے رب کر میرے ساتھ اور ان کے ساتھ جلدی اور آہستگی سے دین

وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَآ اَنْتَ لَهٗ اَهْلٌ وَّلَا تَفْعَلْ بِنَا

اور دنیا اور آخرت میں وہ بات جو تو اس کے لائق ہے اور نہ کر ہمارے ساتھ

يَا مَوْلٰنَا مَا نَحْنُ لَهٗ اَهْلٌ، اِنَّكَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ كَرِيْمٌ

اے ہمارے آقا! وہ کام جو ہم لائق ہیں اس کے۔ تحقیق تو بخشنے والا ہے، متحمل، سخی، بزرگ

Marfat.com

مَلِكٌ بَرٌّ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ۝

بادشاہ پاک مہربان رحم فرمانے والا۔ (سات دفعہ)

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِرَأْفَتِكَ يَا نَافِعُ وَمُرَافِعُ تَوَفَّنِيْ

اے اللہ! ہدایت کر مجھ کو ساتھ مہربانی اپنی کے اے نفع دینے والے اے بلندی دینے والے

مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝

اور فوت کر مجھ کو مسلمان اور ملا مجھ کو ساتھ نیکوں کے۔ (چھ دفعہ)

يَا جَبَّارُ (اے زبردست) (اکیس دفعہ)

هٰذِهِ الْاَسْمَاءُ السَّبْعَةُ مِنْ اَوْرَادِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَادِرِ

الْجِيْلَانِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (معہ توجہات ہست در)

ہست کلیدِ درِ گنجِ حکیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝

سب تعریف واسطے اللہ پروردگار عالموں کے اور درجہ عاقبت واسطے پرہیزگاروں کے

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ ۝

اور درود اور سلام ہو اس کے رسول پر جو خاتم ہیں نبیوں کے۔

وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝

اور ان کی آل پر اور ان کے اصحاب تمامیوں پر۔

اَمَّا بَعْدُ: سیدنا ومولانا حجۃ الحق الی الخلق شیخ عبدالقادر الجیلی قدس اللہ سرہ واسمائے آنحضرت التزام دعوت آنہا فرمود برائے ہر اسمے توجہی ساختہ کہ آن توجہ را بعد از صد بار یا پانصد بار اسم خواندہ خواہد شود، وبرکات آن ظاہر وباہر است۔

Marfat.com

اسمِ اوّل

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یک لک توجّہش اینست۔

اِلٰہِیْ اَظْہِرْ عَلٰی ظَاہِرِیْ سُلْطَانَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ
اے میرے اللہ! ظاہر کر میرے ظاہر حال پر بادشاہی، نہیں کوئی خدا لائق عبادت کے نہیں کوئی
اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحَقِّقْ بَاطِنِیْ بِحَقَآئِقِ
سوائے خدا لائق عبادت کے نہیں کوئی سوائے خدا لائق عبادت کے اور تحقیق کر باطن میرے پر حقیقتوں
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاسْتَغْرِقْ
کے ساتھ کوئی لائق عبادت کے نہیں اللہ کے سوا، کوئی عبادت کے لائق نہیں سوا اللہ کے، نہیں کوئی معبود
فِیْکَ ظَاہِرِیْ بِاِحَاطَۃِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ
سوا اللہ کے۔ اور مشغول طرف اپنی ظاہر میرا ساتھ گھیر لینے کے، نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے، نہیں کوئی
اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاحْفَظْنِیْ اَللّٰھُمَّ بِکَ لَکَ فِیْ
معبود سوا اللہ کے نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے اور نگاہ رکھ مجھ کو اے اللہ ساتھ تیرے مرتبوں
مَرَاتِبِ وُجُوْدِکَ وَشُہُوْدِکَ حَتّٰی لَآ اَشْہَدَ غَیْرَ اَفْعَالِکَ
ذات تیری کے اور تیرے مشاہدہ کے، تاکہ نہ دیکھوں میں سوا تیرے کاموں کے اور
وَصِفَاتِکَ بِوَجْہِ الْحَقِّ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
تیری صفتوں کے ساتھ ذات حق کے وہ ذات کہ نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے، نہیں کوئی
اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔
معبود سوا اللہ کے، نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے۔

اسمِ ثانی

اَللّٰہُ اَللّٰہُ اَللّٰہُ یک لک بار توجّہش اینست۔
اے اللہ، اے اللہ اے اللہ

Marfat.com

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ دُلَّنِيْ بِكَ عَلَيْكَ وَارْزُقْنِيَ الثَّبَاتَ

اے اللہ اے اللہ اے اللہ راستہ بتلا مجھ کو اپنے پر، نصیب کر مجھ کو ثابت رہنا

عِنْدَ وُجُوْدِكَ مَا اَكُوْنُ مُتَأَدِّبًا بَيْنَ يَدَيْكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ

نزدیک ذات اپنی کے۔ یہ کہ ہو جاؤں میں ادب کرنے والا تیرے سامنے اے اللہ اے اللہ

يَا اَللّٰهُ اِلٰهِيْ بِعَظْمَتِكَ وَجَلَالِكَ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ يَا اَللّٰهُ

اے اللہ اے بار خدایا ساتھ بزرگی اور شان تیرے کے۔ نصیب کر مجھے اپنی محبت اے اللہ

يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اِلٰهِيْ اِجْعَلْ قَلْبَ عَبْدِكَ الضَّعِيْفِ

اے اللہ اے اللہ اے بار خدایا! کر دل اپنے ضعیف بندے کا جگہ ظاہر

مَظْهَرًا لِّذَاتِكَ وَ مَنْبَعًا لِّاٰيَاتِكَ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ۔

ہونے کی واسطے ذات تیری کے اور جگہ پیدا ہونے آیات تیری کے اے اللہ اے اللہ اے اللہ۔

اسم ثالث

حَیٌّ حَیٌّ حَیٌّ یک لک بار توجہ ایں است۔

اے زندہ اے زندہ اے زندہ

يَا حَيُّ يَا حَيُّ يَا حَيُّ اَحْيِنِيْ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَّاَسْقِنِيْ

اے حی اے حی اے حی زندہ رکھ مجھ کو زندگی پاک اور پلا مجھ کو

مِنْ شَرَابِ مَحَبَّتِكَ اَعْذَبَهٗ وَاَطْيَبَهٗ يَا حَيُّ يَا حَيُّ يَا حَيُّ

شراب محبت اپنی سے بہت میٹھا اور بہت صاف اے حی اے حی اے حی

اِلٰهِيْ حَقِّقْ حَيَاتِيْ بِكَ يَا حَيُّ يَا حَيُّ يَا حَيُّ اِلٰهِيْ اَظْهِرْ

اے اللہ! ثابت کر زندگانی میری اپنے ساتھ اے حی اے حی اے حی اے اللہ ظاہر کر

نُوْرَ حَيَاتِكَ فِيْ حَيَاتِيْ يَا حَيُّ يَا حَيُّ يَا حَيُّ اَحْيِ رُوْحِيْ

نور زندگانی اپنی کا میری زندگانی میں اے حی اے حی اے حی زندہ کر روح میرا

Marfat.com

حَیٰوۃً اَبَدِیَّۃً وَ مَتِّعْ سِرِّیْ بِسِرِّکَ فِی الْحَضَرَاتِ
ساتھ حیاتی قدیم کے اور نفع مند کر بھید میرا ساتھ بھید اپنے کے وقت حاضر ہونے
الشُّھُوْدِیَّۃِ وَامْلَأْ قَلْبِیْ بِالْمَعَارِفِ الرَّبَّانِیَّۃِ وَ
قیامت کے اور پُر کر دل میرا ساتھ معرفت خدائی کے اور
اَطْلِقْ لِسَانِیْ بِالْعُلُوْمِ اللَّدُنِیَّۃِ یَا حَیُّ یَا حَیُّ۔
بُلا زبان میری ساتھ علم لدنی کے اے حی اے حی

اسم رابع

وَاحِدُ وَاحِدُ وَاحِدُ یک یک بار توجہ اینست۔

واحد واحد واحد

یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ اِجْعَلْنِیْ مُوَحِّدًا بِنُوْرِ
اے اکیلے اے اکیلے اے اکیلے کر مجھ کو توحید والوں سے ساتھ نور
وَحْدَانِیَّتِکَ مُؤَیَّدًا بِالشُّھُوْدِ فَرْدَانِیَّتِکَ یَا وَاحِدُ
وحدانیت اپنی کے مدد دیا گیا ساتھ دیکھنے تنہائی تیری کے اے اکیلے
یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ اِلٰھِیْ اَنْتَ الْمُتَوَحِّدُ فِیْ ذَاتِکَ بِاُلُوْھِیَّتِکَ
اے اکیلے اے اکیلے اے اللہ تو اکیلا ہے اپنی ذات میں ساتھ خدائی اپنی کے۔
یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ یَا وَاحِدُ
اے اکیلے اے اکیلے اے اکیلے

اسم خامس

عَزِیْزٌ عَزِیْزٌ عَزِیْزٌ (عزیز، عزیز عزیز)۔ یک لک بار توجہ اینست۔
یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ یَا عَزِیْزُ اِجْعَلْنِیْ بِعِزَّتِکَ مِنَ الْاَعَزِّیْنَ
اے عزیز اے عزیز اے عزیز کر مجھ کو ساتھ عزت اپنی کے عزت والوں

Marfat.com

بَيْنَ يَدَيْكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ اِسْتَعْمِلْنِيْ بِاَعْمَالِ
سے سامنے اپنے اے عزیز اے عزیز اے عزیز کر مجھ سے کام
الْاَعَزِّيْنَ لَدَيْكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ اِلٰهِيْ اَعِزَّنِيْ
عزت والوں کے اپنی مہربانی سے اے عزیز اے عزیز اے عزیز یا اللہ عزت دے
بِعِزَّتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ اِجْعَلْنِيْ مِنْ عِبَادِكَ
مجھ کو طفیل اپنی عزت کے اے عزیز اے عزیز اے عزیز کر مجھے بندوں اپنے
الْاَعَزِّيْنَ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ يَا عَزِيْزُ۔
عزت والوں سے اے عزیز اے عزیز اے عزیز۔

اسم سادس

وَهَّابُ وَهَّابُ وَهَّابُ۔ یک لک بار توجش اینست۔

وہاب وہاب وہاب

يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ جَزِيْلِ هِبَاتِكَ
اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے بخشنے والے بخش دے مجھ کو اپنی بڑی بخشش سے
يُبَلِّغُنِيْ اِلٰى مَرْضِيَّتِكَ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ
وہ جو پہنچائے مجھ کو طرف رضامندی تیری کے اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے بخشنے والے۔
اِلٰهِيْ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ
اے اللہ بخش میرے لئے اپنی سی رحمت تحقیق تو ہی ہے بخشنے والا۔
يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ اِلٰهِيْ يَا وَاهِبَ الْاَسْرَارِ
اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے اللہ اے بخشنے والے بھیدوں کے
هَبْ لِيْ مِنْ اَسْرَارِكَ فَيْضًا تَجْعَلُنِيْ بِهٖ دَائِمًا مُّسْتَحْفِظًا
بخش مجھ کو اپنے بھیدوں سے فیض کو کر مجھ کو ساتھ اس کے ہمیشہ حفاظت

Marfat.com

لِمَوَاهِبِكَ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ اَللّٰهُمَّ حَقِّقْنِیْ

کرنے والا واسطے بخششوں تیری کے اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے اللہ

بِمَوَاهِبِ حَقِيْقَتِكَ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ اِلٰهِیْ

محقق کر مجھ کو ساتھ بخششوں ٹھیک حقیقت اپنی کے اے بخشنے والے اے بخشنے والے اے بخشنے

كُنْ شَاهِدًا عَلَيَّ بِالْاِفْتِقَارِ اِلٰى غِنَاءِكَ الْمُطْلَقِ

والے. اے اللہ! ہو تو گواہ مجھ پر ساتھ پنچہ مارنے کے طرف بے پرواہی خاص کامل کے

الْكَامِلِ بِالذَّاتِ فَامْنُنْ عَلٰى عَبْدِكَ الضَّعِيْفِ بِغَنًى

ذات کے ساتھ پس احسان کر اپنے بندے ضعیف پر بے پرواہی کے ساتھ

اَكُنْ بِهٖ غَنِيًّا مُّغْنِيًا مَّنْ شِئْتَ غِنَاهُ بِوَصْفِ الْفَقْرِ

ہو جاؤں میں اس سے غنی بے پرواہ جس سے تو چاہے بے پرواہی دے ساتھ صفت فقر کے

بَيْنَ يَدَيْكَ اَنْتَ الْغَنِيُّ الْوَهَّابُ يَا وَهَّابُ يَا وَهَّابُ

سامنے اپنے تو غنی ہے بخشنے والے اے بخشنے والے اے بخشنے والے

يَا وَهَّابُ.

اے بخشنے والے۔

اسم سابع

وَدُوْدٌ وَدُوْدٌ وَدُوْدٌ عدد آن یک لک بار توجہش اینست.

ودود ودود ودود گنتی اس کی ایک لاکھ بار توجہ اس کی ہے۔

يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ اِجْعَلْنِیْ قَلْبِیْ وِدًّا لَّكَ

اے دوست اے دوست اے دوست کر میرے دل کو دوستدار واسطے

يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ اِلٰهِیْ اَعْطِنِیْ وُدًّا فِیْ قُلُوْبِ

اپنے اے دوست اے دوست اے دوست یا اللہ بخش مجھ سے دوستی بیچ دلوں بندے اپنے

Marfat.com

عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِيْنَ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ اِلٰهِيْ

اپنے مومنوں کے اے ودود اے ودود اے ودود اے اللہ!

اَكْفِنِيْ شَرَّ مَنْ كَفَفْتَهٗ بِيَدِكَ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ يَا وَدُوْدُ۔

بند کر مجھ سے شرارت اس کی، جس کا بند کرنا تیرے ہاتھ میں ہے۔ یا ودود یا ودود یا ودود۔

دُعائے سُنّت عصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا دَآئِمَ الْفَضْلِ عَلَى الْبَرِيَّةِ يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالْعَطِيَّةِ

اے ہمیشہ فضل کرنے والے خلقت پر، اے کھلے ہاتھوں والے ساتھ بخشش کے

وَيَا صَاحِبَ الْمَوَاهِبِ السَّنِيَّةِ وَيَا دَافِعَ الْبَلَآءِ اللَّيْلَةِ صَلِّ

اور اے صاحب بڑی بخشش عام کے اور اے دور کرنے والے بلا اور مصیبتوں کے

عَلٰى مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى السَّجِيَّةِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْبَرَرَةِ النَّقِيَّةِ وَ

کے بھیج محمد صاحب پر جو بہتر ہیں مخلوقات کے دانا اور اوپر آل اس کی پاک صاف

اغْفِرْ لَنَا يَا ذَا الْهُدٰى الْعُلٰى فِيْ هٰذَا الْعَصْرِ وَالْعَشِيَّةِ

اور بخش ہم کو اے صاحب ہدایت بلندی کے اس عصر میں اور عشاء میں

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ ۞ صَلِّ عَلٰى

اے رب ہمارے فوت کر ہم کو اسلام کی حالت میں اور ملا ہم کو نیکوں سے اور رحمت بھیج

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ

محمدؐ صاحب پر اور ان کی آل اور تمام اصحاب پر اپنی رحمت سے اے بڑے رحم

الرَّاحِمِيْنَ ۞

کرنے والے رحم کرنے والوں سے۔

Marfat.com

چہل کاف

چہل کاف دراصل حضور غوث اعظم کے تین اشعار کا مجموعہ ہیں۔ ان کو با ترجمہ فارسی درج کیا جاتا ہے۔ ترجمہ شاہ محمد غوث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔

(۱) كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً
كِفَكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَمَكَا

(پہلے مصرعہ کا ترجمہ رہ گیا ہے۔ دوسرے کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔) فرود آمدن آن حادثہ مانند کمین گاہ ست کہ باشد آن کمین گاہ از شیر۔

(۲) تَكَرْكَرًا كَكَرِّ الْكَرِّ فِي كَبَدٍ
تَحْكِي مُشَكْشَكَةً بِلَكْلَكٍ لَكَكَا

حملہ کند آں حادثہ حملہ کردن مثل حملہ کردن کارد در جگر۔ مانند است آن حادثہ از روئے منقار زدن باہد ہد کہ منقار زند۔

(۳) كَفَاكَ مَا بِيَ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ
يَا كَوْكَبًا كُنْتَ تَحْكِي كَوْكَبَ الْفَلَكَا

بس است ترا آنچہ با من است از عطیۂ حق بس کردہ است، ترا باز دارندہ از اندوہ مقدرۂ خود، اے ستارۂ دلِ من ہستی تو مانند و مشابہ باستارۂ آسمان کہ آفتاب است۔

اے عزیز! اس جگہ پر چہل کاف کی ترتیب و اجازت لکھی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص برائے کسی حاجات کے چہل کاف با ترتیب پڑھے، تو اوّل اس سے حلال روزی کھانے کے لئے کوشش کرے۔ بعد ہٗ ہر ایک قسم کی بیہودہ فاحش غیبت وغیرہ وغیرہ سے اپنے آپ کو بچائے۔ تو جب چہل کاف کو پڑھنا شروع کرے کہ پہلے غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہن کر دوگانہ نفل جس میں سورہ الحمد شریف کے بعد قرأت اٰمَنَ الرَّسُوْلُ

Marfat.com

پڑھیئے۔اور ان کا ثواب آں حضرت قبلہ عالم مولانا غوث اعظم کی روح مبارک کو بخشے۔ مگر متقدمین مشائخ کا یہ دستور چلا آیا ہے کہ جس کلام مبارک کو درچلہ پڑھتے تھے، تو روزانہ بوقت رات ایک دفعہ غسل کرکے پھر پنجگانہ نماز کو تازہ وضو سے گذارتے تھے۔

چہل کاف پڑھنے والے کو چاہیئے کہ آئے ہوئے بدھ وار کو پہلے غسل کرکے پاک جامہ پہن کر پھر دوگانہ نماز باترتیب مذکورہ ادا کرے۔ پھر ایک ہزار بار درود شریف مشہور پڑھے۔اگر باراں روز کوئی شخص چلہ میں رہے، تو یاراں صد (۱۱۰۰) بار پڑھے۔ پھر ختم ہونے چلہ پہلے کے اخیر بھی ایک ہزار بار درود شریف مشہور پڑھ کر دوگانہ نفل ادا کرے۔اور اُن کا ثواب حضرت غوث الاعظم قبلہ عالم کے روح مبارک کو بخشے۔

اگر کوئی دوسرا چلہ کرنا چاہے، تو اکیس روز کا کرے اور کلام مذکور اکیس صد بار (۲۱۰۰) روزانہ مذکورہ بالا ترتیب سے پڑھے۔اگر کوئی شخص تیسرا چلہ کرنا چاہے تو چہل و یک (۴۱) روز کا کرے اور مذکورہ کلام چہل و یک صد (۴۱۰۰) بار روزانہ مذکورہ بالا ترتیب سے پڑھے۔کیونکہ متقدمین مشائخ نے اسی طریقہ پر کلام مبارک کو پڑھ کر فیض و شرف حاصل کئے ہیں۔ مگر خصوصاً ہر ایک قسم کی پرہیزگاری اور پاکیزگی ہونی چاہیئے۔

اجازتِ قصیدہ غوثیہ

اے عزیز! اب اس جگہ ترتیب و اجازت قصیدہ غوثیہ شریف کے پڑھنے کی تحریر کی جاتی ہے۔ اگر کوئی شخص قصیدہ شریف کو پڑھنا چاہے تو اس کو اختیار ہے کہ پہلے ہر ایک قسم کے کھانے پینے اور زبان و لباس و چال چلن وغیرہ وغیرہ سے پرہیزگاری اختیار کرے۔ پھر آئے ہوئے روز بدھ وار بوقت اول کلام قصیدہ شریف کو پڑھنا شروع کرے۔ مگر اس سے پہلے غسل کرکے دوگانہ نماز نفل ادا کرے۔اور ان کا ثواب آنحضرت غوث اعظم قبلہ عالم موصوف کے روح مبارک بخشے۔ پھر ایک ہزار بار درود شریف مشہور پڑھے۔ پھر چلہ

Marfat.com

گیارہ ۱۱ روز کے درمیان روزانہ گیارہ مرتبہ قصیدہ شریف کو پڑھا کرے۔ اگر روزانہ قصیدہ شریفہ کی منزل ختم ہوئے کے بعد کچھ وقت باقی رہ جاوے تو ثُمَّ اَنْزَلَ تا عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۵ تک جتنی بار پڑھ سکے، پڑھے، اس کو اختیار ہے کہ جب گیارہ ۱۱ روز کا چلّہ ختم کر چکے تو ایک بار روزانہ کم کرتا جاوے۔ حتّٰی کہ جب ایک دفعہ پر پہنچے تو بوقت عشا یا سحر کی نماز کے بعد غسل کر کے پڑھے۔ اگر ایسا نہ کر سکے تو تازہ وضو کر کے پڑھے، تو بہتر ہے مگر یہ طریقہ بہت سہل ہے۔ اگر صاحبِ ہمت کوئی شخص ہو تو روزانہ ایک دفعہ زیادہ کرتا جائے، تا اکیس مرتبہ اکیس روز تک پہنچ جائے، مذکورہ بالا طریقہ سے پھر ایک مرتبہ روزانہ کم کرتے ہوئے ایک مرتبہ کے اوپر روزانہ مقررہ رکھے۔ انشاء اللہ واثق امید ہے کہ خداوند کریم کے فضل و کرم سے آنحضرت قبلہ عالم غوث اعظم در خواب جلوہ گری سے مذکورہ بالا کلام پڑھنے والے کو پورے طور سے آگاہی فرمائیں گے۔ فقط والسّلام۔ مسنون السّلام۔

اَللّٰہُ — دُعا برائے دفع وَباء وطاعون — مُحَمَّدٌ

تنبیہ

برادرانِ دینی! از راہِ کرم و مہربانی اس دعا کو زمین پر نہ رکھیں۔ اور بے ادبی سے بچائیں۔ اور باوضو پڑھیں اور نہایت عجز و انکساری کے ساتھ باری تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ، یہ بلاء دُور ہو۔

مروی ہے کہ اس دعائے متبرکہ کو ایک دفعہ اور اس کے بعد سات دفعہ سورۂ اخلاص پڑھ کر اوپر گوسفند کے دَم کرے اور اس گوسفند کو ذبح کر کے اس کا گوشت یا آبِ گوشت جس کسی کو کھلا دے، حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے اس کو وبائے طاعون سے محفوظ رکھے۔

روایت ہے کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام کے زمانہ میں مرض وبا و طاعون سخت واقع

Marfat.com

ہوا تھا۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سن کر ملول ہوئے۔ اور سر مبارک سجدہ میں رکھ کر درگاہِ رب العزت میں زاری کی۔ ناگاہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ دعا لائے۔ اور فرمایا کہ جو شخص اس دعا کو پڑھے، وبا اس سے دور ہو۔ اور جس مکان میں یہ دعا ہو، وہ مکان وبا و طاعون اور موت مفاجات سے محفوظ رہے۔

دعائے معظم و مکرم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا مُزَيِّنُ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا خَالِقُ يَا رَازِقُ يَا دَائِمُ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا ذَا النِّعْمَةِ السَّابِقَةِ يَا ذَا الْكَرَامَةِ الظَّاهِرَةِ يَا ذَا الْحُجَّةِ الْبَالِغَةِ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا مَلِيْكُ لَا يُرَامُ يَا عَزِيْزُ لَا يُضَامُ يَا قَيُّوْمُ لَا يَنَامُ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا حَيُّ لَا يَمُوْتُ يَا صَمَدُ لَا يُطْعَمُ يَا غَنِيُّ لَا يَفْتَقِرُ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا عَالِمُ لَا يَنْسٰى يَا بَاقِيْ لَا يَفْنٰى يَا دَائِمُ لَا يَزُوْلُ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا اَرْحَمَ مِنْ كُلِّ رَحِيْمٍ يَا اَعْلَمَ مِنْ كُلِّ عَلِيْمٍ يَا اَحْكَمَ مِنْ كُلِّ حَكِيْمٍ يَا اَقْدَمَ مِنْ كُلِّ قَدِيْمٍ يَا اَعْظَمَ مِنْ كُلِّ عَظِيْمٍ يَا اَكْرَمَ مِنْ كُلِّ كَرِيْمٍ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ يَا مَنْ هُوَ

Marfat.com

فِي سُلْطَانِهٖ قَدِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ ذَاتِهٖ قَدِيْمٌ يَا مَنْ
هُوَ فِيْ عِلْمِهٖ مُحِيْطٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ عِزَّتِهٖ لَطِيْفٌ يَا مَنْ هُوَ
فِيْ لُطْفِهٖ شَرِيْفٌ يَا مَنْ هُوَ فِيْ مُلْكِهٖ غَنِيٌّ خَلِّصْنَا مِنَ
الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
اَلْاَمَانُ يَا مَنْ هُوَ يَرْهَبُ اِلَيْهِ الْعَالِمُوْنَ يَا مَنْ عَلَيْهِ
يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَرْغَبُ الزَّاهِدُوْنَ يَا
مَنْ اِلَيْهِ يَلْجَاُ الْمُلْجَاُوْنَ يَا مَنْ اِلَيْهِ يَتَضَرَّعُ الْمُذْنِبُوْنَ
خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
اَلْاَمَانُ وَنَسْئَلُكَ بِاَسْمَائِكَ يَا عَالِمُ يَا فَاِيُّ يَا حَاكِمُ يَا عَفُوُّ
يَا غَفُوْرُ يَا شَكُوْرُ يَا صَبُوْرُ يَا وَدُوْدُ يَا رَءُوْفُ يَا نُوْرُ يَا
قُدُّوْسُ يَا قَيُّوْمُ يَا سَمِيْعُ يَا مُرْتَفِعُ يَا شَفِيْعُ يَا بَدِيْعُ يَا وَاسِعُ
يَا حَافِظُ يَا مُغِيْثُ يَا مُمِيْتُ يَا خَالِقَ النُّوْرِ يَا نُوْرُ قَبْلَ كُلِّ
نُوْرٍ يَا نُوْرُ بَعْدَ كُلِّ نُوْرٍ يَا نُوْرُ مَعَ كُلِّ نُوْرٍ خَلِّصْنَا مِنَ
الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
يَا مَنْ هُوَ فِعْلُهٗ فَضْلٌ يَا مَنْ هُوَ ذِكْرُهٗ حُلْوٌ يَا مَنْ هُوَ اِسْمُهٗ
لَذِيْذٌ يَا مَنْ هُوَ مُلْكُهٗ قَدِيْمٌ يَا مَنْ هُوَ قَوْلُهٗ لَطِيْفٌ يَا مَنْ
هُوَ عَطَاءُهٗ شَرِيْفٌ يَا مَنْ اَمْرُهٗ حُكْمٌ يَا مَنْ هُوَ عَذَابُهٗ عَدْلٌ
خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَالْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ
اَلْاَمَانُ يَا مَنْ هُوَ فِي الْاَمْوَاتِ قُدْرَتُهٗ يَا مَنْ هُوَ فِي الْقُبُوْرِ
قَضَآءُهٗ يَا مَنْ هُوَ فِي الْقِيَامَةِ حِكْمَتُهٗ يَا مَنْ فِي الْمَوْقِفِ
هَيْبَتُهٗ يَا مَنْ هُوَ فِي النَّارِ عَذَابُهٗ يَا مَنْ هُوَ فِي الْعُقُوْبَةِ

Marfat.com

عَدْلُهٗ يَا مَنْ هُوَ فِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهٗ خَلِّصْنَا مِنَ الطَّاعُوْنِ وَ
الْوَبَآءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اللّٰهُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَلْاَمَانُ اَللّٰهُمَّ اِنَّا
نَسْئَلُكَ يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ يَا اٰخِرَ الْاٰخِرِيْنَ يَا مَنْ هُوَ اَرْحَمُ
الرَّاحِمِيْنَ ۞ نَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَآءِ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَالَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ يَا مَنْ اَنْتَ الَّذِيْ نَجَّيْتَ اِبْرٰهِيْمَ
يَا مَنْ اَنْتَ الَّذِيْ كَشَفَ الضُّرَّ عَنْ اَيُّوْبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ وَهَبْتَ
لَهٗ وَاَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَ ذِكْرٰى لِلْعَابِدِيْنَ
يَا مَنْ اَنْتَ الَّذِيْ سَمِعْتَ نِدَآءَ زَكَرِيَّا وَوَهَبْتَ لَهٗ فِي الْكِبَرِ
غُلَامًا زَكِيًّا ۔ يَا مَنْ اَنْتَ الَّذِيْ مَنَنْتَ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ
وَ نَجَّيْتَهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۞ يَا مَنْ اَنْتَ الَّذِيْ
اَخْرَجْتَ يُوْسُفَ مِنَ الْجُبِّ وَالسِّجْنِ وَيَا مَنْ اَنْتَ الَّذِيْ رَدَدْتَ
عَلٰى يَعْقُوْبَ بَصَرَهٗ بَعْدَ اَنِ ابْيَضَّ اَنْ تُنَجِّيَنَا مِنْ شَرِّ الطَّاعُوْنِ
وَالْوَبَآءِ ۞ اٰفَةِ الدُّنْيَا وَتُجِيْرَنَا مِنْ عَذَابٍ وَتُنْقِذَنَا مِنْ اَهْوَالِ
الْقِيَامَةِ وَتُسَلِّمَنَا مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَاَنْ تُدْخِلَنَا الْجَنَّةَ ۞
اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ وَاَنْتَ الْقَوِيُّ وَنَحْنُ الضَّعِيْفُ
وَاَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفَقِيْرُ وَاَنْتَ الْغَفُوْرُ وَنَحْنُ الْخَاطِئُ
وَاَنْتَ الْبَاقِيْ وَنَحْنُ الْفَانِيْ وَاَنْتَ الْمُعْطِيْ وَنَحْنُ السَّآئِلُ وَاَنْتَ
الْبَاعِثُ وَنَحْنُ الْمَبْعُوْثُ وَاَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَنَحْنُ
عِبَادٌ سَوْفَ نَمُوْتُ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ بِعَفْوِكَ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ
بِرَحْمَتِكَ وَارْزُقْنَا النَّظْرَ اِلٰى لِقَآءِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ فِي
الْاٰخِرَةِ بِكَرَمِكَ وَاصْرِفْ عَنَّا الْوَبَآءَ وَ الطَّاعُوْنَ فِي الدُّنْيَا

Marfat.com

بِفَضْلِكَ وَاغْفِرْلَنَا وَلِاٰبَآئِنَا وَلِاُمَّهٰتِنَا وَلِاَوْلَادِنَا وَاَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَلِجَمِيْعِ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ عَامَّةً اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ه وَبِالْاِجَابَةِ
جَدِيْرٌ ه وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ ه يَا حَيُّ
يَا قَيُّوْمُ ه بِحَقِّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ
مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ه اٰمِيْن يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ه

(کتاب الرحمۃ للعلامہ السیوطی ص۹۶ مصری)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ
دَآءٍ وَّدَوَآءٍ بِعَدَدِ كُلِّ عِلَّةٍ وَّشِفَآءٍ ط برائے دفع وبا و طاعون صد دفعہ۔

(روح البیان ص۱۵۲ ج ۴)

الرحمٰن	اللہ						الکافی	اللہ
اللہ	م	و	ی	ق	ی	ح	ع	ح
	ح	م	و	ی	ق	ی		ی
	ی	ح	م	و	ی	ق		ق
	ق	ی	ح	م	و	ی		ی
	ی	ق	ی	ح	م	و		و
اللہ	و	ی	ق	ی	ح	م	ع	م
	۱۳۶	۱۳۳						۱۳۳

بحق کہیعص کیفیت

لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ه فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ
بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً وَّاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ

Marfat.com

اٰبَآئِنَا الْغَافِلُوْنَ ہ رَبِّ نَجِّنِیْ وَمَنْ مَّعِیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ہ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

لَنَشْفَاءُ بِالْكِرَامِ الثَّمَانِیَۃ اُطْفِیْ بِہَا حَرَّ الْوَبَاءِ النَّازِلَۃ
الْمُصْطَفٰی وَالْخُلَفَاءِ الْاَرْبَعَۃ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ وَاُمُّہُمَا الْفَاطِمَۃ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

الٰہی بحرمت حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ وبحرمت حضرت خواجہ محمد صادق سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ از آفت وبا، و طاعون نگہدار

دعائے دافع طاعون

محدث ابوالفرج ابن جوزی حنبلی نے اپنی کتاب یا قوتۃ الوعظ والموعظ مطبوعہ مصر میں رسالہ شفاء کبریٰ زادہ سے نقل کیا ہے کہ ایک زمانہ میں شہر بغداد میں طاعون کی یہ کثرت ہوئی کہ صرف بچے حافظ بارہ ہزار مرے۔ اور دوسرے بوڑھوں اور جوان زن و مرد کا شمار ہی نہیں لیکن صرف ایک گھر مبارک نامی سوداگر کا طاعون سے محفوظ رہا، اس پر خلیفۂ وقت نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارا گھر طاعون سے محفوظ رہا۔ حالانکہ کوئی گھر بغداد میں ایسا نہیں ہے جس کو طاعون سے صدمہ نہ پہنچا ہو۔ اس نے کہا کہ مجھ کو ایک دعا حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ سے پہنچی ہے کہ جو اس کو باوضو پڑھے، یا اپنے پاس رکھے یا جس گھر میں ہو انشاء اللہ تعالیٰ وہ محفوظ رہیں گے۔ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہ

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِعَدَدِ خَلْقِكَ بِعِزَّۃِ عَرْشِكَ بِرِضَاءِ نَفْسِكَ بِنُوْرِ وَجْھِكَ بِمَبْلَغِ عِلْمِكَ بِغَایَۃِ قُدْرَتِكَ بِبَسْطِ قُدْرَتِكَ بِحَقِّ

Marfat.com

حَقِيقَةِ شُكْرِكَ بِمُنْتَهٰى رَحْمَتِكَ بِإِدْرَاكِ مَشِيَّتِكَ بِكُلِّيَّةِ ذَاتِكَ
بِكُلِّ صِفَاتِكَ بِتَمَامِ وَصْفِكَ بِنِهَايَةِ أَسْمَآئِكَ بِمَكْنُوْنِ
سِرِّكَ بِجَمِيْلِ سِتْرَتِكَ بِجَزْبِلِ سِرِّكَ بِكَمَالِ مَنِّكَ بِفَيْضِ
جُوْدِكَ بِشَدِيْدِ غَضَبِكَ بِسَابِقِ رَحْمَتِكَ بِأَعْدَادِ كَلِمَاتِكَ بِغَايَةِ
بُلُوْغِكَ بِتَفْرِيْدِ فَرْدَانِيَّتِكَ بِتَوْحِيْدِ وَحْدَانِيَّتِكَ بِبَقَآءِ
بَقَآئِكَ بِسِرِّ مَدِيَّةِ أَوْقَاتِكَ بِعِزَّةِ رُبُوْبِيَّتِكَ بِعَظْمَةِ كِبْرِيَآئِكَ
بِجَاهِكَ بِجَلَالِكَ بِكَمَالِكَ بِأَفْعَالِكَ بِأَنْعَامِكَ بِسِيَادَتِكَ
بِمَلَكُوْتِيَّتِكَ بِجَبَّارِيَّتِكَ بِمَنَانِيَّتِكَ بِعَطْفِكَ بِلُطْفِكَ
بِسِرِّكَ بِإِحْسَانِكَ بِحَقِّكَ أَنْ تَجْعَلَ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّشِفَآءً
مِّنَ الْهُمُوْمِ وَالْغُمُوْمِ وَالْوَبَآءِ وَالْبَلَآءِ وَالْعَنَآءِ وَجَمِيْعِ الْآفَاتِ
وَالْعَاهَاتِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَبِحَقِّ طٰهٰ
وَيٰسٓ وَحٰمٓ وَبِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ وَبِحَقِّ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝
بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

نعت شریف

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اے خوشا جانے کہ دارد از صفا — می برد فیض از درودِ مصطفٰے
مصطفٰے آں آفتابِ لامکاں — مصطفٰے آں گنجِ اسرارِ نہاں
آں شعشعِ اخترِ برجِ فلاح — زاں منور چہرۂ دُرجِ فلاح
آں گلِ سیرابِ گلزارِ عرب — آنکہ زد گرم است بازارِ عرب

Marfat.com

از رسالت تارد ابرد سر فگند — زاں رواں شد شاں اہلِ دیں بلند

از نبوّت تاکہ پوشیدہ او عبا — جان و دل گردند عُشّاق فدا

تا دہانش دید آب و زندگی — شد نہاں در ظلمت از شرمندگی،

آفتاب از نور رویش یک شرر — حلقہ گوشش در دندانش گوہر

چیست جنّت یک کنایہ زاں جمال او — چیست کوثر زاں تبسّم وصف حالِ او

چیست والشمس آیتے زاں ماہ رد — چیست واللّیل آیتے زاں مشک مُو

چیست گل عکسِ جمالِ رُئے اُو — چیست سنبل عنبرِ گیسوئے اُو

روح چہ بود بودی آں قدسی صفات — روح آں بر روح او دادن صلوات

چیست یادِ اُو حیات جاوداں — بے گماں از ما درودش ہر زماں

از درودش پے بری در ہر چہ ہست — ہم ازاں یابی بقربِ دوست دست

از درودش راہبری در سرّ ذات — ور درودِ او کنی حل مشکلات

از درودش برفروزد شمع جاں — کشف گردد بروے اسرار نہاں

از درودش در مقام دل رسی — ور درودش زود در منزل رسی

از درودش ہم ز شیطان جان بری — ور درودش وقتِ مرگ ایمان بُری

از درودش قفل جان بکشائدت — ور درودش زنگ دل بزدائدت

باز اے دل بزمِ جان پُر نور کن — ور درودش مُلک جان معمور کن

پس بدہ صلوات از حسنِ صفا — بر جمال زاں جانفزائے مصطفٰے

خوش درآمد بزم اخلاص قبول — پس بدہ صلوات بر روح رسول

ترک دنیائے پر آفات دہ — بر جمالِ مصطفٰے صلوات دہ

السّلام اے سروِ بستانِ عرب — السّلام اے ماہ کیوانِ عرب

السّلام اے سروِ نازِ باغ جناں — السّلام اے شہبازِ لا مکاں

Marfat.com

السلام اے شاخ شمشادِ وجود — السلام اے سروِ آزادِ وجود
السلام اے آفتابِ کائنات — السلام اے ذاتِ قدسی صفات
السلام اے شاہِ دولت برمزید — السلام اے برتر از عرش مجید
السلام اے خواجہ کون و مکاں — السلام اے سیّد آخر زماں
السلام اے نورِ عرش خاکپات — السلام اے جانِ درویشاں فدایت
السلام اے غنچۂ گلزارِ جان — السلام اے رونقِ بازارِ جان
السلام اے طائرِ برجِ وجود — السلام اے گوہرِ درجِ وجود
السلام اے از تو عالم باطرب — السلام اے نورِ تابانِ عرب
اے گلِ برگِ گلزارِ عرب — جانِ عشاق از جمالش باطرب
تا بود جان مرغ دامت باد دل — غرقہ در بحرِ سلامت باد دل
از سلامت دل پر از اقبال باد — وز سلامت جانِ ما خوشحال باد

چوں از عطرِ نعت نسرین سلام
شد خوشی عشاق را مشکیں مشام

+

بر موقع ولادت مبارکہ قبلہ عالم حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مبارک ہو وہ شہ پردے سے باہر آنے والا ہے — گدائی کو زمانہ سے جس کے در پر آنے والا ہے
کہو پروانوں سے شمع ہدایت اب چمکنے والی ہے — خبر دو بلبلوں کو وہ گل تر آنے والا ہے
چکوروں سے کہو ماہ دل آرا جلوہ گر ہو گا — خبر ذرّوں کو دو ماہِ منور آنے والا ہے
کہاں ہیں ٹوٹی امیدیں کہاں ہیں بے سہارے دل — کہ وہ فریاد رس بے کس کا یاور آنے والا ہے

Marfat.com

ٹھکانا بے ٹھکانوں کا سہارا بے سہاروں کا
غریبوں کی مدد بیکس کا یاور آنے والا ہے

فقیروں سے کو ہو حاضر جو مانگیں گے وہ پائیں گے
کہ سلطان زمان محتاج پروَر آنے والا ہے

بر آئیں گی مرادیں حسرتیں ہو جائیں گی پوری
کہ وہ مختار دین و دنیا کا راہبر آنے والا ہے

یہ سامان ہو رہے تھے مدتوں سے جس کی آمد کے
وہ شاہ وقت باصد شوکت و فر آنے والا ہے

وہ آتا ہے کہ جس کا فدا ہے عالم بالا
وہ آتا ہے کہ دل عالم کا جس پر آنے والا ہے

مبارک دردمندوں کو ہو مژدہ بے قراروں کو
قرارِ دل شکیبِ جانِ مضطر آنے والا ہے

نہ کیوں ذرّوں کو لمعت کہ چمکا آخر قسمت
سحر ہوتی ہے خورشید منوّر آنے والا ہے

+

غزل دیگر

نہ کیوں ان کی طرف اللہ اللہ سو سو پیار سے دیکھے
جو آنکھیں اپنی جلتی ہیں نبیؐ کے آستانے سے

کوئی فردوس ہو یا خلد بریں ہو ہم کو غرض مطلب
لگایا اب تو بستر آپ ہی کے آستانے سے

تمہارے در کے ٹکڑوں سے پڑا پلتا ہے اک عالم
گذارہ سب کا ہوتا ہے اُسی محتاج خانے سے

زمین تھوڑی سی دیجئے بہر مدفن اپنے کوچہ میں
لگا دیجئے میرے آقا مری مٹی ٹھکانے سے

بلا لیجئے در اقدس پہ اپنے اس گدا گر کو
پھرے کب تک ذلیل و خوار در در بے ٹھکانے سے

+

Marfat.com

حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے استمداد

از سیہ بختی بہ چشم حال دارم روزِ بد
چار سوئے دل گرفتہ فوجِ غم بے حد و عد
نیست ہنگام نوائیب غیر ذاتت مستند
چشم دارم از نگاہِ لطف تو ہر صمد

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

اے نگاہت قفل دشوارے عالم را کلید
خود عیاں می بینم آنجا لیک کس نتواں شنید
وا دریغا بستہ شد از چار سوئے باب امید
خستگی از حد گذشتہ چارہ ام شد ناپدید

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

تخم تدبیرے کہ اندر کشت عالم کاشتند
کاشتکاراں از نمویش یاسہا برداشتند
آخر الامر ایں مرض چوں لادوا پنداشتند
چارہ سازاں چارہ سازی را بنو جگذاشتند

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

داد و داد از دستِ بے داد حوادث داد داد
کیستم در بحرِ غم از تلاطم افتاد
کشت امید از پامال مصائب شد مباد
آمدم سوئیت الغرض حال و انجاح مراد

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

بندگانت را کمینہ بندہ ام قربان شوم
از خطا و جرم بس آگندہ ام قربان شوم
از ندامت سر بہ بیش افگندہ ام قربان شوم
شد بدل از گریہ یکسر خندہ ام قربان شوم

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

بستگی ہا را کشاد از حق بدست پاک تست
آنکہ ہمسر شد بادجِ چرخ پست خاک تست
مطمئن از ہول محشر بندۂ بے باک تست
با دب حاضر بباب عالیت غم ناک تست

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

Marfat.com

درد دل را خاک کوئی پاک تو خاک شفاعت — دردِ نام نام بت اعلال روحی را دواست
یک نگاہ لطف تو صد عقدہ مشکل کشاست — رو بتو آوردیم دانم مرا حاجت رواست

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

اے بروں از حد دانش رتبہ والائے تو — خلعتِ فضل الٰہی راست بر بالائے تو
ایستادہ بندۂ بے برگ و بے کالائے تو — ریزہ دارد ہوس از خوان پر آلائے تو

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

رو سپیدہ چشم دارم با سیاہ کاری دریغ — آبروئے خویش خواہم با ہمہ خواری دریغ
دہر و بس ناتوانم با گران باری دریغ — دارم از خفیہ بختی چشم بیداری بے دریغ

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

ای من و صد ہم چو من بادائے فدائے روئے تو — کیست در عالم کہ روئے دل ندارد سوئے تو
در طریق است طوافِ کعبہ طواف کوئے تو — شد نجاتم را برت از قوت بازوئے تو

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

مضمحل افسردہ خاطر سینہ دم محزون — آں کہ با سوئے عملہا نامزد شد با حسن
بے کس و بے چارہ پژمردہ جان خستہ تن — چارہ جو آمد بہر رب ذو المنن

المدد یا شیخ احمد یا مجدد المدد

قصیدۂ مبارکہ در شان حضرت مجدد الف ثانیؒ از حافظ فتح محمد حقیر دہلویؒ

ہوا ہوں جب سے دیوانہ مجدد الف ثانی کا — میں ہوں مشہور مستانہ مجدد الف ثانی کا
چلو اے تشنگانِ بادۂ وحدت پئو چل کر — رواں ہے فیض مے خانہ مجدد الف ثانی کا

Marfat.com

وہ فاروقی نسب ہیں مشرب ان کا نقشبندی ہے — طریقہ ہے شریفانہ مجدد الف ثانی کا
وہ شمع دین احمد ہیں اور احمد ہے نام اُن کا — دلِ عالم پروانہ مجدد الف ثانی کا
محبت جن کو اہل اللہ سے ہوگی وہی دل سے — سُنا کرتے ہیں افسانہ مجدد الف ثانی کا
سلاسل چار ہیں جو سب کے سب آپس میں یک دل ہیں — نہیں ہے کوئی بیگانہ مجدد الف ثانی کا
خودی سے دور ہے ہر دم رہا کرتا ہے وہ بیخود — پیا ہے جس نے پیمانہ مجدد الف ثانی کا
خُدا اور مصطفیٰ کا اور وہ ہے اصحاب کا پیرو — بجا لاوے جو فرمانہ مجدد الف ثانی کا

حقیر اہل قیامت کہیں گے دیکھ کر مجھ کو
وُہ دیکھو آیا دیوانہ مجدد الف ثانی کا

+

معروضہ بخدمت حضرت قیوم ثانی از شیخ عبدالاحد

در گل از رنگِ تو اثر یافتہ ایم — بلبل از بُوئے تو چو شد خبر یافتہ ایم
سرد پا سوختہ یک داغ دل افروختہ ایم — ابر ریختہ چوں شمع گوہر یافتہ ایم
نازمی کند از تربتِ فرہاد ہنوز — ما ز شیریں دہاں طرفہ اثر یافتہ ایم

دل بہر نقش نہ بندیم برنگِ وحدت
نقشبندیست کز و فیض نظر یافتہ ایم

حضرت قیوم رابع خلیفۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ نے آخری نماز ادا کی تو فرمایا کہ اس وقت مجھ پر عرش کا انکشاف ہوا ہے۔ میری اور میرے موجودہ یاروں کی نماز عرش پر واقع ہوئی ہے۔ آنحضرت کی نماز از روئے باطن ہمیشہ عرش پر ادا ہوا کرتی تھی۔ لیکن یہ بشارت اس وقت اور یاروں کے حق میں بھی فرمائی۔ آنحضرت رضی

Marfat.com

اللہ عنہ پیر کے دن دوپہر کے وقت ۹ ربیع الاول ۱۰۹۷ھ ہجری کو جہان سے فردوسِ اعلیٰ میں تشریف فرما ہوئے وصال کے وقت آنحضرت مسکرا رہے تھے۔ چاروں طرف سے آہ و فغاں ہونے لگا:

فغاں افتاد در عالم ز ہر سو — کہ ختم اولیاء از اولیا رفت
در ارشاد بستہ شد ہدایت — چوں آن راہ حقیقت رہنما رفت
نجاتِ طالباں چوں بود مقصود — ہماناں بہر ایں نزد خدا رفت
دل اندر سینہ ام دیوانہ اشں بود — ز دست غم نمیدانم کجا رفت
ز ختم اولیاء نہ سال افگند — پس انگہ گفت ختم اولیا رفت
مہیں فرزند احمد خواجہ معصوم — نسیم آسایان گلشن سرا رفت
چرا صبح قیامت بر نیاید — کز ین ظلمت کدہ شمع ہا رفت
بقا باللہ فانی بود فی اللہ — ازیں دار الفنا سوئے بقا رفت

بسال تسع تسعین ز الف ثانی
چنیں فرزند شاہِ اولیا رفت

*

نصف شنبہ نہم ربیع الاول مسیح — دنیا رحلت نمود سجدا پیوست بجنت
خوا بید خلوت بگزید از مایان ملول — شد ماہ با خلوت آہ کہ شد مقام قومیت
حضرت مروج الشریعت نے یہ تاریخ کہی — ھو عند ملیک مقتدر
عالمگیر بادشاہ نے یہ تاریخ کہی ہے — نور عالم برفت عالم تاریک شد

*

مرشدی گر کلک قضا — نام پاکش را بہ معصومی رقم
اے کہ در سایہ نشیند آفتاب — قد او آنجا کہ افراز د علم

Marfat.com

میزد ذکرے بروئے احسانِ او　　کاسہ دریوزہ گردد جام جم
چشم ہمت را زدنیا بست و زد　　چوں فزائے گلبن رضوان قدم
خواند تاریخش زدل امّ الکتاب
نور بہارے شد بہ گلزارے ارم

✣

چراغِ خاندان شرع اسلام　　فروغ دین احمد خواجہ معصوم
بسوئے گلشنِ جنّت قدم زد　　ازیں ویرانہ آباد کہن بوم
دلم از گفتم از سال وصالش　　ندا آمد زعالم رفت معصوم
قیوم زمان خلیفۃ اللہ　　دانندۂ سرّہائے مکتوم
در دائرہ وجودِ نابود　　بودش بہ جہان مثال معدوم
نقّاش از بصفحۂ کون　　نقشے بہ ازو نہ کردہ مرقوم
اسرارِ صفاتِ ذاتِ والا　　حقّا کہ جز او نہ کردہ مفہوم
خورد او بر ربیع الاول ماہ　　چوں شاہِ رسل رحیق مختوم
چابک قدم بکوہِ وحدت　　ہرگز بہ ازو نہ گشتہ معلوم
تاریخ وصال او خرد گفت　　رفتہ زجہاں امام معصوم
غریو از شش جہت برخواست آنم
کہ مرغ گلشنِ حق گشتہ معلوم

✣

ازیں زنداں فانی درگذشتہ　　شہے کیں نہ طبق را بود پیر نوش
زداغِ غم بہ صحرا رو نہادہ　　چو لالہ ناز نیلان خانہ بردوش
جہان را آتشِ خرمن افگند　　خود اندر خلوت وصلش ہم آغوش

Marfat.com

بساکیں خانماں برباد دادہ　　بساکیں رفتہ رفتہ از ہوش
سپٹے تالوت آں قطب زمانہ　　چو رعد نعرہ زن احباب در جوش
نبات النعش شد امروز بیہات　　ہماں مجمع کہ سرایں دیدش دوش

در پیر مغاں بستند افسوس
کنوں گویند کہ میخانہ درگو نوش

*

بیا اے سخن در زمن یاد کیر　　حدیث عجب از امام کبیر
خدا نام آں نامدار بلند　　نہادہ شاہ عارفاں نقشبند
بہ محبوبیت حق گواہی دہند　　بہ قیومیت آسماں سرنہند

نگین ید خاتم انبیاء
کنوں دارد ایں خسرو ادلیاء

*

گرچہ ہستم احرار عزیزے　　محب قادری آفاق سیری
نہ از بندیم من نہ از نصیری　　ولے از جان و دل ہستم زبیری

زبیرتم زبیرتم زبیری
زبیراں آفتاب شرع دیں است　　بجائے مصطفیٰ او جانشیں است
بصدر قرب رب العلمین است　　غلام درگہش را درد ایں است

زبیرتم زبیرتم زبیری
بقین کان قطب الاقطاب زمانہ　　بعصر خویش قیوم زمانہ
بود رونق دہ ایں کارخانہ　　بجان و دل ہمیں دارم نشانہ

زبیرتم زبیرتم زبیری

Marfat.com

بغفلت ساز ما دستگیری یقیں دانم کہ پیری دستگیری
جوان بختم بکن عین پیری نگہ دارم زبیری و ظہیری
زبیریم زبیریم زبیری

غلام حضرت خواجہ زبیرم بہ عشقش مائل و فارغ ز غیرم
بہ صاحب رازہا در ذکر خیرم ز عبدالقادر احرار و عزیرم
و بیریم زبیریم زبیری

تا کہ منم زندہ درین کہنہ دیر بندۂ احرار غلام عزیر
کلب ابو القادر آفاق سیر بر ہمہ جن و بشر و وحش و طیر
پیر کبیر است محمد زبیر

ہم چو مجدد بود او راہنما ثانی معصوم بہ نشو و نما
بعد شہے خواجہ جی باصفا بر سر سجادہ دین مقتدا
پیر کبیر است محمد زبیر

مجمع گنجینہ اسرار اوست مطلعِ سرچشمۂ انوار اوست
شب ہمہ ذاکر و بیدار اوست عارفِ کامل شہِ دیندار اوست
پیرِ کبیر است محمد زبیر

ازاں شہ دیگر کنم ذکر خیر آنکہ بحق مائل و فارغ ز غیر
ہست یقین کامل آفاق سیر دستِ مرا گیر نمانم بغیر
پیر کبیر است محمد زبیر

Marfat.com

غزل نوع دیگر

خدا اہل بصیرت را نماید ہر زمان صورت
نمے پوشد ز چشم اہل دید آں مہرباں صورت

بدیں حسن و بدیں خوبی و محبوبی و مطلوبی
چرا پوشد رخ زیبا چرا دارد نہاں صورت

ز ہر یک گل چو رنگ و بوئے گل گلزار دہد جلوہ
نماید او ز ہر یک جسم خاکی مثل جاں صورت

دریں جلوہ گاہ دیدہ دیدہ عالم
چنیں حسن و چناں خوبی چنیں شکل و چناں صورت

ز حسن و چہرہ تصویر صورت گر دہد جلوہ
ز روئے ہر گل رنگیں نماید باغباں صورت

بقائے نیست در دنیائے فانی اہل صورت را
کہ ایں صورت ہمی شد آخر از چشم جہاں صورت

گر از چشم تعلق صورتِ اوّل شود غائب
دگر پیدا کند از غیب خلّاق جہاں صورت

جہاں ہر وقت نقش تازہ می سازد عیاں ہندی
کند دور زمانہ تازہ ہر زمانے صورت

+

عرض بخدمت حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ

الا اے ہدہد فرخ سرفرازے سخندانی
کہ باد ابر سرست زیبندہ و بہیم سلیمانی

اے سرفرازی و سخندانی کے مبارک ہدہد! تمہارے سر پہ تاج سلیمانی زینت ہو۔

رساں احساں سلام عجز آنجائے بدرگاہے
کہ بگذارد در آنجا کلی در سجدہ پیشانی

احساں کی طرف سے عجز آموز سلام اس درگاہ میں پہنچانا، جہاں عقل کل سر بسجود ہوتی ہے۔

Marfat.com

امام المسلمین شیخ الشیوخ ہادی عالم
گرامی دودۂ فاروق را شمع است لمعانی

اس بارگاہ کے مسلمانوں کے امام شیخ الشیوخ جہان کے راہنما فاروق کے معزز گھرانے کے روشن شمع منور۔

امیر المومنین سلطانِ صدیقین زیبِ دین
محمد زبیر آں قیوم رابعہ مجدد ثانی

مومنین کے امیر صدیقوں کے بادشاہ دین کے زیب محمد زبیر قیوم رابع مجدد ثانی ہیں۔

رئیس الواصلین قائم مقام انبیائے دین
کہ تاج العارفین داولیاء را قبلۂ ثانی

واصلین کے سردار، انبیائے دین کے قائم مقام، عارفوں کے تاج اور اولیاء کے قبلۂ ثانی ہیں۔

برائے اتقیا اشرف و جیل اصفیاء سرور
نتیجۂ مرسلین و مظہر اسرار ربانی

پرہیزگاروں کے لئے باعث شرف اور اصفیاء کے سردار ہیں۔ مرسلین کے نتیجہ اور اسرار ربانی کے مظہر ہیں۔

ولایت را بود معدن حقیقت را بود مخزن
شریعت را بود ناصر طریقت را بود بانی

آنحضرت ولایت کی کان اور حقیقت کے خزانے ہیں۔ شریعت کے مددگار اور طریقت کے بانی ہیں۔

ز دانش مسند فیومیت را زینت تازہ
کہ تا نازل آمدہ در شان و آیات رحمانی

آنحضرت کے علم سے فیومیت کی مسند کو تازہ زینت حاصل ہے، جس کی شان میں رحمانی

Marfat.com

آیات نازل ہوتی ہیں۔

بود بیت نبوّت را قد او مصرع زیبا
عیاں زد مطلع انوار کیفیاتِ یزدانی

نبوت کے گھر کا عمدہ اڈہ اور مصرع زیبا ہیں۔ آنحضرت سے کیفیات یزدانی کا مطلع انوار ظاہر ہے۔

کسے نتواں زاں قیوم رابع راثنا کردن
کہ در اوصاف عاجز بود عربی و خاقانی

کوئی حضرت قیوم چہارم کی ثناء نہیں کرسکتا۔ عربی و خاقانی جیسے شاعر آنحضرت کی توصیف سے عاجز ہیں۔

میسّر نیست بعداز انبیاء کس را چنیں شانے
کہ او آمد امام الحق و ہم محبوبِ سُبحانی

انبیاء کو چھوڑ قیوم میں سے کسی کو یہ شان حاصل نہیں ہے۔ کیونکہ آنحضرت امام الحق بھی ہیں اور محبوب صمدانی بھی ہیں۔

غلط گفتم کہ ذاتِ پاک او را نیست فخر و شاں
ازیں عالی مقاماتے کہ در انفاس او دانی

میں نے غلط کہا ہے کہ اس ذات پاک کا فخر و شان نہیں۔ بلکہ جس قدر وہم و خیال میں آسکتا ہے، حضرت کے مقامات اعلیٰ ہیں۔

کمالاتِ رسالت را بود او جامع او لامع
صفات احمدی را مرلبسر در ذات او خوانی

آنحضرت کمالات رسالت کے جامع اور روشن کنندہ ہیں۔ جناب کی ذات میں صفات احمدی کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

Marfat.com

شہ قائم مقام انبیائے اولوالعزم آمد
معہ نائب مناب ایزد خلاق دو جہانی

آنجناب انبیاء اولوالعزم کے قائم مقام بادشاہ ہیں دونوں جہان کے خالق ایزد متعال کے نائب مناب ہیں۔

بدین و ملت از ذاتش بصلاح و رونق دیگر
بید موسیٰؑ بدم عیسیٰؑ بخوبی ہا کنعانی

دین و ملت کو آنحضرت کے علم کے سبب خاص سے ہی رونق و رواج حاصل ہے۔ یوں سمجھو کہ بلحاظ ہاتھ موسیٰؑ، بلحاظ دم عیسیٰؑ اور بلحاظ خوبی حضرت یوسفؑ ہیں۔

دلِ او ز مظہر نور تجلی از خدا یابی
ضمیرِ روشن او مورد آیات قرآنی

آنحضرت کا دل ہمیں نور کی تجلی کا مظہر ہے۔ اور ضمیر روشن آیاتِ قرآنی کے ورد ہونے کا مقام ہے۔

مبرا تر بود انفاسش از دنیا و ما فیہا
ملک پیشش نیارد کرد لاف پاک دامانی

آنحضرت کے انفاس دنیا و ما فیہا سے مبرا ہیں۔ فرشتہ آنجناب کے روبرو پاک دامانی کی لاف زنی نہیں کر سکتا ہے۔

برائے منصب خلت از و شد پایہ برتر
ز محبوبیت ذاتی بود یکتائے سبحانی

خلت کے منصب کی قدر آنجناب کے طفیل زیادہ ہو گئی ہے۔ بلحاظ محبوبیت یکتائے زمانہ ہیں۔

بہ زہد و ورع باشد ناز انفاس پاک او
بہ تقوی و صلاح از ذات او چون فخر انسانی

Marfat.com

آنحضرتؐ کے انفاس پاک بلحاظِ زہد و ورع ہمارے لئے باعث ناز ہیں اور ہمیں آنحضرتؐ کے تقویٰ و صالحیت پر فخر حاصل ہے۔

نجابت را زوالا گوہر او شرف حاصل
نقابت را زعالی نسبتش فخر و فراوانی

نجابت کو آنجناب کی والا گوہری کے سبب شرف حاصل ہے۔ اور نقابت کو آنجناب کی عالی نسبت کے سبب بہت فخر حاصل ہے۔

فروغ شمع بزم معرفت اعنی خدیو من
جمال حق کمال احمدی قیوم ربانی

بزم معرفت کی شمع کا فروغ یعنی میرے بادشاہ، جمال حق کمال احمدی قیوم ربانی۔

محمد عزیز و عبدقادر را سلام بکن
کہ ہستند آں دو نجم روشن خورشید پیشانی

محمد عزیز اور عبدالقادر کو میری طرف سے سلام دو وہ دونوں پیشانی والے روشن ستارے ہیں۔

بگو کز جوش استیلائے شوقِ آستاں بوسش
بر نگِ گل کند دل ہر زماں چاک گریبانی

آنحضرتؐ کے آستان بوسی کے غلبہ شوق کی وجہ سے دل ہر وقت پھول کی طرح گریباں چاک کرتا ہے۔

فلک رفعت جناب فیض پیرِ دستگیر من
ملک سیرت قدر قدرت خلیل کعبۂ ربانی

میرے پیرِ دستگیر کی آسمان جیسی بلند بارگاہ ہے اور آنحضرتؐ فرشتہ خصلت قدر قدرت اور ربانی کعبہ خلیل ہیں۔

چو ماہی ام کہ دور از آب بے قراری ہا
طپاں بر موجہائے رنگ آتشیں افتادہ ہمدانی

Marfat.com

میں ماہی بے آب کی طرح بے قرار ہوں۔ یوں سمجھو کہ میں انگاروں پر لوٹتا ہوں۔

دما دم چوں رگِ سیماب میدارم طپیدنہاں
چو مرغ نیم بسمل می نمائم پر و بال جنبانی

میں دمبدم پارے کی طرح تڑپتا ہوں اور نیم بسمل پرند کی طرح پر و بال پھڑپھڑاتا ہوں۔

برآں میدارشتم شوقِ جمالِ پائے بوسِ او
کہ در رمضان رسم خدمت محبوب سُبحانی

مجھے آں حضرت کی پابوسی کا شوق اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ میں اس محبوب سُبحانی کی خدمت میں ماہ رمضان میں پہنچ جاؤں۔

چوں بشنید ایں ارادہ را زمن علی محمد خان
بہ پیشم آمد و اظہار کرد از عجز و گریانی

جب اس میرے ارادے کی خبر علی محمد خان کو ہوئی، تو اس نے عاجزی و منت سماجت سے کہا۔

نمے شاید کہ از برکات ایں ایام متبرک
مراد مسلمین را ایں ہمہ محروم گردانی

کہ یہ مناسب نہیں کہ اب یہاں متبرک ایاموں کی برکت سے مجھے اور مسلمانوں کو محروم کریں۔

چوں زنہاں النجا آورد خان دوست فقراء
ازیں معنیٰ بماند از دولت خدمت بحر عرفانی

جب اس فقراء کے دوست خان نے اس طرح التجاء کی، اس واسطے میں آنحضرت کی دولت خدمت سے محروم رہ گیا۔

ہمہ از بعضے سعادتہا کہ حاصل می شد از خدمت
دریں ایام متبرک ازاں فیاضے دورانی

اس فیض زمان سے ان مبارک دنوں میں بعض سعادتیں صرف حاضر خدمت ہی ہو کر حاصل ہو

Marfat.com

سکتی ہے۔

کنوں مکاشفہائے خود را بے شک شبہ
بہ پیشِ قبلہ دیں منمایم داستاں رانی

اب میں اپنے مکاشفات بلا شک وشبہ اس قبلہ دین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔

بروز غرۂ رمضان فرح در مکاشفہ دام
زجسم من برآمد نور نہ آں شخص انسانی

ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو مجھ پر منکشف ہوا کہ میرے جسم سے نور نکلا ہے۔ لیکن وہ انسانی قالب نہیں۔

پس انگہ کہ در ہمہ ساعت ازاں قالب بیروں گشتہ
بہ پیش چشم ایں گرفتہ شکلِ انسانی

بعد ازاں آناً فاناً اس قالب سے ایک انسانی شکل نکل کر مجھ عاجز کے سامنے آئے۔ اور

در آمد در تکلم آنکہ من نفسِ تو می باشم
کنوں گردیدہ ام من بہرِ اندوزِ مسلمانی

کہنے لگے کہ میں تیرا نفس ہوں لیکن اب مجھے مسلمانی سے کچھ حصہ نصیب ہوا ہے۔

صلاحیت ازو پیدا توجہ نام می یابم
فلاحیت اندو ظاہر چوں مقبولانِ ربانی

اس سے صلاحیت ٹپکتی ہے۔ اور اس میں توجہ نام پاتا ہوں۔ اور مقبولانِ ربانی کی طرح اس سے فلاحیت ظاہر ہوتی ہے۔

ازاں ساعت انانیت شدہ ہم سرکشی ہرگز
نمے آید زمن اے خسرو ملکِ خدادانی

اس وقت سے انانیت جاتی رہی ہے اور سرکشی بھی۔ بعد ازاں اے ملک خدادانی کے بادشاہ

Marfat.com

مجھ سے سرکشی نہیں ہوئی۔

زوال عین اثر الحال فوق الفوق محے بینم
بحالِ خویش می یابم کمال لطف سبحانی

میں اُسے عین زوال اور فوق الفوق حال کا اثر خیال کرتا ہوں۔ اور اپنی حالت پر لطفِ سبحانی بدرجہ کمال پاتا ہوں۔

گہے میدانم اعراض وجود خویش تا زیساں
کہ ملحق گشت گویا باوجود پاک جنابانی

کبھی میں جانتا ہوں کہ میرا وجود اس طرح بہشتی وجودِ پاک سے مِل گیا ہے، اور اصلی حالت کو چھوڑ گیا۔

پس شد در شب آدینہ قدمن چناں اطول
کہ نتواں کرد شرح ایں چنیں بسیار طولانی

بعد ازاں جمعہ کی رات میرا قد اتنا لمبا ہو گیا کہ اس کے طول کی شرح ہی نہیں ہو سکتی۔

میانہ سایہ او عالمے دیدم بہ چشم خود
در عین سایہ سر بافتم خورشید نورانی

اوس کے سایہ میں مَیں نے اپنی آنکھوں سے ایک جہان کو دیکھا۔ اور عین سر سایہ میں نورانی آفتاب کو دیکھا۔

بدیدم پرتو بر جان او اہل آں بک سر
دراں خورشید تاباں شہرہا و قصرہا دانی

میں نے اس کا پرتو سارے جہان پر پڑا ہوا دیکھا۔ اس چمکتی ہوئی سورج میں شہر اور محل موجود ہے۔

زمانے آمد الہام کہ اے نوراں باہستی
ہر آنکس کہ گردد بیعت را زان خوانی

کچھ دیر بعد مجھے الہام ہوا کہ ایک تو ہستی میں ہے، جس شخص کو تو بیعت کرے گا، گویا وہ ہم سے ہو گا۔

Marfat.com

بوقت از جناب سرورِ عالم توجہ را
کہ نتواں در قلم آورد شرحش از فراوانی

ایک وقت از جناب سرورِ عالم سے توجہ نصیب ہوئی کہ جس کی شرح بہ سبب کثرت احاطہ تحریر سے خارج ہے۔

بہ عنوانے کہ در حق بشر از باب می آید
بحال خویش دیدم بذل ناں ہمتائے ربانی

اس انسان کے حق میں جو تیرے دروازے سے آتا ہے، میں نے اپنی طرح اس ہمتائے ربانی کا بذلِ خاص دیکھا۔

چناں گشت از عنایات فراواں بر زبان جاری
کہ تو فرزندِ نورِ چشمی جسمی و جانی

بہ سبب کثرت عنایات زبان پر یوں جاری ہوا۔ کہ تو میرا فرزند اور میرا جسم و جانی نورِ چشم ہے۔

ازاں پس در تہجد خود مجدد الف ثانی ام
بساط سبز گسترده چو خضرای گلستانی

بعد ازاں میں تہجد میں خود مجدد الف ثانی ہوں۔ اور سبزہ باغ کی طرح بساط سبز بچھی ہوئی ہے۔

بر آں مسند نشستہ یافتم خود را ہماں ساعت
بآئینِ کہ بنشیند شاہ بر تخت جہانی

میں نے اپنے آپ کو اسی وقت اس مسند پر اس طرح بیٹھا ہوا پایا جس طرح کہ تخت جہاں بانی پر بادشاہ بیٹھا کرتے ہیں۔

دگر مسترشدیں من کہ بیند حالاتے
ز حیرت ہا بہ دل را فرد در قعر عمانی

مجھ سے ارشاد سیکھنے والے اُن حالات کو دیکھ کر بحرِ حیرت میں ڈوبے جاتے ہیں

Marfat.com

نمے آید کہ من بظہور توفیق وارادات

کہ نامنظور گردد در جنابِ پاک یزدانی

مجھ سے توفیق وارادت ظہور میں نہیں آئیں۔ کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی پاک جناب میں نامنظور نہ ہو جائے۔

سرانجامیکہ واصل جانبِ یزداں تواند شد

نمی آید سرانجام از ہوا و بے سروسامانی

وہ سامان جو یزدان کی طرف لا سکتا ہے، وہ بسبب بے سروسامانی سرانجام نہیں ہوتا۔

گرفتارِ تعجب ہم بمانند متکبر

فرو ہشتم بہائم وار در لذاتِ نفسانی

پھر میں متکبر کی طرح تعجب میں گرفتار ہوں۔ اور نفسانی لذتوں میں چوپایوں کی طرح مستغرق ہوں۔

چناں دارم امید واثق از انفاسِ قدسیہ

کہ گردد از دلِ من مرتفع خطراتِ شیطانی

مجھے انفاسِ قدسیہ سے یہ امید واثق ہے کہ میرے دل سے خطراتِ شیطانی اُٹھ جائیں گے۔

چو ایں فدوی زمان زاں بودن در خدمت والا

در ایام صیام از عنبہ چوں بیت ربانی

جب یہ فدوی خدمت والا میں حاضر تھا تو ماہ رمضان میں کعبہ کی سی دہلیز اور

بشارا تیکہ قدسیاں را آرزوئے او

بخود می یافتم زاں کعبہ معبود دوجہانی

معبودِ جہان کے کعبہ سے وہ بشارت حاصل کیا کرتا تھا جن کی آرزو فرشتوں کو بھی ہوا کرتی ہے۔

کنوں از مدت سہ سال زیں برکاتِ قدسیہ

محال خویشتن گردیدہ ام موسوم حرمانی

اب میں تین سال سے ان قدسیہ برکات سے محروم ہوگیا ہوں۔

Marfat.com

امید از فضل آں دارم کہ از دکرم بخشی
تلافی گذشتہ را بود از الطاف ارزانی

مجھے جناب کے فضل سے امید ہے کہ از راہِ کرم نوازش گذشتہ کی تلافی فرمائیں گے۔

بارشاداتِ کرم بنوازی احقر را
سر فخر مباہات تا ماہ برسانی

اگر ارشادات سے مجھ احقر کی نوازش فرمائیں، تو یہ سب فخر و ناز چاند تک پہنچ جائیگا۔

ورنہ خویشتن را بے نصیب دانم آں قبلہ
بیابم مہربانے تو کمتر زاں فراوانی

نہیں تو اب میں بے نصیب اپنے آپ کو جان لوں گا۔ اگر آپ کی مہربانی کو فراوان سے کم پاؤں۔

روانہ کردہ ام اکنوں بخدمت نور محمد را
کہ باشد از مریدانِ اخص ایں فدوی جانی

میں نے خدمت والا میں اپنے خاص الخاص مرید اور فدوی جانی نور محمد کو روانہ کیا ہے۔

سرافرازم کنی از دے مسترو شد نوازی ہا
جواب با صواب نامہ ام را باز را گردانی

امید ہے کہ مجھے آنجناب از دے غریب نوازی میرے نیاز نامہ کے جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

ازیں بس جز دعا دیگر چہ آید از من عاجز
بود قائم عالم تو خود قائم در جہانبانی

بعد ازاں مجھ عاجز سے سوائے دعا کے اور کیا ہو سکتا ہے۔ خدا کرے، آنجناب آخر تک جہان میں زندہ رہیں۔

تمامی دوستان خانقاہِ فیض منزل را

Marfat.com

رسد از من سلامِ شوق مسنون مسلمانی

فیض منزل تمامی خانقاہ کے تمام دوستوں کو میری طرف سے مسلمانی سلام قبول ہو۔

بادا کرد احسان عرصہ نشست پنجہ فرد آورد

امید فضل دارد از قیوم ربانی

امید ہے کہ اس شش پنجہ کے دھندے سے نجات دیں گے۔ اور مجھے درگاہ قیوم سے امیدوری ہے۔

مکتوب گرامی حضرت قیوم زمان در جواب ابوالفیض کمال الدین محمد احسان معصومی سرہندی

سلامِ ما رساں اے باد مقبولِ ربانی

کہ در کشف و کرامت نیست اورا در جہان ثانی

اے ہوا! ہمارا سلام اس مقبول ربانی کو پہنچا نا، جو جہاں بھر میں بلحاظ کشف و کرامات لاثانی ہے۔

بتاریخ ماہ شوال یوم پانزدہ رفتہ

بہ پیشِ چشم من نور محمد گشت نورانی

پندراں ماہ شوال کو نورانی شکل نور محمد میرے پاس آیا۔

چو نیکو گشت معلوم ز سوئے دوست می آید

سلامت را زبانش میل شکر افشانی

جب مجھے ٹھیک طور پر معلوم ہوا کہ یہ دوست کی طرف سے آرہا ہے۔ اور اس کی زبان تمہارے سلام سے شکر افشانی کرتی ہے۔

بہ مدت عرضہ دیدم محبت در خروش آمد

Marfat.com

کہ شرح حال خود بنوشتہ باشد مخلص جانی

اس کے ہاتھ میں تمہاری عرضی دیکھ کر محبت جوش زن ہوئی۔ کیونکہ اس میں مخلص جانی نے اپنے مفصل حالات درج کئے ہوئے تھے۔

کشودم عرضی رنگیں ترا گلزار معنی ہا
جوابش را مگر گوید دریں دم خسرو ثانی

میں نے تمہاری رنگین عرضی کو جو فی الحقیقت گلزار معنی تھے کھولا، اس کا جواب لکھنے کے لئے اب کوئی خسرو ثانی ہونا چاہیئے۔

نخستیں ورطہ اخلاص را تحریر نمودی
خدا میداند و میدانم اجر تو ہم دانی

پہلے تم نے اپنے اخلاص کا اظہار کیا۔ سو اس امر کو اللہ جانتا ہے یا میں جانتا ہوں یا تم جانتے ہو۔

چہ حاجت شرح اخلاص و محبت در وفاداری
خموشی بہتر ست اینجا زباں دارد زباں رانی

وفاداری میں اخلاص و محبت کی شرح کی ضرورت نہیں۔ یہاں پر خموشی شرح حال سے مضمون کو ادا کرتی ہے۔

بشارتہائے پے در پے کہ عرضی رقم کردی
مبارک باشدت ہر یک ز تحریرات عرفانی

وہ بشارت، جس کا ذکر اس عرضی میں بار بار کیا گیا ہے۔ وہ تمہیں تحریرات عرفانی سے ایک ایک کر کے مبارک ہوں۔

زروئے کشف بنوشتی کہ میمونے ز خود دیدم
چو آواز من جدا گردید من ہرگشت نورانی

تم نے اپنے کشف کے لحاظ سے یہ لکھا ہے کہ میں نے اپنے آپ سے ایک شکل نکلتی ہوئی

Marfat.com

دیکھی جب وہ مجھ سے جُدا ہوئی نورانی ہوگئی۔

باندک وقت آں ہمہ دوں برابر چشم خود دیدم
کہ شکل او بظاہر ہم چو شکل بود انسانی

تھوڑے وقت بعد میں نے اسے ظاہری آنکھوں میں دیکھا کہ اس کی شکل انسانی ہوگئی۔

ضمیر پاکبازم را چناں ظاہر شد از معنیٰ
کہ نفس کافرت آوردہ رخے بر مسلمانی

میرے پاک ضمیر میں یہ آتا ہے کہ تمہارا نفس کافر اب مسلمانی کا رُخ کئے ہوئے ہے۔

ہمہ از فیض پیرانِ طریقت می تواں گفتن
نمی آید بدست کس چنیں معنی بآسانی

یہ سب کچھ نہیں پیرانِ طریقت کے فیض سے حاصل ہوا ہے۔ ایسی بات کسی کو بآسانی حاصل نہیں ہو سکتی۔

جناب سرورِ دیں بکشف خود اگر دیدی
ازیں دولت چہ بہتر اے برادر بر تو ارزانی

اگر تم نے اپنے کشف میں جناب سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، تو بس پھر بھائی جان اس سے بڑھ کر اور کیا دولت ہوگی۔

مجدد الف ثانی را بہ کشفِ خود اگر دیدی
رہیدی از بلاہائے خدا ادلہ پریشانی

اگر تم نے اپنے کشف سے مجدد الف ثانی کی زیارت کی ہے، تو سمجھو کہ تم پریشانی اور بلاہائے خدا سے نجات پا گئے۔

ز تاثیر توجہ فیض باطن بود ایماں
چہ مشکل باشد از فیض عموم پیر عرفانی

Marfat.com

توجہ کی تاثیر سے فیض باطنی حاصل ہوا کرتا ہے۔ سو یہ بات پیر خدا شناس کے عام فیض سے کچھ مشکل نہیں۔

تو ہم اولاد آں شاہباز بالا سیر لاہوتی
کہ خود را کردہ است از شوق ہمدردت قربانی

تم بھی لاہوتی سیر و شاہباز کی اولاد ہو جس نے اپنے آپ کو بہ سبب شوق دوست کے وسیلے قربان کر دیا ہے۔

زما ہم دمبدم یاد آوری خاطر نباشد
کہ دلہا را بدلہا راہ می باشد بہ پنہانی

ہم ہی تمہیں دم بدم یاد کرتے ہیں۔ مشہور ہے کہ دل کو دل سے راہ ہوا کرتی ہے۔

بوصل دوست آسان نیست تا واصل شود انساں
بغیر از رنگ زرد و آہ سرد و چشم گریانی

دوست کا وصل حاصل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ بغیر زرد رنگ، سرد آہ اور روتی ہوئی آنکھ کے انسان واصل نہیں ہو سکتا۔

برفعتِ خویش را دیدی بکشفِ فایض مردم
شود قدرت بلند از پیش تو در سلکِ خدا دانی

پھر جو تم نے کشف میں اپنے آپ کو بلند اور لوگوں کو فیض پہنچاتے ہوئے دیکھا ہے۔ سو سلکِ خداداں میں تمہاری قدر و منزلت بڑھ جائے گی۔

زوال در عین عرضی من تحریر بنمودی
اثر شاید نمودت ظاہر از فیضِ سبحانی

اپنی عرضی میں جو تم نے زوال عین لکھا ہے۔ شاید فیض سبحانی نے ظاہر اثر دکھلایا ہو۔

بقدر خود اعتقاد کہ داری بر من عاجز

Marfat.com

بحمداللہ چہ دولتہائی عنایت کردہ اند

جس قدر تمہیں مجھ عاجز پر اعتقاد ہے اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ اُسی قدر اللہ تعالےٰ نے تمہیں دولتیں عنایت فرمائی ہیں۔

نصیحت بشنو از من ہمچو دُر در گوشِ خود جا دِہ
اگر در یافتن بر لب بنہ مہر سُلیمانی

میری نصیحت کو سُن کر موتی کی طرح کان میں پہن لو۔ وہ یہ کہ اگر تمہیں عرفان کا موتی ہاتھ آگیا ہے تو اپنے لبوں پر مہر سلیمانی لگا دو۔

کس از کشف و کرامت ایں قدر ظاہر نمی سازد
بکس ظاہر مکن با ما بمن اسرار پنہانی

کوئی شخص اس قدر کشف و کرامت کو ظاہر نہیں کرتا۔ مجھ سے یا کسی اور پر یہ اسرار پنہاں ظاہر نہ کرنا۔

ہمیں معنیٰ نشان پختگی را میکند باطل
چرا مانند طفلاں میشوی مشہور در نادانی

یہی بات (یعنی بھید کا ظاہر کرنا) پختگی کو باطل کر دیتا ہے۔ تم اپنے آپ کو بچوں کی طرح کیوں نادانی میں مشہور کرتے ہو۔

مکن باور کہ ایں نفس سگ آمارہ عاجز شد
بود چند مکرہا در پردہ زیرگاہ پنہانی

یہ ہرگز یقین نہ کرنا کہ نفس امارہ کا کتا عاجز ہو گیا ہے۔ بلکہ اسے تنکوں تلے آگ سمجھنا۔

فریب نفس سرکش را مخور اے سادہ دل بشنو
کہ صنعان شیخ کامل کردہ خوکاں را نگہبانی

اے سادہ دل! نفس سرکش کے فریب میں نہ آنا سنو کہ شیخ صنعان جیسے کامل نے سؤر چرائے تھے۔

Marfat.com

زحال شیخ بر صیفان مگر نہ شنیدہ ہرگز
کہ او درچہ حال انداخت آں خطرات شیطانی

شاید تم نے نہیں سُنا کہ خطرات شیطانی نے شیخ صیفان کی کیا حالت بنادی، جب کہ اس نے شیخ کے حالات اس قسم کے پائے۔

باعورا مگر کا ندر زمان حضرتِ موسیٰؑ
بہ پیغمبر دعائے بد نمود از شرّ شیطانی

بلعم باعور نے حضرت موسیٰؑ کے وقت میں شرّ شیطانی سے (مغلوب ہوکر) پیغمبر وقت کے حق میں کیا دعائے بد کی۔

الٰہی جملہ مومن را ز شرِّ نفس امارہ
بہ فضل خود مرا ہم از فریب نفس بُرہانی

اے پروردگار! تمام مومنوں کو نفسِ امارہ کے شرّ سے بچا۔ اور مجھے بھی اپنے فضل وکرم سے فریب نفس سے آزاد کر۔

زباں تناد غزل یک دم نشیں بر مسند شیخی
حدیثِ مخبر صادق بخواں و قصۂ کیدانی

غزل کے گلنے سے ایک دم مسند شیخی پر بیٹھ۔ مخبر صادق کی طرح حدیث و قصۂ کیدانی پڑھ۔

بخواں و صرف بہائی را و تصریف مجرد را
نہ خواں در گوش مردم صفحہائے زنجانی

صرف بہائی اور تصریف مجرد کو پڑھ، لیکن زنجانی کے صفحات لوگوں کو نہ سُنا۔

ز صاحبزادہ ہا را باد سلامی آں برادر را
سلامے آں برادر ہم رسید از فضلِ ربانی

صاحبزادوں کی طرف سے اس بھائی کو سلام، اس بھائی کا سلام بھی فضل ربانی سے

Marfat.com

پہنچ گیا ہے۔

ز احقر آں سلامی آں رہبرِ شمع ہدایت را
کہ دارد رشتہ اخلاص محکم چوں سلیمانی

مجھ احقر کی طرف سے اس شمع ہدایت کے راہبر کو سلام ہو۔ جو سلیمان کی اخلاص کا سلسلہ مضبوط رکھتا ہے۔

+

نعت شریف

خدا کی محبت کے ہیں راہنما — جنابِ محمد رسولِ خدا
محمد ہے مرغوب دنیا و دین — محمد ہے مطلوب اہلِ یقیں
محمد ہے معشوقِ پروردگار — محبت کا رکھا ہے جس پر مدار
اُسی شمع کے سارے پروانے ہیں — اُسی گل کے سب لوگ دیوانے ہیں
عیاں نور کثرت محمد سے ہے — کہ اظہار وحدت محمد سے ہے

نبی سے محمد کی ہے ابتداء
اُسی پر ہوا خاتمہ عشق کا

+

چہار یارِ کبار کی منقبت

ابوبکر صدیقؓ عالی جناب — کہ تھا اوج پر صدق کے آفتاب
شہنشاہِ عادل عمرؓ دادگر — بدریائے لطف و مروت گوہر
خدا دوست عثمان رحیم و کریم — رہِ صدق و اخلاص پر مستقیم

Marfat.com

علی کرم اللہ وجہہٗ پہلوان شاہِ مشکل کُشا — محمدؐ کا دلدار شیرِ خدا
غرض جتنے حضرت کے احباب ہیں — محمد کے وہ پیارے اصحاب ہیں
میرا ان پہ پہنچے درود و سلام — خدا اپنی رحمت کرے ان پہ عام
جہاں میں جتنے محمد کی آل — کرے ان پہ لُطف ایزد لایزال
خدایا میری مان لے التجا — طفیل محمد رسول خدا
کروں جب میں دنیا سے عزمِ سفر — مرا خاتمہ ہووے ایمان پر
مرے تن سے جب جان جانے لگے — یہ دم اپنا جس دم ٹھکانے لگے
تیرا نام اس دم رہے بر زباں — تیرے غم میں آنکھیں ہوں گوہر فشاں
میرا نیک ہو خاتمہ یا اِلٰہ — بحق محمد رسالت پناہ

الٰہی میری عاجزی کر قبول
نہ رکھ مجھ زیادہ دین میں ملول

نوعِ دیگر

یہ کیا اچھا ہے سرورؔ کا حدیقہ — یہ کیا باغ و بہارِ دلبا ہے
نہیں دخل خزاں کو اس بوستاں میں — کہ باغ انقیا و اصفیا ہے
کہاں ہے باغ کوئی اس کے ہمرنگ — کہ یہ گلزار فیضِ کبریا ہے
تہ ہے سرسبز باغ عرفاں — کہ جس پر عندلیب دل سے فدا ہے
کہیں سبزہ کہیں غنچہ کہیں گُل — کہیں سنبل کہیں لالہ کھلا ہے
غرض روئے زمیں پر مثلِ فردوس — بنا سرور کا یہ بستانِ سرا ہے

کہا رضوان نے بہرِ تالیف

Marfat.com

کہ گوناگوں حدیقہ خوش نما ہے

+

غزل نوع دیگر

ختم جس دم یہ حدیقہ ہو گیا — ہو گیا تازہ شگفتہ لالہ زار
باغ دُنیا میں نیا پھولا یہ پھُول — رنگ پر آئی رنگیلے یہ بہار
کاٹ ڈالی باغباں دھرتی — جس قدر ہے گلشنِ عالم میں خار
بار بار آیا وہ اس کے سیر کو — غور سے دیکھا ہے جس نے ایک بار

اب تو لائق اس کا سال اختتام
لکھ گرامی تازہ گلشن بہار

+

غزل نوع دیگر

فرقت میں مرے دِل آزار خبر لے — ہوں سخت مصیبت میں گرفتار خبر لے
دے شربتِ دیدار مجھے آکے مسیحا — ہوں نرگسِ بیمار کا بیمار خبر لے
کس قہر سے کاٹے ہیں تیرے ہجر میں دن رات — دکھلا کے رخ و زلف کا دیدار خبر لے
اغیار سے سُن سُن کر تیری گرمی صحبت — جی جلتا ہے اے غیرتِ گلزار خبر لے
دکھلا دے مجھے خواب میں اس ماہ کی صورت — بے چین ہے دل طالع بیدار خبر لے

مشکل کا ہے یہ وقت کہ ہے نزع میں رعنا
باشیرِ خدا کل کے مددگار خبر لے

+

Marfat.com

غزل نوعِ دیگر

تیغ کاری کوئی پڑ جائے نظر کے بدلے
کاش ہو جائے شکست آج ظفر کے بدلے

صبح کو یار نے ہمراہ لیا طائرِ جاں
کر گیا ذبح مجھے مرغِ سحر کے بدلے

دولتِ عشقِ حقیقی نے کیا مستغنی
زردیِ رخ مرے ہاتھ آ گئی زر کے بدلے

خرمنِ ہستیِ عاشق جو جلاتا ہے اُسے
بجلیاں کان میں پہنی ہیں گہر کے بدلے

جانکنی میں خبر آمدِ جاناں پہنچی
پھر ہوا آج مقام اپنا سفر کے بدلے

رات دن فکرِ مضامین میں گذرتی ہے قبول
خوب تھی بے ہنری ایسے ہنر کے بدلے

غزل نوعِ دیگر

گر معالج مرا وہ عیسیٰ دوراں ہوگا
حق میں مرے یہ مرا درد بھی درماں ہوگا

بزم میں وا جو نقابِ رخِ جاناں ہوگا
کوئی بے خود کوئی ششدر کوئی حیراں ہوگا

دستِ فریاد ہر اک قبر سے ہوئے گا بلند
گذرا اس کا جو سرِ گورِ غریباں ہوگا

کوئی غافل بھی ہے شاعر جو کسی نے پوچھا
بے دماغی سے وہ یہ کہنے لگے، ہاں ہوگا

غزل نوعِ دیگر

لب پہ وقتِ نزع آہوں کے شرارے رہ گئے
اشکِ حسرت آگے مژگاں کے کنارے رہ گئے

Marfat.com

صف میں کشتوں کی ہم اک بسمل تمہارے رہ گئے
چل چکے تھے منزلِ ہستی سے بارے رہ گئے

بالا پن اس طفل کا گذرا بڑھے منت کے طوق
کان میں بالے نہیں پر گوشوارے رہ گئے

شکر ہے کرنے نہ پایا شانہ زلفوں میں غیر
چلتے چلتے ہی سرِ عاشق پہ آرے رہ گئے

بزمِ خوباں اُس کے جانے سے ہے آنکھوں میں سیاہ
ماہِ کامل چھپ گیا باقی ستارے رہ گئے

پہنچے یارانِ عدم سب منزلِ مقصود پر
ہم سرِ راہِ عدم حسرت کے مارے رہ گئے

فارسِ گلگوں خوبی کو خراماں دیکھکر
چوکڑی بھولے ہرن رم سے چکارے رہ گئے

اور ہی قطرے میں گل رویوں نے اب کلیوں میں گل
سادے سادے پائجاموں کے غرارے رہ گئے

آتشِ عشق اشک کے طوفان سے کب بجھتی ہوئی
مرتے مرتے ایک دو باقی شرارے رہ گئے

دین و ایماں جان و دل رعنا سب صدقے گئے
دیدہ گریاں مگر حسرت کے مارے رہ گئے

غزل نوعِ دیگر

تازہ ہو دماغ اپنا تمنا ہے تو یہ ہے
اس زلف کی بو سونگھنے سودا ہے تو یہ ہے

قینچی نہیں چلوائی مرے نامے نے کس پر
پر دار کبوتر ہو جو عنقا ہے تو یہ ہے

کچھ سروکار تب ہی نہیں قد سے تیرے پست
شمشاد و صنوبر سے بھی بالا ہے تو یہ ہے

ملتا جو نہیں یار تو ہم بھی نہیں ملتے
غیرت کا اب اپنے بھی تقاضا ہے تو یہ ہے

اے نورِ نظر معجزہ حسن سے تیرے
اندھے بھی کہیں گے کہ مسیحا ہے تو یہ ہے

محشر کو دیدار کا پردہ نہ کرے یار
عاشق کو جو اندیشۂ فردا ہے تو یہ ہے

بینا ہوں جو آنکھیں تو رخِ یار کو دیکھیں
نظارے کے قابل جو تماشا ہے تو یہ ہے

مضمون دہنِ یار کا کب فکر سے نکلے
لاحل جو معموں میں معما ہے تو یہ ہے

Marfat.com

گر یادِ صنم دل میں ہے گر یادِ الٰہی — کعبہ ہے تو یہ ہے، کلیسا ہے تو یہ ہے
معشوق و مئی و خانہ خالی و شبِ ماہ — عاشق کے لئے حاصلِ دنیا ہے تو یہ ہے
دیوانے نہ کیوں کر غل و زنجیر پہنتے — سرکارِ جنوں کا جو سراپا ہے تو یہ ہے
دل کے لئے ہے عشق تو دل عشق کی خاطر — مئے ہے تو یہ ہے اور مینا ہے تو یہ ہے
دیوانہ قد کے کبھی نالوں کو تو سنیئے — ہنگامِ محشر کا سا غوغا ہے تو یہ ہے

ثابت دہن یار لبوں سے گر آتش
جنت جو شاعر کے لئے جا ہے تو یہ ہے

✦

غزل

شاخِ گل پر کب چہکتے ہیں یہ مرغانِ بہار — شکر کرتے ہیں گلستاں میں غزل خوانِ بہار
گل کھلے ہیں موسمِ گل میں ہے سامانِ بہار — عندلیبوں کو ہے لازم شکرِ احسانِ بہار
چاہیئے غنچے بلائیں لیں تصدق ہو نسیم — طشتِ گل میں دھوئے شبنم پائے مہمانِ بہار
گل ہے ساغر بادہ شبنم تو ساقی ہے صبا — میکدہ ہے صحنِ گلشن بہر مستانِ بہار
جوشِ مستی سے ہوا جوشِ جنوں کو نکر زہ ہوں — نشترِ فصاد کانٹے بہرِ مرغانِ بہار
رقص کبک و نغمۂ بلبل سے جنت ہے چمن — نرگس و گلزار کا لقب ہے حور و غلمانِ بہار
ہر رو و فن گلدستۂ گل اس سے ہیں آراستہ — تختِ گلزار ہے اورنگ سلطانِ بہار
برگ و بر کا ذکر کیا، ہیں خار تک زرنگیں — کشورِ گلزار میں جاری ہے فرمانِ بہار
عندلیبوں کو گلوں سے ہم آغوشی ہے نصیب — وصل اب بے واسطہ ہے بہرِ مرغانِ بہار

فصلِ گل میں توبۂ مل سے ہے رعنا م
بے مئے و ساقی ہے سب برباد سامانِ بہار

Marfat.com

غزل

کہتے ہیں سن کے تذکرے مجھ غم رسیدہ کے
افسانے کون سنتا ہے حال شنیدہ کے

کیا اپنی مشتِ خاک کی ہم جستجو کریں
ملتے نہیں نشان غبارِ پریدہ کے

میں خاک بھی ہوا نہ کسی اور میں کہاں
غصے دُہی رہے میری دامن کشیدہ کے

جو نم میں بات ہے وہ کسی اور میں کہاں
جلوے کچھ اور ہی ہیں گلِ نو دمیدہ کے

سیلاب چشم تر سے زمانہ خراب ہے
شکوے کہاں کہاں میں مرے آبِ دیدہ کے

کچھ انتہا نہیں ہے کہاں تک سنائیے
قصے دراز ہیں دلِ نا آرمیدہ کے

قطرے ملے جو تیرے پسینے کے گلبدن
خواہاں نہ رہے لوگ گلاب چکیدہ کے

آہوں کی دھوم ہے کہیں نالوں کے غلغلے
سامان نئے ہیں روز ترے غم کشیدہ کے

آرام گاہ اشک ہے ویراں اے جنوں
دامن ہیں تار تار قبائے دریدہ کے

او مست ناز کیف یہ تیرے سخن میں ہے
دھوکے کلام پر ہیں شراب چکیدہ کے

لو آشیان تن کی طرف میل تک نہیں
دیکھو مزاج طائرِ رنگ پریدہ کے

دیوان میں وصف ہے عرق جسم یار کا
مضمون کہاں کہاں ہیں گلاب چکیدہ کے

مژگان سے بچ نسیم کہ ابرو کے پاس ہیں
یہ تیر بے خطا ہیں کمان کشیدہ کے

غزلِ دیگر

تم سے کیا تشبیہ دوں فکر نکوئی یک سو نہیں
ماہِ نو ابرو نہیں ہے ماہِ کامل رو نہیں

اس قدر مفلس ہوا ہوں دے جو گوہر بے مثال
مد میں گذریں کہ میری آنکھ میں آنسو نہیں

Marfat.com

آدمی کیا ہوگیا ہمزاد بھی تیرا مطیع
اے پری! کس کس پہ تیرا سایۂ جادو نہیں

ربط باہم کے مزے باہم رہیں تو خوب ہیں
یاد رکھنا جانِ جاں گر میں نہیں تو تو نہیں۔

آنکھ کے تل کی سیاہی مشک سے ہے کچھ زیاد
کس طرح اس کو کہیں ہم نافۂ آہو نہیں

یہ وہ سنم ہے آتے آتے جو زبان تک جان دے
نوشش کے قابل لعاب افعیٔ گیسو نہیں

طوق ہو کر رہ گئی ہے ہاں کسی کی یہ نگاہ
حلقۂ نظارہ ہے یہ حلقۂ گیسو نہیں

بے ادب قاتل نہ ہو تیغ نگہ بس ہے ہمیں
سینہ اپنا آشنائے زحمت زانو نہیں

نوجوانوں کے سبب سے بار دیرینہ چھٹے
مدتیں گذریں کہ دل کو صحبتِ پہلو نہیں

ہیں وہ وحشی ہوں کہ بعد از مرگ بھی میرِ غزال
کون سے دن طوفِ لیلائے دیدۂ آہو نہیں

ظاہر و باطن میں ہے روزِ ازل سے اتحاد
کوئی گل ایسا نہیں ہے کہ جس میں مخلق بو نہیں

کینۂ صیاد سے کیسی سبکدوشی ہوئی
سر نہیں گردن نہیں سینہ نہیں بازو نہیں

تیرہ بختوں کو شہادت کا اشارہ خال ہے
کچھ تو یہ ہے بے سبب نقطہ تہ ابرو نہیں

ہر کدورت سے مصفّا ہے لباسِ عاجزی
یہ وہ جامہ ہے کہ جو محتاج شست و شو نہیں

کیا کریں بے اختیاری سے نہیں کچھ اختیار
آپ پر قبضہ نہیں ہے موت پر قابو نہیں

کس گھڑی ہے ہم کو فرصت یادِ حق سے اے نسیم
کون سا دم ہے جو لب پر اپنے ذکر ہو نہیں

غزل دیگر

میرا خوں اس پہ ثابت نہ ہو مکار روتا ہے
مجھے مارا ہے ظاہر میں وہ عیار رقیبا ہے

میں اس صحرائے وحشت میں ہوں برگشتہ اب اے دلبر!
کہ چشم آبلہ سے ہر قدم ہر اک خار روتا ہے

بلا بھیجا ہے محبوبِ حقیقی نے چلا ہوں میں
ہنسی آتی ہے مجھ کو جب کوئی غمخوار روتا ہے

Marfat.com

مرض اُلفت کا ہے تو مانع گریہ نہ ہو ناصح
مسلّط چشمہ ہو جاتا ہے، یہ آزار روتا ہے

میری گردن جُھکا دینے سے رحم آیا ہے قاتل کو
وُہ خود بے رحم کٹنے کھینچے ہوئے تلوار روتا ہے

بہت اس کوچے میں نالاں رہا لیکن نہ یہ پوچھا
کوئی آفت رسیدہ کیا پس دیوار روتا ہے

ہمیشہ ہجر کا غم ہے تصوّر وصل کا گاہے
جو دل اک بار ہنس دیتا ہے تو سو بار روتا ہے

میری حالت پہ دل بگڑا ہے تیور میں مگر کر دے
ترحم سے گلے ملتا نہیں پر یار رہتا ہے

تیرے بیمار کو تیرے سوا صحت ملے کس سے
مسیحا کا بھی کچھ چارہ نہیں ناچار روتا ہے

مقابل ہو کے روتا ہے تو پھر تھم تھم کیوں رُولا
ہمارے کھیل میں کیا ابر دریا بار روتا ہے

دُعائیں مانگ کر ہنسنے پر اس کی موت مانگی تھی
خدایا اب جلا مجھ کو مرا دلدار روتا ہے

قبول اس دہر کو غفلت کد جان اور نہ ناخوش رہنا
جو غافل ہے وہ ہنستا ہے یہاں ہوشیار روتا ہے

غزل دیگر

مرگ اغیار لب پہ لا نہ سکا
وہ قسم ہوں جو یار کھا نہ سکا

اس قدر ضعیف تھا کہ تیرا ناز
بھی تمنا مگر اٹھا نہ سکا

مر کے ٹھنڈا کہیں نہ ہو جائے
اس لیے وہ مجھے جلا نہ سکا

بخل دیکھو تو میری تربت پر
ایک آنسو بھی وہ گرا نہ سکا

اُٹھ نہ جائے رقیب محفل سے
مجھ کو پہلو میں وہ بٹھا نہ سکا

تھا جو اشک عزیز خاطر میں
دیدۂ تر مجھے بہا نہ سکا

حسن تیرا وہ ماہِ تاباں تھا!
ابر گیسو جسے چھپا نہ سکا

دارِ فانی مقام لغزش ہے
کوئی اپنا قدم جما نہ سکا

Marfat.com

نہ ملا کوئی وقت تنہائی — حال دل یار کو سنا نہ سکا
جانتا تھا پڑے رہیں گے وہیں — اس لئے یار گھر بنا نہ سکا
نہ منا لڑکے وہ بہت چاہا — ایسے بگڑے کہ پھر بنا نہ سکا
دیکھ کر بد دماغیاں ان کی — نامہ بر خط میرا پڑھا نہ سکا
کس طرح عرض مدعا کرتا — غیر کو پاس سے ہٹا نہ سکا
آرزومند رہ گیا مجنوں — میرے آگے فروغ پا نہ سکا
کینہ شوق رقیب تھا اے دوست — کہ طبیعت سے تیری جا نہ سکا
کیا ندامت ہوئی ہے قاتل سے — ناز خنجر گلو اٹھا نہ سکا
خوف تھا عشق انہیں نہ آجائے — میں شگاف جگر دکھا نہ سکا

ناتوانی تھا نسیم اس درجہ
کہ وہ زنجیر پا ہلا نہ سکا

غزل دیگر

قطرہ را انسان تو اے خلاق اکبر ساختی — قطرہ را گوہر نمودی خاک را زر ساختی
گاہِ بر را بحر کردی بحر را بر ساختی — گاہِ تر را خشک کردی خشک را تر ساختی
مہر تاباں ساختی و ماہِ انور ساختی — شمع حسن خود بہر محفل منور ساختی
تابع فرمان خود کردی شہان ملک را — گاہِ دار ساختی گاہے سکندر ساختی
اہل دولت را گدا کردی تو درویش فقیر — تنگدستاں را بمال و زر تو انگر ساختی
گمرہان راہِ الفت را تو گشتی رہنما — خاکسارانِ جہاں را کیمیا گر ساختی
آب و آتش را تو کردی قائم اندر یک مقام — برق را آتش فشاں و ابر را تر ساختی

Marfat.com

بے ستون قائم تو کردی سقف چرخِ نیلگوں — صورت ایں خانہ بے دیوار و در ساختی
گاہ کردی نورِ وحدت را ز کثرت آشکار — گاہ کثرت را پئے توحید مظہر ساختی
در دلِ ہر سوختہ دل سوز دل کردی فزوں — گوہر افشاں در غمت ہر دیدۂ تر ساختی

کردہ تحریر دیوآن در زبانِ پارسی
منسلک ہندی نظم ایں سلک گوہر ساختی

✣

نظم

پھر محبت میں مزا آتا ہے — کیوں نہ کھائیں ہمیں غم بھاتا ہے
پھر کھجاتی ہے، ہتھیلی دیکھوں — سیم تن کون سا ہاتھ آتا ہے
مدد اے کشمکش شوق کہ پھر — دل کہیں کھینچے لئے جاتا ہے
دل سے مطبوع مکاں میں ہر دم — جی پھر اب صبر کا گھبراتا ہے
عشق کی زمزمہ سنجی ہے — ولولہ ناک ہیں دم لاتا ہے
کس کی چشمک سے ہے اختر ثمری — فلک آنکھیں مجھے دکھلاتا ہے
ہے غم پردہ نشیں جو ناصح — پھر زبان کھولنے سے شرماتا ہے
کس سے پھر وعدۂ وصلت، کہ دل — میرے ملنے کی قسم کھاتا ہے
پھر ہوں دیوانہ بے خود کس کا — خار تلوے میرے کھجلاتا ہے

پھر دل اک بت کو دیا مومنؔ نے
کب وہ ان باتوں سے باز آتا ہے

✣

Marfat.com

غزل

جب سنو مشورہ ہے خلوت ہے
یار کوئی بھی وقت فرصت ہے

تجھ سوا اور کس سے الفت ہے
جھوٹ بہتان مجھ پہ تہمت ہے

خوش رہو تم وطن میں اہلِ وطن
ہمیں سیرِ دشت غربت ہے

جان مدت سے تنگ فرقت کے
اے اجل تجھ سے کیا ندامت ہے

مرض عشق کی شفا ہے موت
غسل میت بھی غسل صحت ہے

اپنے دیوانوں سے یہ اُڑ چلنا
اوپری کوئی آدمیت ہے

روڑھی روڑھی نہ کیجئے باتیں
ابھی تو بھولی بھولی صورت ہے

یوں خوشامد سے کچھ کہے کوئی
سچ یہ ہے کتنا بے مروت ہے

لاکھ بار اس طرح سے گذرا تو
دفن جس جا شہید اُلفت ہے

فاتحہ درکنار یہ نہ کہنا
مر گیا کون کس کی تربت ہے

یار صورت نہیں دکھاتا رند
کون سی زندگی کی صورت ہے

+

ایضاً

زبان غیر سے جب نام تیرا میری جان نکلا
لگی اک آگ تلووں سے کہ بس سر سے دھواں نکلا
زمین میں گڑ گیا خجلت سے سرو اے قمری
خراماں باغ میں جس دم میرا سرو رواں نکلا

Marfat.com

فلک کے ہاتھ سے جس سرزمین پر بھاگ کر پہنچا
یہی واں بھی زمین پائی یہی واں آسمان نکلا

نہ دیکھی سرزمین ایسی نہ ہووے آسماں جس جا
مگر طبقہ زمین شعر کا بھی آسمان نکلا

نہ دکھلایا کسی دن بوند بھر پانی پسینے نے
ترا چاہ ذقن اے جانِ جاں! اندھا کنواں نکلا

دلا کش دشت پر آفت میں تنہائی چلا مجھ کو
کبھی اس راہ میں ہو کر سلامت کاروان نکلا

بڑا تذبذب بیان کرتے تھے حاجی سنگ اسود کا
کیا تحقیق تو اس بت کا سنگِ آستان نکلا

ترے عشاق کو پروا نہ دیکھے فقر والوں کے
مقام پختہ کارانِ محبت لامکان نکلا

جہاں تک ہو سکے مجھ سے ستم کر آسمان مجھ پر
زبان کو کاٹ ڈالوں گا جو حرف اَلْاَمَان نکلا

خوش طالع تیرے اے پیر کنعان واہ رے قسمت
کہ تیرے صُلب کی دولت سے یوسفؑ سا جوان نکلا

تن خاکی میں دیکھا روح کو تو اک مسافر ہے
گمان تھا صاحب خانہ کا جس پر میہمان نکلا

خلش موجود ہے سینے میں اس کے تیر مژگاں کی
جگر کے زندؔ کے عیسیٰؑ نفس! کانٹا کہاں نکلا

Marfat.com

غزلِ دیگر

تیرے سوا کوئی ترکیب دل پسند نہ ہو
جو برقِ طور بھی چمکے تو آنکھ بند نہ ہو

نکلتا ہی نہیں آئینہ خانے سے باہر
غرورِ حسن سے اتنا بھی خود پسند نہ ہو

گلے میں یار کے پڑنے کا ہاتھ ہے مشتاق
کسی غزال کی گردن کی یہ کمند نہ ہو

گواریاں دلِ دشمن کے بھی شکست نہیں
ہمارے کفش سے مرنے کو بھی گزند نہ ہو

زیادہ بوسے سے دشنام میں حلاوت ہے
وہ زہر ہے یہ کہ جس سے لذیذ قند نہ ہو

غرور کھوتی ہے تعلیم خاکساروں کی
اُگے جو سرو میری خاک سے، بلند نہ ہو

برابر اس کے کھڑا ہو کے سرو اکڑتا ہے
الٰہی قد بھی کسی کا بہت بلند نہ ہو

زبان وہ گنگ ہو جس سے نہ آفرین نکلے
وہ گوش کر ہوں جو آتش سخن پسند نہ ہو

غزلِ دیگر

اس نیک کی ثنا میں جو صرف رقم ہوا
خنجر زبان بن گئی نیزہ قلم ہوا

گستاخ ہاتھ گردنِ دل بر میں خم ہوا
حد ادب سے شوق کا باہر قدم ہوا

بے یار خانہ باغ بہار ہو گیا
پھولا جو غنچہ، ہنسنے پہ سمجھا درم ہوا

وقتِ اخیر جذبۂ دل کھینچ لائے گا
دیکھیں گے روئے یار جو آنکھوں میں دم ہوا

دنیا میں نیک سے ہے فزوں بد کا امتیاز
کیا کیا گراں نہ شہد سے قیمت میں سم ہوا

نقشِ دوائے مشک کے بنا گھر خدا کا دل
کعبہ ہوا خراب جو بیت الصنم ہوا

چرخ کہلنے داغ کیا اندوہِ دل تمام
دستِ بخیل سے مجھے حاصل درم ہوا

Marfat.com

نکلے نیام سے تو گلے لپٹی اپنے تیغ، چھوٹا کمان سے تیر تو ہم پر کرم ہوا
چرکی سے بھی کیا کبھی نہ ہم کو سرافراز قاتل کی تیغ میں نہ تواضع کا خم ہوا
آثارِ عشق آنکھوں سے ہونے لگے عیاں بیداری کی ٹرتی ہوئی خواب کم ہوا
راحت سے ایک دن نہ ہوا عشق میں بسر غم پر غم اپنے دل کو الم پر الم ہوا

دنیا کو آتش ایک کے اوپر نہیں قرار
یہ آج کل وہ صاحب دلیل و دہم ہوا

غزل دیگر

یہ اقامت ہمیں پیغامِ سفر دیتی ہے زندگی موت کے آنے کی خبر دیتی ہے
زوالِ دُنیا ہے عجب طرح کی علامہ دہر مرد دیندار کو بھی دہریہ کر دیتی ہے
تیرہ بختی میری کرتی ہے پریشان مجھ کو تہمت اس زلف سیاہ فام پر دھر دیتی ہے
بڑھتی جاتی ہے جو مشق ستم اس ظالم کی کچھ محبت میری اصلاح مگر دیتی ہے
تپ دل شمع کی جب کم نہ ہوئی تب ناچار اس کو کافور سفیدی یہ سحر دیتی ہے

کوئی غفار نہیں میری طرف سے اے ذوق!
کان اس کے میری فریاد ہی بھر دیتی ہے

غزل دیگر

کچھ تو تاثیر کرے سحر بیانی میری کیا کہوں وہ نہیں سُنتا ہے کہانی میری
کوئی کہتا ہے میرا حال کوئی سُنتا ہے عشقِ جاناں میں ہے مشہور کہانی میری

Marfat.com

خونِ عاشق کا بھی دھونے سے کہیں چھٹتا ہے
رہ گئی خنجرِ قاتل نشانی میری

بحرِ ہستی میں حباب لب جو ہوں لاریب
ہے فنا سامنے بنیاد ہے فانی میری

آہ کے تیر ترے سینہ سے کیا گذرے
دیکھی اے ترک فلک سخت کمانی میری

اپنے کوچے میں جگہ دے نہ مجھے بادِ فنا
جان لی تو نے، مگر قدر نہ جانی میری

یہی لکھ بھیجو کہ خط بھیجنا منظور نہیں
قاصدِ آکھیو یہ پیغام زبانی میری

عشق نے گھیر لیا سُن شباب آنی ہے
کٹ گئی آگ کے شعلوں میں جوانی میری

بس کہ کوہ غم فرقت کے تلے دیکھے میرے
کوہ سے بھی ہے سوا لاش اُٹھانی میری

میرے شعروں کی صفائی سے صدا کھٹکی ہیں
تیغ ہے ان کے لئے سیف زبانی میری

نہ کیا ذبح، نہ کیا آزاد کیا مجھ کو قبول
ایک ہی بات نہ صیاد نے مانی میری

غزلِ دیگر

نکلتی کس طرح ہے جان مضطر دیکھتے جاؤ
ہمارے پاس سے جاؤ تو پھر دیکھتے جاؤ

نسیمِ نوبہاری کی طرح آتے ہو گلشن میں
تماشائے گلِ سروِ صنوبر دیکھتے جاؤ

جدھر جلتے ہو ہر گوہر میں یہ آواز آتی ہے
مسیحا ہو تو بیماروں کو دم بھر دیکھتے جاؤ

قدم انداز سے باہر ہوئے جاتے ہیں صاحب کے
سنم رفتار میں کرتی ہے ٹھوکر دیکھتے جاؤ

ملیں وہ راہ میں اک روز کہتا ہوں جو ہو سو ہو
دکھا دو گھر مجھے اپنا، میرا گھر دیکھتے جاؤ

خرامِ ناز میں عاشق سے ہو اس کا اشارہ بھی
کچھ اپنی تیغ ابرو کے جوہر دیکھتے جاؤ

روشِ مستانہ چلتے ہو قدم مستانہ پڑتے ہیں
خدا کے واسطے بہرِ پیمبر دیکھتے جاؤ

کوئی ان سے کہے منہ پھیر کر کیوں قتل کرتے ہو
تڑپتا ہے تمہارا کشتہ کیونکر دیکھتے جاؤ

Marfat.com

نگاہِ لطف کا شائق ہے تخت فوق کا عالم
کبھی نیچے نظر ہوگا اوپر دیکھتے جاؤ

کبھی مِل جاتے ہیں ابرو کبھی جنبش ہے مژگاں کو
دکھاتے ہو ہمیں شمشیر خنجر دیکھتے جاؤ

نقاب اک دن اُلٹ کر تم نے منہ سے یہ نہ فرمایا
جمالِ آفتابِ ذرّہ پرور دیکھتے جاؤ

نہ پھیرو اس سے منہ آتش جو کچھ درپیش آجائے،
دکھاتا ہے جو آنکھوں سے مقدر دیکھتے جاؤ

*

غزل دیگر

جاتے تھے صبح رہ گئے بے تاب دیکھ کر
طالع ہمارے چونک پڑے خواب دیکھ کر

پایا جو دشمنوں نے تیرے پاس اعتماد
آنکھیں مجھے چُراتی ہیں احباب دیکھ کر

بے تشنہ کامی نگہ گرم دیکھنا
حیرت سے رہ دیا طرف آب دیکھ کر

توبہ کہاں کدورت باطن کی ہوش تھی
غش ہو گیا میں رنگ و رباب دیکھ کر

اُٹھی نہ نعش بھی تیرے کوچے سے بعد قتل
ہم رہ پڑے زمین کو شاداب دیکھ کر

روئے وہ میرے حال حیران پر کیوں نہ ہوں
آنکھیں بھی کھل گئیں در نایاب دیکھ کر

شوقِ وصال دیکھ کے آیا عدو کے گھر
سوجھا نہ مجھے شب ماہتاب دیکھ کر

ہیئے ہیئے تمیز عشق و ہوس آج تک نہیں
وہ چھپتے پھرتے ہیں مجھے بیتاب دیکھ کر

مومن یہ ناز کیا کہ تقاضائے جلوہ ہو
کافر ہوا میں دین کے آداب دیکھ کر

*

غزل دیگر

لکھا نصیب کا کیا نامہ بر شتاب آیا
جواب نامہ میرے بعد یہ جواب آیا

Marfat.com

گئی طفلی تو پھر عالم شباب آیا — گیا شباب اب موسم خضاب آیا
ہیں شوق وصل میں کیا دیل پر شتاب آیا — کہ صبح ہند میں تھا شام پنجاب آیا
ہوا جب اہلِ زمانہ کی طینتوں میں فرق — سمجھ گیا کہ بس اب وقت انقلاب آیا
نہیں وہ کعبہ کی ہو دید حشر پر موقوف — جو کوئی یاد میں پہنچا وہ کامیاب آیا
چلے بُراق پر وہ احمد نو سدرہ پر جبرئیلؑ — کمال شوق سے تھامے ہوئے رکاب آیا
کٹا تھا روز مصیبت خدا خدا کر کے — یہ رات آئی کہ میرے سر پر عذاب آیا
اُتار دو جوڑا کھلے بندوں شوق سے سوؤ — شب وصال میں کیوں آپ کو حجاب آیا
جمالِ یار لڑکپن میں آفتاب جان ہے — کوئی جھکائے گا یوسفؑ اگر شباب آیا
جواب منکر نکیریں کو میں کیا دوں گا — نہ ان کے پاس سے گر نامہ پر جواب آیا
کہاں ہے، لوگ کو عبث ڈھونڈتے ہو پہلو میں — تمہارے کوچے میں مدت سے اس کو داب آیا
کسی کی تیغ تغافل کا میں وہ کشتہ ہوں — نہ جاگا تیرے سر پہ سو بار آفتاب آیا
نظر پڑی نہ میری رعب حسن سے رُخ پر — اگرچہ ہے سامنے میرے وہ بے نقاب آیا
گیا بہشت میں عصیاں بے حساب سے میں — خدا نہ حشر کے دن بر سر حساب آیا
ہمیشہ صورتِ انجم کھلی رہیں آنکھیں — فراقِ یار میں کس رات مجھ کو خواب آیا
ہوا یقین کہ زمین پر ہے آج چاند گہن — وہ چہرے پہ جب ڈال کے نقاب آیا
ہوئے جو دیدۂ گریاں سے اپنے اشک رواں — گمان ہوا کہ برستا ہوا سحاب آیا
بنا بہ صورتِ لیلیٰ بہ صورت تصویر — کبھی جو قیس کی آنکھوں میں تب کو خواب آیا

وہ نہ دو رنج ہے اسکو نہ چھیڑنا رعناؔ
ملوگے ہاتھ اگر بر سرِ عتاب آیا

✤

Marfat.com

غزل

بے مزہ ہو کر نمک کو بے وفا کہنے کو ہیں
گئے کھل زخموں کے منہ کس کو بُرا کہنے کو ہیں

سب جفا جو اس ستم گر کے سوا کہنے کو ہیں
جن کو چرخ و مرگ کہتے ہیں سنا کہنے کو ہیں

نالہ ہی نکلے ہے گو ہم مدعا کہنے کو ہیں
لب نہیں کہنے میں اب کیا جانیں کیا کہنے کو ہیں

تیری تیغ و دشنہ کے کیوں لب چھالے پڑ گئے
گرم خُونی کا میرے کیا ماجرا کہنے کو ہیں

دوست کرتے ہیں ملامت غیر کرتے ہیں گلہ
کیا قیامت ہے مجھی کو سب بُرا کہنے کو ہیں

ترجمان التماس شوق ہے تغیر رنگ
جو زبان شمع عاشق بے صدا کہنے کو ہیں

جل گیا ہے دل تو بھی اٹھتا ہے دھوواں سر سے کراب
مرثیہ ہم اس چراغ کُشتہ کا کہنے کو ہیں

دیکھنا کس حال سے کس حال کو پہنچا دیا
بخت تیرے عاشقوں کے نارسا کہنے کو ہیں

ایک دن کو تو زبان شعلہ دو نخ قرض دے
قصۂ شبہائے غم روز جزا کہنے کو ہیں

شکوہ حرف تلخ کا یا شور بخنی کا گلہ
ہم جو کچھ کہنے کو ہیں سو بے مزا کہنے کو ہیں

میں گلہ کرتا ہوں اپنا تو نہ سن غیروں کی بات
ہیں یہی کہنے کو وہ یہی ادر کیا کہنے کو ہیں

وہ نہیں آتے نہ آویں مرگ ظالم! تو تو آ
یاں وہ لب شوق و تمنا مرحبا کہنے کو ہیں

غیر سے سرگوشیاں کر لیجئے پھر ہم بھی کچھ
آرزوہا دل رشک آشنا کہنے کو ہیں

تیغ غمزہ کو نکالے جلد سنگ سُرمہ پر
حرف مطلب آرزومند جفا کہنے کو ہیں

ہو گئے نام بتاں سُنتے ہی مومن بے قرار
ہم نہ کہتے تھے کہ حضرت پارسا کہنے کو ہیں

غزل دیگر

اس کا مقتول ہوں میں جس کا بدن دھرا ہے
گو اکہرا ہے میرا جسم کفن دوھرا ہے

Marfat.com

ہم سے اقرار تھا آنے کا گیا غیر کے گھر
تجھ سے شکوہ مجھے اے عہد شکن دوہرا ہے

رنگ ہے پر نہ وہ پیچ اور نہ وہ بو تجھ میں
ذوق اُن زلفوں کو اے مشک ختن دوہرا ہے

کوئے جاناں میں گیا ہے تو عدم کا ہے کوچ
روح ایک اور سفر اے اہل وطن دوہرا ہے

باغ میں سیر رخ یار یہی ہے مدت بعد
آج پھولا ہوا نظروں میں چمن دوہرا ہے

بکھری زلفوں میں جو ہیں چاند سے دونوں عارض
ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ چاند گہن دوہرا ہے

ہوش بہوش کو آجاتا ہے ہوشیار کو غش
ایک ہی پرمزہ سیب و ذقن دوہرا ہے

قد موزون سے مکرر خجالت پایا
آج تو کس لئے اے سرو چمن دوہرا ہے

کان تک پہنچا تو عارض سے ملی اور چمک
اب میں آگے سے اب وہ دُرِّ عدن دوہرا ہے

خارِ غم سینے میں اور پاؤں میں صحرا کے خار
غم باد وطن و اہل وطن دوہرا ہے

کوئے جاناں کی فضا ہے نہ یہاں جاناں ہے
دشت غریب میں اے اہل وطن دوہرا ہے

شمع فانوس سے روشن دہ سراپا ہے قبول
گو کہ دوہر تلے پنہاں دہ بدن دوہرا ہے

*

غزل دیگر

اُٹھا سکے نہ مصیبت فراقِ یار میں روح
نکل گئی تنِ لاغر سے انتظار میں رُوح

نہیں ہے گور کی تنگی سے ہمیں کچھ وحشت
نکل نہ جائے کہیں تیرے انتظار میں رُوح

ہزار مرتبہ تجھ پر فدا میں کر دیتا
اگرچہ ہوتی میری پیاری اختیار میں رُوح

جو آنا ہو تجھے مدنظر تو آ ظالم!
رہے گی بعد فنا کے بھی کوئے یار میں رُوح

جو آئی نزع کے عالم میں وہ مسیح جمال
مریض عشق کے آجائے جسم زار میں رُوح

تیرے فراق میں یوں زندگی گذرتی ہے
ہے قرب قلب کو پیاری امید انتظار میں رُوح

Marfat.com

اس کے حکم میں موت و زندگی محبوب
حقیقتاً ہے دستِ کردگار میں رُوح

✣

غزل

یادگر میں تجھے کوئی کیونکر مضطر نہ کرے
اے پری تیری طرح دل میں کوئی گھر نہ کرے

تیری پلکیں کہیں یاد آئیں نہ مجھ وحشی کو
اور بے خود مجھے فصّاد کا نشتر نہ کرے

صبحدم چونک کے آنکھ اپنی نہ وہ کھوے پری
آئینہ جب تک سامنے سکندر نہ کرے

نوجوانو! یہ نصیحت ہے کسی عاشق کی
آگ میں کُود پڑے عشق کوئی پر نہ کرے

بے وفا کے لئے کی فرہاد نے کوہ کنی
دل کو شیریں کی طرح کوئی پتھر نہ کرے

کامیاب اور ہوئے، ہم رہے محرومِ قبول
کچھ ایسی کسی عاشق سے مقدر نہ کرے

✣

مقولہ مُصنّف

بس عبدی ہن دس نہ رہیا ہتھ قلم نوں لاویں
آئی محبت دلبر والی نقطے چار لکھاویں

شیریں سخن بہت لدنیے نے سوہنی شکل نورانی
کرن کلام زبانوں جیہڑی لکھدی قلم ربانی

اور لوح حقیقی بھائی نے قلم زبان بنادن
سیاہی لب پیارے والی نال زبان لکھادن

✣

Marfat.com

نوع دیگر

خاکی آبی آتش تے ہوا دُں جے کجھ عالم کہندے
لوگ طریقت والے اوّل چوتھاں ہک کر یندے

باہجھ اتفاقاں پاس مخالف جے کر جاون
کرن جاسوسی ہور مخالف کیونکر مطلب پاون

جیہڑے جنگ جدالاں جاون پہلوں حلیہ کر دے
تے کے رائے سبھناں پاسوں تدھ فال شرکاں لڑدے

عقل علم ایمان حیا چارے جوہر سینے
چار انہاندے دشمن آکھن راہوں لُٹ کھڑ بندے

روح تے ہور اسرار الٰہی نفس شیطان نالے رہندے
چارے آپس وچہ مخالف عارف لوگ تبیندے

زمین آسمان تے دنیہہ چن تارے اندر دلدے وسدے
تے چوداں طبق دچہ سماون لوک سیانے دسدے

ہور مثالاں باہجھ حسابوں کیویں مغز کھپا دے
مختصر جے راہبر باہجوں مطلب ہتھ نہ آوے

بہت عجائب طریقہ بھائی ڈٹھا مرشد والا
وچہ انسانے سر الٰہی رکھیا حق تعالےٰ

دونویں پیر تے دونویں ہتھ کرن سخن زباناں
دونوں کن نے دونوں اکھیاں دسدے وانگ انساناں

روح مبارک وانگ انساناں بنی ہور پیشانی
کر دے کار خداوندی والی ڈٹھے یار نظامیؒ

یارب ادہی وچہ بیداری دسن تے ادہی اندر خواباں
تے وقت نزع دے دسن چھٹسن سب عذاباں

اوہی شمع قلب میرے دی لوہی وِرد زبانی
اوہی خاتمہ اوپر دم دے یارب دیکھاں یار نظامیؒ

ایہی عرض عاصی والی کر قبول خدایا
ناں ندامت عرض کریندا نت روروحال دنجایا

✤

مُناجاتِ مُصنّف دربارگاہ مجیب الدّعوات

تیرے در تے سائل آیا من بلفیل حبیب پیارے
رد رد عبدی عرض کریندا ربا بخش کبائر سارے

ہور ابوبکر صدیق پیارے دے وسیلہ آنواں
کیتے پاپ سارے جیہڑے سبھے معاف کرانواں

Marfat.com

طفیل عمر فاروقؓ فاروقی دیویں جا پرہائیاں
تیرے باہجھ نہ بخشے کوئی ربا بخش برائیاں

نال وسیلے عثمان غنیؓ دے ہوئیا آن سوالی
چھیکڑ واری باہجھ ایمانوں جانواں ہتھ خالی

بحرمت حضرت شاہ علیؓ دے کر قبول دعائیاں
طفیل حضرت جنت خاتونؓ بحرمت سبھے بائیاں

حضرت امام حسنؓ حسینؓ دے وسیلہ آنواں
کسے سببوں یارب میرے مت شہادت پانواں

پیر پیغمبر تے ملک نورانی سب پیدائش تیری
محشر اندر یارب سائیاں کرن شفاعت میری

وقت نزع دے فضل کرم تھیں کرنی اپنی یاری
سفر لمیرا نال جدائیاں ہور مصیبت بھاری

ہن لگے وقت سوال جواباں والا نال قریباں آیا
سخن کو لاں زبان نہ بولے رکھیں شرم خدایا!

آئی حالت نامیدی والی، رہی آس نہ کائی
اَغِثْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، گو کاں ہر ہر جائی

غوث الاعظم پیر جو آساڈا اوہدے درتے جانواں
نال تعظیم تکریم ہزاراں قدم مبارک چانواں

باہجھ وسیلے قرب نہ حاصل نال وسیلے جاون
راہبر کامل نال جنہاندے منزل تیک پہنچاون

راہبر باہجوں وصل نہ ہوندے ملدے یار کدائیں
راہبر باہجوں وصل نہ ہوندے ملدے یار کدائیں

چوہاں سلسلیاں دیچہ فرق نہ کیتا دلوں غلام کہاون
کرن وکیل مکمل جیہڑے سوکھا مطلب پاندے

چلے شاخاں درخت رسولی تے اوہ چہ شک نہ کائی
طفیل اونہاندے بخشیں ربا تیرے پیش لیاون

سبھے عرق جسم محمدی تے قطرے پھٹ پھٹ آندے
پتے برگ ہور بہیرے میوے ہر ہر جائی

اچے شان جیہاں دا اے اُسے جنابوں پاندے

ہک سمندوں نہراں چلے شیریوں کوئی نہ خالی
نور محمدی جوش مریندا دیوے نت اُبالی

+

نوعِ دیگر

بہت عمیق رسالہ بھائی تے ہتھ قلم نوں لایا
لکھن کارن ہمت کیتی سمجھ دچہ نہ آیا

Marfat.com

ردون لگی قلم وچاری لگی جد سیاہی — حیرت اندر کاغذ آیا لکھے سرّ الٰہی
لکھے حرف ہر کوئی تکے تے پڑھ پڑھ خوب سناوے — تے باہجوں علم لدنی یارا بھید کدی نہ پاوے
علم لدنی اوہ وسیندے جیہڑا علم انہیانوں — عاماں تائیں حاصل ناہیں باہجوں خاص اولیانوں
تینوں عاصی معلم ناہیں کیونکر کاذب ہونویں — ٹکہ پاس نہ بیڑی جوگ گلے وچہ جہازاں پونویں
توشے باہجوں جے کر کوئی وڑے سمندر تردا — آوے موج طوفاناں والی اگے ہو کے مردا
اوہی سخن زبانوں بولیں جیہڑا علم تدھ پڑھیا — کدی پیش صرافاں جاسی جھوٹ نہ بولیں اڑیا
تک کے تار و ترن والے ہیں بھی قدم اٹھایا — پائے حجاب پہاڑاں والگوں وسیں پھیر خدایا
کھوٹا درہم جے کر کدی پاس صرافاں تلدا — وچہ خزانے پاوے ناہیں قدماں اندر رلدا
مرشد کامل وچہ مراقب تکن حال طلب دے — لوگ سیانے نظر رکھیندے ویکھن وچہ قلب دے
مرشد آئینہ خوب لکھاوے تے چھٹن کجھ نہ دیندے — تکن حکم شریعت والا ڈر کے مول نہ کہندے
اِک خوف شریعت والی دُوئی ہیبت دشمن والی — والگ چمن دے سیر کریندے وچہ دلاں دے مالی
تحت الثریٰ تے عرش عظیماں سبھے سیر کریندے — مہر زبان شریعت والی ناہیں مار نہ کہندے
جنگل دِل مریداں والے شیراں والگوں وچہ رہندے — کرن شکار خیالاں والے ہر گھڑی وچہ رہندے

اک ہور حکایت سنوں بہت عجیب سنانواں
اس کھٹی تلخ بے مزی اندر تھوڑا شیر ملانواں

+

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

ہم ز ابراہیم ادہم آمدست — کو ز راہے بر لب بحرے نشست
دلق خود مبدّل کرد آں سلطان جاں — یک امیرے آمد آں جا ناگہاں
آں امیر از بندگانِ شیخ بود — شیخ را بشناخت سجدہ کرد زود

Marfat.com

خبره شد در شیخ و اندر دلق او — گشت دگرگون ز خلوت خلق او
کو رها کرد آنچنان ملک شگرف — برگزید از فقر بس باریک حرف
ترک کرده ملک هفت اقلیم را — میزند بر دلق سوزن چون گدا
ملک هفت اقلیم ضائع می کند — چون گدا بر دلق سوزن میزند
شیخ واقف گشته از اندیشه اش — شیخ چون شیر است دلها بیشه اش
چون رجا و خوف در دلها رواں — نیست بر دے مخفی اسرار نہاں
دل نگهدارید اے بے حاصلاں — در حضورِ حضرتِ صاحبدلاں
پیش اہل تن ادب بر ظاہر ست — کہ خدا از ایشاں نہاں و ساتر ست
پیش اہل دل ادب بر باطن ہست — زانکہ دل شاں بر سرائر قاطن ہست
تو بہ عکسے پیش کوراں بر رجاہ — با حضور آئی نشینی پائے گاہ
پیش بینایاں کنی ترک ادب — نار شہوت را ازاں گشتی حطب
چون نہ داری فطنت و نور ہدے — بہر کوراں روئے را میزن جلا
پیش بیناياں حدث در روئے مال — ناز میگن تا چنیں کندیدہ حال
شیخ سوزن زود در دریا فگند — خواست سوزن را بآوازِ بلند
صد ہزاراں ماہیِ اللّٰہیے — سوزن زر بر لبِ ہر ماہیے
سر بر آوردند از دریائے حق — کہ بگیر اے شیخ سوزنہائے حق
رو بدو کرد و بگفتش کای امیر — ملک دل بہ یا چنیں ملکِ حقیر
ایں نشان ظاہر است ایں ہیچ نیست — باطنے جوئی و بہ ظاہر بر مایست
سوئے شہر از باغ سلہا آوردند — باغ و بستاں را کجا آں جا برند
خاصہ باغے کہ ایں فلک یک برگ اوست — بلکہ آں مغز ست و ایں عالم چو پوست
بر نمیداری سوئے آں باغ گام — بوئے افزوں جوئے و کن دفع کلام

Marfat.com

تاکہ آن بُو جاذب جانت شود
تاکہ آن بُو نور چشمانت شود

✤

الحمدللہ کہ آج بروز پیر بوقت ظہر سوا تین بجے بتاریخ ۲-۷-۹۰
اسرار کبیری، جلد سوئم کی کتابت اختتام پذیر ہوئی۔ کاتب، ابوالبلال

✤

ختم شریف

حضرت خواجہ خواجگاں رہنمائے سالکاں امام الطریقت خواجہ شاہ نقشبند مشکلکشا

۱- استغفار ۳- بار ۲- درود شریف ۱۰۰ بار
۳- سورۂ فاتحہ شریف ۷ بار ۴ سورہ انشراح مع بسم اللہ ۷۹ بار
۵- سورۂ اخلاص ۱۰۰۱ بار ۶ سورہ فاتحہ شریف ۷ بار
۷- درود شریف ۱۰۰ بار
۸- شیئاً للہ چوں گدائے مستمند
المدد خواہم ز شاہِ نقشبند ۱۰۰ بار

✤

منجانب

سید محمد قاسم شاہ راجوڑوی

Marfat.com

گوجر ادبی بورڈ لاہور' پاکستان

کے زیر اہتمام طبع ہونے والی نئی کتابیں

نمبر	کتاب	مصنف	قیمت
۱	تاریخ شاہان گوجر (جدید ایڈیشن)	مولانا محمد عبدالمالک کھوڑی	۲۰۰.۰۰
۲	تاریخ گوجراں (جلد دوم۔ پہلی مرتبہ)	مولانا حافظ عبدالحق سیالکوٹی	۱۰۰.۰۰
۳	اسرار کبیری (۳ جلد) افادات و ملفوظات	معمولات و وظائف حضرت باباجی لارویؒ	(مکمل) ۳۵۰.۰۰
۴	بین الاقوامی معلومات عامہ	عبدالباقی نسیم	۲۰۰.۰۰
۵	محسن پاکستان چوہدری رحمت علی	پروفیسر محمد شریف بقاء لندن	۱۰۰.۰۰
۶	پیارا پاکستان	مرتبہ ادارہ گوجر گونج	۵۰.۰۰
۷	روشن ستارے (جلد اول)	چوہدری عبدالباقی نسیم	۱۰۰.۰۰
۸	زندہ مثالیں (جلد اول)	چوہدری عبدالباقی نسیم	۱۰۰.۰۰
۹	سانجھو کھلاڑو (گوجری شاعری)	پروفیسر ڈاکٹر صابر آفاقی اور مخلص وجدانی	۵۰.۰۰
۱۰	دیو (گوجری شاعری)	غلام یاسین غلام	۵۰.۰۰
۱۱	سیرت محبوب دو عالمؐ (بزبان گوجری)	از ابو العطاء فقیر محمد سعید چشتی	۱۵۰.۰۰
۱۲	گوجری ترجمہ قرآن مجید	ابو العطاء فقیر محمد سعید چشتی	۱۵۰.۰۰
۱۳	گوجری ترجمہ قرآن (تیسواں پارہ)	عبدالرحیم ندیم	۲۰.۰۰
۱۴	کلیات مہجور (اردو' گوجری' پنجابی' ہندکو' فارسی)	محمد اسرائیل مہجور	۱۰۰.۰۰
۱۵	خونی لکیر	محمد شریف طارق ایڈووکیٹ	۲۰۰.۰۰
۱۶	تاریخ انجمن گوجراں آل جموں و کشمیر	چوہدری احمد دین صدر انجمن	۱۰۰.۰۰
۱۷	شہدائے گوجراں	ادارہ گوجر گونج	۱۰۰.۰۰
۱۸	کچی تند پریت (گوجری شاعری)	عبدالرشید پریم کوٹی	۵۰.۰۰
۱۹	چوہدری رحمت علی مشاہیر کی نظر میں	چوہدری عبدالباقی نسیم	۱۰۰.۰۰
۲۰	آئینہ تاریخ	مولانا مہدی الزماں	۱۰۰.۰۰
۲۱	زابلستان کے گوجر قبائل	انجینئر محمد اقبال بیلہ	۱۰۰.۰۰

ملنے کے پتے:

رحمٰن برادرز۔ رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار' لاہور

گوجری ادبی بورڈ رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار' لاہور

ماہنامہ "گوجر گونج" رحمٰن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار' لاہور فون ۳۱۰۴۲۶ - ۰۴۲

Marfat.com

فہرست مضامین اسرار کبیری (جلد چہارم)

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	حمد باری تعالیٰ	۱
۲	متن کتاب مشتمل بر فوائد و سوالات و جوابات در زبانِ فارسی۔	۲
	حصۂ اردو	
۳	معرفتِ خدا میں ، حدیقہ	۱۴۷
۴	دوسرا حدیقہ خلاف عادت امور کے بیان میں۔	۱۵۹
۵	ساتواں حدیقہ۔	۱۶۶
۶	الحمد شریف کی بابت اشارات غیبیہ کا بیان	۱۷۳
۷	اشارہ جامع	۱۷۷
۸	الحمد شریف پڑھنے والے کو ہر ایک آیت کے مقابلے میں ایک ایک کرامت ملتی ہے۔	۱۷۸
۹	الحمد شریف کے اسرار	۱۷۹
۱۰	الحمد شریف	۱۷۹
۱۱	الحمد شریف کے فضائل	۱۸۰
۱۲	الحمد شریف کے اسرار کا بیان۔	۱۸۲
۱۳	آپ کے بعض کلام	۱۹۲

Marfat.com

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۴	غزل	۲۲۴
۱۵	مُردوں کی ارواح کا اپنے گھروں کو آنا۔	۲۲۴
۱۶	المجلس التاسع	۲۳۰
۱۷	در بیان خلعت معرفت جو کہ انسان کا اصلی جوہر ہے۔	۲۴۹
۱۸	در بیان آنکہ ہر ایک حاجت کے لئے کسی بندۂ خدا سے دُعا کرانی چاہیئے۔	۲۵۴
۱۹	قصّہ ادلیا کہ راضی باحکام قضاء الٰہی	۲۵۶
۲۰	تفسیر قول شیخ فریدالدین عطار	۲۵۷
۲۱	در بیان آنکہ فاسق کی صحبت اور اس کے ساتھ کھانا کھانے کی ممانعت	۲۵۹
۲۲	در بیان آنکہ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر وسیلہ کی ضرورت چلی آئی ہے۔	۲۷۴
۲۳	در بیان آنکہ زمین پر کس کس کی سلطنت گذر گئی ہے۔	۳۰۶
۲۴	سی حرفی	۳۰۷
۲۵	اتمام کتاب	۳۱۵
۲۶	خاتمہ کتاب	۳۲۱

Marfat.com

یَااللّٰہ ج　　یَافَتَّاحُ　　یَامُحَمَّدُ ص

آغاز جلد چہارم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

حمدِ باری تعالیٰ

نقش کشائی[1] کلک بریدہ زبان و پرداز پیکر تراشی خامہ یاوہ بیان گذارش حمد حکیمیست کہ انہار انوار صبح وجود از ظلمت آباد عدم بر آوردہ و بمقتضائے جود شجرۂ آن وجود را بر تربیت نفس رحمانی در آوردہ۔ کارفرمائیکہ بدستیاری قدرت کاملہ اش شگوفۂ نوعِ انسان از انواع اعصان این شجرہ وجود بر شگفت و علم جامعیت بر افراشت عزیزیکہ ہویت ذاتش بواسطۂ انوار شموس صفحات و اسرار نجوم اسماء از قلۂ قاف بشری رو نمود و سر بر افراخت۔ کریمیکہ سوابق کرمش طائران ہمم اہل عرفان را با دج فلک اسرار معانی رسانید۔ و علیمیکہ کمال علمش اعیان ثابتۂ موجودات را عیان نمود بجمال ذات خود را بہ سطوت عظمت محتجب گردانید۔ تا ہر خسے قصد جناب سرادقات کبریاء او نہ تواند کرد و قدیمیکہ نسیم عنایتش روائح لطافت اسرار قدم بمشام جان مشتاقان رسانید تا ہر انسے جز بہ ملاطفات اسرار جمالش نتواند دانست منزہیکہ سبحات انوار تنزیہش اجنحۂ طائران اوہام ارباب عقول سوختہ و مقدسیکہ صولت

---

[1] نقش کشیدن کنایہ از آفریدن و تصویر کردن، و این محاورۂ فارسی است۔ ۱۲۔

Marfat.com

اسرار تقدیسش بصائر کردہ۔ بیان را از ملاحظۂ آثار لطائف جمال بردوختہ وثنائے بیحد برآں خیر مقدمے است۔ کہ جبریلؑ در آرزوئی بوسۂ خاک پائیش باایں ہمہ کہ بصد بھد بال وپر کشود۔ لیکن سُرمہ کش دیدہ اعتبار نہ گردید۔ وخورشید باقتباس نور مہر بنوتش صد مرتبہ در شفق غوطہ خورد اما ناخن امیدش حناء بند مُدعا نہ شد وبر آل واصحابؓ ادکہ پیرو آن آویند از حق درود وازخلق آمین باد۔

فائدہ اوّل

در اشکالاتیکہ علمائی قیشریؒ بر امور مختلف از خاکہ کلامش تراشیدہ اند وشیخ را ازاں درگمراہان شمردہ در تحت ہر سوال جواب زگاشتہ شد

فائدہ دوم

در نوع اشکالات کہ مبنائے آنہا بر وحدتِ وجود است

خاتمہ

در بندے از فضائل حضرت شیخ

فائدہ اوّل

در اشکلات علمائے قیشریؒ

سوال اوّل

آنکہ حضرت شیخ در نص آدم علیہ السلام فرمود کہ انسان بہ منزلہ انسان العین است۔ مرحق را پس مردمک عین حق است علمائی رسمی برایں کلام طعن کلی کردہ اند۔

الجواب

راستانرا دامنگیرم وراستی پسندان را گریبان کہ شمۂ از غور بہ فرمائیند۔ کہ دریں قول اعتراض چیست۔ انسان مشتق از اُنس است ومعنیش ظاہر وعین گو لفظ مشترک است اما معنی متبادرش ذات پس آنچہ کہ ازیں

Marfat.com

جملہ برے خیزد ہمیں است ۔ کہ انسان بمنزلہ اُنس ذات واجبی است وہمیں اُنس بفحوائے حدیث شریف فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ[1] موجب ظہور ذاتیہ ذات در عالم کائنات شدہ است و بہ ایں سراست تفصیل انسان کامل پس انسان کامل چوں علت غائیہ ایجاد شدہ لہذا طبیعت کلیہ انسان را نیز کہ فرد اوست داخل دراں ساختہ و انسان را بہ منزلہ مردمک چشم رحمت او پنداشتہ

دریں صورت انصاف بالائے طاعت است کہ ازیں کلام کدام نامعقول لازم مے آید ۔ بلکہ نوع از اشعار است بہ معنے لَوْلَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ[2] کہ ازیں ہم مفہوم میشود کہ انسان کامل سبب وجود عالم است و خود شیخ در فص آدمی میفرماید ۔ فَهُوَ لِلْحَقِّ بِمَنْزِلَةِ اِنْسَانِ الْعَيْنِ مِنَ الْعَيْنِ[3] و دلیلش چنیں آوردہ کہ فَاِنَّهُ يَنْظُرُ بِهِ الْحَقُّ اِلٰى خَلْقِهٖ فَرَحِمَهُمْ یعنی حق بہ سبب انسان کامل نظر بہ خلق کردہ ایشان را از محرائے عدم بہ جلوہ گاہ وجود آوردہ پس چنانکہ مردمک چشم علت فاعلی[4] نظر است ہمچنان انسان علت غائی اوست[5] تفصیل ایں اجمال آنکہ حق سبحانہ تعالیٰ بذات خود

---

[1] پس دوست داشتم ایں کہ شناختہ شوم ۱۲

[2] اگر نہ بودی تو ہرآئینہ نہ پیدا کردیم آسمانہا را ۱۲

[3] پس وے برائے حق بہ مرتبہ مردمک است از چشم ۱۲

[4] علت فاعل آں را گویند کہ خارج باشد از شئے و آں صدور شئے بود ہم چوں نجار بہر تخت ۔

[5] علت غائی آں را گویند کہ خارج از معلول غیر صادر کنندۂ آں معلول بلکہ بہ سبب او صادر شود فعلے از مصدر مثل نشستہ برائے تخت ۔

Marfat.com

مشاہد ذات وصفحات وافعال خود بودہ بہ حکم اولیت و باطنیت پس خواست تا بہ حکم ظاہریت و آخریت مشاہدہ آن فرماید در مظاہر تا اوّل باخر و ظاہر بہ باطن رسد و مظہر ایں جملہ مرأت آن انسان بود کہ بہ جہت نسبت جمعیت وجودی استعداد ایں معنے داشت کہ بہ وجودی سر حق بر حق ظاہر گردد غیب مطلق در مشاہدہ شہادت مطلقہ عیاں گردد لاجرم ایجاد وجود انسانی بہر آن فرمود تا آئینہ جمال نما باشد۔

سوال اگر پرسند کہ اللہ تعالیٰ پیش از آفرینش عالم و آدم بصیر بود چگونہ چیز یرا کہ می دید خواست کہ بہ بیند۔

جواب دیدن نفس خود را بہ خود در نفس خود چنان نہ باشد کہ دیدن او نفس خود را در چیزے دیگر کہ آن چیز مانند آئینہ او باشد حقا کہ آئینہ را خاصیتے است کہ ظاہر میگرداند۔ بیننده را نفس او چنانچہ اوست کہ در صورتیکہ محل منظور فیہ بودی حق در ہیچ صورت تجلی نکردی بآن محل پس ازیں سبب وجود انسان آئینہ جمال الٰہی گشت تا حضرت عزت تجلی فرماید بر آن انسان کہ آئینہ صفت مستعد جمال نمائی ذات وصفات وافعال حق بحق است کہ اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰۃُ الْمُؤْمِنِ[1] واگر کسے گوید کہ بریں تقدیر لازم می آید جلوہ گری حق بغیر گویم کہ مرا تیتہ نیز کہ مظہر و مجلی است مطلقا عدم است وازیں سبب گفتم ہمچو مرأت و نہ گفتم کہ مرأت زیرا کہ مرأت بخودی خود وجودی متحقق ندارد بلکہ اصل جمیع تعینات وجود مطلق است جل جلالہ کہ اعیان ثابتہ عالم را بوجود عینی موجود گردانید چون کالبدرے کہ در دے

---

[1] مؤمن آئینہ مومن است ۱۲

Marfat.com

بیچ روح بنا شدہ سنت آلہٰی چنان رفتہ کہ ہر چیزے کہ باوجود موجود گردد در وے
قابلیت روح آلہٰی باشد تا حیات وکمال آن چیز بآن روح بود وَنَفَخْتُ
فیہ مِنْ رُّوْحِیْ[1] عبارت از آنست وآن نفخ نیست مگر بخشش از حق آن
کا البدر را بہ جہت قبول کردن[2] فیض مقدسیکہ آن تجلی دائم ازست از حضرت
اسماء وصفات پس نفخ بہ حسب استعداد باشد موجودات را وآن ہا را وجود قابلے
بیش نیست وآن نیز بخود نیست بلکہ بہ سبب فیض اقدس کہ از عین[3] ذات حق
است موجود گشت وآنچہ بقول کن پیدا شد بہ حکم اولیت چنانچہ مبداء اوست مرجع
ومعاد واخر ہمہ نیز اوست وتجلیاتے کہ از فیض مقدس لحظہ بہ لحظہ فائض می شوند بجہت
تکمیل موجودات وایجاد معدومات اند وایں سیر وعالم انسانی تمام می شود کہ وی مجموعہ
لطائف ملکوتی وملکی است ودر ہر مرتبہ منصبغ شدہ بصبغے واثار آن در وے ظاہر
وبا النصف دائرہ وجود تمام میگردد۔ بازچون قطع مراتب آخریت کند اقتضائے بطون
کند تا دور بانسلاخ (انقطاع) معنوی۔

---

[1] دمیدم در وے از روحِ خود ۱۲

[2] فیض مقدس عبارت است از تجلیات اسمائیہ کہ باعث شوق برائے ظہورِ مقتضیات
استعدادہائے اعیان در خارج ۱۲

[3] فیض اقدس مراد است از تجلیات ذاتی کہ باعث باشد برائے اشیاء واستعدادہائے
مرتب می شود وبعض فیض حاصل می شوند واعیان اصلی شان در خانہ استعداد
ہائے فیض مقدس آن۔ وبہ سبب اعیان در خارج یافتہ می شوند مع لوازم وتوابع خود
کذا قال پیر سید شریف الجرجانی فی تعریف الاشیاء۔

اللھم اغفر لکاتبہٖ ولمن سعی فی طبعہٖ وللمؤمنین
والمومناتِ جمیعاً۔

Marfat.com

بیت ؎

سرّے کہ سرِ مقرّباں را نہ رسد
در نقطۂ آنش کدہ سینۂ ماست

وجہیکہ انسان را حاصل است از سہ جہت است اوّل ازیں جہتہ کہ راجع است بجناب آلہٰی کہ آنحضرت واحدیت است و ہر موجودی را از آنحضرت نصیبے خاص است و دوم ازاں جہت کہ راجع است بحضرت امکانیہ کہ جامع حقائق ممکنات است و فارق است میاں ربوبیت و عبودیت و ایں را حضرت جامع جمیع وجود خوانند و ایں مرتبۂ انسان کامل است سوم ازاں جہت کہ راجع است بہ مبدا کہ مبداء آں فعل و افعال است و جمیع جواہر و قابل جملہ تاثیرات و دانستن آنکہ صور عالم قابل ارواح است طور لیست و رائے طور عقل ایں معنے را درک نمائید مثل اہل کشف آلہٰی نہ کشف صوری و ملکی و جنی و خاطری و ضمیری تا بداں معلوم کنند کہ اصل صور عالم کہ قابل ارواح است و چیست و ظاہر و دریں مظاہر کیست اما عقل حکم بر صدق و کذب شئے بعد از ترکیب مقدمات و ترتیب قیاسات تواند کرد و اگر تعریف شئے کند لابد اجزائے آں بیش ازاں تعریف او را باید کہ معلوم باشند اگر مرکب باشد و اگر بسیط باشد افراد او را جزو نباشد نہ در عقل و نہ در خارج تعریف ممکن نہ گردد۔ الا بلوازم بینہ چوں لوازم بینہ نباشد۔ حقائق مجہول بماند و از ابواب نقیست در حالت وفات کہ گفتہ است۔ یَمُوْتُ وَلَیْسَ حَاصِلٌ سِوٰی عِلْمِہٖ اَنَّہٗ مَا عَلِمَ[1] و جز بہ کشف آلہٰی مشاہدہ نہ گردد کہ ذات آلہٰی است عز شانہٗ کہ بصور عالم شدہ و عالم مظہر آں حقیقت گشت و بودن انسان جامع و خلیفہ تام

---

[1] می میرد درانحالیکہ او را نیست حاصل بجز ایں علم کہ علمے ندارد ۱۲

Marfat.com

از دو جہت است یکے مرتبہ نشاء اوکہ مشتمل بود بر مراتب عالم وحصر جمیع اسماء و مظاہر روحانی وجسمانی دازیں جہت است کہ با ہمہ چیز در ظاہر اُنس میگیرد۔ دوم آنکہ حق چون از ذات خود بذات خود تجلی فرمود و جمیع اسماء و صفات خود را در ذات خود مشاہدہ نمود خواست تا مجموع را چون مرأت مشاہدہ فرماید حقیقت محمدیؐ کہ انسان کامل بود ایجاد کرد در علم خود بہ نظر لطف در دنیے نگریست وحقائق عالم وجودی مفصلہ بخشید پس جملہ اعیان ثابتہ گشتند و وجود محمدیؐ عین اول شد کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ و ایں جا بدانی کہ چرا انسان کامل ہمچو انسان عین آمدہ بدانکہ ہمہ بود دیدہ شد و او سبب وجود ہمہ گشت والبدا علم بالصواب وعندہٗ ام الکتاب :۔

سوال دوم:۔ آنکہ نیز شیخ در فص آدمی گفتہ کہ انسان حادث ازلی است وعبارت شیخ آنست فَھُوَ الْحَادِثُ الْاَزَلِیُّ وَالنَّشْاَۃُ الَّتِیْ الْاَبَدِیَّۃُ معترضان گویند کہ ازیں سخن قدم عالم لازم می آید تا شیخ داؤد قیصری این عبارت را ہر قدم الواح حل کردہ۔

الجواب:۔ مراد عبارت ایں است کہ انسان با وجود خارجی حادث است و وجود علمی آلہی ازلی ازیں جہت کہ آلہی است ازلیست زیرا کہ پیش ہر فہیم وذکی ثابت کہ جمیع موجودات را در علم حق ثبوتے و وجود علمی است پس ایں صفت ہم منجملہ اوصاف قدیمہ الٰہیہ خواہد بود و مراد از ازلیت لاغیر و خود حضرت شیخ در فص موسوی بایں تصریح

لہ نخستین چیزے کہ پیدا کرد خدا تعالیٰ نور من بود۔ ۲ پس وے حادث ازلی ست و نشأت

Marfat.com

کردہ است کہ [1] لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ الخ غایت مافی الباب ایں
کہ ازیں سخن معلوم می شود کہ دیگر اشیاء نیز حادث اند بوجود خارجی وازلی اند
بوجود علمی ازیں چہ میخیزد کہ موجب وہم متوہم میشود باز ماندہ ایں جا سوائے
وآن ایں کہ تخصیص انسان ایں جا چیست سائر اشیاء در وجود بہ ثبوت علمی
ازلی اند جواب آن ہم باند دانست ودر خاطر باید نہفت کہ انسان افضل است
از دیگر مکونات چنانکہ در قرآن آمدہ است [2] وَلَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ
وَحَمَلْنٰھُمْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ودر حدیث [3] اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ
عَلٰی صُوْرَتِہٖ ای عَلٰی صُوْرَۃِ جَمِیْعِ اَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ پس
مفہوم شد کہ جمع حقائق آلہی موجود است۔ مگر وجواب بالذات کہ ایں البتہ
دردی نیست وجمع حقائق عالم در در مندرج است لہذا ورا عالم صغیر
نامیدہ اند وادرا نسخہ عالم نیز فرمودہ پس صورت معلومیہ او در حضرت علم
آلہی جامع باشد تمامۂ صور معلومات تابشہ را پس تخصیص آدمؑ بقدم وازلیت
در وجود علمے بایں وجہ شد ومساوات نسبت علمیہ آلہی بسائر معلومات ایں
تحقیق را قادح نیست زیرا کہ تقدم تاخر بہ نسبت معلومات است باہمدگر
نہ بہ نسبت علم بامعلومات این است معنے کلام شیخؒ ونیز فرمودہ است دریں
عبارت۔ وَالْکَلِمَۃُ الْفَاضِلُ الْجَامِعَۃُ یعنی انسان کامل کلمہ جامع است
باعتبار آنکہ محیط است برحقایق علم وجامع روح است۔ وجسد وخلیفہ حق

---

[1] نیست، ہیچ تبدیل مر سخنانِ خدارا

[2] وہر آئینہ ساختیم بزرگ فرزندان آدمؑ را وبرداشتیم ایشاں را در بیاباں ودر دریا۔ ۱۲

[3] تحقیق اللہ پیدا کرد آدمؑ را بر صورت خود یعنی بر صورت جمیع اسماء وصفاتِ خود ۱۲

Marfat.com

است وخلیفہ جامع آں چیز باشد کہ در خزائن مستخلف باشد باقی در کلام شیخ خصوصاً در فتوحاتِ مکیہ کہ از اعظم مصنفاتِ شیخ است، از ہیچ جا قدم فردے از افرادِ عالم فہمیدہ نمی شود در فتوحات در مواضع متعددہ دیدہ شد کہ حضرت شیخ تصریح نمودہ است بحدوث ماسوائے اللہ خواہ ارواح باشند خواہ اجسام چوں نہ دانستہ شد کہ شیخ رضی اللہ عنہ بقدم عالم قائل نیست. و ایں عبارت کہ در فص آدمی فرمودہ خود شرح آن در فص موسوی نمودہ است چنانچہ سابقاً مذکور شد. پس معلوم شد کہ علماء کلامِ شیخ را نہ فہمیدہ اند. و چوں محقق شد کہ مذہب شیخ از بست انسان است بوجودِ علمی نہ بوجودِ خارجی پس ابدیت او در وجودے اضافی اُخروی خواہد بود نہ دنیوی۔

هٰذَا مَا تَيَسَّرَ لِي فِي هٰذَا الْمَقَامِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَالِكَ أَمْرًا[1]

سوال سوم شیخ در ان فص فرمود کہ ما وصف حق بہ ہیچ وصف نہ کردیم آلاکہ ما عین آن وصف بودیم و حق تعالیٰ نفس خود را از براے ما فرمود پس ہر گاہ کہ ما او را مشاہدہ کنیم خود را مشاہدہ کردم باشیم و ہر گاہ کہ او مشاہدہ ما کند مشاہدہ خود کردہ باشد۔

الجواب چوں آفتاب روشن تر است کہ این سخن نہ تنہا شیخ راست بلکہ یکے از قواعد مقررہ اہل سنت ست کہ ایشاں قائل باوجود صفات زائدہ حق سبحانہ تعالیٰ اند و گفتہ اند کہ حیوٰۃ و علم و قدرت و ارادات و سمع صفات ذات زائدہ بر ذات اند و ہمچنیں صفاتِ ما زائد اند بر ذاتِ ما و عینِ ما نیستند و چوں میانِ ما و حق تعالیٰ اشتراک در صفات بودہ است پس اعتبار ما صفات خویش

---

[1] این ست آنچہ آسان شد برائی من دریں مقام و شاید کہ اللہ پیدا کند بعد ایں امرے۔

Marfat.com

را عین مشابہ صفات او باشد و ہر وصفیکہ بہ آں، او را موصوف کنیم مثلاً حیّ، سمیع و بصیر گوئیم آن وصف عین ما خواہد بود البتہ فرق ایں قدر است کہ آن صفات بذات باری واجب باشند و با ذات ما حادث چنان کہ خود حادث ایم و خود میفرمایند کہ اِلَّا وَجْہَہٗ اَلذَّاتِیَ الْخَاصَّ وچوں بدانستیم کہ نظر کردن باثر موجدی میگردد و بہ معرفت مؤثر و یکے از طریق معرفتِ حق این ست کہ استدلال کند از خلق با خالق و از محدثات با قدیم و از مربوب بارب و از عبد با الٰہ ؎

فَفِیْ کُلِّ شَیْءٍ لَہٗ اٰیَۃٌ •

تَدُلُّ عَلٰی اَنَّہٗ وَاحِدٌ [1]

پس چوں ما موصوف بصفات حق گشتیم و مظہر او شدیم و صفات حق اعیان شد پس ما وصف حق تعالیٰ نہ کردہ باشیم با صفتے الا آنکہ ما خود عین آن وصف بودہ باشیم بار خدایا صفت وجوب ذاتی خاص است کہ آن ما را نیست بلکہ آن ذات حق تعالیٰ را راست وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ۔ مولانا جلال الحق رومی سلام اللہ علیہ و ریں معنی کہ ما خود عین صفت حقیم غزلے گفتہ کہ مطلعش بما نا ایں است ؎

ہر کہ ز حور پرسدت رُخ بنما کہ ہمچنیں
ہر کہ ز ماہ پرسدت بام بر آ کہ ہمچنیں

و در بعضے سخنہائے چنیں یافتہ ام کہ اَلْاِنْسَانُ ذَالِکَ الْوَصْفُ و معنے ایں چنیں باشد کہ ہر وصفیکہ حق تعالیٰ بآن موصوف است و ما او را بدان وصف یاد کردیم ہماں وصف ما را نیز حاصل است الا وجوب کہ خاص حق راست تعالیٰ شانہٗ و ایں سخن شیخ قیاس شاہد بر غائب نہ بودہ اگر ہست از قبیل صحیح خواہد بود زیرا کہ غائب ایں جا

---

[1] پس در ہر چیز از وی نشانی است کہ دلالت میکند بر وحدانیت وے۔

Marfat.com

غائب بالکلیہ نیست بلکہ بوجہ من الوجوہ است یعنی ایں غائب خود حاضر است
غیبوبت او از مثال غیبوبت شمس است باوجود ظہور او۔
پس معترض را تکفیر شیخ نمی رسد کہ ایں تکفیر راجع میشود بدیگر اکابر دین رزقنا
اللہ تعالیٰ محبتہم واتباعہم ؎

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد — میلش اندر طعنۂ پاکاں زند
در خدا خواہد کہ پوشد عیب کس — کم زند در عیب معیوبان نفس

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ
دَعَا رَجُلًا بِالْکُفْرِ اَوْ قَالَ عَدُوُّ اللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا عَادَ عَلَیْہِ
متفق در صحیح بخاری و مسلم از ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرویست کہ رسول خدا
صلعم فرمود کہ ہر کسے کہ دیگر را بہ کفر نسبت کند یا عدو اللہ گوید و او چنیں نہ باشد
مگر آن کہ قول برگوینده رجوع کند و در جامع الفتاوی گفتہ یَنْبَغِیْ لِلْعَالِمِ اِذَا
رُفِعَ اِلَیْہِ ذِکْرُ الْمُؤْمِنِ اَنْ لَا یُبَادِرَ بِتَکْفِیْرِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ مَعَ اَنَّہٗ
یُقْضٰی بِاِسْلَامِہٖ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ من الملتقط یعنی لائق است
ہر عالم را آنکہ برده شود پیش او ذکر کسے از مسلمین کہ دارد احتمال کفر باشد در
کافر گفتن جلدی نہ کند باوجود آنکہ حکم کردہ می شود باسلام کسی کے در سایۂ شمشیر
سلام آوردہ باشد وَقَالَ فِیْ فُصُوْلِ الْعِمَادِیْ اِذَا کَانَتْ فِیْ مَسْئَلَۃٍ
وُجُوْہٌ یُوْجِبُ الْکُفْرَ وَوَجْہٌ وَاحِدٌ یَمْنَعُ التَّکْفِیْرَ فَعَلَی الْمُفْتِیْ اَنْ یَّمِیْلَ
اِلَی الْوَجْہِ الَّذِیْ یَمْنَعُ التَّکْفِیْرَ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِالْمُسْلِمِ و در فصول
عمادی گفتہ وقتیکہ باشد در مسلہ چند وجہ موجب کافر گفتن و یک وجہ باشد کہ از کافر
گفتن منع کند پس واجب است بر مفتی آنکہ میل کند بسوئے وجہیکہ از کافر گفتن
مانع باشد برائے گمان نیک بسوئے مسلم و چوں ایں قدر از گاشتی از سر از کار برآمد

Marfat.com

نفی اولیاء مکن وائے برکسانیکہ عمامہ ہائے تقلید از سر بیرون انداختہ فطرت اصلی را سرنگوں ساختہ اند نفی اولیاء و درویشاں بسیار نمائید و ہرچہ بگوش ایشاں رسد از کار کنند بہ ظاہر نبوت و توابع آں قانع نہ باشد و از خود سخن بیہودہ تراشدہ نہ طبع شاں گذار دکہ بسر تقلید روند او نہ توفیق شاں باشد کہ بوی تحقیق شنوند مَذَبْذَبِیْنَ بَیْنَ ذَالِكَ لَا اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ وَلَا اِلٰی هٰٓؤُلَآءِ [1]

شعر

از بہر فساد و جنگ جمعی مردم — کردند بکوئی گمرہی خود را گم
در مدرسہ ہر علم کہ آموختہ اند — فِی الْقَبْرِ یَضُرُّهُمْ وَلَا یَنْفَعُهُمْ [2]
تا چند چنیں جاہل و ابتر بودن — ہر روز ز روز پیش بدتر بودن
در بند صفا باش کہ بسیار آبست — با مردم درویش مکدر بودن

شیخ شہاب الدین سہروردیؒ در رشف میفرمایند کہ تا چراغ فقر افروختہ ام دہ شفا سوختہ ام و ایں نظم اوست.

وَکَمْ قُلْتُ لِلْقَوْمِ اَنْتُمْ عَلٰی — شَفَا حُفْرَةٍ مِنْ کِتَابِ الشِّفَارِ [3]
ز نکر بہود خود ایدل نزد دیگر کس — درد عاشق نہ شود بہ بمداوائے حکیم
غنچہ گو تنگ دل از کار فروبستہ مباش — کز دم صبح مدد یابد و انفاس نسیم

دام سخت است مگر یار شود فضل خدا ورنہ آدم بنرد صرفہ ز شیطان رجیم کسے از ہوا جنس نفسانی و وساوس شیطانی نجات دارد کہ طفل مکتب وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ

---

[1] متردد درمیانِ این و آں، نہ بسوئے ایناں اند نہ بسوئے آناں.

[2] در قبر ضرر خواہد و نفع نخواہد بود.

[3] دلبسیار گفتم برائے قوم کہ شما بر کنار مغاک ہستید یعنی از کتاب شفار.

Marfat.com

تَکُنْ تَعْلَمْ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا[1] باشد واشک نیاز بر خاک راہ سالکان مسالک طریقت مالکان ممالک حقیقت باشد ؎

به قیاسات عقل یونانی — نہ رسد کس به ذوق ایمانی
عقل خود کیست تا به منطق درائے — راہ برد تا جناب پاک خدائے
گر به منطق کسے ولی بودی — شیخ سینا ابو علی بودی
چشم عقل از حقائق ایمان — هست چون چشم اکمہ از الوان

از چہ کہ در طریق تصوف انوار آلہیٰ و فیوض نامتناہی است و معرفت اشیائے کماہی از ماہ تا بماہی حضرت شیخ قدس سرہ در باب ہفتاد و سیوم از فتوحات گوید کہ شیخ ابو یزید با ابو موسیٰ دیلمی گفت کہ اے ابو موسیٰ چون بیابی تو کسی را کہ ایمان بہ سخن اہل حق داشتہ باشد التماس کن کہ برائے تو دعا کند از برائے آنکہ دعائے اولا شبہہ مستجاب است۔

؎ تا چند طریق جاہ و حشمت طلبیم — برخیز کہ مفتاح سعادت طلبیم
تا باطن ما ز فیض معمور شود — از باطن اہل فقر ہمت طلبیم

تو از موسیٰؑ فاضل تر نہ خواہی بود بہ بیں او را با خضرؑ چہ صورتہا رو نمود و گفتہ اند کہ پیش علماء محافظت زبان باید کرد و پیش سلاطین محافظت چشم و پیش اولیا محافظت دل اگر ایشاں میل بہ بال کند برائے راحت اہل فقر باشد کار مخصوص با ایشاں ست خواہ کج باشد خواہ راست — رِجَالٌ لَّا تُلْہِیْہِمْ تِجَارَۃٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمِمَّا رَزَقْنٰہُمْ یُنْفِقُوْنَ گاہے آب بہ قوت از سر چشمہ جوشد و گاہے آب بر وا فتد کہ گذارد کہ آب بہ چشمہ راہ یابد نور یقین بشا بہ

---

[1] وآموختہ است ترا آنچہ نمی دانستی، و ہست فضلِ خدا بر تو بزرگ۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِکَاتِبِہٖ۔

Marfat.com

آن آب است و دل عارف بمثابه دو دنیا به منزله کاه با امام احمد غزالی قدس سرّه گفتند تو خود را درویش پنداری و چند طویله اسپ و اُشتر داری فرمود من میخ طویله درگِل زده ام نه در دل سه اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ القصه به طولها نفی درویشان جهالت صرف و ضلالت محض است اگر نمیدانی کسے را ازیں چه نقصان تو از کمال خود باز می مانی لیکن چون ملحد به صورت مواحدی برآید و زندیق بهیات صدیق می نماید تمیز میان این طوائف مشکل است و طالبان صادق را ازیں تمیز خون در دل است.

بیت

نه هر که چهره برافروخت دلبری داند — نه هر که آئینه سازد سکندری داند
هزار نکته باریکتر ز مو اینجا است — نه هر که سر بتراشد قلندری داند
غلام همت آن رندم عافیت سوزم — که در گدا صفتِ کیمیا گری داند

وچون کلام بدین مقام رسید لاجرم خمش گشتم و باز لسواد نگارش جواب تفصیلی دیگر می پردازم باید دانست که صفات باری دو قسم اند یکے ثبوتے مثل حیوٰۃ و علم و قدرت و دیگر سلبی سه لَیْسَ بِجِسْمٍ وَلَا جَوْهَرٍ وَلَا عَرَضٍ وَغَیْرُهَا و اثبات هر دو نوع موجود است زیرا که شے مادام که متصور نه شود نفی و اثبات او ممکن نیست گاهے تصور حیات میکنم که در خود و امثال خود می یابم بعد ازاں آں حیات را برائے حق اثبات کنم بریں قیاس سائر صفات ثبوتی اند پس این صفتیکه برائے حق اثبات کردیم

سه به تحقیق خدا نمی بیند بسوئی صورتهائے شما، و نه به طرف اعمال شما. و لیکن می بیند بسوئے قلوب شما و نیاتِ شما ۱۲

سه نیست جسم و نه جوهر و نه عرض و غیر آن ۱۲

Marfat.com

شامل صفات ماست درحقیقت اگرچہ درلوازم مختلف اند وآن معنے در صفات سلبی ظاہر تراند مثلاً جسم را تصور کنیم و دانیم کہ ممکن الوجود ست پس از و واجب الوجود سلب کنیم پس سخن بشیخ راست تر و بہ صواب نزدیک تر است اگرچہ صفات ما حادث اند و صفات او قدیم ایں حدوث و قدم چیزے دیگر است و صفتے دیگر در است شدند معنیٰ حدیث اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ بے تشبیہ۔

سوال اگر کسے کہ جماعتے از مشایخ و علماء گفتہ اند کہ اطلاق صفات بثوتیہ بر حق و انسان بہ یک معنے نیست بلکہ اشتراک بمجرد لفظ است۔

جواب گوئیم کہ مراد ایشان آنست کہ صفات او چوں صفات انسان عرض نیستند کہ در ہر زمانے متجدد شوند بخلاف صفات انسان کہ آنہا عارض اند و حادث لاجرم مابیتہ شخصیہ آن افراد از صفات حق غیر ماہیتہ افراد انسانیہ باشد و اگر این مراد نیست لازم می آید کہ ما از برائے حق صفاتے ثابت کنیم مطلقاً و تصور او بوجہی از وجوہ نہ کنیم و ازیں معنے جہل ما بہ صفات لازم می آید حالانکہ علم و غیرہا، در واجب و ممکن یکیست بدیہۃً و ازیں جہت است کہ صوفیہ گویند کہ ہیچ چیز از حق جدا نیست و ہیچ ذرہ بے نور خدا نیست نمی شنوی کہ میفرماید سلہ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ و میفرماید سلہ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلٰثَۃٍ احاطۂ ذاتی بہ جمیع ارواح و اشباح دارد و در زمین استعداد ہر موجود بذات خود نحو ہستی کا رد سلہ اِنَّہٗ فِیْ مِرْیَۃٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّھِمْ اَلَآ اِنَّہٗ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝

سلہ نمی باشد با یک دیگر واز گفتن سہ شخص خدا تعالیٰ چہارم البتہ است۔

سلہ ہر آئینہ کافر شد کسانیکہ گفتند خدا سہ کس است۔

سلہ نگاہ شود ہر آئینہ ایشاں در شبہہ اند از طرف ملاقات پروردگار خویش۔ آگاہ شود ہر آئینہ خدا بہر چیز

Marfat.com

در ذات وصفات ہر کہ را باشد سیر　　ہرگز نبود در نظرش صورت غیر
در مشرب او یکے شود باوہ و آب　　در مذہب او ریکے بود مسجد و دیر

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ[1] وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ[2]۔
وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ[3] وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ[4]

دست او طوق گردنت جانت　　سر بر آورد از گریبانت
بتو نزدیک تر ز حبل ورید　　تو در افتادہ در ضلال بعید
چند گردی بہ گرد ہر سر کوئے　　ورد خود را بود واہم از خود جوئے
شیب[5] و بالا و پیش و پس منگر　　در کس اندر رہ گریباں سر
نردبان　　پایۂ سراچۂ[6] غیب　　ہست از دامن تو پارہ جیب

وَفِیْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ وَمَنْ[7] عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

عاشق دیدار از دل پر تاب　　حضرت حق تعالیٰ اندر خواب
دامنش را گرفت آن غم خور　　کہ نہ دارم من از تو دست و گر
چوں در آمد ز خواب خوش درویش　　دید محکم گرفتہ دامن خویش

---

[1] ہر سو کہ رو آرید ہمہ جا است روئے خدا تعالیٰ ہر آئینہ خدا فراخ نعمت است و دانا است۔

[2] او بمراد شما است ہر جا کہ باشید۔

[3] ما نزدیک تر ایم بآدمی از رگ جان۔

[4] ما نزدیک تر ایم با او بہ نسبت شما و لیکن نمی

[5] شیب بمعنی نشیب۔

[6] سراچہ بمعنی خانۂ کوچک۔

[7] کسیکہ شناخت نفس خود را، پس بہ تحقیق شناخت رب خود را۔

Marfat.com

ترمذیؒ روایت کنند از ابوہریرہؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ اَنَّکُمْ دَلَّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ لَہَبَطَ عَلَی اللّٰہِ[1] پس بخواند ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ[2]

گفت پیغمبر معراج مرا　　نیست بر معراج یونس اجتبا
آن من بر چرخ آن او بشیب　　زآنکہ قریب حق بردن است نحیب
قرب نے بالا و پستی رفتن است　　قرب حق از قید ہستی رستن است

حضرت نجم الدین کبریٰ گوید کہ غائب شدم و حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاک را دیدم گفتم یا رسول اللہ چیست معنے رحمان فرمود اَلَّذِیْ عَلَی الْعَرْشِ اسْتَوٰی[3] پس گفتم چیست معنے رحیم فرمود کَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا[4] حجاب میان تو و حق نہ آسمان است و نہ زمین حجاب ہستی موہوم است۔ کہ تو بخود نسبت میکنی ؎

ایدل چہ بہرزہ گرد مردم خوردی　　تا روشن و پُر صفا چو انجم گردی
چیزے ز تو گم نیست کہ آنرا طلبی　　زہنہار دریں کہ کس کہ خود گم گردی

اگر تو نہ باشی او باشد و بس تعالیٰ و تقدس لَا یَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ[5] آہ بقدر نیستی تو ہستی حق ظاہر می شود می بینی کہ در رکوع سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ میگوئی

---

[1] قسم بذاتیکہ نفس محمد بقبضۂ قدرت وی است کہ اگر شما آرید بندیعہ رہن بسوئے طبقہ زیریں زمین ہر آئینہ فرود آید بر خدا۔

[2] او ست نخستین ہمہ او ست آخر ہمہ، او ست آشکار و او ست پنہاں و او بہر چیز داناست۔

[3] کسیکہ بر عرش قرار گرفت۔

[4] و ہست بر مسلماناں مہربان۔

[5] پاک است و برتر ما دامیکہ بندۂ قرب جوید بسوئے من بذریعہ نوافل۔

Marfat.com

و در سجود سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ؎

خواہم کہ شوم پاک ز ہستی بر ہم　　یا بم رہِ معراج ز پستی بر ہم
اَبر دئے حبیبؐ رکنم قبلۂ خویش　　باشد کہ ز عجب و خود پرستی بر ہم

حضرت شیخ سعد الدینؒ حموی سوار بود بر در خانہ رسید و اسپ او از آب نمی گذشت امر کرد کہ آب را تیرہ سازند و بہ گل آلودہ کنند اسپ در حال بگذشت فرمود تا خود را می دید ازیں وادیٔ عبور نمی کرد ؎

از ہستی خویش گر تو غافل نشیوی　　ہرگز بمراد خویش واصل نشوی
از بحر ظہور تا بہ ساحل نہ شوی　　در مذہب اہل عشق کامل نہ شوی

ھٰکَذَا سَمِعَ بِخَاطِرِیْ ۔

سوال چہارم

حضرت شیخؒ در فص شیث بیان بعضے از علوم کردہ گفتہ است کہ نیست این علم الاّ از برائے خاتم رسلؐ و خاتم اولیاءؑ و نمی بیند ہیچکس این علم را از انبیاءؑ و رسلؑ از مشکوٰۃ خاتم الرسل صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین و نمی بیند ہیچ کس این علم را از اولیاء الاّ از مشکوٰۃ خاتم اولیاء حتیٰ آنکہ خاتم رسل نمی بیند این علم را کہ ہرگاہ کہ بیند الاّ از مشکوٰۃ خاتم اولیاء پس خاتم رسلؐ از حیثیت ولایت خود نمی بیند آنچہ ذکر کردیم الاّ از مشکوٰۃ خاتم اولیاء پس خاتم رسلؐ از حیثیت ولایت خود نسبت او بخاتم ولایت نسبت انبیاءؑ است در رسل با او و ہم در آن فص فرمود کہ چون پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاک نبوتؐ را بدیوارے از خشت خام تشبیہ کردہ آن دیوار تمام شد مگر جائے یک خشت و پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آن خشت بود پس دیوار نبوتؐ با او کامل شد اما از وے دو خشت کم می بیند و آں خشت [illegible] نقرہ است

Marfat.com

وآں دو خشت یکے زراست دیگے نقرہ ۔ وخاتم اولیاء خود را در موضع آن دو خشت منطبع می بیند۔ پس دیوار باد تمام شد ۔ وسبب دیدن او دو خشت آن ست کہ ـــــ ـــــ او تابع شرع خاتم رسل است وظاہر داوست موضع خشت نقرہ وچون خاتم اولیاء شروع خاتم رسل را از حق بہ طریق الہام می گیرد چنانچہ جبریل علیہ السلام می گرفت ہر آئینہ آن موضع خشت زر باشد در باطن وہم در آں فرمودہ کہ آنچنانکہ خاتم الانبیاء بنی بود و آدم میاں آب وگل بود خاتم اولیاء نیز ولی بود و آدم میاں آب وگل و در فتوحات چند جا تصریح کردہ کہ من خاتم اولیاء ام و ہم فرمود کہ در واقعہ کعبہ شریفہ را دیدم کہ از خشت ہائے زر و نقرہ بنا کردہ شدہ و دو خشت ناقص بود یکے از زر و یکے از نقرہ وخود را دراں موضع منطبع دیدم انگہ دیوار بہ من تمام شد علمائے قشیری بر شیخ از نکار عالم کردہ اند و گفتہ اند کہ رسل چگونہ از مشکوٰۃ خاتم اولیاء فیض گیرند و باو محتاج شدند و چگونہ شیخ خاتم اولیاء باشد و حالانکہ بعد او اولیائے بے شمار آمدند و چگونہ شود کہ رسالت خشت نقرہ باشد و ولایت خشت زر و چگونہ خاتم اولیاء وی بود و آدم علیہ السلام میاں آب وگل ۔

الجواب اولاً بہ تعریف نبوت ولایت مے پردازم بعد ازاں جواب سوال مے نگارم ۔ [1] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یٰٓاَیُّہَا النَّاسُ قَدْ جَآءَکُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّکُمْ فَمَنِ اہْتَدٰی فَاِنَّمَا یَہْتَدِیْ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْہَا وَمَآ اَنَا عَلَیْکُمْ بِوَکِیْلٍ ۝ متکلمان گویند کہ نبی انسانے

---

[1] حق تعالیٰ می فرماید کہ بگو ای مردمان آمدہ است بہ شما وحی راست از پروردگار شما ۔ پس ہر کہ راہ یافت جز ایں نیست کہ راہ یافت برائے خود و ہر کہ گمراہ شد جز ایں نیست کہ گمراہ می شود بہ زیان خود نیستم من بر شما نگہبان ۱۲

Marfat.com

آست کہ خدا اورا برانگیختہ باشد برائے رسانیدن آنچہ باو وحی شدہ و رسول نبی کہ صاحب کتاب یا ناسخ بعضے از حکام شریعت سابقہ باشد و اولوالعزم جمیعکہ بعد از تبلیغ رسالت مامور بودہ اند بقتال و جہاد۔

وَفِی الْبَابِ الرَّابِعِ عَشَرَ مِنَ الْفُتُوحَاتِ۔ اَلنَّبِیُّ هُوَ الَّذِیْ یَأْتِیْهِ الْوَحْیُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ یَتَضَمَّنُ ذٰلِكَ الْوَحْیُ شَرِیْعَةً یَتَعَبَّدُ بِهَا فِیْ نَفْسِهٖ فَاِنْ بُعِثَ بِهَا اِلٰی غَیْرِهٖ کَانَ رَسُوْلًا ۱ھ[1]

یعنے در رسول و نبی فرق نکردہ اند چنانچہ ملا سعد الدین تفتازانی در شرح عقائد نوشتہ است و صوفیہ گویند نبوت را کہ اخبار است از ذات و صفات و اسماء و احکام الٰہی اگر با سیاست است تشریعی است و اگرنہ تفریعی و قیصری در شرح فصوص گوید نبی آنست کہ مبعوث باشد بہ خلق تا ہدایت ایشان کند بکمالیکہ در حضرت علمیہ برائے ایشان مقرر شدہ اند باقتضاء استعداد اعیان ثابتہ ایشان خواہ آن کمال ایمان باشد غیر آن چنانچہ حضرت رسالت الوحیل را بہ کمالیکہ بہ حسب اقتضائے بود رسانید ؎

در کارخانۂ عشق از کفر ناگزیر است — آتش کرا بہ سوزد گر بولہب نباشد
در کیش عشق بازان فضل و شرف بر ندلیست — اینجا نسب نہ گنجد اینجا حسب نباشد

و حاکم حقیقی حقیقۃ محمدی است کہ نبی حقیقی و قطب ازلی و ابدی است ؎[2]

كُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ۔ وَاٰدَمُ وَمَنْ دُوْنَهٗ تَحْتَ

---

[1] در باب چہاردہم از فتوحات است کہ نبی آن کس است کہ بیاید و بے را وحی از نزد خدا تعالیٰ متضمن باشد آن وحی شریعت را کہ عبادت کند بآن در ذات خود۔ پس اگر مبعوث شد بآن بسوئے غیر باشد وی رسول ۱۲

[2] بودن من نبی در انحالیکہ بود آدم میان آب و گل ۱۲

Marfat.com

لِوَائِیْ[1] ۔ أَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ[2] وَلَوْ کَانَ مُوْسٰی حَیًّا مَا وَسِعَهٗ اِلَّا اِتِّبَاعِیْ[3] وایں حدیث اشارت بہ آنست کہ آنحضرت بہ منزلۂ علت غائی ایجاد عالم و آدم است ؎ لِاَنَّ الْغَایَةَ اَوَّلُ الْفِکْرِ وَاٰخِرُ الْعَمَلِ[4] معنے کلام آنست کہ نبوت من بہ سبب آنکہ موجب ایجاد عالم و آدمؑ ام مقدم است بر خلق آدم در مرتبہ تقدیر چنانچہ جلوس سلطان در تقدیر بنجار مقدم است بر اجزائے سر و بعضے گویند کہ روح آن سرورؐ در عالم ارواح مکمل ارواح بود بنا بر ان روح آن سرور مقدم است در نبوت آدمؑ عالم اجسام ؎

بہ حسن خلق و وفا کس بہ یار ما نرسد ۔۔۔ ترا دریں سخن از کار کار ما نرسد
ہزار نقش بر آید ز کلک صنع یکے ۔۔۔ بہ دلپذیری نقش نگار ما نرسد

از ابن عباسؓ رضی اللہ عنہما پرسیدند کہ ص چیست فرمود کہ جَبَلٌ بِمَکَّةَ کَانَ عَلَیْهِ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ[5] ؎

اے آنکہ محبان تو محبوبانند ۔۔۔ عشاق تو از ہر طرفے خوبانند
جمعیکہ ربودۂ جمالت شدہ اند ۔۔۔ در مذہب اہل عشق مجذوبانند

و سائر انبیاء کہ ظاہر شدند حاکم میان مظاہر بودند اسماء و ہر اسم را مظہریست در خارج کہ مربوب اوست و مظہر اسم اللہ حقیقت محمدی است وَمَا رَمَیْتَ اِذْ

---

[1] و آدمؑ و ہر کہ سوائے اوست زیر لوائے من است۔
[2] من سردار اولاد آدمؑ ہستم و نیست فخر بریں۔
[3] اگر موسیٰ زندہ بودے، او را بجز متابعت من گنجائش نبودے۔
[4] زیرا کہ علت غایت در فکر اول است و در عمل آخر۔
[5] کوہے بود در مکہ کہ بود بر وے عرش رحمانی ۱۲۔

Marfat.com

وَمَا رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى[1] یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ[2] مراد از ید اللہ
ید رسول اللہ است چنانچہ در کشاف باین معنے واقع شدہ است ؎

ملک در سجدۂ آدم زمیں بوس تو نیست کرد
کہ در حسنِ تو چیزی یافت بیش از حد انسانی

و او بہ نیابت حق تعالیٰ و خلافت او مزیّن ظاہر و باطن است و ایں تصرف تام و انعام عام باعتبار حقیقت اوست و امّا باعتبار بشریت عبد محتاج است
۳ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰی اِلَیَّ وَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاُمُوْرِ دُنْیَاكُمْ
وَقَالَ اَنَا ابْنُ اِمْرَأَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِیْدَ وَلَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ اِبْنِ مَتّٰی
و ایں حقیقت در ہر زبان بصورتے مناسب اہل آن ظاہری شود وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ۔ و در آخر باکمل صور ظاہر گشت و نبوت تشریعی باد ختم شد ؎

ای قصۂ بہشت ز کویت حکایتے — شرح جمال حور ز رویت روایتے
انفاس عیسیٰ از لب لعلت لطیفۂ — آب خضر ز نوش دہانت کنایتے

و ہمہ بہ تبعیّتِ او ہدایت می نمودند و ابواب عنایت بر روئے ہر کہ و مہ می کشودند

ناظر روئے تو صاحب نظرے نیست کہ نیست
بوئے گیسوئے تو در ہیچ سرے نیست کہ نیست

و طباع سلیمہ بر دین او مجبول اند فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ۚ

---

[1] تو یا محمد نیفگندی وقتے کہ افگندی ولیکن خدا افگند۔

[2] دستِ خدا ہست بالائے دستِ ایشان۔

[3] بگو جز این نیست کہ من آدمی ام مانند شما۔ وحی فرستادہ می شود بر من۔

Marfat.com

محققان گویند کہ وجہ اطلاق امی بر وی آنست کہ می منسوب است بام الکتاب ؎

ستارہ بدر خشید و ماہ مجلس شد ؛ دلِ رمیدۂ ما را رفیق و مونس شد
نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط ننوشت بہ غمزہ مسئلہ آموز صد مدرس شد

و قاضی عضد در شرح مختصر ابن حاجب گوید ؎ قَدِ اخْتُلِفَ فِیْ اَنَّ الرَّسُوْلَ صَلِعْمَ قَبْلَ الْبَعْثَةِ هَلْ کَانَ مُتَعَبِّدًا بِشَرْعِ اَمْ لَا وَالْمُخْتَارُ اَنَّهٗ کَانَ مُتَعَبِّدًا فَقِیْلَ بِشَرْعِ نُوْحٍ وَقِیْلَ بِشَرْعِ اِبْرَاهِیْمَ وَقِیْلَ بِشَرْعِ مُوْسٰی وَقِیْلَ بِشَرْعِ عِیْسٰی وَقِیْلَ مَا ثَبَتَ اَنَّهٗ بِشَرْعٍ وَمِنْهُمْ مَنْ مَنَعَ عَنْهُ وَتَوَقَّفَ الْغَزَالِیْ انتہی ؎

صباء زلف تو با ہر گل حدیثے خواند رقیب کہ رہ غماز داد در حرمت

و ولایت در لغت قرب است و در عرف تخلق باخلاق الٰہی و فناء بعد البقاء و صحو بعد المحو و نبوت ظاہر است زیرا کہ اختیار است و ولایت باطن زیرا کہ انکشاف است و ماخذ نبوت نبیؐ ولایت است و ماخذ ولایت ولی نبوت. نبیؐ است و رسول اکمل از نبی است. زیرا کہ رسولؐ جامع کمالات ثلثہ است ولایت و نبوت و رسالت و نبیؐ جامع و معو کمال نبوت ولایت و ولایت چہار قسم است اوّل ولایتے کہ باطن نبوت مطلقہ باشد ثانی ولایتے کہ مقید بر نبیؐ باشد ثالث ولایتے کہ مطلق باشد بر نبیؐ را و آن در محمدؐ مشکوٰۃ اقتباس ولایت انبیاء است و در دیگر انبیاء مشکوٰۃ اقتباس ولایت اولیاء است رابع ولایت مطلقہ عام است کہ مخصوص بہ نبوت نیست و بر یک را خاتم است و ایں ولایت محمدؐ سہ قسم است نوع اوّل کہ جامع باشد میان تصرف در عالم بر حسب معنے چنانکہ قطب را می باشد نوع دوم بر حسب صورت چنانکہ سلاطین را می باشد و آن دو نوع است نوع اوّل آنکہ مقرون بہ خلافت بود نوع دوم آنکہ

Marfat.com

مقرون خلافت نہ بود نوع سوم آنکہ جامع نہ باشد میان تصرف صوری و معنوی باشد و بہ خلافت مقرون بود علی مرتضیٰ است زیرا کہ او آخر خلفائے راشدین است ؎ وَذَکَرَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ ابْنُ عَسَاکِرَ فِیْ تَارِیْخِ دِمَشْقَ فِیْ ذِکْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَقُوْلُ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَاَنْتَ یَا عَلِیُّ خَاتَمُ الْاَوْلِیَآءِ۔

وابن عساکر از کبار محدثین اہل سنت و جماعت ست۔

وایں را خاتم کبیر گویند ولہذا علیؓ فرمود کہ اہل کتب اربعہ جمع شوند حکم کنم بر بریک از ایشان بہ کتاب او خاتم نوع دوم کہ جامع باشد میان تصرف صوری و معنوی و مقرون بہ خلافت نہ باشد مہدیؓ از نسل آنحضرت است و سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ در حل فصوص میفرماید کہ خاتم ولایت مقیدہ محمدؐ بہ مرتبہ قلب محمدؐ رسد و خاتم نوع سوم کہ جامع نہ باشد میان صوری و معنوی بلکہ تصرف معنوی داشتہ باشد و مقرون بہ خلافت نہ بود شیخ بزعم خود است شیخ موید الدین جندی در شرح فصوص گوید کہ شیخ در اول محرم در اشبیلیہ از بلا دا ندلس بہ خلوت نشست و نہ ماہ طعام نہ خورد و در اول عید مامور شد بہ بیرون آمدن و مبشر شد بانکہ خاتم ولایت محمدیہ است وہم در شرح فصوص گوید۔ من دلائل ختمیۃ انہ کان بین کتفیہ مثل الموضع الذی کان لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامۃ اشارۃ الی ان ختمیۃ النبوۃ ظاہرۃ وختمیۃ الولایۃ باطنۃ انفعالیۃ شیخ در فتوحات میفرماید، انا ختم الولایۃ دون شک بوراثۃ الہاشمی مع المسیح

وہم میفرماید،

ولما انانی الحق لیلا مبشرا بانی ختام الامر فی غرۃ الشہر
وقال لمن قد کان فی الوقت حاضرا من الملاء الاعلیٰ ومن عالم الامر

Marfat.com

اَلَا فَانْظُرُوْا فِيْهِ فَاِنَّ عَلَامَتِیْ　　عَلٰی خَتْمِ فِیْ مَوْضِعِ الضَّرْبِ بِالظَّهْرِ
وَاَنَا وَارِثُ الْاَسْنٰی عِلْمَ مُحَمَّدٍ　　وَقَدْ نِلْتُ فِی السِّرِّ مِنِّیْ وَفِی الْجَهْرِ
وَاِنِّیْ لَاخَتْمُ الْاَنْبِیَاءِ مُحَمَّدٍ　　خِتَامَ اِخْتِصَامٍ فِی الْبِدَارَةِ وَالْحَضْرِ

وایں را خاتم صغیر گویند و در فتوحات در فصل سیزدہم در جواب سوالات حکیم ترمذیؒ و در فصل چہاردہم ایں بیاں مستوفی ایزا دکردہ است مضمونش آنکہ ولایت بر دو قسم است مطلقہ و مقیدہ ولایت مطلقہ آں صفتے است کہ بذاتِ حضرت اللہ راست کہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ کہ مظہر آں در عالم ملک عیسیٰ علیہ السلام است کہ خاتم ولایت وے شود و بعد از دے ولی نہ باشد آخر بت با ولیت پیوندد و وصفت بموصوف حقیقی خاص گردد قیامت برخیزد و ولایت مقیدہ نیز صفتے است آلہی از ان روے کہ مستند است بہ انبیاء و اولیاء و قوام ایں مقیدہ بآں مطلقہ است۔ یعنی فیض امت کہ از مطلق احدیت باشخاص انبیاء و اولیاء فائض میگردد۔ و آں مطلقہ کلیہ در مقیدہ جزویہ بوجہی جزویہ ظہور میکند و ظہور ایں فیض در مقید بہ حسب مرتبہ صاحب آنست پس ولایت مقیدۂ محمدیؐ اتم و اکمل ولائت سائر انبیاء و اولیاء باشد چرا کہ او بہتر و مہتر ہمہ آمد و نبوت جملہ انبیاء بہ ولائیت ایشان کہ در تحت نبوت ولائت محمدیؐ است چون نور کواکب در تحت نور آفتاب و ولایت اولیا مندرج است در تحت ولایت انبیاء چرا کہ ایشان افضل و اکمل اند از اولیاء پس ولایت محمدی بہ نسبت با ولایت انبیاء بمثابہ مطلقہ بود و باز ولایت دیگر انبیاء بہ نسبت با ولایت اولیاء بمثابہ مطلقہ بود۔ و ہر یک ازیں ولایت مطلقہ و مقیدہ محمدیؐ و دیگر انبیا مقتضی مظہر لیست کہ ختم آں مطلق و مقید در آں مظہر بود در عالم ملک شیخ می گوید کہ من خاتم ولایت مقیدہ محمدی ام و مہدی آخر الزمان کہ از نسل رسولؐ است خاتم ولایت مطلقہ محمدیؐ باشد پس نتیجہ ایں دو بدر کہ شیخ در ولایت بہ

Marfat.com

مرتبہ قلب محمدیؐ رسیدہ بود و بعد از وے ہیچ ولی بہ مرتبہ قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ رسد و ایں معنے بروے ختم شد۔

و لیکن ولایت دیگر انبیاء ختم نہ شد و ایشانرا وارثان ہستند کسے باشد کہ در ولایت بمرتبہ قلب ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ علیہم السلام رسد تا زمان ظہور و نزول عیسیٰ ایں طائفہ باشند۔ لیکن عیسیٰ نزول کند و بولایت ظہور کند و ہر ولی کہ در زمان وے بود در گذرد و ختم ولایت شود۔ تا قیامت برخیزد و شیخ در اوّل فتوحات گوید کہ در مکاشفہ کہ مرا بود بار روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مرا بر خاتم ولایت مطلقہ پیش نمود۔ یعنے عیسیٰ علیہ السلام کہ در پس قفا نقش ختم ولایت میداشت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بوئی گفت کہ ایں پسر تو در خیل تو و عدیل تو است۔ پس نہ دانستم کہ من خاتم ولایت مقیدہ محمدیؐ ام و او خاتم ولایت علی الاطلاق چرا کہ عدیل مساوی بود چوں ازاں مکاشفہ باز آمدم تعبیر آں ہمہ ایں کردم کہ من ختم ولایت محمدیؐ ام بجہت تحقیق ایں تعبیر با مشائخ از مان ایں واقعہ بہ گفتم و نہ گفتم کہ بینندہ آں واقعہ کیست مشائخ جملہ تعبیر بایں کردند کہ ایں بیننده ختم ولایت محمدیؐ خواہد بود واللہ اعلم۔ و خاتم نوع چہارم ولایت مطلقہ بہ مرتبہ روح و خاتم ولایت عام عیسیٰ علیہ السلام است و شیخ در جواب ترمذیؒ گفتہ است کہ دنیا را ابتداء و انتہا است و آنکہ انتہا است۔ ہماں خاتم اوست۔ پس حکم فرمود حق تعالیٰ ایں کہ ہر آنچہ در وے باشد حیثیت وے آنرا ابتدا و انتہا باشد۔ و منجملہ ازاں تنزیل شرائع ہم بود پس ختم کرد حق تعالیٰ ایں تنزیل را بہ شرع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس گشت آں حضرت خاتم النبیین واللہ تعالیٰ بہر چیز دانا است و نیز منجملہ ازاں ولایت عامہ بود کہ آں را ابتدا است از آدم علیہ السلام پس ختم کرد آں را خدائے تعالیٰ بہ عیسیٰ علیہ السلام پس انتہا مقابل ابتدا گشت و بہ تحقیق مثل عیسیٰؑ نزد خدائے تعالیٰ

Marfat.com

مثل آدمؑ است ختم کرد آنرا چنانکہ شروع کرد پس بود ابتدا برائے ایں امر
بہ نبیؐ مطلق وختم ہم بروے شد و بعضے بر انند کہ روح عیسیٰؑ علیہ السلام
در مہدیؑ علیہ السلام بروز کند نزول عیسیٰ علیہ السلام عبارت ازیں بروزاست
ومطابق ایں است حدیث لَا مَهْدِیَّ اِلَّا عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ رد
بعد خاتم نوع چہارم کہ عیسیٰ علیہ السلام است پیچ ولی پیدا نشود اصلاً واد خاتم
اکبر است پس ازیں بیاں دریافت شد کہ خاتمان ولایت چہار اند خاتم اکبر عیسیٰؑ
وخاتم اصغر حضرت شیخؒ وخاتم کبیر علی مرتضےٰ وخاتم صغیر امام محمدؐ مہدی رضی اللہ عنہم
فاما آنچہ کہ شیخ در کتاب عنقاء مغرب و نیز فتوحات از برائے ولایت خاتمے دیگر اثبات
کردہ چنانچہ در باب بست وچہارم از فتوحات است کہ برائے ولایت محمدیہؐ خصوصاً
نہ کہ ولایت عامہ ختمے حوالت داد کم از مرتبہ عیسیٰؑ آمدہ علیہ السلام و در زمان
متولد شدم من اورا دیدم و باوے مجتمع شدہ و معانقہ کردم علامتیکہ دست دیدم
پس پیچ ولی بعد او نباشد الا ولیائیکہ دون عیسیٰ علیہ السلام باشد ازیں امت
الا کہ دون او باشد و تحت حیطہ ولایت ایں ختم اصغر باشد و نسبت اولیائیکہ بعد او
باشند بہ نسبت عیسیٰ در مقام نبوت محمدیؐ است کہ او خاتم انبیاء است پس پیچ
رسولے و نبیےؑ بعد او نیست در حکم ہم چنین ہر ولی کہ بعد ایں ختم آید و در باب ہفتاد
وسوم در فصل دوازدہم فرمودہ کہ ختم دو ختم است ختمیکہ اللہ تعالیٰ باد ولایت محمدیہ
را ختم می کنند و ختمیکہ ختم علی الاطلاق است اما ختم ولایت علی الاطلاق عیسیٰؑ است
پس او والی نبوت مطلقہ باشد در زمان ایں امت زیرا کہ نبوت تشریعی در رسالت
ندارد پس در آخر زمان وارث خاتم نزول کند و پیچ ولی بعد او نیست لیکن ختم ولایت
محمدیہ پس آں برائے مردے عربی است کہ خواہد بود از بزرگ ترین اصل واد امروز
در زمان ما موجود است او را شناختم دیدم علامت او واللہ تعالیٰ اورا از چشم

Marfat.com

ہائے مردم پنہاں کرد و آں علامت از برائے من کشف کرد در مدینہ فارس حق
آنکہ خاتم ولایت را دیدم کہ اللہ تعالیٰ او را مبتلا بابل گردانیدہ بابل از کار برودر
آنچہ او بآں متحقق است از حق در سر خود از علم با اللہ تعالیٰ آں چناں کہ اللہ
ختم کرد بہ محمدؐ نبوت شرائع را ہمچناں ختم کرد حق سبحانہٗ بہ ختم محمدی آں ولایت را کہ از میراث
محمدی حاصل شود زیرا کہ بعضے از اولیاء وارث ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ علیہم السلام
شوند و ایں نوع از اولیاء بعد از ختم محمدی پیدا شود و بعد او ولی کہ ہر قلب محمدی
باشد پیدا نہ شود ایں است معنے خاتم ولایت محمدی دانا خاتم ولایت عامہ کہ بعد
او چو مسیح ولی پیدا نہ شود عیسیٰ علیہ السلام وجمع کردم میاں عبداللہ و اسمٰعیل تا ایں
ترجمہ کلام حضرت شیخ است و ایں بیاں منافی قول اول نیست چناں کہ بر صاحب
خبر پوشیدہ نخواہد بود و ایں تنوع عبارت دلالت بر تنوع کشف شیخؒ داشتہ باشد
وچوں سابقہ مقرر شد کہ ارواح انبیاء از نور محمدی کہ عقل اول است فائض شدہ
اند و مقرر شد کہ ولایت او مشتمل است بر ولایت سائر اولیاء و علیٰ ہذا مشکوٰۃ خاتم
اولیاء از مشکوٰۃ خاتم انبیاء مفاض نیست بلکہ ظل اوست و اگر خاتم رسلؐ از مشکوٰۃ
خاتم اولیاء چیزے اخذ کند سبب تفضیل خاتم اولیاء بر خاتم رسل نہ باشد مثال
ایں بہ ظاہر آنست کہ سلطان یکے از غلامان خود را بواسطہ استعدادی و قابلیتی کہ در وے
دیدہ او را خزانہ دار خزائن ساخت و ہر گاہ کہ می خواہد کہ از وے بعضے از جواہر طلب می
کند و اگر خواہد کہ بہ کسے از امرائے عظام چیزے آزاں بخشد بآں خازن میفرماید
کہ بادہ پس اگر جاہل شنود کہ سلطان آں جواہر را ازاں کس گرفتہ اند با امراء
ازاں کس گرفتہ اند توہم میکند کہ آں کس از سلطان و ازاں امرا اعظم است
البتہ بوے محتاج اند۔ و اگر عالم آنرا شنیدہ میداند کہ آں کس بندۂ مقبول است۔
کہ آں کس بندہ مقبول است نزد آں سلطان و از کمال تقرب

Marfat.com

وامانت و دیانت او سلطان او را خزانہ دار ساخت و بہر چہ از وے اخذ
می کند حق و ملک اوست کہ بہ آں خزانہ دار سپردہ است ۔ ولہذا شیخ در
فص شیثیہ علیہ السلام فرمود کہ [1] خَاتَمُ الْاَوْلِیَاءِ حَسَنَۃٌ مِنْ حَسَنَاتِ
خَاتَمِ الرُّسُلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مُقَدَّمٌ بِالْجَمَاعَۃِ وَسَیِّدُ وَلَدِ
اٰدَمَ فِیْ فَتْحِ بَابِ الشَّفَاعَۃِ فَقَوْلُہٗ حَسَنَۃٌ مِنْ حَسَنَاتِ خَاتَمِ الرُّسُلِ
اشارہ بہ آنست کہ او از وے مفاض است و مقدم بالجماعۃ اشارہ بہ
آنکہ پیشوائے گردہ کاملاں است و ہیچ کس را تقدم و تفضیل بر او نیست و
قولہ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ تصریح بہ آنست کہ نسبت جمیع بنی آدم با و نسبت غلامان
است و غلام از سید ہرگز نہ باشد و اخذ خاتم الرسل از خاتم اولیاء شبیہ است
بایں کہ در حدیث آمدہ کہ یکے از اصحاب در شب تلاوت قرآن می کرد و حضرت رسول
اللہ صلعم فرمود [2] رَحِمَ اللّٰہُ فُلَانًا ذَکَّرَنِیْ اٰیَۃً اَنْسِیْتُھَا ۔ پس قرآن از وے آمد
و آں کس از وے گرفتہ داد در وقتے از اوقات آنچہ یاد دادہ از وے گرفتہ
وایں سبب تفضیل آں کس با و نمی شود اگرچہ مذکر او بود و ازیں حیثیت کہ مذاکر است
نوعے از انواع تقدم دارد وزیرا کہ سبب نفع گشتہ بلا شک و اخذ حضرت رسالت
از مشکوٰۃ خاتم اولیاء شبیہ با نیکہ کسے صورت خود را در مرآت بیند و از مرآت

---

[1] خاتم الاولیاء منظر یکدرہ حسنہ است از درجات حسنات خاتم الرسل محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیشوائے انبیاء است و سردار اولاد آدمؑ در کشادن
دروازہ شفاعت ۱۲

[2] رحم کند خدا تعالیٰ فلاں را کہ یاد دہانید مرا آیتے کہ فراموش
کردہ بودم ۱۲

Marfat.com

حلیہ صورت خود آخذ کند و آں سبب فضیلت مرأت نمی تواند شد خصوصاً اگر آں کس حدید مرأت را از معدن بیرون آوردہ و مرأت ساختہ باشد و از انواع خبثہا صاف کردہ ہم چنیں اُخذ خاتم الرسل از خاتم اولیاء است۔

سوال اگر گویند کہ چرا خاتم انبیاء آں علم از خاتم اولیاء گرفتہ و از خود نہ گرفتہ۔

جواب ایں سوال مانند آنست کہ کسے گوید کہ چرا حلیہ صورت خود از مرأت گرفتہ و از خود نہ گرفتہ چہ کہ جائز است کہ بہ طریق حکمت آلہی آں چناں باشد کہ مثل آں علم از مظہر خاص باید گرفت نہ از خود و نہ از غیر آں مظہر چنانچہ در مرأت بلکہ اخذ خاتم الرسلؐ از خاتم اولیاءؒ آں علم را مثابہ تمام دارد با خد خاتم رسلؐ قرآں را از جبریلؑ باوجودیکہ خاتم رسلؐ از جبریلؑ افضل است اگرچہ او معلم اوست در نشاء عنصری و مولانا جلال الدینؒ محمد دوانی در شرح رباعیکہ باسم سلطان بایزیدؒ مرقوم تالیف کردہ بایں بحث تعرض کلی نمودہ گفتہ است کہ شیخ محی الدین در تصانیف خود ذکر خاتم الولائیۃ بروجہی کردہ کہ ظاہرش ترجیح اوست در حقائق و معارف بر خاتم النوتؐ صلعم نہ بہ تلویح بلکہ توضیح اشعار نمودہ باں کہ خاتم الولایت خود اوست و بعد آزاں بہ چند ورق گفتہ کہ ایں فقیر را چناں می نماید کہ حضرت شیخؒ مظہر ولایت محمدیؐ است نور ولایت محمدیؐ را در مرأۃ نشاء خود مشاہدہ نمودہ باشد و چوں نبوت از ولایت مستمد است پس خاتم نبوتؐ ازیں حیثیت کہ خاتم نبوت است مستمد است

لہ حلیہ (بالکسر) خلقت و صورت و صفت و چیزی منتخب۔

Marfat.com

از باطن خود کہ ولایت خاصۂ اوست وہمہ اولیاء از باطن او استفاضہ می کنند چناں
کہ انبیاء از ظاہر او مستفیض اند وچوں عکس آں نور در باطن خود مشاہدہ کرد او
را چناں نمود کہ مگر آں استفاضہ از دست کاتب الحروف گوئید کہ قول مولنا جلال الدین
کہ او را ایں معنے ردی نمود وایں جواب خاص اوست بغایت عجب است زیرا کہ
حضرت شیخ در ہماں فص کہ ذکر خاتم الانبیاء کردہ فرمود کہ نمی بینم از ہیچکس ایں علم
را از انبیاء ورسل الا از مشکوٰۃ خاتم رسل دسنے بیند ہیچ کس ایں علم را از اولیا
الا از مشکوٰۃ خاتم اولیاء ومولنا نورالدین عبدالرحمن الجامی در شرح فصوص
گفتہ کہ مشکوٰۃ خاتم الاولیاء اوست مشکوٰۃ خاتم رسل والا ہر دو حصر صحیح نہ باشد
حصر دیدن مرسلین اولا در مشکوٰۃ خاتم الانبیاء. وحصر اولیا ثانیا در مشکوٰۃ خاتم الاولیاء.

پس مشکوٰۃ خاتم الانبیاء اوست ولایت خاصۂ محمدیہ واوست بعینہ مشکوٰۃ خاتم الاولیا زیرا کہ او قائم است بمظہریت او پس مولانا جلال الدین کہ گفت شیخ را چناں روئی نمودہ کہ مگر ایں استفاضہ کہ از دست تصرف است بایں کہ شیخ شعور نداشت بایں کہ او مظہر ولایت محمدی است ونور ولایت محمدی در نشاء او ظاہر است وحالانکہ شیخ آں دو حصر را از براے آں آوردہ است کہ اظہار آں کند کہ مشکوٰۃ خاتم اولیا بعینہ مشکوٰۃ خاتم انبیاء است اما قول شیخ کہ بجہت متابعت خشت نقرہ است وبجہت اخذ از خدائے تعالیٰ جائے خشت زر وشک نیست کہ زر از نقرہ اشرف ست وچوں خاتم الولایۃ اخذ شرع بواسطۂ نبی کرد واخذ ہماں شرع باز از حق تعالیٰ بے واسطہ کرد پس او را دو اخذ باشند لہذا دو خشت بیند کہ اخذ بواسطہ خشت نقرہ است واخذ بے واسطہ خشت زر است وچوں رسول متبوع است تابع نیست ہرچند کہ از جبریل اخذ می کرد اما او تابع جبریل نیست لہذا بہ یک

Marfat.com

تمثیل فرمود او را به فضیلت و ذہبیت و طینیت وغیرہا مقید نہ کرد بلکہ او را مطلق گذاشت زیرا کہ غرض ازاں تمثیل ختم نبوت است باو چنانچہ دیوار بہ آن خشت کامل شدہ بہ خلاف ختم ولایت کہ او تابع است وغرض نمودن آں دیوار اظہار سہ چیز است ختم ولایت باو و تابعیت او شرع خاتم رسل را و اخذ او آں شرع را از حق بہ طریق الہام و امابودن خاتم الاولیاء ولی و اُدمؑ بین الماء والطین ۔ پس مغنیش ظاہر است زیرا کہ مقرر شد کہ ولایت او عین ولایت خاتم الانبیاء است و خاتم الانبیاء نبیؐ بود و آدمؑ درمیان آب و گِل ہر آئینہ مظہر او بہ مثل او باشد ؎ لِاَنَّ الْحَمْدَ مِنْ طِیْنَةِ مَوْلَاہُ۔

سوال ــــ اگر گویند علی کل حال تفضیل خاتم او لیاؑ ابوجہ مافی شیٔ ما لازم آمد و آں مقبول نیست جوابش آنکہ در تقریرات و تمثیلات سابقہ دفع ایں معنے واقع شدہ و آخر در اسارئ بدر باو دیدکہ پیغمبر صلعم بران شد کہ ازیشاں فدیہ گیرد و اصحاب ہا کند و عمرؓ رضی اللہ عنہ فرمود کہ ایشاں را می باید گشت وحی موافق قول عمرؓ نازل شد واللہ تعالیٰ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم را معاتبت کرد گفت ما[1] کان لنبیّ ان یکون لہ اسریٰ حتی یثخن فی الارض تریدون عرض الدنیا ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمود کہ اگر عذابے از آسمان نازل مے شد ہیچ کس از وے خلاص نمی شد الا عمرؓ پس ازیں افضلیت عمرؓ بر پیغمبر لازم نمی

---

[1] چرا کہ بندہ از سرشت آقائی خود است۔

[2] سزاوار نیست پیغمبر را کہ بدست وے اسیراں باشد تا آنکہ قتل بسیار بوجود آرد۔ و آں می خواہید مال دُنیا را۔

Marfat.com

آید بالجملہ بعد ازیں دانستن ایں ضروری است کہ تطابق میاں کلام شیخ قدس سرہ کہ جائے خود را خاتم گفتہ و جائے دیگر غیر را بر چگونہ باشد ہمیں است کہ مراد از اَنَا ہم نام خود گرفتہ باشد یا ایں کہ اَنَا مُسْتَفِیْضٌ مِنْ خَاتَمِ الْوَلَایَۃِ کَمِنْ حَیْثُ اَلْاَخْذِ اَنَا خَاتَمُ الْاٰخِذِیْنَ فَیْضَ الْوِلَایَۃِ.

وازیں تاویل معنی کلام شیخ درست آمدند کَذَا وَقَعَ فِیْ صَدْرِیْ

سوال پنجم :- شیخ رضی اللہ عنہ در فص اسحاقی علیہ السلام فرمود کہ ابراہیم بولہ خود گفت کہ من در خواب دیدم کہ ترا ذبح می کنم و حالانکہ خواب حضرت[1] خیال است پس ابراہیمؑ تعبیر رویا نہ کرد حالانکہ کبشے بود کہ بصورت پسر ابراہیمؑ ظاہر شد در خواب و ابراہیمؑ تصدیق رویا نہ کرد الیٰ آخر الفصہ علماء قشیری طعن کلی کردہ اند و گفتہ اند کہ چگونہ ایں وہم نسبت با ابراہیمؑ توان کرد باوجود آنکہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ اِبْرَاهِيْمَ

الجواب در فص اسحاقی است سَلْ اِعْلَمْ اَیَّدَنَا

---

[1] دانستنی است کہ دریں عبارت حضرت شیخ کہ خواب حضرت خیال است۔ اضافت حضرت بسوئے خیال است نہ بسوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

[2] بداں اے طالب کہ قوت دہد ما و ترا اللہ تعالیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام گفت با پسر خود کہ بتحقیق دیدہ ام در خواب کہ من ترا ذبح می کنم۔ و خواب حضرت خیال است۔ پس نہ تعبیر کرد آں را ابراہیم علیہ السلام حالانکہ بود میش کہ ظاہر شدہ در صورت پسر ابراہیم در خواب پس تصدیق کرد ابراہیم علیہ السلام آں خواب را۔ پس فدیہ اسحاق علیہ السلام داد رب دے از وہم ابراہیم علیہ السلام بذریعہ قربانی کہ ہماں تعبیر خواب حضرت ابراہیم علیہ السلام بودہ نزد حق و حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ دانست۔

Marfat.com

اللہ وایاک ان ابراھیم الخلیل علیہ السلام قال لابنہ انی اری فی المنام
انی اذبحک والمنام حضرت الخیال فلم یعبرھا وکان کبش ظہر فی
صورۃ ابن ابراھیم فی المنام فصدق ابراھیم الرؤیا فقدہ ربہ من وھلم
ابراھیم بالذبح العظیم الذی ھو تعبیر رؤیاہ عند اللہ وھو لا یشعر
قولہ ھو ر وھو لا یشعر ۔ عائد با ابراہیم است علیہ السلام وایں قصہ در
قرآن مجید مذکور است کہ ابراہیم خلیل علیہ السلام چوں آں خواب بہ دید و دیدن
آں مکرر شد و در خاطر ابراہیم مقرر گشت کہ ایں امریست بہ کشش فرزند و ایں حال
را با فرزند بہ گفت و حال آں بود کہ ابراہیم در منام کہ صورت مثال مقید است کہ انرا
خیال خوانند ایں خواب دیدہ بود و خواب انبیاء و کمل بیشتر آں باشد کہ امور واقعہ
در عالم نقوش مختلفہ متنوعہ آں در عالم مثال مطلق مشاہدہ کند و ہر چہ در عالم مثال
مطلق دیدہ شود آں بعینہ در عالم ملک واقع گردد و ابراہیم علیہ السلام پنداشت کہ ایں
واقعہ در عالم مثال مطلق مشاہدہ کردہ است در تدبیر تعبیر آں سعی نکرد در ضمیر او
تعبیر صورت واقعہ نگذشت پس خواست تا فی الواقع آں واقعہ را راست گرداند و بہ
ذبح فرزند قیام نماید و حالانکہ آں چناں نبود کہ ظن ابراہیم بود علیہ السلام بلکہ آں
صورت در عالم مثال مقید کہ خیال است دیدہ شدہ بود و خیال آنرا مشارکت دہم
بہ صورت ولد او مصور کردہ با ابراہیم علیہ السلام نمودہ بود و بہ تعبیر محتاج بود چرا کہ
حال خیال چناں می باشد کہ نفس معنے از معانی متنقشہ در ارواح عالیہ ادراک می
کند و آں معنی در صورت لباس مناسب حضرت خیال او متشکل می گردد و در مقابل
بصر بیندہ می آید و امثال چنیں خیال را تعبیر باید کرد از آں صورت مرتبہ و بہ معنی
مناسب در عالم ملک کہ عالمی از عوالم خواہ ملک خواہ ملکوت او را صورتیست مخالف
صورت آں دیگر پس ابراہیم بنا بر ظن خود قصد کشتن فرزند خود کرد تا خواب خود راست

Marfat.com

گردانند حق عزوجل علیٰ کیفیتہ صورت پسر ابراہیمؑ در منام ابراہیم نمود و بود فرستادہ مراد اللہ تعالیٰ آں بود کہ ظاہر گردانند تا از جہت وہم ابراہیم آں ذبح عظیم کہ تعبیر خواب او آں بود نزد حق تعالیٰ خدائے او سازد و ابراہیم علیہ السلام ایں معنے را در نمی یافت و نہ دانستہ بود بنا بر عادتے کہ او را بود بہ مشاہدہ اشیاء در عالم مثال مطلق اگر قائلے گوید کہ شیخ دریں عبارتے چرا اسحاق گفت و اسمٰعیل نہ گفت۔

جواب دریں عبارت رعایت اختلاف قولین کردہ است کہ در ذبح اختلاف است نزد بعضے حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام بودند و نزد بعضے حضرت اسحاقؑ علیہ السلام۔ واگر سائلے پرسد کہ وہم را با ابراہیم چرا مضاف گردانید۔

جواب ایں آناں جہت است کہ وہم در منامات سلطنتے و مدخلے دارد از ان سبب کہ در وہم ادراک معانی جزویہ متصور می شود و رد یا از قبیل معانی جزویہ است وصاحب ایں وہم و متاثر شدن از وے ابراہیمؑ بود یا گوئم کہ خود ازاں جہت بود کہ ابراہیم علیہ السلام را وہم چناں بود کہ ہر چہ بہ خواب بیند آنرا بہ تعبیر حاجت بنا شد بلکہ بعینہ باید کہ آں واقع گردد فی الواقعہ چنیں نیست بلکہ بہ بعضے را بہ تعبیر حاجت است و ملا عبدالغفور لاری جواب ایں اعتراض بہ صورت عقلی چنیں انگاشتہ کہ حس مشترک آں چنانکہ صور از خارج باو میرسند و او آں را ادراک می کند صور از داخل ہم باو میرسند و او آں را نیز ادراک می کند گویا کہ در خارج است ولہذا صاحب سرسام و محرد صفرادی صور چند مشاہدہ می کند کہ در خارج وجودی ندارند و ہر چہ بنی آدمؑ در خواب بیند عبارت از صورتے است کہ قوت وہم در استعمال متخیلہ پیدا کردہ است مثلاً انسان دو سر و انسان بے سر و مثل ترکیب معنے بہ صورت آنچنانکہ

Marfat.com

صداقت جزیہ از برائے زید اثبات کند یا صداقت جزیہ زید سلب کند وازیں قبیل
است تو ہم علم بہ صورت لبن و دین بہ صورت قند و سلطان بہ صورت دریاء آفتاب
یا الجملہ صورمشاہدہ درخواب استعمال وہم است قوتِ متخیلہ راو ظہور آن صور در حس
مشترک وعلی ہذا قوت وہم ابراہیم علیہ السلام قوۃ متخیلہ اورا استعمال کرد وکبش را صورت
پسراو در حس مشترک او ظاہر کرد وہم بہ سبب آں شد کہ در ذبح پسر شروع کرد فَفَدَاهُ
اللّٰهُ مِنْ وَهُوَ اِبْرَاهِيمَ بِالذِّبْحِ الْعَظِيمِ ۔ راست باشد وبیان واقع شد۔

سوال

اگر گویند کہ مقام نبوت ازاں منزّہ است کہ خواب ایشاں ازیں قبیل باشد۔

جواب

گوئم قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ يُوحٰى اِلَيَّ[1] در
روایت صحیح آمدہ است کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را سحر کردہ اند چنانچہ
او را مخیل می شد کہ کارے کردہ است وچنیں نہ بود قَالَ اللّٰهُ تعالیٰ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ
مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى یعنے ساحران فرعون چناں سحر نمودند کہ نزد موسیٰ
مخیل شد کہ دلیہائے ایشاں وعصاہائے ایشاں حرکت می کنند پس جائز باشد
کہ سائر در قوت متخیلہ موسیٰ وآنحضرت صلعم بہ سحر اثر کند چنانکہ غیر واقع را واقع
تخیل کند وآں سبب الخطاط مقام نبوت نہ شود زیرا کہ مقتضائے بشریت است
چگونہ الخطاطی در مرتبہ نبوت پیدا گردد وہر کہ پیغمبران را از مقتضیات نشاء
بشریت مسلوب کند رائحہ از علم بمشام جانش نہ رسیدہ است وَاللّٰهُ يَقُولُ

---

[1] اللہ تعالیٰ میفرماید کہ بگو جز ایں نیست کہ من آدم ام مانند شما وحی فرستادہ می شود بسوئے من۔

Marfat.com

الحق وھو یھدی السبیل

سوال ششم آنست کہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ در فص اسمعیلیؑ و در فص آدمی و نیز در فتوحات گفتہ کہ کفار اگرچہ از دوزخ بیرون نمی آیند و در وے ابدالاباد مخلد اند فاما بعد از سالہائے بسیار و قرنہائے بے شمار ایشانرا عادتے و اُلفتے می شود چنانچہ عذاب نزد ایشان عذاب می شود باد متلذذ می شود چنانکہ بہشتیان بہ تنعم بہشت ملتذ می شوند

الجواب فی الواقعہ نہ اخلاق دارشفاعت لذتے دارند کہ آں مبائن لذت دار سعادت است زیرا کہ چنانچہ تلذذ و تنعم نفوس طیبہ از طیبات است ہم چنیں تلذذ و تنعم نفوس خبیثہ از خبیثات باشد قیصریؒ در شرح فصوص می گوید۔ [1] اَعْلَمْ اَنَّ کُلَّ مَنِ اکْتَحَلَتْ عَیْنُہٗ بِنُوْرِ الْحَقِّ یَعْلَمُ اَنَّ الْعَالَمَ بِاَسْرِہٖ عِبَادُ اللّٰہِ وَلَیْسَ لَھُمْ وُجُوْدٌ وَصِفَۃٌ وَفِعْلٌ اِلَّا

---

[1] اللہ میگوید برحق و ہدایت می کند راہ را ۱۲

[2] بدانکہ کسیکہ حق تعالیٰ در چشم دے سرمہ نور حق دادہ است می داند کہ عالم تمام تر بندگانِ حق اند و نیست برائے شان وجود و صفت و فعل مگر بخدا و حول دے و قوت دے و ہمہ محتاج اند بسوئے رحمت دے۔ و دے رحمٰن و رحیم است۔ و کسیکہ موصوف باین صفات باشد کسے را عذاب ابدی نخواہد داد۔ و نیست این مقدار از عذاب مگر بجہت سازیدن شان بسوئے کمالات شان کہ مقدر شدہ اند برائے شان چنانکہ گداختہ می شود زر و سیم بآتش برائے اخلاص آنہا از چیزکہ عذاب سازد و بر آتش دفن کند آں را۔ و آں متضمن بعین لطف و رحمت است ۱۲

Marfat.com

بِاللّٰہِ وَحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ کُلُّھُمْ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰی رَحْمَتِہٖ وَھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَمِنْ شَانِ مَنْ ھُوَ مَوْصُوْفٌ بِھٰذِہِ الصِّفَاتِ لَا یُعَذِّبُ اَحَدًا عَذَابًا اَبَدِیًّا وَلَیْسَ ذٰلِکَ الْمِقْدَارُ مِنَ الْعَذَابِ اِلَّا لِاَجْلِ اِیْصَالِھِمْ اِلٰی کَمَالَاتِھِمُ الْمُقَدَّرَۃِ کَمَا یُذَابُ الذَّھَبُ وَ الْفِضَّۃُ بِالنَّارِ لِاَجْلِ الْخَلَاصِ مِمَّا یُکَدِّرُہٗ وَیُنْقِصُ مِعْیَارَہٗ وَ ھُوَ مُتَضَمِّنٌ بِعَیْنِ اللُّطْفِ وَالرَّحْمَۃِ۔ انتہیٰ۔

و شیخ در فص یونسی میفرماید۔ وَاَمَّا اَھْلُ النَّارِ فَمَا لَھُمْ اِلَی النَّعِیْمِ وَ لٰکِنْ فِی النَّارِ اِذِ الْاَبَدُ بِصُوْرَۃِ النَّارِ بَعْدَ اِنْتِھَاءِ مُدَّۃِ الْعِقَابِ اَنْ تَکُوْنَ بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰی مَنْ فِیْھَا وَھٰذَا نَعِیْمُھُمْ۔

یعنی مآل حال و عاقبت احوال دوزخیاں

بآں رسد کہ ایشاں را در آتش نعیمی پیدا گردد کہ آں خلاص از عذاب باشد تا السنہ از بعذاب باشد بہ سبب آں کہ بعذاب معوّد گشتہ باشد تا آنکہ حق تعالیٰ بایشاں بتجلّی فرمایند در عین آتش بہ صورت لطف ؎ وَھُوَ قَادِرٌ عَلٰی ذٰلِکَ۔

ہم چنانکہ ابراہیمؑ را در عین آتش از تاب و سوزش آتش نگذاشت بایں ہمہ کہ خاصیت و طبیعت او سوزاں است و در حدیث آمدہ کہ دوزخیاں را چوں عذاب بسر آید در قعر جہنم گیاہے کہ آنرا جرجیر گویند بروید و ہمہ کس دانند کہ گیاہ و آتش با یکدیگر جمع نہ گردند حق تعالیٰ بقدرت خود احراق از نار بستدہ باشد و نیز در فص اسمعیلی گوید۔

اَلثَّنَاءُ بِصِدْقِ الْوَعْدِ لَا بِصِدْقِ الْوَعِیْدِ وَالْحَضْرَۃُ الْاِلٰھِیَّۃُ

؎ و وے قادر است بریں۔

Marfat.com

تَطْلُبُ الثَّنَآءَ لِلْمَحْمُوْدِ بِالذَّاتِ فَيُثْنِیْ عَلَيْهَا بِصِدْقِ الْوَعْدِ لَا بِصِدْقِ الْوَعِيْدِ بَلْ بِالتَّجَاوُزِ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ۔ لَمْ يَقُلْ وَعِيْدَهٗ۔ بَلْ قَالَ يَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّئَاتِهِمْ مَعَ اَنَّهٗ تَوَعَّدَ عَلٰى ذٰلِكَ۔ [1]

اَقُوْلُ شیخ قدس سرہ اسرار رضا مطلق در ضمن رضا حق از اسمٰعیل علیہ السلام کہ وکان عند ربہ مرضیا [2] است بیان فرمود چوں حق جل ذکرہ اسمٰعیلؑ را بصدق وعدہم ثناء فرمودہ بود خواست تا اسرار صدق وعد نیز بیان فرماید و از جملہ اسرار و لطائف آں یکے ایں ست کہ عرفاً و عقلاً بائد کہ ثنا نکند از مثنیٰ الصدور پیوند۔ و در مقابل خیرات و منافع واصلہ از مثنیٰ علیہ باشد نہ در مقابل عقوبات و مضار متواصلہ از وے پس ہر کسیکہ باکسے بہ چیزے وراحتے و ایصال نفعے وعدہ کند و آں وعدہ را بجا آرد دیرا ثناء و بہ سزا گویند و ہر کرا ترس و بیم بعذاب الیم و بداد را بدان مدح و ثناء و شکر و دعاء نگویند ہر چند کہ مستحق آں وعید بودہ باشد۔ مگر تا وقتے کہ از آں وعیدے۔ درگذرد و خلاف آنچہ وے مستحق آں بود بے رساند ہر آئینہ بآں عفو مستحق ثناء باشد ہم چنیں حق عز شانہٗ کہ منبع خیرات و معدن مرات است با لذات از بندگان خود طالب ثناء است در مقابل نعم متوالیہ و عطایاء متناہیہ آن نعمی کہ بمقیاس قیاس در نیائد و بمکیال کیل ہر صاحب

---

[1] تعریف بصدقِ وعدہ است۔ نہ بصدقِ وعید۔ و حضرت الٰہی طلب می کند تعریف نبک را بالذات پس تعریف کردہ می شود بروے بصدقِ وعدہ نہ بصدق وعید۔ بلکہ بہ سبب درگزر کردن۔ پس گمان مکن حق را خلاف کنندۂ وعدہ بارسل خود و گفت کہ درگزر خواہد کرد اللہ تعالیٰ از گناہانِ بندۂ خود باوجودیکہ تحقیق حق تعالیٰ وعید کردہ است برآں۔

[2] و بود نزدیک پروردگار خویش پسندیدہ ۱۲۔

Marfat.com

خیال در نہ گنجد اوش آنکہ نہ بودیم و مارا از عدم بوجود آورد و مارا ظاہر اسماء
و صفات خود گردانید و آخرش آنکہ بعد از فناء اجسام باز مارا موجود
گرداند و تجلات زلات مارا بآب عفو و مغفرت بشوید و بدرجات عالیہ جنات
واستیفا لذات و تنعمات آخرت برساند و در صدر جنت بہ لقا و بقاء مشرف گرداند
و شرور کہ از قبیل امور اضافیہ اند و عبارت از آنچہ ملایم طباع ما نیفتد آنرا
بہ حضرت ذات آلہیہ نسبت نہ توان کرد بلکہ از ماست برماست۔ [1] وَمَا أَصَابَكَ
مِن سَيِّئَةٍ فَمِن نَّفْسِكَ ۔ بریں قضیہ گویا گواہ است درین حالت این مقالہ
است [2] الْخَيْرُ كُلُّهُ بِيَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ موافق آنکہ فرمود [3] مَا أَصَابَكَ
مِن حَسَنَةٍ فَمِنَ اللَّهِ و اگر گوئی کہ ہم حق تعالیٰ فرمود [4] قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِندِ اللَّهِ
و آں شامل خیر و شر است گوئم کہ مراد آنست کہ حسنات منسوبہ بہ حضرت اللہ و سیئات
مضافہ بہ نفس ما چوں جملہ مقتضیات و ذات استعدادات ما باشند کہ ہم از بہ تربیتہ
اسماء اللہ بمایرسند ہر آئینہ صدور آں از اللہ باشد و آب چوں از منبع بر آید
ہمہ اخیر محض باشد و چوں بجوئبار استعدادات ما رسد و بما منسوب گردد آنچہ
ملائم طبع ما افتد آنرا خیر گوئم و آنچہ نا ملائم بود آں را شر خوانیم و ہم ازیں
است کہ اول الطاف کہ منبع خیرات و اعطاف است بعد از آں کہ وعد و عید
ہر دو فرمودہ بود باد عدخویش [5] انجاز کرد و باد عید خویش تجاوز قرمود

---

[1] ہر آنچہ رسیدت محنت پس از نزدیک نفس تست۔
[2] نیکی ہم در قبضۂ قدرت تست و بدی بسوئے تو نیست۔
[3] آنچہ رسید بتو از نعمت پس از خدا است۔
[4] بگو از ہمہ نزدیک خدا است۔
[5] انجاز بمعنیٰ وفا کردن وعدہ را، و روا کردن حاجت را۔

Marfat.com

فرمودہ وگفت [1] فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ و در عید فرمود کہ [2] نتجاوز عن سیئاتہم [2] واگر قائلے گوئید کہ تجاوز متناول است مومن وکافر را پس تجاوز نیز بہ نسبتہ الی اللہ وعدہ باشد مر سائر عبید را و او مخلف وعد نبیت باید کہ بہ ہمہ برسد خواہ اہل بہشت باشند وخواہ اہل دوزخ جواب گویم [3] بلے تجاوز از ہمہ خواہد بود و عمومے دارد و اما تجاوز از اہل جنت ایں باشد کہ از صفات محدثہ و وجودات مقیدہ ایشاں کہ درگذرند کہ دید خودی خودگناہی بزرگ است۔

شعر

[3] فَقُلْتُ وَمَا ذَنْبِی فَقَالَتْ بِخِیْبَۃٍ
وَجُوْدُکَ ذَنْبٌ لَا یُقَاسُ بِہٖ ذَنْبٌ

واما تجاوز از اہل نار اگر مومناں عاصی باشند بہ شفاعت شفیعان باشد واگر کافران باشند کہ مطلقاً عذاب از ایشاں بردارد واگرچہ خلود در جہنم باشد کہ آں منافی عدم عذاب نیست چنانچہ در حدیث صحیح آمدہ کہ [4] یَنْبُتُ فِی قَعْرِ جَہَنَّمَ الْجَرْجِیْرُ۔ وایں آں باشد کہ ایشاں بعذاب چناں معود گردند کہ بیش از تمام متمام از عذاب نہ گردند با آنکہ ایشاں را صبرے کرامت فرمایند کہ

---

[1] پس نہ پندار خدا تعالیٰ را خلاف کنندۂ وعدۂ خود با رسولان خود۔

[2] و درگذریم از جرمہائے ایشاں۔

[3] پس گفتم چیست گناہ من پس بجواب گفت کہ وجود تو گناہے است کہ قیاس کردہ نمی شود بروے گناہ دیگر ۱۲

[4] رویانندہ خواہد شد در قعر جہنم جرجیر۔ ۱۲

Marfat.com

متحمل ان عقوبت توانند بود باری مقصود کلام ایں ست کرد عدہ حق بالبخاز ہم
درقرآن اسٹت و وعید او بتجاوز قریں ست قَالَ ثُنِیْ عَلٰی اِسْمٰعِیْلَ بِاَنَّہٗ کَانَ
صَادِقَ الْوَعْدِ وَقَدْ قَالَ الْاِمْکَانُ فِیْ حَقِّ الْحَقِّ مَا فِیْہِ مِنْ طَلَبِ الْمُرَجِّحِ
یعنے سبب ثنائے حق تعالیٰ بر اسمٰعیلؑ آن بود کہ او ہم از عہد سابق را
وافی بود و ہم اظہار کمال لاحق را کانی مشارب شوارب عبودیتش از خلف
وعد و نقض عہد صافی بود و بندۂ صادق الوعد غیر جانی بود و سبب دیگر
آنکہ امکان وقوع وعید در حق مجید بہ سبب وجود طلب مرجح است کہ آن
بتجاوز از سیئات است بعید بود لاجرم اسمٰعیلؑ با ایں دو سبب در ہر دو سرائے
سعید بود و چون در قرآن چند جا مکرر شد کہ وعدہ حق آنست کہ از سیئات
درگذرد و نتجاوز عَنْ سَیِّئَاتِہِمْ وجائے دیگر فرمود کہ یَعْفُوْ عَنْ کَثِیْرٍ
از بیشتر سیئات درگذریم و در جائے را بہ مغفرت خویش شادمان و امیدوار گرداند
کہ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا و آن مجمل را باز مفصل کرد اِنَّ
اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ و ایں جملہ از حق وعدہ
باشد باخلق و فرمود کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ پس امکان وقوع وعید از

لہ پس تعریف کرد حق تعالیٰ بر اسمٰعیلؑ علیہ السلام باین طور بہ تحقیق بود بسوئے صادق وعدہ
بہ تحقیق زایل شد امکان وقوع وعید در حق اللہ تعالیٰ چراکہ در دلیست طلب ترجیح دہندہ ۱۲

سہ معاف میگذارد بسیارے ۱۲

سہ ہر آئینہ می آمرزد گناہاں را ہمہ یکجا۔ ۱۲

سہ ہر آئینہ خدا نمی آمرزد کہ او را شریک مقرر کردہ شود۔ و می آمرزد غیر آں۔

سہ ہر آئینہ خدا خلاف نمی کند وعدہ را۔ ۱۲

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔

Marfat.com

صادق الوعد حمید ذائل گشت و آنچه موجب و مستدعی مغفرت است از طرف بنده موجود که آن گناه گاری و جرم و شرمساری است پس چون انجاز وعده کرده شود البته گناه بنده که علت وعید بود و نیز نماند پس وعید که معلول بود هم نماند که عدم علت موجب عدم معلول است و اگر سائلے گوید پس وعید را چه فائده بود.

جواب فائده تخویف باشد و آنکه بندگان از مخالفت آمور الٰہی به پرہیزند و جرأت نه کنند و در مخالفت نیاویزند تا بکمالات موعوده در استعداد خویش برسند و ازاں محروم نمانند چنانچه حق تعالیٰ فرموده که وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰیٰتِ اِلَّا تَخْوِیْفًا[1] یا چنانکه[2] لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ شیخ شرف الدین رودی گوید که سر در خلف ابعاد و انجاز وعد از کریم ایں ست که هرگز بوفا بایعاد ثناء مترتب نه گردد بلکه بوفا بوعد و بتجاوز از وعید مستحق ثنا به سزا شود و حق جل و علا طالب ثناء است پس ایشان بموجب ثناء که آں عفو و مغفرت است و بتجاوز به کرم خود لازم گردانند تا بندگان بقدر قدرت و امکان بجوانح و جوارح و زبان و جنان حضرت جلت عظمته را ثناء گویند و ایں ابیات گفته اوست درین معنے۔

[3] یَا مَنْ بِلُطْفٍ جُمْلَةَ خَلْقِ اُوْرِیْ ۔۔۔ حَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی بِنَارٍ تَحْرِقُ

اَنْتَ رَحِیْمٌ بِکُلِّ مَنْ اَوْجَدْتَهٗ ۔۔۔ وَلْیَجْلِ رَحْمَتِكَ الْعَمِیْمَةُ تَخْلُقُ

---

[1] ونمی فرستیم نشانها را مگر برائے ترسانیدن.

[2] باشد که پرہیزگاری کنند.

[3] معانی ایں اشعار ایں اند. ای کسے که بجملہ لطف خود بیافریدہ خلق را. پاک است تو ازیں که راضی باشی بآتش سوزانندہ. تو رحیمی بہمہ چیزے که ایجاد کردہ آنرا او بہ سبب

Marfat.com

اِنْ كُنْتَ مُنْتَقِمًا فَاَنْتَ مُؤَدِّبٌ وَمُعَذِّبًا اِنْ كُنْتَ اَنْتَ الْمُشْفِقُ
فَاجْعَلْ عَذَابَكَ لِلْعِبَادِ عَذُوبَةً وَارْحَمْ بِرَحْمَتِكَ الَّتِي قَدْ تَسْبِقُ

و در اصطلات کاشے دیدہ ام کہ پیغمبر صلعم با صحاب در بعضے کوہہائے مدینہ میگذشت زنی سوگند داد کہ بخانہ او نزول فرمایند چوں در آمدند دیدند کہ آتش آفروختہ و اولاد او گرد آتش بازی می کردند گفت سلہ یا نبی اللہ ارحم بعبادک امر انا یا ولادی فرمود بل اللہ رحیم فانہ ارحم الراحمین گفت ارئی فی یا رسول اللہ احببت ان القی ولدی فی النار فکیف یلقی اللہ عبیدہ فیہا وھو ارحم بہم پس پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہ گریست و فرمود سلہ ھکذا اوحی الی صراط مستقیم آنست کہ در متثال اوامر و نواہی الٰہی ہیچ تقصیر نکنی و در جمیع احوال امیدوار باشی چہ معلوم نیست کہ قبض روح کے خواہد شد و در آں وقت ہیچ نفع از رجاء نیست و اگر قائلے گوید کہ شرک از ہاں گناہ است کہ آمرزیدہ نخواہد شد بہ حکم اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ و باید کہ عذاب ایں واجب الوقوع باشد۔

جواب گوئیم کہ چون نیکو تامل کنی رسانیدن عذاب بہ مشرک ہم انجاز

رحمت عامہ خود پیدا نمی کنی۔ اگر ہستی انتقام گیرندہ پس مؤدب ہستی۔ و اگر عذاب دہندہ پس شفقت کنندہ۔ نیز ہستی مگرداں عذاب خود را برائے بندگان شیریں و رحم کن برحمتیکہ سبقت کردہ بداں ۱۲۔

سلہ یا نبی اللہ، اللہ تعالیٰ رحم کنندہ تر است بہ بندگانِ خود یا من با اولاد خود۔ فرمود بلکہ اللہ تعالیٰ رحم کنندہ تر است، چہ گردی ارحم الراحمین است۔ گفت آیا می بینی یا رسول اللہ کہ دوستدام ایں کہ بیندازم طفل خود را در آتش پس چساں بیندازد حق تعالیٰ بندگانِ خود را بداں در انحالیکہ وے رحم کنندہ تر است با دشمناں۔ ۱۲۔ سلہ چنیں وحی کردہ شد بسوئے من۔

Marfat.com

وعداست از بہر آنکہ استعداد مشرک اداسم المعذب است [1]

فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا صَادِقُ الْوَعْدِ وَحْدَهُ ... وَمَا لِوَعِيدِ الْحَقِّ عَيْنٌ تُعَايَنُ

وَإِنْ دَخَلُوا دَارَ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُمُو ... عَلَى لَذَّةٍ فِيهَا نَعِيمٌ مُبَايِنُ

نَعِيمُ جِنَانِ الْخُلْدِ فَالْأَمْرُ وَاحِدٌ ... وَبَيْنَهُمَا عِنْدَ التَّجَلِّي تَبَايُنُ

يُسَمَّى عَذَابًا مِنْ عَذُوبَةِ طَعْمَةٍ ... وَذَاكَ لَهُ كَالْقِشْرِ وَالْقِشْرُ ضَامِنُ

انتہی کذا فی الفصوص وتحقیق ایں آنکہ فاعل لم یبق در وضمیر لیست راجع بحق وما در ماالوعید نافیہ است تُعَايَنُ بصیغہ مبنی للمفعول باید خواند وضمیر در فیہا عائد است بدار الشقاوۃ ونعیم در اول شعر منسوب باید خواند کہ مفعول بائن است ذاک اشارہ است بلطف عذاب وضمیر در لہ عائد بعذاب وصائن مشتق است از صون چون بائن از بون معنے ایں ابیات بر مفہوم کلام سابق مبتنی است کہ چوں وعید زائل شد تجرد وعد نماند از بہر آنکہ بہ سبب مغفرت زائل گشت ہم در حق مومن عاصی وہم کافر ومنافق اما از مومن از بہر آنکہ بہ سبب عفو او را دریافت ومغفرت ومغفر او گشت واما ثانی از بہر آنکہ عذاب ایشان مبدل گشت بہ نعیمے کہ مناسب ایشان ست چنانکہ در بیت دوم تقریر می کنند کہ داخلان دار الشقاوت لذتے دارند کہ آں مباین نعیم ساکنان دار السعادت

---

[1] پس نہ باقی ماند حق تعالیٰ مگر صادق وعدہ ... ونیست برائے وعید حق تعالیٰ چشمے کہ بیند

ویرا۔ اگرچہ داخل شوند صاحب وعید در دوزخ ازیں کہ بہ تحقیق آناں در لذت اند در دوزخ نعمتہا اند کہ مغائر اند نعمتہائے خلد را پس ہر تجلی یکے است ودر میان بہشت ودوزخ بوقت تجلی جداگانہ خواہی دید۔ وی را نام نہادہ شد عذاب بعذاب بوجہ شیرینی زائقہ دے۔ ولفظ عذاب برائے عذاب مانند پوست است وپوست برائے محافظت مغز می باشد۔

Marfat.com

است ونفوس خبیثه اشقیارا تنعم وتلذذ ازخبیثات باشد. ہم چنانکه نفوس طیبه ازطیبات وقولہ فالْاَمْرُ وَاحِدٌ را معنی آنست که تجلّی الٰہی ازاں روئے کہ تجلی است برسعداء واشقیا یکساں است کہ وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا کَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ[1] اما قوابل واستعدادات مختلف اند بعد از قبول تجلّی ہریکے آنچہ در ایشاں است کہ خبر آن را نہ تواند کہ بظہور رساند چوں ابر باراں کہ از آسمان فرو می آید. از جہت مائیت یک آب است صافی کہ ازوے نیشکر روید وحنظل نیز آری ؎

باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست

در باغ لالہ می روید ودر شورہ بوم خس

وآنچہ اشقیا است ظاہرش اگرچہ عذاب است اما باطنش عذاب نیست بالنسبت بایشاں واشتقاق عذاب از عذوبت است ولفظ عذاب مرمعنے عذاب را ہم چو پوست است مر مغز را کہ پوست صیانت مغز می کند او نیز حفاظت آں مغز می کند وبعضے گویند کہ شاید ذالک اشارہ بانعیم اہل ناز ہم چو قشر است مر نعیم اہل جنت را مثل کاہ وگندم نعیم انسان وکاہ نعیم حیوان آں سہ[2] ہوآں ایں وایں لب آں سہ[3] کَذَا لَخَّصْتُ عَنْ بَعْضِ الشُّرُوْحِ وتحقیق مقام کہ دفع اوہام منکرین خام تواند کرد ایں ست کہ منازل ومقامات آخرت سہ اند. جنت وجہنم واعراف چنانکہ قرآن مجید برآں ناطق است وبر ہریک ایں منازل دو می اہلہ اللہ تعالیٰ حاکم است کہ دائم بذات اہل آں مقام را طالب است واہل آں رعایائے

---

[1] وَنیست حکم ما مگر یک کلمہ مانند گردانیدن چشم ۱۲

[2] ہوان بالفتح لازم وآہستگی کردن وسبک شدن وہمچنیں ہُوان بالضم خواری ونام مردی۔ ۱۲

[3] چنیں خلاصہ کردم از بعض شروح ۱۲

Marfat.com

آں رسم اند و وعدہ ہائے حق بہ نسبت فرود آیندگان آں منازل جملہ را شامل است
و بہ حقیقت وعد حق عبارت است از رسانیدن کامل بکمال معین کہ استعداد ہر یکے
ازیں سہ طائفہ آنرا طالب است مثلاً موعود اہل صلاح جنت است و مراتب آں
و مواعد اہل فساد جہنم است و مناسب آں و طائفہ دیگر را درادکہ وَعَلَى الْاَعْرَافِ[1]
رِجَالٌ تعریف و تحقیق مناسب آنست و چنانکہ وعدہ کامل است وعید نیز شامل
است بہ حسب مراتب ایشاں پس شان ایعاد[2] اہل جنت آنست کہ ہر یکے را جاذبہ
سائقہ است تا ایشاں بہ جنت می آرد کہ وَجَاءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَائِقٌ وَّ
شَهِيدٌ[3] و آں جاذبات کہ ایشانرا می کشند و سائط ——— انداز انبیا
را و اولیاء کہ آں مناسبت جامع بینہا بر ایشاں کشودہ آں راہ می نمایند و آں سائق
اسم رحمٰن است کہ بہ کثرت ابتلاء و انواع مصائب ایشاں را بہ جنت میرسانند[4]
و لنبلونکم بشیئ من الخوف والجوع والعیاذ اہل نار و جاذب شان بدار بوار مناسبتے
اند کہ میاں آتش و ایشاں اند و سائق ایشاں شیطان است و العیاذ اہل اعراف
مناسب قصور است چنانکہ در اعراف نہ نعیم جنت است و نہ آلام جہنم در ایشاں
نیز نہ صفت کمال است و نہ بحبت اعمال و افعال و احوال و سائق شان در آں مقام
اسم العدل است و عذاب از مقتضیات اسم المنتقم است احکام آں با پنجہ طائفہ ظاہر
گردند مشترک کافر و منافق و مومن و عاصی یا عارف غیر حاصل باشد و یا غیر محجوب غیر
غیر عارف دریں کسان چون اسم المنتقم سلطنت خود براند و بہ نیران جہنم رساند

---

[1] و بر اعراف مردانے باشند ۱۲

[2] ابعاد و عدہ دادن و ترسیدن و ترسانیدن ۱۲

[3] و بیند ہر شخصے ہمراہ او روان کنندہ است و گواہی دہندہ ۱۲

[4] کہ ہر آئینہ بیازمائیم شما را بہ چیزے از ترس و گرسنگی ۱۲

Marfat.com

ہمہ مجذب باشند و عذاب بریکے فراخور او باشد چنانکہ کلام مجید بدین چند عبارت
از تنوع عذاب خبر باز میدہد: قولہ تا رشہ اَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَقولہ تعالیٰ
وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ وقولہ تعالیٰ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا
هُمْ يُنْظَرُونَ وقولہ تعالیٰ وَاخْسَئُوا فِيهَا وَلَا تُكَلِّمُونِ وچون وعدہ تجاوز از
حضرت بجائے وعداست وَهُوَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ لاجرم ہریکے را از معذبین عذاب
بوجہے عذب گردد تا زاں تلذذے وتنعمے یابند وصورت عذاب اول بہ چیزے دیگر مبدل
شود وچوں برایشاں سالہا گذرند کہ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا وبر حقبہ بفتاد
ہزار سال آں عالم بود ہریکے را مناسب حالش از حضرت عزت رحمتے برسد
اما عارف غیر عامل یعنی موحد محض کہ حال اصل میدانست کہ حق است کہ در مظہر خلیقہ و
کونیہ ظہورات دارد وجود بہ حقیقت او را است وباقی سہ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ
الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّىٰ إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا اما چون واداں مقام نہ داد چون در جحیم مقیم
گردد اند کہ مکاں اعمال وزماں افعال ایام دنیا بود کہ آں فرصت از وے فوت
شد بر خود بتہد کہ سہ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَحِيصٍ ۵ چون
مطلق نظرے فرماید بحال ایشاں وایشاں را ازاں سر واقف گردانند کہ مبتلی بلا می
بیند ومبلی نمی بیند عذاب را غافل اند ایشاں در مشاہدہ مبلی وایں چنین معذب
بلا عذاب را فراموش کنند وایں مشاہدہ بہ ہزاران نعیم جنت نہ فروشند ونظیر ایں

۱ہ قول او تعالیٰ است آتشے را کہ درگیرد با ایشاں سرا پردہ ہائے او ۱۲

۲ہ قول او تعالیٰ است وآواز دہندہ کہ اے مالک! باید کہ بمرگ حکم کند بر ما
پروردگار تو ۱۲

۳ہ قول او تعالیٰ است سبک کردہ نشود از ایشاں عذاب و نہ ایشاں را مہلت دادہ شود۔

Marfat.com

مشاہدہ در قصہ زنان مصر دیدن جمال یوسفی و بریدن دستہا بجائے ترنج باز جو
و معاشنہ کن پس از بنا دہر یکے صدا برآید کہ نَعْذِبُ یُسْکُرُ عَذْبٌ وَسَخْطُکُمْ رِضیٰ
وَقَطْعُکُمْ وَصْلٌ وَجَوْرُکُمْ عَدْلٌ اما محجوب غیر عارف عاصی کہ دریں حجاب ماندہ بود
کہ خدائے مبت خارج از عالم و حقیقت او دیگر است در حقیقت عام و دیگر ایشاں
را نیز بعد از عذاب راحتے حاصل شود و در مقابل آں جہل نہ چناں راحتے کہ کسے داند
کہ از چہ راحت یا قند بلے ایں قدر معلوم شود کہ ایشاں در آتش با ملاعبہ تلذذے
لازم است رسول اللہ صلعم بایں عبارت فرمودہ است کہ [1] اِنَّ بَعْضَ اَھْلِ النَّارِ
یَتَلَاعَبُوْنَ فِیْھَا بِالنَّارِ و مثال درایں محسوس آنست کہ طائفہ دیدہ می شوند کہ اعضائے
خود مجروح میسازند و ضرب با خود میزنند با ختیار چون بعضے باز یگراں و پہلوانان و
بدان فخر و مباہات می کنند و بدیں مرہم فاسد و عوض خسیس از تالم آن متالم نمی شود
کہ گویا خبر نہ دارند اما منافقان نیز بعد از بعد زمان عتاب چوں در ایشان دو استعداد
اند نقصان و کمال اما چون با استعداد نقص خود راضی شوند تالم از ایشان زائل
شود عذاب ایشان عذب گردد۔ چون کسانیکہ در میان حال با مور خسیسہ دنیویہ
راضی نمی باشند و بعقبہ آفت آنچنان میگردند کہ امرے خسیس را مباشری شوند و
بآں مالوف گردند و الم عار از ایشاں مرتفع گردد و امایہ تبدیل عذاب مشرکان کہ
مقیدے معین را از موجودات بالوہیت گرفتہ بودند و بہ عبودیت کہ مطلق شریک
گرفتہ بعد آزاں کہ از ایشاں انتقام گرفتہ شود در رحمت حق آزاں روی کہ آں وجود
مقید نیز مظہری از مظاہر حق مطلق بودہ ایشاں را دریابد آلام آں عذاب از اجسام
ایشاں بردارد کہ قطعًا احساس عذاب نہ کنند بآں کہ در جہنم باشند [2] فَیُصْرَفُ

---

[1] تحقیق کہ بعضے دوزخیاں بازی می کنند در دے بآتش۔

[2] پس خواہد شد عذاب ادشاں شیریں۔

Marfat.com

عَذَابُهُمْ عَذَبًا مثلاً برخے باشند کہ ضروری در عضوئے از اعضائے ایشاں
چناں پدید آید کہ اگر دراں سوزن فرو بری و آتش نہی بیچ الم باو نخے رسد و بالنسبت
غیر ہماں عذاب است اما بتبدیل عذاب کفار کہ مستحق اشد عذاب اند بعاقبت
چوں ایشاں نیز باستعداد فطرے خود دراں افتادہ اند ہر چند بہ سوزند در
انواع عذاب اما آخر بہ حکم سبق رحمت کہ از سے سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
وخبر بَنْبُتُ فِیْ قَعْرِ جَهَنَّمَ شَجَرُ الزَّقُّوْمِ راحتے یابندہ حاصل آں کہ عذاب
ایشاں مؤبد نبود من حیث ان عذاب ولیکن تا بید در جہنم باشد تا جنت و جہنم ہر
دو مامور مانند محی السنۃ در معالم التنزیل در تفسیر وَاَمَّا الَّذِیْنَ سُعِدُوْا فَفِی
الْجَنَّةِ خَالِدِیْنَ فِیْهَا مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَا شَآءَ رَبُّكَ عَطَآءً
غَیْرَ مَجْذُوْذٍ. می گوید کہ ابن مسعودؓ می گوید لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی جَهَنَّمَ زَمَانٌ لَیْسَ فِیْهَا
اَحَدٌ وَذَالِكَ بَعْدَ مَا یَلْبَثُوْنَ فِیْهَا اَحْقَابًا ۔ ومعنی سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ
آنست کہ اول بر رحمت تطہیر خلق از کدورت ملاحظہ می کنم از نگاہ بہ غضب آں تطہیر
بہ فعل می آرم پس ہر وقت کہ طہارت حاصل شود عقوبت زائل گردد و حضرت حق تعالیٰ
در اثنائے سوال یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ تعلیم عباد میفرماید
کہ در جواب کَرَمُكَ بگویند۔

ے از نامہ سیاہ نہ ترسم کہ روز حشر　　با لطف او ہزار ازیں نامہ طی کنم

لہ سابق گشت رحمت من بر غضب من ۱۲

ہ اما از آنکہ کردہ شدند پس بہشت باشند جاویداں آنجا مدت بقاء آسمانہا و زمین
غیر دقیقے کہ خواستہ است پروردگار تو بخشیدنے غیر منقطع۔

ہ ہر آئینہ خواہد آمد بر جہنم زمانے کہ نخواہد بود در دے کسے و ایں بعد آں است کہ توقف
خواہند کرد دراں کساں در دے سالہا دراز۔

Marfat.com

در فتوحات در باب سر صدو بستم فرمود کہ اہل نار در نار ساکن اند و از وے بیرون نمی آیند کما قال اللہ تعالیٰ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا یعنے در نار و نہ فرمودہ فِیْہِ امر مشکل می شد و چون اعادۂ ضمیر بہ سزائے کہ دوزخ است کرد پس در خلود عذاب لازم نمی آید اگر کسے گوید کہ ہم چنیں در بہشت باید گفت کہ خلود در وے لازم است نہ در نعیم گوئیم کہ در نعیم اہل جنت فرمودہ اند عَطَآءً غَیْرَ مَجْذُوْذٍ فَافْہَمْ و او وارد نہ شد در عذاب چیزیکہ دلالت کند بر خلود در آں چناں کہ وارد نہ شدہ است در خلود نار فاما عذاب در نار لا بد منہ است و مغیب شدہ از مائدت او تا کے خواہد آنکہ ظواہر نصوص خبر میدہند کہ اصلی دارد فاما کمیت او مجہول است مگر آنکہ نصے بیاید متواتر مفید علم و تعیین ایں ترجمہ کلام حضرت شیخ است پس ظاہر است نمی کنم شیخ دریں سخن بہ ظواہر نصوص است و محصل کلام اش آنست کہ در خلود عذاب نصے نیامدہ آنچنانکہ در خلود نعیم و اگر آید مجمول باید کرد پس او رد نصوص نکردہ است تا تکفیر او لازم آید بلکہ اعتماد بر نصوص کردہ و طلب آں نمودہ شیخ مؤید الدین جندی گفتہ کہ مقصود شیخ آنست کہ حق تعالیٰ را با بندگان خویش ہم الیعاد است و تہدید و ہم بشارات و مواعید اما بہ سبب عفو و مغفرت او تجاوز از ذنوب و عہد و تہدید خود بجائے نیارد البتہ و بہ لطف و احسان و فضل خویش وعدہ باز بجائے آورد چرا کہ غنی است از عالمیان ہم صدق و عد دارد و ہم کرم ترک وعید و شیخ چوں ایں معنیٰ مقرر گردانیدہ ایں سر نیز ظاہر کرد باں طائفہ با استحقاق ایشاں مر عقوبات را بدار الشقاوت کہ جہنم است در آمدہ باشند آثار الطاف و اعطاف و تجاوز و عفو و الطاف ہم پرسد و رحمت سابقہ او تعالیٰ بر غضب لاحق او عز سلطانہ سبق گیرد و ہر طائفہ را از طوائف بہ نوعے از انواع عذاب عذب گرداند۔ و عقوبت بعذوبت مبدل شود اگرچہ ہم چناں ساکن مکان

Marfat.com

جہنم باشند [1] فَلَا بُدَّ اَنْ یَّقُوْلَ عَوَاقِبُ اَھْلِ الْعِتَابِ اِلَی الرَّاحَۃِ بَعْدَ الْاَحْقَابِ و ایں معنے از سہ حال خالی نہ باشد اول آنکہ عقوبت بر ظاہر و باطن مسلط گشتہ باشد و با یک دیگر بجا کاۃ در آیند [2] فَیَکْفُرُ بَعْضُھُمْ بِبَعْضٍ وَّ یَلْعَنُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا وَمَاوٰھُمُ النَّارُ وَمَا لَھُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ و مخاصمت در میاں ایشاں متساوی گردد۔ [3] فَیَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ اسْتَکْبَرُوْٓا رَبَّنَا ھٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِھِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ الخ دو رحالت محاکات در عین جہنم و نار باشند [4] وَقَدْ اَحَاطَ بِھِمْ سُرَادِقُھَا وَتَسَلَّطَ عَلٰی ظَوَاھِرِھِمْ وَبَوَاطِنِھِمْ دوم آنکہ چوں دانند کہ ہر چند فریاد و جزع کنند و با یک دیگر مخاصمۃ نمایند سودے ندارد بلکہ خطاب اِخْسَـُٔوْا فِیْھَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ با ایشاں رسد تن در عذاب درد مند و بر خود چناں بنہند کہ روزگارہا بر ایشاں دریں عذاب خوابند گذشت و امید خلاص مفقود بود یک دیگر را عذر خواہند و گویند ایں کار لیست کہ بما افتادہ است دل بریں باید نہاد وَسَوَآءٌ عَلَیْنَآ اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا مِنْ مَّحِیْصٍ پس چون تن بعذاب در دادند حق تعالیٰ آں عذاب شدید کہ در بواطن ایشاں بود از ایشاں بر آرد۔ وآں [5] نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٔدَۃِ ط کہ اندرون ایشاں ازاں می سوخت چوں دفع شود راحت در اندرون

---

[1] پس چارہ نیست از ینکہ گفتہ شود کہ انجام اہل عتاب بسوئے رحمت است و راحت بعد سالہا دارند۔

[2] پس کافری گوید بعض شاں بعض را و لعنت میکند بعض بعض را و جائے قرار شاں دوزخ است و نیست برائے شاں خلاصی ۱۲ [3] گردن کشاں را اے پروردگار ما ایشاں گمراہ کردند ما را۔ پس بدہ عذاب ایشاں را دو چند از دوزخ۔ [4] و بتحقیق احاطہ کرد با دشاں پردہ دے و غالب شد بر ظاہر باطن شاں ۱۲۔ [5] آتش خدا افروختہ شدہ کہ غالب شود بر دلہا ۱۲

Marfat.com

وجراحت بر بروں بماند۔

سوم آنکہ احقاب واعصار دریں حالت دو سیمے مذکورہ چوں برایشاں بگذرد، ایشاں بانواع عذاب معود و مالوف شوند و بتعاقب عقاب بہ سازند حق تعالیٰ عذرے وعدم احساسے برظواہر ابدانِ ایشاں مسلط گرداند کہ بہیچ حال ازاں آتش و عقوبت متالم نگردند واحساس عذاب قطعاً نکنند چنانکہ خود میفرماید سہ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى پس ایشاں را باآں آتش و عذاب آں چناں الف حاصل گردد کہ اگر نسیمے از جنت برایشاں وزد طبائع ایشاں از آں متنفر باشند و اگر بوئے رحمتی و نعمتے با ایشاں رسد از آں متالم شوند ایں است حاصل قول شیخ کہ بنعیم اہل نیراں مبائن نعیم اہل جنان است انتہیٰ۔ و شیخ کمال الدین کاشی گفتہ کہ غرض آنست کہ دوزخیاں از نعیم بہشت آں مایۂ گریز آں اند کہ اہل جنت از نیراں وحال آنکہ میاں نعیم ہر دو نزد تجلی رحمٰن ورحیم درصورت رحمت تفاوت چنانست کہ بمثل میتوانی گفت کہ ایں زمین است و آں آسماں وی گویند کہ فرق در ہر دو آنست کہ نعیم اہل دوزخ از رحمت اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ پیدا شد بعد از غضب و عذاب الیم و نعیم اہل بہشت از حضرت رحمٰن ورحیم پیدا شد بہ محض امتنان جسیم اما چون مآل عذاب ایشاں بعذوبت رسید ازیں جہت گفتہ شد سہ اَمْرُنَا ذَوْقٌ تَنَعُّمٌ بِالنِّسْبَةِ اِلَيْهَا وَاحِدٌ اَمَّا مِنْ حَيْثُ النَّعِيْمُ وَالتَّلَذُّذُ بَيْنَهُمَا بَوْنٌ بَعِيْدٌ و دریں مقام نکتہ خوش بشنو کہ فرق آں بود کہ در جہنم از برائے ایشاں جز جیر رویداز بہر بہشتیاں در بہشت در ودفریر رویدد در معنی سہ وَذَالِكَ كَالنَّقْشِ وَالنَّقْشُ صَائِنٌ گفتہ کہ اشارت بودہ است بہ کثافت آں نعیم کہ اہل نار راست بہ نسبت بالطافت ایں نعیم کہ جنتیاں راشد وہم چنانکہ قشر محافظت لب کنند تا بر مشتاق دمصنار یکہ از خازن لاحق گردد باد متلاحق شود ولب سالم

Marfat.com

بماند حق سبحانہٗ وجود اہل نار را کہ حاصل مشتاق دنیویہ اند بہ دوزخ برد تا عمارت
ایں عالم با ایشان باشند و اہل جنت کہ از برائے عمارت آخرت اند محفوظ
مانند و ملازمت عبادت کنند۔ ھٰذَا۔ وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِحَقَائِقِ الْاُمُوْرِ۔

سوال آنکہ شیخ رضی اللہ عنہ در فص موسیٰ و نیز در فتوحات یکہ فرمودہ
کہ فرعون با ایمان رفتہ و طاہر مقبوض شدہ و سوال او بہ لفظ ما از حقیقت
حق صحیح است ۔ وَھُوَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ علمائے رسمی
دریں کلام بر شیخ طعن کردہ اند و قدح نمودہ۔

الجواب قیصری در شرح فصوص گفتہ کہ ہرگاہ فرعون در دریا ایمان
آورد آں جا کہ دید طریق واضح کہ براں در گذشتند بنو اسرائیل قبل تفریق و قبل
ظہور احکام دار آخرت برائے وے از آں چہ مشاہدہ می کنند مردمان نزد غرغرہ
صحیح داشت ایمان مفیدہ بداں بر آں فرعون را چہ کہ آں ایمان بالغیب است
زیرا کہ بود قبل غرغرۂ وایں بعینہ ہم چو ایمان کافرے است کہ وقتِ قتل ایمان آرد وایں
صحیح باشد بلا خلاف و ایمان متغرغر کہ غیر مقبول می باشد بہر ظہورِ احکام دار آخرت
است از نعیم و جحیم و ثواب و عقاب و گردانیدن شیخ مر فرعون را طاہر و مطاہر از خبث
اعتقادے شرک و دعویٰ ربوبیت است زیرا کہ اسلام ہدم می کند ما قبل خود را
چنانکہ بیامد در خبر صحیح کہ نوشتہ نمی شود بعد ایمان چیزے از گناہاں پس در مقولہ
شیخ بروے انکار کردہ خواہد شد انتہیٰ بحاصلہ۔ صاحب۔ نصوص۔ الخصوص
گفتہ کہ ہر چند علمائے ظاہر دریں سخن مجال طعن جویند و در قبول ایمان وے
سخن ہا گویند۔ اما اگر بخانۂ انصاف در آیند ہم ملزم آیند و از جہت آنکہ تا ایشاں

Marfat.com

بانکار شیخ گاہ خود تباہ نہ کنند واجب شد بر طائفہ کہ از معتقدان شیخ اند کہ در تنبیہ ایشاں سعی کنند وایں بدو وجہ در خاطر ایشاں نبشانند یکے آنکہ شیخ ایں معانی کہ دریں کتاب مسطور اند با سرہا از روح پر فتوح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرا گرفتہ مامور است بابلاغ آں وَالْمَامُوْرُ مَعْذُوْرٌ دیگر آنکہ باتفاق علماء محقق است کہ فرعون در آں زماں ایماں آورد کہ در دریا در آمد و درمیاں آب راہ ہا خشک از پیش می دید کہ بنی اسرائیل بر آں می گزرند و در آں حالت ہنوز ظہور احکام آخرت نبود و جاں بہ غرغرہ نرسیدہ لہذا ایماں وے صحیح و معتد بہ است پس اگر شیخ اعتبار ایمانش فرمود بر آں کہ ایماں وے معتبر بود ہر اعتقادے فاسد از شرک و دعویٰ ربوبیت و غیرہ کہ او پیش ازاں کردہ باشد بہ حکم [1] اَلْاِسْلَامُ یَہْدِمُ مَا قَبْلَہٗ۔ ہمہ از وے مغفور باشد پس شاہنشاہ فرمود فَنَبَذْنٰہُ طَاہِرًا وَمُطَہَّرًا [2] چوں حق تعالیٰ در قرآن مجید با فرعون خطاب بصیغہ واحد نمود کہ [3] فَالْیَوْمَ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ لِتَکُوْنَ لِمَنْ خَلْفَکَ اٰیَۃً یَعْنِیْ نُنَجِّیْکَ بِبَدَنِکَ مِنَ الْعَذَابِ لَیْبَقٰی مَعَ بَدَنِکَ مِنَ الْعَذَابِ الْوُجُوْدُ الْاِیْمَانِ مِنْکَ بَعْدَ الْعِصْیَانِ واورا نجات ببدن از غرق نبود بلکہ فی الحال در بحر ہلاک گشت اگر شیخ ایں نجات اُخروی از عذاب ابدی حمل کند و آں را آیت عنایت و رحمت حق سازد

---

[1] اسلام قطع می کند ماقبل خود را۔

[2] پس قبض کردہ شد فرعون طاہر و مطہر۔

[3] پس امروز امکان بلند افگنیم یعنی بسوئے آب آریم ترا باں جسد تو تعبیر و تغییر تا باشی نشاں برائے آناں را کہ پس از تو آیند۔

یعنی بر مکاں بلند افگنیم ترا از عذاب یعنی با جسد تو از عذاب بہ سبب یافتن ایمان از تو بعد نافرمانی ۱۲

Marfat.com

صحیح دور از کار نہ باشد واگر گوئی کہ ہم در قرآن است کہ در آن دم کہ او ایمان
آورد فرمود سے[1] اٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ وایں دلالت
می کند بر عدم قبول ایمان وے جواب گوئم کہ نوعی بود از عتاب حق بادے وقت
توجہ بسوئے حق یعنی فرمود اے فرعون بعد ازیں کہ چندیں افساد کردی باز آمدی
وایں در عتاب عند الصلح بسیار گویند وایں منافی صحت ایمان وے نباشد واگر
گوئی دریں آیت دیگر چہ میگوئی کہ فرمود عز شانہ کہ روز قیامت فرعون پیش روقوم
خود باشد پس در آورد و ایشاں را با آتش سے[2] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقْدُمُ
قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ جواب گویم کہ ضمیر
جمع عائد است باقوم ومورد کہ فرعون است لازم نیست کہ در قوم داخل باشد بلکہ
اظہار کمال عنایت خود خواہد فرمود در روز بازار قیامت از فرعون کہ چہار صد سال
ضلال ومضل بودہ بیند کہ اینک ایمان آورد در آخر چگونہ گذاریندم واو را بہ
جہت الزام حجت پیشتر وقوم خودش گردانیدم تا ایشاں را بہ آتش اندر آورد
دیگوید کہ آنچہ من گفتم وکردم بدبود وہر کہ متابع من گشت جز ایشاں اینست
ودر امثال ایں ایات کہ سے[3] وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ
الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ۔

---

[1] گفتہ شد آیا اکنوں ایمان آوردی ونافرمانی کردہ بودی پیش از ودبودی از مفسدون ۱۲

[2] فرمود اللہ تعالیٰ پیشوا می شود قوم خود را روز قیامت۔ پس بیاورد ایشاں را بہ آتش۔
وبد جائے است کہ وارد شدند در دوزخ ۱۲

[3] وقولِ او تعالیٰ است واز پے ایشاں آوردہ شد لعنت دریں روز ویوم قیامت
نیز بد عطائے است کہ دادہ شد آں لعنت ۱۲

Marfat.com

[1] وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاَتْبَعْنَاهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۔ ضمیر در ہم باقوم عائدات و بر تقدیر آنکہ لعنت و دخول نار فرعون را باشد منافی ایماں وے نہ باشد کہ لعنت عبارت از بعد حق است و آں نزد جمیع گروہ حتیٰ پنج عصاۃ مسلماناں را بود و ما دعوی قرب فرعون بحق نہ کردہ ام کہ ایماں دیگر است و قرب دیگر ا ما ورود در آتش ہمہ را شمولیست [2] وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۔ و غرض شیخ قدس سرہ از اثبات ایمان فرعون دو چیز است یکے بیان عنایت در حمۃ و عتاب حق و دیگر فائدہ ایمان وے عدم خلود وے باشد در دوزخ و دریں ہیچ شبہ نیست کہ مظالم و حقوق عباد با ایماں بر نہ خیزد اگر بقدر آں فرعون معذب ماند گو بماں باید کہ مخلد نماند۔ کہ [3] لَا یُمْكِنُ الْخُلُوْدُ مَعَ الْاِیْمَانِ وچوں بعد از ایماں فرعون ہیچ نصے صریح بہ کفر وے وارد نشد بلکہ ہر چہ در قرآں گفتہ شد حکایت از حال سابق او بود و آنچہ صریح بہ عذاب آل فرعون نازل شد و ہیچ ذکر فرعون بآں نبود چنانچہ فرمود [4] قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

---

[1] و قولِ او تعالیٰ است و از پے ایشاں فرستادہ دریں دنیا لعنت و بروز قیامت ایشاں در دوزخ سوختگاں باشند ۱۲

[2] و نیست از شما ہیچ کس مگر گذرندہ بریں ہست۔ آں وعدہ لازم پروردگار تو مقرر کردہ شدہ ۱۲

[3] و ممکن نیست ہمیشہ ماندن در دوزخ بحالت ایمان ۱۲

[4] قول وے تعالیٰ است و فرو گفت بہ خویشانِ فرعون عذاب سخت و در گرفت ایشاں را۔ آتش حاضر کردہ می شوند بر آتش در روزے کہ قائم شود قیامت در آرید خویشانِ فرعون را در سخت ترین عذاب ۱۲

Marfat.com

سُوْٓءُ الْعَذَابِ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ۵ ایں جملہ صریح است دار ال فرعون نہ در فرعون پس اگر شیخ باوجود علم تمام وکشف بانظام وامر رسولؐ علیہ السلام اثبات ایمان وے کند باید کہ تو منکر نہ گردی ونزنجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ است کہ لَحْمُ الْعُلَمَآءِ مَسْمُوْمٌ انستہا ومولانا جامی می فرمایند کہ لیکن گواہ صادق بر ایماں فرعون وقت غرق قبل غرغرہ قرآن مجید انست وظاہر شد احکام آخرت بروے بعد بے کار شدن حواس وے وایں ہمہ آنست کہ در شرع اعتبار وے کردہ نمی شود بلکہ اعتبارش وقت قادر شدن وے انست بر وقت گفتن وے ایمان را وعلم وے بایں کہ نجات در ہمیں است پس گفت لہ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۵ وایں خرد ادن صحیح است در وے نسخ نخواہد شد ونہ تصریحی است بر نہ قبول کردن ایمانش پس تحقیق کہ از ایا تیکہ از انہا اہل ظاہر دلیل می گرند بر عدم قبول ایمان وے قابل تاویل اند۔ بر وجیکہ منافی قبول ایمانش نہ باشد چناں کہ بعضے شارحین تاویل کردہ اند وایں کلام آزانست کہ متفرد شدہ است بدان حضرت شیخ قدس سرہ میاں ائمہ اسلام بار سوخ اعتقاد کفر فرعون وسرکشی وے در نفوس طعنہ زدہ اند بر وے کم فہم آن ومبالغہ کردہ اند در انکار وے پس حاجت ایں مبالغہ نیست چرا کہ شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مبالغہ نہ کردہ است وبر وے چنانکہ فرمود در جیں فص انیست از ظاہر کلامیکہ قرآن شریف بر آں وارد است باز میگوئم بعد ازیں کلام کہ امر واقعی چنانکہ است مفوض بہ

لہ یاد داشتند کہ ہیچ معبود نیست مگر آنکہ ایمان آوردہ اند بوے بنو اسرائیل و من از مسلمانیم۔

Marfat.com

جنابت آلہی است از آنچہ در نفوس عامہ خلائق جاگرفتہ از شقاوت فرعون و
اگرچہ نیست برائے شان نصے درین باب کہ نسبت کنند بہ وے رضی اللہ عنہ
انتہا کاتب الحروف گوید کہ شیخ دریں دعوی متفرد نیست چنانکہ عارف و محقق
سامی فرمودہ شیخ الاسلام خالدی در بعضے شروح حکم ابن عطاء اللہ اسکندری شاذلی
مینویسند کہ قول بہ قبول ایمان فرعون نہ تنہا شیخ راست بل رفتہ اند بر آں جمعی
کثیر از سلف و قاضی ابو بکر باقلانی اشعری در بعض مصنفات خویش نوشتہ کہ قبول
ایمان فرعون اقوی است من حیث الاستدلال و نصے صریح وارد نہ
شدہ برائے ما بر ایں کہ او بر کفر مردہ است انتہا فتامل و آنچہ شیخ عبدالوہاب
شعرانی در کتاب الیواقیت والجواہر فی بیان عقائد الاکابر آوردہ کہ از دعوی منکر
است کہ حضرت شیخ رضی اللہ عنہ قائل بہ قبول ایمان فرعون است حالانکہ ایں بر شیخ
کذب و افترا است چہ کہ وے رضی اللہ عنہ خود تصریح کردہ است در باب شصت
و دوم از فتوحات کہ فرعون از اند دوزخیان است کہ تا ابد الابدین از وے
خلاص نخواہند یافت و فتوحات تصنیفات آخریں حضرت شیخ است چرا کہ وے
قدس سرہ از تصنیفش سہ سال قبل از وفات خود فراغت یافتہ است شیخ الاسلام
سراج الدین مخزومی دمشقی کہ از شاگردان شیخ سراج بلقینی است میگوید کہ اگرچہ
تسلیم کردہ شود کہ از شیخ محی الدین چنیں صادر شدہ کہ وے قائل با ایمان فرعون
شدہ اما وے دریں باب متفرد نیست بلکہ جمعی کثیر از سلف بر قبول ایمانش قائل
شدہ است بر آنکہ حکایت کردہ جناب باری عز اسمہ ازو گفت۔ اٰمَنْتُ
اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ و بود
ایں قول در آخر زمانہ وے از خروج دنیا امام ابو بکر باقلانی میگوید کہ قبول کردن
ایمان فرعون قوی تر است بر حیثیت استدلال و نہ یافتم نص صریح بر ایں کہ مرد

Marfat.com

دے درحالت کفر انتہا و دلیل جمہور علماء سلف برخلف برکفرش انیست کہ دے
ایماں آورد وقت یاس و ایمان یاس مقبول نیست واللہ اعلم تا ایں جا است
کلام شیخ عبدالوہاب شعرانی در کتاب خود لواقیت والجواہر میگوید فقیر کاتب الحروف
کہ حضرت شیخ اسمٰعیل کردی در حلاء النظر فی رد شبہات ابن حجر مینویسد کہ گفت شیخ
ابراہیم کورانی کہ گفت شیخ عبدالوہاب شعرانی در آخر لواقیت کہ مشتمل است
بر ہفتاد و یک مبحث کہ تالیف کردم ایں کتاب را بعنایت آلہی در مدت کم از یک
ماہ باز گفت کہ قائل شدن بہ قبول ایمان فرعون کذب وافترا است بر شیخ پس
تحقیق دے ذکر کرد در باب شصت و دوم وآں چیز کہ نقل کرد از دے معناً برائے
اثبات ایں امر لیکن در باب یک صد و شصت و ہفتم و ہم چنیں در باب یک
صد و چہل و ہشتم کلام بسیط نوشت بر اثبات ایمان فرعون پس بود لائق بہ شیخ
عبدالوہاب شعرانی کہ در ہر دہ کلام حضرت شیخ جمع می کرد۔ نہ کہ بجائش انکار را بوئے
نسبت نمود چرا کہ فصوص بسیار مشتہر گشتہ و ہر دانا و نادان بر آں مطلع شدہ پس
پوشیدہ نیست بر او شان آنچہ ذکر کرد حضرت شیخ در فص موسوی و اگرچہ نوشتہ
فتوحات بر اکثر ان مخفی ہست اما از شارحین فصوص اکثرے توحید کلامش در تقریر
ایمان فرعون کردہ اند پس قائل شدن باایں کہ افترا است بر شیخ نفعی نخواہد داد مگر
برائے کسے کہ ندیدہ باشد کتب دیرا و نہ شنیدہ باشد از کسی کہ بیند کتب دے
باشد و آنچہ اشارہ کردہ است امام شعرانی کہ فتوحات از آخرین مصنفات ولیت
و ہر چہ در فصوص مذکور گشتہ قابل اعتبار نیست نزد دے ایں استدلال تمام نیست
و باینہمہ پس آنچہ کہ در باب یک صد و شصت و ہفتم نوشتہ آن ضرور اعتبار کردہ
شدہ است نزد دے وقتے کہ ایمانش نزد دے قابل اعتبار بود پس ضروری بود
بر امام شعرانی جمع میان ہر دو کلام شیخ پس میگویم کہ فرمود شیخ در باب شصت و دوم

Marfat.com

بعد ایں کہ گفت و دوزخیاں کسانے اند کہ باشندگان آں ہستند ہماں کساں مجرماں اند فرمود کہ ایں مجرماں بر چہار طائفہ ہستند و جملہ شاں دوزخی اند کہ نہ خارج خواہند شد از وے بدائے دیگر داد شاں متکبران اند بر خدائے تعالیٰ مثل فرعون و مانند آں دعویٰ ربوبیت کردہ بودند برائے نفوس خود و از خدا نفی کردہ بودند تا آخر۔

و اگرچہ بود فرعون متکبر کہ دعویٰ ربوبیت کرد برائے نفس خود و نفی کرد از خدائے تعالیٰ و شک نیست در وے لیکن شیخ ثابت کرد ویرا در فصوص و در باب یک صد و شصت و ہفتم باب یک صد چہل و ہشتم ایں کہ مرد و بے برایں چہ کہ اللہ تعالیٰ فرمود در کلام مجید[1] حَتّٰٓى اِذَآ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ با الجملہ منکر کہ دعویٰ ربوبیت برائے نفس خود کند و از اللہ تعالیٰ نفی کند مثل فرعون مخلد است در نار و قتیکہ بمیرد بر ایں لیکن فرعون مرد بعد ایماں کہ شرعاً معتبر است چہ کہ آں واقع شدہ است در حالتے کہ ویرا گویائی ممکن بود حیات ہم بر گمانش غلبہ داشت بہ سبب دیدن دے دریا را خشک در حق مومناں بہ سبب ایماں آنہا و نیست ایماں دے ہم چو ایماں کسے کہ در حالت غرغرہ بر مے احکام آخرت ظاہر شود و وقتے کہ بود ہم چنیں نہ داخل خواہد شد در منکرین پس مخالفت نماند میاں ہر دو کلام شیخ و جمع حاصل آمد انتہی و در فص موسوی مذکور است کہ وقت یکہ یافتند موسیٰ را ال فرعون در یم نزد شجرہ موسوم کرد ویرا فرعون بہ موسیٰ و مو در زبان قبطی آب را گویند و سا بمعنے شجرہ پس نام نہادن دے بہ سبب ہمیں بود کہ او را یافت نزد شجرہ در آب چرا کہ تابوت باز ماند نزد شجرہ در یم پس آرادہ کہ فرعون بہ

---

[1] وقتے کہ رسیدش مشقت غرق، گفت باور داشتم کہ نیست ہیچ معبود مگر ایماں آوردہ اند بوے بنو اسرائیل و من از مسلمانیم ۱۲

کشتن موسیٰ پس گفت دیرا زوجہ وے در آنجا لیکہ بود وے گویائی دادہ شدہ از جانب خدا در آنچہ کہ گفت آں زن از فرعون کہ دقتے کہ پیدا کرد خدا دیرا برائے کمال چنانکہ فرمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ برائے وے دیرائے مریمؑ بنت عمران آں کمال است کہ برائے مردان می بود پس گفت زن فرعون از فرعون در حق موسیٰؑ کہ ایں مرد ملک دیدۂ من است دیرائے تو نیز بہ سبب کمالے کہ حاصل شد آں زن را چنانکہ گفتیم و موسیٰ مردک دیدۂ فرعون با آن ایمان شد کہ عطا کرد دیرا حق تعالیٰ نزدیک غرق پس قبض روح وے کرد طاہر و مطہر نبود در وے چیزے از خبث چرا کہ قبض کرد روح دیرا در وقت ایمان قبل آنکہ کسب کند چیزے را از گناہان و اسلام می کشد گناہان ما قبل را و گردانید دیرا علامت عنایت آلہی جلشانہٗ برائے کسے کہ خواہد تا کہ نا امید نشود کسے از رحمت آلہی پس بہ تحقیق کہ نا امید نمی شود از رحمت خدا سوائے کافر پس اگر می بود فرعون از ان کسانیکہ نا امید می شوند تا مبادرت کردی بسوئے ایمان پس بود موسیٰؑ علیہ السلام چنانکہ گفت زن فرعون در حق وے کہ باعث خنکی چشم است برائے من و تو قریب است کہ نفع دہد ما را و ہم چنیں واقعہ شد چہ کہ نفع داد خدا و تد تعالیٰ آن ہر دو را بہ سبب حضرت اگرچہ آن ہر دو نمی دانستند کہ ایشاں بہماں بنی ہستند کہ بر دست شان ہلاک ملک فرعون و اولاد وے خواہد بود انتہا و نیز در فص موسوی بعد بحث طویل نوشتہ است کہ و اما قول باری تعالیٰ [1] فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا سُنَّتَ اللَّهِ الَّتِي قَدْ خَلَتْ فِي عِبَادِهِ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ پس دلالت نمی کند ایں عبارت بر ایں کہ نہ

---

[1] پس ہرگز نفع نمی دارد ایشاں را ایمانِ ایشاں وقتیکہ دیدند عقوبت ما، آئین خدا کہ گذشتہ است در بندگان او۔ لفظ إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ شامل ایں آیت نیست ۱۲

Marfat.com

نفع خواہد داد ایمان اوشان را در آخرت از حرف استثنا کہ مفہوم می شود از قول
وے تعالیٰ شانہٗ الا قوم یونس پس مراد گرفت ازین استثنا کہ رفع نخواہد کرد ایں
استثنا دار گیرد نبوی را از اوشان پس بہ ہمیں وجہ گرفتہ شد فرعون باوجودیکہ ایمان
آوردہ بود ایں امر وقتے است کہ امر فرعون بمنزلہ امر آں کس باشد کہ یقینی باشد انتقالش
در آن ساعت و قرینہ حال ایں است کہ ایں امر انتقال یقینی نیست چرا کہ فرعون خود معائنہ
کرد مومناں را مشی کناں بر را بیکہ خشک بود و ظاہر شدہ بود بہ سبب زدن حضرت
موسیٰ علیہ السلام عصائے خود را در بحر و یقین نہ نمود فرعون بہ ہلاکے خود وقتے کہ
ایمان آورد بخلاف مختصر تا ایں کہ لاحق دکردہ خواہد شد فرعون بہ حکم آں۔

پس ایمان آورد فرعون بآنچہ کہ ایمان آوردند بنی
اسرائیل بر یقینے بودن نجات پس گشت نجات چنانکہ یقین کرد لیکن خلاف صورت ارادہ
کردہ خود پس نجات داد ویرا خدائے تعالیٰ از عذاب آخرت در ذات وے و نجات
داد بدن وے را چنانکہ فرمود حق تعالیٰ فَالْيَوْمَ نُنَجِّيكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُونَ لِمَنْ
خَلْفَكَ آيَةً چرا کہ اگر غائب شدی صورت خود بیشتری گفت قوم وے کہ محتجب شد
پس ظاہر شد در صورت معینہ مردہ تا کہ دانستہ شود کہ ہمانست پس بہ تحقیق عام شد
نجات حسادمنے و کسی کہ ثابت شد بروے کلمہ عذاب آخردی نہ ایمان آوردہ شود
بدان اگرچہ بیاید ویرا جملہ علامت ہا تا کہ بیند او شان عذاب اذیت دہندہ را
یعنی بخشید آں کسان عذاب الیم آخردی را پس ازیں قسم فرعون خارج شد ایں ست
کلام ظاہر کہ وارد شد بر آں کلام مجید بعد ازیں میگویم کہ امرے تحقیق دریں باب سپرد بہ علم
آلہی است بوجہ آں کہ در نفوس عامہ خلائق جایافتہ از شقاوت وے و نیست اوشاں
را کلامی صریح بر آنکہ نسبت می کنند بہ سوئے فرعون ولیکن آل فرعون پس برائے
شان حکمے دیگر است کہ بیانش را ایں مقام نیست تا ایں جا است کلام حضرت شیخ

Marfat.com

قدس سرہ قیصری می فرماید کہ حکم فرعون حکم مومنین ظاہرین مظہرین است چہ کہ واقع نہ شد از وے بعد ایمان گناہے و اسلام می بردگناہان ماقبل را لیکن حکم اولادے پس حکم آں ہا حکم کافرین است ازیں وجہ کہ اوشان بالہ مطلق و معبود حق را در صورت فرعونیہ مقید گردانیدہ بودند پس پوشیدہ کردند آنہا حق را در صورت باطلاے و از وجہے حکم مومنین است چہ کہ نہ پرستیدند در صورت وے مگر ہویت [1] آلہیہ را کہ ظاہر شد در مجالے مختلف پس ازیں حیثیت خدائے تعالیٰ از آں ہا خوشنود گشت و اوشان از وے تعالیٰ خوشنود شدند و اگر باشد بہ حیثیت مقید کردن شان خدائے تعالیٰ را عذاب خواہد کرد اوشان و چونکہ ایں مقام جائے یا نش نبود لہذا فرمود لیس ھذا محلہ انتہیٰ ۔

سوال :- اگر گویند قولہ تعالیٰ [2] قَالَ مُوْسٰی رَبَّنَا اِنَّکَ اٰتَیْتَ فِرْعَوْنَ وَمَلَاَہٗ الخ دلالت می کند قوم فرعون و فرعون ہر دو ایمان آوردند نزد رویت عذاب الیم چہ دعائے موسیٰ و ہارون ہمین بود حق جل وعلا فرمودہ کہ دعا شما مستجاب شد پس بریں تقدیر لازم می آید کہ ایمان قوم فرعون نیز صحیح باشد و ظاہر ایں آیۃ آنست کہ ہر دو صحیح نیست زیرا کہ ضمائر مِنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی عَلٰی اَمْوَالِہِمْ اِلٰی قَوْلِہٖ حَتّٰی یَرَوُا آیہ فرعون وقوم ہر دو راجع اند

---

[1] متعلق ہویت آں حقیقت مطلق را گویند کہ شامل باشد حقائق دیگر را ۔ چنانچہ تخم شامل است درخت را در غیب مطلق و نزد حضرت شیخ رضی اللہ عنہ ہویت آں حقیقت را گویند کہ باشد در عالم غیب یعنی موجود در خارج نباشد و چنانچہ ادراک حقائق موجودہ فی الخارج می نمایم، آنرا مدرک نہ سازیم ۔

[2] قول وے تعالیٰ است و گفت موسیٰ، اے پروردگار ہر آئینہ تو دادہ فرعون و قبیلۂ او را ۔ تا آخر ۔

Marfat.com

جواب رجوع ضمائر دو احتمال دارد یکے آں کہ بہ فرعون و قوم او ہر دو راجع شوند دوم آنکہ بقوم او راجع شوند فقط [1] کَقَوْلِہٖ جَآءَ السُّلْطَانُ وَالْقَوْمُ فَاَمَّا مُؤَنِّثٌ کہ ضمیر اَمَّا مُؤَنِّثٌ رجوع کند بہ سلطان و قوم ہر دو احتمال دارد کہ رجوع کند بقوم فقط و مراد از عذاب الیم عذاب آخرت باشد نہ غرق پس قوم در حالت غرق ایمان نہ آوردہ باشند و فرعون تنہا ایمان آوردہ باشد لہذا حق تعالےٰ از فرعون خبر داد کہ او در حالتِ غرق ایمان آوردہ از ایشاں خبر نہ داد اگرچہ ایں کلام نسبت باحتمال اوّل ظاہر است و نسبت باحتمال دویم مرجوع فاما ظاہر معارض نص می شود خصوص کہ جانب مرجوع قائم الاحتمال است۔

سوال قَوْلُہٗ تَعَالٰی یَقْدُمُ قَوْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَاَوْرَدَھُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ دلالت می کنند کہ فرعون با قوم خود در دوزخ در آید و ایشاں در دنیا ملعون اند و روز قیامت در بدترین حال باشند۔

جواب و آیت دیگر آمدہ است کہ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ و نگفت اَدْخِلُوْا فِرْعَوْنَ وَاٰلَہٗ پس جائز است کہ مراد آیت آں باشد کہ قوم فرعون تنہا بآتش روند او نرود زیرا کہ اَوْرَدَھُمْ فعل متعدی است یعنی قوم خود را ایراد کرد پس بقوم رو راجع شود و ضمیر [2] اِتَّبَعُوْا نیز بقوم او راجع باشد۔

---

[1] مثل قول کہ قائل۔ آمد سلطان و قوم پس گرامی کردند شاں۔

[2] دانستنی است کہ لفظ اتبعوا در آیت وارد شدہ کما قال اللہ تعالیٰ اِتَّبَعُوْا فِیْ ھٰذِہٖ لَعْنَۃً وَّیَوْمَ الْقِیٰمَۃِ کما تقدم۔ ۱۲

Marfat.com

سوال اگرچنیں است پس پر فائدہ وارد قول تعالیٰ یَقْدُمُ قَوْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ۔

جواب فائدہ آنست کہ چوں آں در دنیا دعویٰ الوہیت کردہ باطل در آخرت قدم ایشاں رودد ایشاں را بدوزخ برد تا بدانند کہ آں دعویٰ باطل است نزد او چنانکہ در نفس الامر باطل است و در حالت رجوع و عدم دخول او با ایشاں تا بدانند کہ آں بہ برکت ایماں است۔

سوال قولہ تعالیٰ [1] اَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى دلالت دارد بر ایں کہ در دنیا معذب بود بہ غرق و در آخرت نیز معذب خواہد بود زیرا کہ اَخَذَ صیغہ ماضی است و تعبیر از امور مستقبل بلفظ ماضی از برائے تحقیق وقوع است

جواب ایں وجہ متحمل است فاما وجہ دیگر نیز احتمال دارد کہ نکال آخرت و نکال دنیائے او ہمیں غرق بود و صیغہ ماضی از برائے ایں معنی آوردہ باشد و لذات قدیم آخرت بر ادلی فرمودہ و چوں ایں احتمال قائم است آں استدلال ساقط است ایں مجمل کلام شیخ است در امر فرعون کہ ما با ایں اسلوب تنقیح کردیم انتہی چوں ایں قدر دانستی پس بدانکہ آنچہ اعتقاد می کنیم بدان خدارا قائل شدن است بہ ایماں فرعون کہ ثابت است از مقتضائے آیات و احادیثِ ظاہرہ و با آنچہ خبر دادہ شد بر آں خاتم ولایت محمدیہ حضرت شیخ اکبر قدس سرہ در کتاب خود فصوص الحکم کہ اخذ کردن او را از جناب رسول اللہ صلی

---

[1] قول وے تعالیٰ است۔ پس گرفتار کرد او را خدا تعالیٰ بعذابِ آخرت و دنیا ۱۲

Marfat.com

اللہ علیہ وآلہ وسلم در مبشرہ یعنے رویائے صادقہ خود چون چنیں است پس حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم اند از آنکہ شیطان بہ صورت شریفش متصور کردہ
شود یا ایں کہ بہ فرمایند باکسے از امتیان خود خلاف آنچہ کہ وحی کردہ شود بسوئے
وے در آنحالیکہ در شان اوست وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ
یُوحٰی پس کسی کہ خواہد ایمان آرد خواہ کافر شود در رب تو عالم تر است بہ کسانیکہ
راہ یابندہ اند و آن کسانے اند کہ کشف شدند بر آں حقیقت اشیاء چنانکہ در نفس
الامر موجود اند و کسی کہ نہ کشف کردہ شد برائے وے و بچشیدہ آں را کہ میچشیند
اہل کشف نخواہد شناخت صورت حال را او حقیقت سخن را کہ وارد شد از بارگاہ جل
و علا شانہٗ و ہر گاہ دانستی ایں را ظاہر شود ترا کہ آنچہ شیخ ابن حجر در حق شیخ گفت
اند باطل است و قائل شدن شیخ با ایماں فرعون صحیح است و اہل انصاف را
لائق است کہ آنچہ اہل کشف از مسائل کشفیہ نوشتہ اند آں را رد نکنند چہ کہ فہم
و نطق و سمع و بصر شان ہمہ از حق است و ما غیر شان پس از عقول خود ادراک می کنند
یا از اجتہاد خود خبر میدہند پس اگر کسے خواہد کہ مثال کشفیہ را بذریعہ مناظرات عقلیہ
ادراک کند پس آں کس از بدترین خلائق است چہ کہ مناظرات شان مفید چیزے
نیست بلکہ امادہ کنند یا ایں کہ بہ حضرات صوفیہ طعن کنند و کسیکہ خواہد کہ ایں مسائل را ادراک
کند از اجتہاد پس آنکس از طریق مستقیم باز گشت بہ سبب اینکہ نمی داند کہ معرفت
ایں مسائل حاصل نمی شود بغیر عنایت خداوندی جل شانہٗ ہر آئینہ اجتہاد کرد شیخ
ابن حجرؒ در آیت کہ نازل شد در حق فرعون و لیکن خطا کرد در اجتہاد خود بایں ہمہ اصرار کرد
دیرا دریں مسئلہ خاص نہ علم بود و نہ بجز از ہمیں وجہ خطا را منسوب کرد بجانب حضرت شیخ
اکبر حالانکہ وے آزاں بری است چرا کہ حضرت شیخ ایں را از جناب الہی جل شان
بہ طریق کشف معتبر نہ بہ طریق اجتہاد و نقل پس شیخ ابن حجر اگرچہ خطا را منسوب بہ حضرت

Marfat.com

شیخ کردہ است وآن مقبول است نزد وے از جمیں وجہ وے درین امر التفات بکار بردہ بخلاف دیگر علماء متعصبین کہ آں ہا قائل ایمان فرعون را کافر گفتند و شیخ ابن حجرؒ قائل این نیست وخود اقوال تکفیر کنندگان را بوجوہ مختلفہ رد کردہ۔ چنانکہ در تحفہ بوجوہ مختلف مذکور است وباید دانست کہ حضرات صوفیہ کاملین قدس اسرارہم را اللہ تعالیٰ از خطرات وواردات شیطانی محفوظ در شبتہ وآنہا را قوت تمیز دادہ است تا فرق کنند وواردات شیطانی در رحمانی کہ بسوئی شان وارد می شود بطور وحی الہٰی کہ آنہا را تعریف آلہٰی نیز می نامند وچنیں کسان خلفاء آلہی اند بر زمین و معلوم است کہ خلفاء مخالفت امرے کہ فرمودہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است نخواہند کرد بہ حیثیت نظر وفکر باشد خواہ موافق شرع شریف فَافْهَمْ كَذَا قَالَ الشَّيْخُ اِسْمٰعِيْلُ اَنْكَرَوِيُّ فِيْ جِلَاءِ النَّظَرِ فِيْ دَفْعِ شُبُهَاتٍ۔ ابن حجرؒ وباید دانست کہ شیخ محمد افضل الہ آبادی در بعضی تحریرات خود می نویسند کہ ہر چند جمعی از فضلاء متقدمین ومتاخرین در تقویت آنچہ از شیخ رضی اللہ عنہ در بارہ ایمان فرعون صدور یافتہ است مساعی بسیار مبذول نمودہ توجیہات نوشتہ اند اما اعتماد عزیزان این وقت بر رسالۂ منسوبہ بہ علامہ دوانی بیشتر است بنا برآں مقدمات آں رسالہ نقل می کنند وہر جا کہ چیزے باید گفت مینویسند پس می گویند کہ محقق مسطور بعد حمد وصلوٰۃ وسبب تصنیف چنیں آوردہ کہ اختلاف اند در ایمان فرعون موسیٰ بعضے ایشاں او را بہ طوق کفر وطغیان مطوق ساختہ اند وبرخے رقبہ او را بربقہ ایمان بہ یوم الجزاء والاحسان درآوردہ اند وحق آنست کہ آیت شریفہ تصریح می کند بایمان بے مانع از روئے منطوق ومفہوم زیرا کہ لا برائے نفی حکم جنس است وخبر محذوف است وتقدیر کلام آنست اٰمَنْتُ اَنَّهٗ بِاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْ

لہ قول وے تعالیٰ است ہر آئینہ قبول کردہ شد دعائے شفاء ۱۲

Marfat.com

آمَنتُ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِيْلَ ومعنی آنست کہ تصدیق کردم یقین آوردم کہ بنیست معبودے بحق مگر آن اللہ کہ بنی اسرائیل باو ایماں آوردہ اند واو معبود بحق حصر کردہ منطوقاً ومفہوماً وگفت آں را بدل خود درحالیکہ تصمیم داشت بر آں وناطق شد بزباں خویش نطق بزبان ظاہر است وایماں بدل گواہی جملہ فعلیہ است کہ امنت باشد وآں مؤکد است بمضمون جملہ اسمیہ است یعنی وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ودلیل کہ او را طبع سلیم وعقل مستقیم است می داند کہ فرعون ایں قول را نہ گفت مگر نزد استقامت عقل خود نہ درحالت غرق نزد غمرات موت وغشیان وے انتہی اضافت فرعون بموسیٰ علیہ السلام برائے تخصیص است زیرا کہ فراعنہ متعدد بودہ اند چنانچہ درکتب تواریخ است واختلاف درکفر فرعون میاں شیخ رضی اللہ عنہ وعلمائے رحمہم اللہ محل شک۔ وترتیب نیست ودرمیان علماء محتاج اثبات است زیرا کہ در کتب متداولہ ذکر فرعون مقرون باجماع وباتفاق ایشاں است ولہذا عارف جامی قدس سرہ السامی درشرح فصوص گفتہ کہ شیخ رضی اللہ عنہ از میان آئمہ اسلام بایں قول منفرد است پس مراد آنست کہ اختلاف کردہ اند علمائے ظاہر و شیخ واتباع او وآنچہ گفتہ کہ آیت شریفہ تصریح می کنند بایماں بے مانع بروئے وارد می شود کہ قولہ تعالیٰ [1] قَدْ اُجِيْبَتْ دَّعْوَتُكُمَا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّيْ تُبْتُ الْاٰنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ قَوْلُهٗ تَعَالٰى

---

[1] ونیست دعوٰی قبول توبہ آں کساں را کہ می کنند معاصی تا آنگاہ کہ پیش آید کسے را از ایشاں مرگ گفت ہر آئینہ توبہ کردم الحال وآں کساں را ہست کہ بمیرند درانحالیکہ کافر باشند۔

Marfat.com

جَلَّ شَانُہٗ فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ إِيمَانُهُمْ لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا وغیرآنہا آنکہ سابق مذکور شدہ اند موانع صریحہ اند گویم کہ جواب ازیں أُجِيبَتْ دَعْوَتُكُمَا سَابِقًا ضِمْنًا گذشتہ است ولیکن ایں ایت پس شیخ در فتوحات گفتہ کہ مقبول خواہد شد ایمان در آخرت نہ در دنیا ایں قول را حمل کردہ ۱ ست بر عدم نفعش در دنیا در رفع عذابے کہ نازل شود بر دد ایں ظرف گردانیدہ خواہد شد بہ ماظرفیہ برائے معترض یعنی نفع نخواہد داد اوشاں را رویت باس برائے دفع عذاب ولیکن بعد آں پس آں ہم نافع نیست یعنی ایں آیت مجمل است دلالت نہ کرد الا بایں کہ ایمان باس نافع نیست واز وے معلوم نہ شد کہ در دنیا و آخرت نافع یا در آخرت نافع است دنیا نہ یا در دنیا است و در آخرت نہ پس ایں مقدار در وے مجمل است و بیاں ایں آیت در آیت دیگر واقع ست ۲ وَهُوَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّا اٰمَنُوْا الخ یعنے اہل قریہ ایمان نیا در دند در حالت مشاہدہ کہ ایمان ایشاں نافع ایشاں باشد الا قوم یونس کہ چو ایمان آوردند حالت مشاہدہ عذاب ما عذابے ازیں شاں دور کردیم در حیوٰۃ دنیا پس معلوم شد ازیں آیت کہ نفی نفع ایمان باس در دنیا است و با آخرت نہ پس می تواند کہ در آخرت نافع باشد و علیٰ ہذا آن آیت نص نباشد در نفی نفع ایمان باس مطلقًا ہم در دنیا و ہم در آخرت بلکہ احتمال آں دارد کہ مراد حق آں باشد کہ دریں آیت بیاں فرمودہ است ۳ وَاِذَا حَصَلَ الْاِحْتِمَالُ بَطَلَ الْاِسْتِدْلَالُ كَذَا فِي جَانِبِ الْغَزَالِيِّ اما سخن دریں است کہ ایں اقرار و ایمان او را بمیح

---

۱ و آں قول وے تعالیٰ است پس چرا نہ شد دیے کہ ایمان آرد۔ پس سود کند شں ایمان وے مگر قوم یونس چوں ایمان آوردند ۱۲

۲ و وقتے کہ شد احتمال باطل گشت استدلال۔

Marfat.com

سود دارد یا نہ چرا کہ کشف غطا از وے از احوال دے در حالت آخرین و ایمان
در حال غرغرہ غالبًا آنست کہ قبول نہ باشد و آں ندامت سودے نہ کند و جز حسرت
اور احاصلے نہ باشد و موکد ایں سخن و موید عدم نفع ایں آیت است کہ حق تعالیٰ می
فرماید سلہ یَوْمَ یَأْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا و شیخ دریں موضع معترض
نفع عدم نفع ایمان در حالت غرغرہ نہ شد اما در موضع دیگر دیدہ شد کہ فرمودہ است کہ
نفع نہ دہد ایشاں را آں ایمان از بہر آنکہ سبب خلاصی ایشاں از نیز آں کہ مکارہ
مطیعانست نہ گردد مراد حق اِذْ لَا تَنْفَعُ نَفْسًا شائد کہ ایں باشد کہ ایمان نفع
ندہد کہ آں دانائے کہ دیر است از نادانی مبدل شود و انکار یکہ او را حاصل گردد
و را نخال پشیمانی شود کہ لطف رحمانی نظر کند بروئے نہانی کہ ہیچ کس معاملہ نبندہ
باحق و عکس ایں و معاملہ با محبوب چنانچہ بست نہ داد ؎

بندہ را بہ قبول در و چہ کار — کس نداند بجز خدا اسرار

و در عالم فانی ہمیں دولت بس است کہ بندہ معترف شود بنادانی کہ حق داناست
کہ در آخر کار بندہ مقر گردد بنا توانی کذا فی بعض الخصوص فی ترجمۃ الفصوص
و جواب آیت دیگر یعنے حَتّٰۤی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ الخ ملا جلال الدین دوانی
در رسالہ مؤلفہ خود چنیں نوشتہ کہ مراد از حضور موت معائنہ ملائکہ موت است چرا کہ
در حقیقت حاضر نمی شوند مگر او شاں و ایں معلوم نیست کہ فرعون آنرا مذکورہ یعنی آمنت
انہ لا الہ تا آخر وقت زیدن شان گفتہ پس احتمال میدارد کہ ایں قول دے قبل معائنہ
باشد و دریں صورت فرعون تحت آیۃ لیست التوبۃ تا آخر داخل نخواہد شد پس
حجت گرفتن بدیں آیت تمام نخواہد بود چنانکہ بر ما پوشیدہ نیست انتہی باز شیخ محمد
فضل اللہ آبادی می فرماید کہ دفع آنچہ گفتہ کہ ایماں بدل بگواہی جملہ فعلیہ است الخ

سلہ روزے کہ بیاید بعض نشانہائے پروردگار تو، نفع ندہد نفسے را ایمان وے۔

Marfat.com

با آنست کہ ایں قسم کلام از منافقین نیز صدور می یابد و شاہد بر ایمان قلبی آں ہا می شود شاہد عدل بریں دعویٰ قولہ تعالیٰ است [1] اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ انتہی گویم کہ ایں احتمال خود از کلام شیخ مرتفع می شود قیاس بہ قیاس عقلی راست نمی نشیند کما لا یخفیٰ باز میفرماید محقق الہ آبادی و آنچہ مذکور شدہ کہ فرعون ایں قول را نزد استقامت عقل گفتہ بروئے در ردی یا بد کہ مراد از استقامت عقل اگر رعایت چیزی باشد کہ عقل مستقیم آں را اقتضا می کند پس یافتہ نہ شد زیرا کہ فرعون چیزے کہ رعایت آں واجب بود رعایت نہ نمود آں ایمان بر رسولؑ است با ایمان باللہ تعالیٰ با آنکہ کلمہ مشہور خَيْرُ الْكَلَامِ [2] مَا قَلَّ وَدَلَّ مقتضی آنست کہ می گفت [3] اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ و اگر مراد صحت ترکیب مطابق تعارف اہل سنت است پس نفع نہ دارد زیرا کہ از مغز عزد مختصر نیز مثل آں صدور می یابد بلکہ مثل ایں کلام گاہے از نائم و مجنون و مجذوب نیز صدور می یابد نفی حالت غرق مخالف نص قرانی است و نفی غرغرات موت و غشیان دے وقتے نفع کند کہ کسے عدم قبول ایمان فرعون بدیدن عذاب اخروی ثابت نماید و چنیں نیست و ہم در رسالہ محقق است پس چگونہ ایمان کسیکہ بدل تصدیق کردہ بزبان اقرار کرد بعد ازاں اورا موت دریافت ایں ست معنے آنچہ گفتہ فَقَبَضَهٗ عِنْدَ اِيْمَانِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّكْسِبَ شَيْئًا

---

[1] چوں بیائند پیش تو منافقاں گویند گواہی می دہم کہ تو پیغمبر ہستی. خدا تعالیٰ گواہی می دہد کہ منافقان دروغ گو اند۔

[2] بہترین کلام آنست کہ قلیل باشد و دلالت بر بسیار کند ۱۲

[3] ایمان آوردم بخدا و رسول دے کہ موسیٰ و ہارون ۱۲

Marfat.com

مِنَ الْاٰثَامِ وَالْاِسْلَامُ یَهْدِمُ مَاکَانَ قَبْلَهٗ یعنی قبض گردانید حق تعالیٰ اورا نزد ایمان
دے پیش آزاں کہ چیزے از گناہاں کسب کند زیرا کہ او بعد ایماں زندہ نماند و اسلام
می برد چیزے راکہ پیش از آنست یعنی در حق خلائق و شیخ رضی اللہ عنہ ازاں جاہل
نبود پس گفت شیخ وَجَعَلَهٗ اٰیَةً عَلٰی عِنَایَتِهٖ سُبْحَانَهٗ لِمَنْ یَّشَآءُ حَتّٰی لَا یَیْاَسَ
اَحَدٌ مِّنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ تَعَالٰی یعنی گردانید خدائے تعالیٰ فرعون را نشانے
بر عنایت خود مر کسے راکہ خواہد تا نا امید نشود ہیچ یکے از رحمت او تعالیٰ و ایں گفتن
ماخوذ است از قولہ عز و جل یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ
رَّحْمَةِ اللّٰهِ[1] تا آخر و شید و محکم کرد ارکان آں را کان بقول خود فَاِنَّهٗ لَا یَیْاَسُ[2]
مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ فَلَوْ کَانَ فِرْعَوْنُ مِمَّنْ یَّیْاَسُ مَا بَادَرَ
اِلَی الْاِیْمَانِ۔ یعنی زیرا کہ نا امید نمی شود از روح خدائے تعالیٰ مگر گروہ کافران
پس اگر فرعون ازاں نہا می بود کہ نا امیدی خوند بر آنچہ مبادرت نمی کرد بسوئے ایمان و
ایں کلام راست ست جاہل نشود آنرا مگر کسے کہ اسالیب کلام نکے شناسد انتہیٰ و بر قول
بہ تصدیق بدل وارد می شود کہ بر آں دلیلے نیست و شاہدے کہ پیش ازیں بر آں
اقامت نمودہ بود مجروح شد و بر اقرار بہ زبان ورود می یابد کہ در کشاف گفتہ کہ قیل
قَالَ ذٰلِكَ حِیْنَ اَلْجَمَهُ الْغَرَقُ وَحِیْنَ اَوْشَكَ اَنْ یَّغْرَقَ وَقِیْلَ
قَالَهٗ بَعْدَ اَنْ غَرِقَ فِیْ نَفْسِهٖ۔ پس در نطق بزباں نیز شبہہ باشد۔ جَعَلَهٗ

---

[1] اے آں بندگان من کہ تجاوز از حد کردید بر خود نا امید خود مشوید از رحمت خدا ۱۲

[2] پس تحقیق نا امید نمی شوند از رحمت اللہ تعالیٰ، مگر قوم کافرون پس اگر بودے فرعون ازاں
کسانیکہ کہ نا امیدی می شوند زودی می کرد بسوئے ایمان ۱۲

[3] بعضے می گویند کہ گفت ایں را وقتیکہ لگام آب غرق کنندہ دادہ شدہ در دے۔ و وقتے کہ
در آب غرق شدہ۔ بعضے می گویند کہ گفت ایں را وقتیکہ غرق شد فی نفسہٖ ۱۲

Marfat.com

اٰیَۃٌ عَلٰی عِنَایَۃِ سُبْحَانَہٗ اگرچہ در اول فص موسوی آز فصوص مذکور است اما مناقض آنست کہ در آخر آں فص گرد انیدن غرق فرعون آیتے با آں وجہ ذکر کردہ کہ اگر غائب می شد قوم او می گفتند کہ محتجب شدہ است یعنی زندہ است و از نظرہا مستور است و نیز بعضے می گفتند کہ او بہ شکار ماہی مصروف است و مخاطب بِعِبَادِیْ جَمَاعتی اند کہ بہ سبب ایماں استحقاق آنذار ند کہ حق تعالیٰ بعبادی با ایشاں خطاب فرمایند قاضی بیضاوی گفتہ کہ ؎ اِضَافَۃُ الْعِبَادِ تَخْصِیْصٌ بِالْمُؤْمِنِیْنَ عَلٰی مَا ھُوَ عُرْفُ الْقُرْاٰنِ وچوں فرعون ایمان نیاورد مقابل ایں تشریف نہ باشد و مبادرت فرعون مانند مبادرت آں کس است کہ در آیتہ کریمہ وَلَیْسَتِ التَّوْبَۃُ الخ مذکور است چنانکہ آں مبادرت بہ سبب فوت وقت نفع نخواہد کرد پستر در رسالہ محقق مذکور است کہ دلیل بر قبول ایمان فرعون است آیتہ کریمہ اٰلْاٰنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَکُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ با آں قاعدہ کہ در علم بیان بدیں گونہ مذکور می شود کہ وقتیکہ در کلام نفی و قید در رفع وے راہ میابد بریں تقدیر پس ہمزہ الآن برائے انکار است و انکار بہ معنے نفی است پس آں معنے بود کہ مَا عَصَیْتَ اٰلْاٰنَ بَلْ حَجَبَ اِیْمَانُکَ عِصْیَانَکَ یعنی اکنوں نافرمانی نہ کردی بلکہ ایمان تو نافرمانی ترا بہ برد پس نفی برائے قید باشد و جائز است کہ قید قید بود برائے نفی و معنی چناں باشند کہ حالت عصیاں تو نہ بود بلکہ با ایمان تو زائل شد و ہرگاہ ایمان او از روی عقل صحیح گشت از غیر معارض قطعی حکم کردہ شود با آنچہ شیخ گفتہ قدس سرہ در کسے کہ برائے او رفتہ است آنکہ ایمانش صحیح است ؎ لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ

۱؎ و گردانید خدائے تعالیٰ فرعون را نشان بر عنایتِ خود ۱۲

۲؎ مضاف کرد عباد خصوصیت دہے بمومناں است در اصطلاح قرآنی ۱۲

۳؎ نمی یابد او را باطل از پیش رویے او و نہ از پس پشتِ او۔

Marfat.com

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تا ایں جا حاصل کلام محقق است و پوشیدہ نیست کہ آیات مذکورہ پیش ازیں معارضات قطعیہ دارد ندہ و احتمالات بعیدہ غیر ناشیہ از مقام در قطعیت آں ہا قطع نمی کند زیرا کہ اگر مثل احتمالات نصوص را از قطعیت برآرند اعتماد و وثوق بر اکثر احکام قطعیہ دینیہ باقی نماند پستر در رسالہ محقق مذکور شدہ کہ و نیز ابن ہشامؒ در معنی گفتہ کہ انکار بر دو قسم است اوّل انکار ابطالی و آں اقتضاء می کند کہ مابعد ہمزہ غیر واقع است و مدعی او کاذب است مانند اَمْ لَهُ الْبَنَاتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ و ثانی انکار توبیخی و اقتضائے او آنست کہ مابعد ہمزہ واقع است و فاعل او ملوم است مثل سلہ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ و آیۃ مذکورہ از قبیل ثانی است پس معنی آیت آں باشد واللہ اعلم کہ اکنون ایماں آوردی یا آنکہ ایماں نیاوردی زیرا کہ مابعد ہمزہ واقع است و آں ایماں است وگرنہ دروغ در کلام آلہی لازم آید قولہ تَعَالٰی عَنْ ذَالِكَ عُلُوًّا كَبِيْرًا آ و اما ایں کہ مراد آں باشد ایماں ترا قبول نکردیم پس بر آں در آیت دلیلے نیست بر یکے از دلالت سلہ ثلثہ و جائز است کہ ہمزہ آلان از قبیل عنایت و تلف باشد مانند قول قائل سلہ اَتَضْرِبُ زَيْدًا وَهُوَ اَخُوْكَ تا مخاطب را بازید مہربان سازند بدلیل قولہ تعالیٰ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى۔ و لفظ لعل از اللہ تعالیٰ

سلہ آیا خدا تعالیٰ را دختراں پیدا شوند و شما را ۱۲ سلہ آیا کہ می پرستید چیز یکہ خود می تراشید ۱۲

سلہ برتر است ازیں بہ بلندی بزرگ ۱۲

سلہ مراد از دلالات ثلاثہ مطابقی و تضمنی و التزامی اند۔ مطابقی آں را می گویند کہ لفظ بر تمام معنی موضوع لہ خود دلالت کند چوں لفظ انسان بر معنی حیوان ناطق و تضمنی آں را گویند کہ بر جزء معنی موضوع لہ دلالت کند چوں لفظ انسان بر معنی حیوان فقط و التزامی آنرا گویند کہ بر معنی خارج و لازم موضوع لہ دلالت کند کہ چوں دلالت انسان بر معنی قابل علم و صنعت کتابت کہ ہر دو از ذات انسان

حاشیہ باقی بر صفحہ آئندہ

Marfat.com

واجبۃ الوقوع است زیرا کہ ترجی در حق او سبحانہ تعالیٰ محال است وہمیں کلام او را
آں حالت نفع کرد زیرا کہ لطف او تعالیٰ بہ بندگانش نمود پس رحمت از اللہ تعالیٰ نا
امید نشد وقاضی محمد آصف الہ آبادی علیہ الرحمت بر قول محقق کہ پس معنے آیت آں
باشد واللہ اعلم کہ اکنوں ایماں آوردی نہ آں کہ ایماں نیاوردی اعتراض نمودہ کہ
بر عالم علوم عربیہ پوشیدہ نیست کہ معنے بر تقدیر انکار تو بیخے آنست کہ ایماں تو کہ
واقع است در حالت اضطرار و عدم قبول با عصیاں حالت اختیار و دادن آں قبولے
مے یابد کہ واقع نشود ایں معنے صحیح است کہ دلالت نمی کند بر آنچہ دعویٰ کردہ و بر قول
محقق جائز است کہ ہمزہ آلان از قبیل عنایت و تلطف باشد مانند قول قائل
اَتَضْرِبُ زَیْدًا وَہُوَ اَخُوْکَ چنیں اعتراض نمودہ کہ بر سائل پوشیدہ نیست کہ چوں
ہمزہ از قبیل قول مذکور باشد معنے آں شود کہ باایماں می آری اکنوں و تحقیق
بیفرمانی کردی یعنے سزا او نیست و نمی شاید کہ اکنوں ایماں آری و پیش ازیں
نافرمانی نمودی حاصل آنکہ نمے بایدکہ ایماں آری در وقت عدم قبول و در وقت نافرمانی
کنی پس موافق مدعائے ما باشد نہ موافق آنچہ محقق دعویٰ نمودہ و بر قول محقق کہ
لعل از اللہ تعالیٰ واجبۃ الوقوع است ایراد کردہ کہ ایں معنے بر اطلاق خود غیر سدید
است زیرا کہ صاحب کشاف گفتہ کہ لعل در چند مواضع از قرآن بر سبیل اطماع
آمدہ است از کریم رحیم کہ چوں اطماع کرد آنچہ در اطماع نمود بہ فعل آورد و بعد
ازاں گفتہ کریا می آید بر طریقہ اطماع نہ بر تحقیق تا بندگان اعتماد نمی کنند مانند

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ)

خارج اند۔ ۵ آیا بزنی زید را کہ آں برادر تست۔

۶ پس بگو او را سخن نرم بود کہ پند پذیر شود یا بہ ترسد۔

Marfat.com

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا[1] عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ.
پس اگر گوئی کہ آں لعل کہ در آیت مذکورہ است یعنی لَعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ. در موقع او چیست۔ گویم کہ لعل مذکور در چیزے از آں چہ مذکور شد نیست.
زیرا کہ قَوْلُهُ تَعَالَىٰ خَلَقَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[2] درست نیست کہ حمل
کردہ شود برائے رجاء بر اللہ تعالیٰ تقوی مخاطباں را رجا بر عالم الغیب
والشہادہ رواء نیست ولیکن در آیت واقع است موقع مجاز نہ حقیقت زیرا کہ
خدائے عزوجل بندگاں را آفرید تا ایشاں را عابد گردانند تا آخر آنچہ صاحب
کشاف مقررہ کردہ پس معلوم شد کہ واجب نیست حمل لعل در ہر موضع بر واقع بودن
رجاء پس تمام نمی شود آنچہ بدآں استدلال کردہ بر مطلوب خود پستر در رسالہ محقق مذکور
شدہ کہ اما قصہ قوم یونس علیہ السلام در کشف چیزے در حیات دنیا پس استثنا منقطع
است انتہی یعنے ایں قول با ایماں باس تعلق نہ دارد پس دلیلے نشود بر عدم قبول ایماں
باس چنانچہ بعضے گفتہ اند و تقریر قول آں بعض ایں ست کہ قولہ تعالیٰ فَلَوْلَا كَانَتْ
قَرْيَةٌ آمَنَتْ فَنَفَعَهَا إِيمَانُهَا إِلَّا قَوْمَ يُونُسَ[3] نزد آں
بعض آں استثنا متصل است وَإِلَّا قَوْمَ يُونُسَ مستثنیٰ است از مَا آمَنَتْ أَهْلُ قَرْيَةٍ کہ مفہوم
می شود از فَلَوْلَا كَانَتْ بِمَعْنَىٰ هَلَّا كَانَتْ قَرْيَةٌ توضیح این مطلب آنکہ جملہ فَلَوْلَا كَانَتْ
در معنے نفی است از جہت آنکہ حرف تخصیص متضمن معنے نفی است پس استثنا دریں لگام

---

[1] اے مسلمانان! رجوع کنید بسوئے خدا رجوع خالص۔ امید است از پروردگار شما کہ
زائل کند از شما جرم ہائے شما ۱۲

[2] پیدا کرد شما را کہ متقی باشند ۱۲

[3] قول وے تعالیٰ است پس چرا نہ شد دیہی کہ ایمان آرد۔

Marfat.com

متصل باشد به تقدیر اہل زیرا کہ مراد آنست کہ ایماں نیاورد ہیچ قریہ یعنی اہل قریہ
پس نفع نہ کرد آں قریہ را یعنی اہل آں را ایماں آں قریہ یعنی اہل آں قریہ مگر قوم
یونسؑ پس لازم آمد کے سوائے قوم یونسؑ در زیر نفی داخل باشند دریں جا عدم
نفع ایماں در حق فرعون وموت او بر کفر ثابت شد و محقق می گوئید کہ چرا نہ ایں استثنا
منقطع باشد یعنی چرا اہل قریہ ایماں نیاوردند لیکن قوم یونسؑ ہر گاہ ایماں آوردند
تا آخر و بر قول محقق وارد می شود کہ اکثر مفسران بر آں رفتہ اند کہ استثنا دریں آیۃ
کریمہ متصل است و کسی کہ بایں قول بر کفر فرعون متمسک می شود می گوئید کہ اگر کفر
فرعون نزد ایشاں ثابت نمی بود چگونہ می گفتند و ہر گاہ کفر او بقول اکثر ایشاں ثابت
شد و آں قول با آیات کثیرہ موید است و جمع میاں نصوص واجب است لائق نیست
کہ قول مذکورہ بہ خلاف تصحیح ایشاں توجیہ کردہ شود پستر در رسالہ محقق مذکور شدہ کہ توبیخے
کہ ازاں ما خوذ است مارا مضر نیست زیرا کہ در قرآن توبیخ مومن عاصی بہ تکرار
ذکر یافتہ و پوشیدہ نماند کہ عملیکہ توبیخ بروئے وقوع مے یابد غیر مقبول می باشد
پس باید کہ ایماں فرعون بروئے توبیخ واقع شد مقبول نبود و قول قاضی علیہ الرحمت
پیش ازیں نہ ذکر در آمدہ پستر در رسالہ محقق واقع شدہ کہ چنیں است تکرار در
ذکر فرعون و ذم و لعن وے پس گویا حق تعالیٰ گفت اِلَّا مَنْ تَابَ[1] و مَنْ لعن در
قرآن در حق مومناں از بسیارے از مواقع واقعہ گشتہ از آنہا یکے ایں ست کہ من
قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ[2] الخ و ہمچنیں در حدیث است و اہل سنت و
جماعت قائل اند کہ لعن مومن را از ایماں بروں می آرد و فرعون زیر قولہ تعالیٰ اِلَّا
مَنْ تَابَ داخل شد زیرا کہ قرآن با یمانش ناطق است و قاضی علیہ الرحمۃ دراں

---

[1] مگر کسے کہ توبہ کرد و ایمان آورد۔ ۱۲

[2] کسے کہ قتل کرد مسلمانے را قصداً پس جزائے وے جہنم است۔

Marfat.com

مقام ارقام نموده که این قائل لائق است که خطاب کرده شود یا گفته آید ثبت العرش ثم انقش و مراد ازین کلام آنست که اول ایمان فرعون ثابت باید کرد بعد ازان در زیر قوله تعالیٰ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ داخل باید نمود پستر در رساله محقق است که قوله تعالیٰ یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ پس اسم فاعل از جمله مشتق در حال تلبس به معنے یا بجز و اخیر او حقیقت است نه در حال نطق بر مذهب اصح نزد اصولیین و در غیر او مجاز است و مجاز را از قرینه که دلالت کند بر آنکه فرعون بر کفر مرده ناگزیر است پس قائل بکفر را ضرور است که آن قرینه را ایراد کند تا بروئے تکلم کنم تا آنکه مجاز معارض حقیقت نمی شود گوینده را میرسد که بگوید که حدوث از باب مشاکلت است زیرا که فرعون عدو موسیٰ است علیه السلام از روئے حقیقت و عدو خدائے تعالیٰ از روئے حقیقت نیست و مراد محقق ازین کلام دفع چیزے است که گفته اند بر گاه خدائے تعالیٰ گفت[1] یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ پس فرعون چنانکه عدو خدا تعالیٰ بود عدو موسیٰ علیه السلام نیز بود پس چگونه کافر نباشد و حاصل دفع آنکه عدو اسم فاعل است و اطلاق آن بر موصوف بدان به حسب حقیقت نمی باشد مگر در حال تلبس آن موصوف به معنے آن اسم یا بجز و آخر آن نه در حال نطق با آن و مراد بحال تلبس موصوف به معنے آن اعم حال تلبس او ست به تمام معنے آن و قتے که آن معنے به حسب عرف ممکن البقا و بود مانند صلوة و صوم و قعود زیرا که این افعال به حسب عرف امتداد دارند و نیستند مانند صرف که موصوف است با این که موجود شد و متلاشی گشت پس حاصل قوله تعالیٰ یاخذه عدو لی وعدو له آنست که بگیرد فرعون موسیٰ را در حال که عدو باشد مراد آن موسیٰ را نه در حال نزول قول مذکور بر پیغمبر صلی اللہ علیه وآله وسلم و پوشیده نیست که هرگاه فرعون بیش از ولادت موسیٰ علیه السلام میدانست که به سبب موسیٰ

---

[1] قولِ وے تعالیٰ است که بگیرد او را دشمن من و دشمن وے۔

Marfat.com

علیہ السلام ہلاک خواہد شد، از عداوت موسیٰ علیہ السلام ہرگز خالی نہ بود۔

در تمام عمر بعداوتِ موسیٰؑ علیہ السلام تلبس داشت واطلاق

عدو بر شخص در حال تلبس او بعداوت حقیقت است ومراد بہ مشاکلت آنست کہ

فرعون بحسب حقیقت عدو موسیٰؑ علیہ السلام بود نہ عدو اللہ تعالیٰ لیکن برگاہ عداوت

موسیٰ علیہ السلام بہ ذکر در آمدہ عداوت اللہ تعالیٰ بنیست مذکور شد اگرچہ آں عداوت

بحسب حقیقت نبود و در ایں جا وارد می شود کہ نفی عداوت فرعون با اللہ تعالیٰ باوجود

آنکہ او نفی الوہیت از اللہ تعالیٰ مینمود برائے خود دعویٰ می کرد مفہوم محصل نہ دارد

باوجود آنکہ عدو نبودن او امر اللہ تعالیٰ را بر تقدیر عداوت با موسیٰ علیہ السلام نفع

می کند و قاضی گفتہ کہ مخاطب می داند کہ عدو اگرچہ بمعنے اسم فاعل آمدہ است

لیکن بہ صیغہ خود بر مبالغہ ایں وصف دلالت می کند کہ آنچہ محقق می گوید کہ فرعون در حال

نزول قول یَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّیْ وَعَدُوٌّ لَّهٗ۔ امر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عدو نبود

از وے انتفاء مطلق عداوت لازم نے آید بلکہ انتفاء عداوت بہ طریق مبالغہ می

آید پس عداوت باقی ماند و مراد بآں قاعدہ لازم می آید تا آخر آنست کہ آنچہ محقق

گفت کہ آں اطلاق در حال تلبس بہ معنے حقیقت است نہ در حال نطق استدعائے

آں مینماید کہ فرعون در حقیقت اتخاذ از روئے حقیقت عدو موسیٰ نہ بود بلکہ عدو او بحسب

مجاز بود بآں معنے کہ بعد ازیں عدو خواہد شد پس در رسالہ محقق ایں است کہ اما کسی کہ احتجاج

می کند بقولہ تعالیٰ حَتّٰٓی اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ۔ پس مراد بحضور موت حضور ملائکہ موت

است چنانچہ در تفسیر بدان تصریح است واگر گوئم کہ مراد نفس موت است پس مراد

آنست کہ روح بغرغرہ رسید و ایں ہنگام دلیل قطعی بر عدم قبول ایماں فرعون نباشد

زیرا کہ معلوم نیست کہ فرعون ایں کلام نہ گفت مگر بروقت غرغرہ بلکہ آیت اٰٰلْـٰٔنَ وَقَدْ

بنوا اسرائیل لایتہ قرینہ است بر آنکہ حال غرغرہ نہ گفتہ بہ شہادت طول کلام باطول ملام دخدائے تعالیٰ

Marfat.com

باجماد خطاب نمی فرماید باید دانست کہ سخن در ظہور معنے از آیت است نہ در آنچہ در کتب تفاسیر مذکور است دگرنہ حاجت بسوئے ایں قدر تطویل مقال نہ باشد زیرا کہ ایمان فرعون باتفاق مفسرین غیر معتبر است و آنچہ گفت کہ مراد بحلول موت وصول روح است بسوئے غرغرہ غیر ظاہر است زیرا کہ ظاہر از حضور موت تیقن بانتقال است از دنیا و اندروقت تکلم فرعون بآں کلمہ حاصل او بود مراد بطول کلام قول فرعون است اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ و بطول ملام قولہ تعالیٰ اٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَیْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِیْنَ.

وایں دو کلمہ اگرچہ دلالت بر آں دارند کہ ایں ہا در وقت غرغرہ واقع نشدہ اند لیکن منافی عدم قبول ایمان او نیستند زیرا کہ چوں وقت قبول ایمان نہ باشد کلام طویل و قصیر برابر است و دلیل بر ایں معنے آنست کہ ایمان نزدیک مشاہدہ احوال قیامت طلوع شمس از مغرب نفع نمیکند و ہمچنیں غیر نافع است آنچہ کافران در قیامت گویند رَبَّنَا سَمِعْنَا وَاَبْصَرْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ[1] و در لغت آں وقت شک نیست. و چوں وقت قبول ایمان نہ بود بنوت وقت طول در دنیا نفع نبخشید پس نرباید دانست کہ عصیت و کنت خطاب بر فرعون نیست بلکہ ایں کنایہ است بعد قبول ایمان او پس مندفع شد قول محقق کہ خدائے تعالیٰ باجماد خطاب نمی کند و مراد از وے آں بود اگر فرعون نزدیک ایں خطاب زندہ نمی بود لازم می آمد کہ اللہ تعالیٰ باجماد خطاب کرد و چنیں نیست وجہ اندفاع آنکہ حق تعالیٰ از گفتار صالح است علیہ السلام نقل نمودہ کہ فرمودہ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ

---

[1] پروردگار را دیدیم و شنیدیم پس بازگردان ما را تا بکنیم کار شائستہ ہر آئینہ ایقین کنندگانیم.
[2] اے قوم من رسانیدم بہ شما پیغام پروردگار خود و نیک خواہی کردم برائے شما ولیکن شما دوست نمی دارید نیک خواہی کنندگان را.

اللھم اغفر لکاتبہ ولجمیع المسلمین.

Marfat.com

وَنَصَحْتُ لَكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ النّٰصِحِيْنَ - وایں خطاب بعد مردن آں قوم بود و ایں جا
معلوم شد کہ خطاب بامردگان می باشد و اصل خطاب مراد نیست پستر در سالہ محقق مذکور
شدہ کہ ایماں باس کہ در شرح نافع نیست ایماں روز قیامت است و آں سنت
آلہیٰ است وگرنہ در کلام الہیٰ کذب لازم آید جائیکہ فرمود فَلَوْلَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ
فَنَفَعَهَا اِيْمَانُهَا اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ در دنیا مقبول است بدلیل قولہ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى
اَنْفُسِهِمْ پس مفید نشود وقتے رانہ وقتے رانہ شخصے را و ایماں باس وغیر آں در آں داخل
شد و قولہ تعالیٰ لَا يَاْيَسُ مِنْ رَّوْحِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ۔ آنچہ بداں تعلق دارد از کلام پیشتر
ازیں رفت انتہیٰ و آنچہ در ایں کلام متعلق است پیش ازیں گذشتہ آمد پستر در سالہ محقق
مذکور است کہ قصہ اسامہ اقتضائے نمی کند کہ ایماں باس شرعاً مقبول است وَاَمَّا
قولہ تعالیٰ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ پس معنے آنست کہ حق تعالیٰ مشرک را مادام کہ بر شرک خود باشد و
بر آں شرک بمیرد نمی بخشد بدلیل آنکہ آیت يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا نازل شد و آں حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود کہ اگر دنیا و مافیہا مرا باشد در برابر ایں آیت دوست
نمیدارم سوال کردہ شد و در جواب سہ بار فرمود اِلَّا وَمَنْ اَشْرَكَ ۔ مگر کسیکہ شرک کند انتہیٰ
اُسامہؓ آنست کہ قصد کشتن شخصے کرد۔ او ایماں آوردہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ گفت و اُسامہؓ
او را کشت چوں ایں مقدمہ معروض جناب مقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم شد اُسامہؓ معاتب گردید او بعرض رسانید کہ او بخوف قتل کلمہ اسلام بر زبان راند
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمود ھَلَّا شَقَقْتَ قَلْبَهٗ یعنے چرا دل او را نہ شگافی و مقصود
محقق آنست کہ چنانکہ ایماں آں شخص مقبول شد جوابش آنکہ ایماں شخصے کہ اسامہؓ
او را کشت و بآں کشتن معاتب شد در حال بقائے تکلف بود در وقت صدور کلمہ
ایماں از فرعون بقاء نہ داشت و آنچہ در آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
وگفت و حدیث برائے تقویت و تائید آورد مسلم است اما در وقت بقائے تکلیف

Marfat.com

وچوں تکلیف باقی نہ ماند تکلم بکلمہ ایماں نفع ندارد پستر در رسالہ محقق
است [1] رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰی اَمْوَالِهِمْ پس دلیل است برائے مانہ برما زیرا کہ
استجابت نیست مگر در حق فرعون زیرا کہ ایمان نیاورد مگر او ہرگاہ معائنہ کرد غرق را پس
غرق عذاب الیم بود در حق ایشاں بلکہ بیضاوی گفتہ کہ مراد ازاں عذاب در آیت
کریمہ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ غرق است باآنکہ آل فرعون ایمان نیاوردند پس
قولہ تعالیٰ [2] فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ مستجاب نشود انتہی دلپوشیدہ
نیست کہ تحقق ایں آیت کریمہ بروجہے گذشت کہ بایں تاویل محقق اند فاع نمے پذیرد
پستر در رسالہ محقق مذکور شد کہ اما ادخلوا اٰل فرعون اشد العذاب پس در وے دلالت
نیست بر آنکہ فرعون در دوزخ آید زیرا کہ مضاف الیہ است آیا نمے بینی کہ چوں
بگوئی ضربت غلام فرید دلالت کند بر آنکہ زید مضروب نیست انتہے یاند دانست کہ
از بیضاوی در عقوبت اٰل فرعون کہ چیزے گذشت کہ دلالت بر کفر او دارد و محل تعجب
است کہ آنچہ از بیضاوی موافق مدعائے خود میداند نمے آرند و کفر فرعون کہ در وے
چند مرتبہ مذکور شدہ است نظر قبول بر آں نمے گذارند پستر در رسالہ محقق است کہ بچنیں
است قولہ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ یعنے گردانند فرعون ایشاں را در دان نار زیرا کہ او
بسبب آں بود اگر تسلیم کردہ شود کہ او نیز در آتش در آید پس ایں ورود بسبب ظلم
عبادات و در قرآن و حدیث صحیح دلیلے صحیح کہ دلالت بر تخلید [3] کند نیست انتہی و
آنکہ بر تقدیر تسلیم گفتہ بآں اند دفاع می پذیرد کہ ہرگاہ دلیل خروج او از نار بعد
دخول در وے یافتہ نہ شد تخلید ضروری است پستر در رسالہ محقق است کہ فَاَخَذَهُ

---

[1] اے پروردگار! مسخ کن مالِ ایشاں را۔

[2] کہ ایمان نیارند تا بہ بینند عذاب دردنیا۔

[3] جاوید کردن۔

Marfat.com

اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی پس نکال بہ معنے قید آمدہ است وکدام قید بزرگتر ست
از ظلم عباد وغرق در دنیا و در آخرہ پیش قوم خود رود با نصیحت میان خلائق و در سالہ
قاضی علیہ الرحمت واقعہ شدہ کہ ایں آیت کریمہ اگرچہ بمنطوق خود دلالت بر خلود فرعون
در نار نہ دارد ولیکن ہرگاہ خدائے تعالیٰ خبر دادہ بمواخذہ وے بر دو کلمہ کفر کہ
سہ اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی [1] وَمَا عَلِمْتُ لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرِیْ است
خلود او در نار مفہوم شد زیرا کہ جزائے کفر خلود است و ہمچنیں قولہ تعالیٰ یَقْدُمُ
قَوْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ [2]

افادہ می کند کہ حال فرعون بدتر است از حال قوم وے از بہر
آنکہ او رئیس ایشاں ست در کفر و ہرگاہ کفر قوم او اتفاق دارند قول بہ کفر او ایشاں را
لازم می آید پوشیدہ نہ تواں دانست کہ ایں ہمہ گفتگوئی محقق وقاضی علیہ الرحمت نظر بہ
مجرد قولہ تعالیٰ فَاَخَذَہُ اللّٰہُ نَکَالَ الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی است واگر در آں نظر کردہ شود کہ بعد
ایں قول چنیں ذکر یافتہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً لِّمَنْ یَّخْشٰی۔

ظہور یابد کہ آں اخذ برائے عبرت کسے است
از حق تعالیٰ خائف بود و عبرت مے باشد مگر در دنیا پس ایں قول را در مواخذہ آخرت
دخلے نہ باشد خواہ ایمانش مقبول شود خواہ نہ پس تردد در رسالہ محقق مذکور شد کہ پس آیات
سوائے امنت محتمل اند و چوں در چیزے راہ یابد احتمال ساقط گردد از وے استدلال
انتہی و در ایں جا وارد می شود کہ احتمال ضعیف و بعید باستدلال منافات نہ دارد تا ایں
جا کلمات محقق بود کہ تعلق بایمان فرعون داشت و بعد ازیں مدح شیخ است قدس سرہ

---

[1] من پروردگار بزرگ تر شما ام۔
[2] نہ دانستہ ام برائے شما ہیچ خدا غیر من۔

Marfat.com

پستر بایدانست کہ در رسالہ دلالت بر آں دارد کہ فرعون با موسیٰ علیہ السلام ایمان آوردہ مذکور شد بلکہ در آں قول محقق کہ وَلِقَائِلٍ اَنْ یَّقُوْلَ لَہٗ عَدُوِّیْ مِنْ بَابِ مُشَاکَلَۃٍ لِاَنَّہٗ عَدُوُّ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ حَقِیْقَۃً وَلَیْسَ بِعَدُوِّ اللّٰہِ حَقِیْقَۃً۔

دلالت است بر عدم ایمان او بہ موسیٰ علیہ السلام

و نیز دریں رسالہ تاویل آیات دالہ بر کفر فرعون مذکور شد اما تاویل صریح دریں معنے بہ ذکر در نیامدہ حالانکہ قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَاتَ فِرْعَوْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ نزدیک مطلع شدن بر قتل ابوجہل چناں کہ در تکمیل الایمان است و قولہ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا اَیْ عَلَی الصَّلٰوۃِ کَانَتْ لَہٗ نُوْرٌ وَّ بُرْھَانٌ وَّ نَجَاۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔ وَمَنْ لَمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ یَکُنْ لَہٗ نُوْرٌ وَّلَا بُرْھَانٌ وَلَا نَجَاۃٌ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَکَانَ فِیْ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ۔ چنانکہ در مشکوٰۃ در فصل ثالث از کتاب الصلوٰۃ مذکور است دلالت بر ایں می کند الغرض محقق مذکور چند دریں رسالہ در اثبات ایماں آنقدر سعی نمودہ اما ایں ہمہ بر طریق مباحثہ است نہ بر طریق اعتقاد آں فرعون مسلمان بود چنانکہ در حاشیہ جدیدہ شرح تجرید کلامے دال بمعنے آوردہ و آں ہمہ در رسالہ رفع التباس آمدہ ام و محصل آں کلام آں کہ کسے از فضلائے آں وقت در اثبات مطلبے بر قول فرعون تمسک کردہ تغییر بافلاطون قبطی نمودہ بود محقق مذکور در جواب آں لفظ لعین بر فرعون اطلاق فرمودہ و ایں وضع کہ ہم در باب ایمان فرعون گفتگو نمایند و ہم اورا کافر دانند در متقدمین بسیار بودہ ایں فقیر در رسالہ رفع التباس کلمات متناقضہ بعض متقدمین نقل نمودہ و قول بہ کفرش موافق اعتقاد نہ پنداشتہ و تکثیر مقدمات در اثبات ایمانش بر مباحثہ طالب علماء نہ محمول داشتہ و چناں انگاشتہ کہ ایں وضع شبیہ است مداحان در مدائح ممدوح کہ ہر چند آنچہ در واقع صفات ایں ممدوحان

Marfat.com

است میدانند اما بجهت اظہار قوت ابداع و ابراز تکلم بکلمات بدیع چیز ہا می گویند که
اگر نہ اسلام ایشاں معلوم باشد بہ کفر منسوب شوند ہمچنیں اگر منتسبان ایمان آں بے
عون او را واقع کافر دانند بمخالفت منطوق نصوص شرعیہ متہم گردند وایں وضع در میان
متاخرین نیز است چنانچہ شیخ محمد رشید جونپوری قدس سرہ باوجود آنکہ فرعون را کافر
میدانستند ہرگاہ کہ ذکر ایماں او می آمد بہ طریق مباحثہ چنداں توجہات بیاں می نمودند
کہ کسے از فضلاء واز عہدۂ جواب آں نمے توانست بر آمد وایں جدت طبع شاں در بسا
اسکات فضلاء وہر مقدمہ کہ بحضور ایشاں مذکوری شد مشہور است، ہمچنیں چند در تحریرات
شیخ محب اللہ الہ آبادی گفتگوئے ایماں فرعون بتاکید ومبالغہ تمام است اما در

شرح قول فص آدمی وَبِذَالِكَ وَرَدَتِ الْاَخْبَارُ الْاِلٰهِيَّةُ عَلَى السُّنَّةِ لتراجمالنا

فرعون را با نمرود ذکر نمودہ اند وخلاصہ آں شرح بعد از ترک کلمات زائد آنکہ
براستہ التراجم بسوئے ما آوردہ شد بایں حکم کہ ہر چیز یکہ منتسب بما باشد فی الحقیقت
منتسب باوست، ازیں جا کہ تمام محامد را بحق تعالیٰ راجع می گردند۔

آرے بعض نقائص را باو نسبت نہ کنم کہ خالی از سوء ادب نیست چنانچہ قول شاگردان
با استاد کہ با ترا استاد کردیم وایں قول صادق است وخالی از سوء ادب نیست از جہت
آنکہ نقائص مذکورہ مانہا شدند مر غیر حق تعالیٰ را کہ ایں کفر است وکذب مومن صادق باش
نہ کافر پس اگر بگوئی با استاد خود کہ با ترا استاد کردیم و بشیخ پس صادق باشی واگر بگوئی
ما از تو فیض نہ بردیم وبہرہ نیافتیم کاذب باشی وکافر واگر نہ آں گوئی ونہ ایں بہتر باشد کہ
صدیق نہ باشی واگر نہ صدیق باشی ونہ صادق کافر گردی ومردود، فرعون شوی ونمرود
انتہی وتوجیہ ایں عبارت با آنکہ ایں عبارت باعتبار مشہور است نمے سزد زیرا کہ ہر کہ
یکے را مسلمان داند ہرگز در حق وے ایں روا نمائد پس از ینجا می شود کہ اعتقاد ایشاں
نیز کفر فرعون است وگفتگوئے ایماں آں بے عون بہ طریق مباحثہ چنانچہ بزرگان سابق

Marfat.com

در حق صاحب فتوحات همین مقرر فرمودند بالجمله پیش شارحان که مراد شیخ قدس سرہ
وکلمات متناقضه او مطالعه نمودند بمعونت تتبع مصنفات وبمراد او رسیده اند مقرر
گردانیده اند بر آن اعتماد باید کرد زیرا که کلام شیخ قدس سرہ بحرے مواج متلاطم می
شود وشناوران بحر را بساحل مقصود رسیدن دشوار می گردد و بر کشتی شروح آن کلام
بحر انتظام سوار گشتن داز طلاطم آن امواج گذشتم لازم وقت قاصد آن ورود بساحل
مقصود است وفرود آمدن بساحلے که ملاحان آن بحر که واقف مضرت ومنفعت سواحل
اند فرود آرند موجب بهبود است وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيزٍ انتهی کاتب الحروف گوید
که بعد تطبیق قول میان قائلین ومنکرین شیخ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَقْوَالِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
ناظر غیر مناظر را چشمے که داده اند دلے که بخشیده موافق قلب باع وقصور متاع نیست
تناقضے که میان کلام شیخ واختلاف کلام او جائیکه بوده است نه گریبان می افتد و نارسیده
گذشتن نمی تواند مثلاً در کتاب تاج التراجم می فرماید که مادامیکه آفتاب نه طلوع خواهد
کرد از مغرب توبهٔ تو قبول خواهد شد به بین نصیحهٔ خود از طلوع شمس از جانب مغرب تا بیابی
رجوع دل خود را بجانب حق از مغرب ذات خویش پس به همین وجه توبهٔ تو قبول نخواهد
شد چرا که توبه از عالم تکلیف است تو کوچ کرده آنجا الله تعالیٰ قبول میکند توبهٔ بندهٔ را
تا وقتیکه بحالت غرغره نرسد فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ اِيْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا الآية وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ
انتهی پس ازیں عبارت صاف می خیزد که عدم قبول توبه که مراد از آن ایمان است سه
چیز است یکے طلوع آفتاب از مغرب دوم غرغره سوم نزول عذاب دنیوی پس نزد
من کلام شیخ را دریائے مواج باید دانست که از وے موجهائے مختلف سر میزنند و باعث
بعضے آنرا موج آنست که در نفحات است که شیخ بالتماس بعضے از احباب فهرست
مصنفات خود نوشته و در خطبهٔ آن آورده که قصد من از تصنیف این کتب همچو سائر مصنفان
نیست بلکه سبب بعضے از تصانیف آن بود که بر من از حضرت حق سبحانه امرے وارد

Marfat.com

می شود کہ نزدیک بود کہ مرا بسوزد خود را بہ بیاں بعضے آزاں مشغول می ساختم و سبب بعضے دیگر آں کہ در خواب یا مکاشفہ از حق سبحانہٗ باآں مامور میشدم انتہیٰ بار خدایا چوں مشغولے در بعضے از تصنیفات بجہت خلاص از سوختن بود توجیہے کہ مصنفاں را دریاں مطالب می باشد تا در تحریرات ایشاں اعتراض وارد نہ شود از شیخ صد در نیافتہ باشد خصوص در آخر فتوحات آوردہ کہ تالیف من بے سبق مسودہ است واز راہ ہماں بے توجہی باشد کہ آنچہ در حق فرعون در خصوص دفتوحات واقع شدہ محل اشکال گردید عجب نہ بود بالجملہ بستن لب از سخناں حقائق کہ از عقل و فہم جزیئہ بیرون است ضرور است کہ صاحب جانب الغربی مینویسد کہ و علیٰ ہذا شیخ دریں مسئلہ مجتہد باشد بظاہر قرآن ولہذا فرمود کہ ایں سنت ظاہر قرآن کہ براد وارد می شد و علی ہذا اگر مصیب باشد دو اجر دارد و اگر مخطی باشد یک اجر دارد انتہی گویم من بتوفیق از حق ایں سخن شیخ اصراری نبودہ است کہ خواہ مخواہ او را بر آں ملامتے و ملالتے دادہ شود ایں فہم کشف شیخ از ظاہر آیات قرآنی بودہ ہر کس را بر آں مجبور نمے گرداند کہ بر ایں بیاید چنانچہ خود در مواقع النجوم میفرماید لَا یَجُوْزُ لِلْمُکَاشِفِ اَنْ یَّعْمَلَ بِکَشْفِہٖ اِذَا کَوْشِفَ عَلٰی خِلَافِ دَلِیْلٍ شَرْعِیٍّ وَاَمْرُ الْعَمَلِ اَھْوَنُ مِنَ الْاَمْرِ الْاِعْتِقَادِیِّ انتہیٰ زیادہ ازیں وسعت چہ خواہد بود کہ شیخ رضی اللہ عنہ بداوہ است اند کے در تفسیر ایں آیۃ شریفہ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

تواں دید کہ چہ می نگارند در جلالین تحت تفسیر ایں آیت است کردہ لِیُقْبَلَ فَلَمْ تُقْبَلْ وَدَسَّ جِبْرَائِیْلُ فِیْ فِیْہِ مِنْ حَمَأَۃِ الْبَحْرِ مَخَافَۃَ اَنْ تَنَالَہُ الرَّحْمَۃُ۔

یعنی ایں را فرعون مکرر بہ طمع نجات گفت تا ازو ایماں قبول کردہ شود حالانکہ قبول نہ کردہ شد و جبریل علیہ السلام در دہش گلابہ دریا نہ پاشتند بہ خوف آں کہ مبادا دریائے رحمت ایزدی بجوشے نہ زند در صحاح مینویسد کہ حماۃ گل سیاہ را میگویند و حماۃ نیز ہم

Marfat.com

چنیں است در ہندی آں کہ جبرائیلؑ نے کچلا مٹی کا چھویا فرعون کے منہ میں دیدیا کہ ایسا نہ ہو کہ اُسکا قول مقبول ہو جائے تو کیا کرایا مٹی ہو واسنادے دارند ترمذیؒ و حاکم وصحیح داشتہ اند برطرز خود از نضر بن شمیل۔ و دے واز عدیؒ ابن ثابتؒ و دے از سعیدؒ ابن جبیرؒ و دے ابن عباسؓ مرفوعاً سولئے از آنکہ گفت کہ اکثر اصحاب شعبہ موقوف داشتہ اند ایں حدیث را بر ابن عباسؓ کہ گفت کہ فعل جبرائیل از غصہ بر فرعون نبود بلکہ صدور ایں امر از دے باایں خوف بود کہ مبادا از تکرار خوف فرعون ایمانش قبول کردہ شود بہ طریق خرق عادات بوجہ وسعت رحمت ایزدی کہ عام است ہر شئے را کذا فی الکمالین بغویؒ در معالم گفتہ کہ مروی است از ابن عباسؓ کہ فرمودہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ ہرگاہ غرق نمود حق سبحانہ فرعون را گفت

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِیْٓ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْٓا اِسْرَآءِیْلَ ۔

پس گفت جبرائیلؑ یا محمدؐ کاش میدیدی مرا در حالتے کہ گرفتہ بودم از گلابہ دریا پس پناشتم در دہن دے کہ مبادا در گیرد او را رحمت انتہی اند کے دریں وساسہ جبرائیلیؑ غور رود کہ بہر چہ عجلت فرمودہ ہمانا غصہ صرف بر عیارے فرعون نہ بود بلکہ مبادا کہ عجز و نیازش بدرگاہ بے نیاز کارے از پیش برد لاجرم شیخ از رحمت درونی ایزد چیزے بطور افشائے راز آوردہ باشد ہر چند حکم افشاء نہ بود اَمَّا الْمَجْبُوْرُ مَعْذُوْرٌ ظاہر است لہذا معذورش باید داشت و حکم آں باید کرد ظاہر بحیثیت غرق در آیش فہمیدہ و مطمئن بوجہ اٰمَنْتُ گفتنش از برائے شرف ایماں ولی نہ باید گفت کہ او مومن حقیقی و مصدق تحقیقی مقصود داشتہ بلکہ ایماں حکایتے چنانچہ عبارتش خود آبی است از ارادہ حقیقتہ وگرنہ نصیحت حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی در رسالہ بست و نہم از رسائل خود سَمَّاہُ بِتَحْقِیْقِ الْاِیْمَانِ عَنْ غُمُوْلِ اِیْمَانِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ گردیدہ است کہ در معتقدات و احکام کفر و ایمان از سواد اعظم بیرون نہ باید رفت و تابع آئمہ مجتہدین باید بود و در آداب و اخلاق

Marfat.com

تابع مشائخ وحسن ظن واعتقاد بریں طائفہ داشتہ توجیہ وتطبیق اقوال ایشاں باکلام
علمائے مجتہدینؒ باید نمود انتہیٰ وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُلْہِمُ بِالصَّوَابِ وَعِنْدَہٗ اُمُّ الْکِتَابِ

سوال ہشتم

شیخ رضی اللہ عنہ در فص عیسوی فرمودہ کہ ملائکہ عالیں از انساں اشرف اند وفرمودہ فَھُوَ اَفْضَلُ مِنْ کُلِّ مَا خَلَقَ مِنَ الْعَنَاصِرِ مِنْ غَیْرِ مُبَاشَرَۃٍ یعنی انسان افضل است از ہر نوعے کہ از عناصر مخلوق شدہ بے مباشرت پس انسان در رتبۂ فائق است از فرشتگان زمین وآسمان وملائکہ علوی بہتر انداز نوع انسانی بمقتضائے نص الٰہی وآں قول وے تعالیٰ است اِسْتَکْبَرْتَ اَمْ کُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ۔ یعنی استکبار کردی از سجود مگر ملائکہ عالین بودی کہ بسجدہ مامور نشدند۔

الجواب

نزاعی نیست دریں کہ انبیاءؑ افضل از ملائکہ سفلیہ اند واکثر اشاعرہ وشیعہ بر آنند کہ از ملائکہ علویہ ہم افضل اند شیخ ابوالحسنؒ خرقانی گویند کہ صعود کردم بر عرش برائے طواف پس طواف کردم بروے ہزار بار ودیدم گرد پیش وے قومی را کہ ساکنان آں مقام بودند ومطمئن بودند پس آں قوم تعجب کردند از سرعت طواف من ومرا عجب نیامد از طواف پس شان گفتم کہ شما کدام کسان ہستید ودر طواف ایں برودت چیست پس جواب دادند کہ ما ملائکہ انوار ہستیم وایں خنکی طبع ماست وبر تجاوز ازیں مقام قدرت نداریم باز اوشاں گفتند کہ تو کدامے وایں سرعت در طواف تو چیست گفتم کہ من آدمی ام ودر طبع من نور ونار ہر دو اند وایں سرعت ومن از نتائج نور شوق است۔

رُباعی

ہرگز سخن عشق مسکرر نشود سرّیکہ در دہست مقرر نشود

Marfat.com

خواہی کہ شوی بہ زملک عاشق شو کایں مرتبہ بے عشق میسر نشود

و معتزلہ و فلاسفہ و قاضی ابو بکرؒ بر آنند کہ ملائکہ علویہ فضل اند از انبیاءؑ و خود شیخؒ در فتوحات گوید کہ پرسیدم ایں مسئلہ را از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در واقعہ پس فرمود از من ملائکہ افضل اند گفتم یا رسول اللہ اگر کسے دلیل ایں مسئلہ از من پرسد پس چہ گویم فرمود کہ اگر میدانند کہ من بزرگترین از آدمیان ہستم و نزد شما ثابت و صحیح شدہ است کہ گفتہ ام بر وایت خود از حق تعالیٰ کہ دے فرمود کہ

کسے کہ یاد کند مرا در نفس خود، یاد می کنم دے را در نفسِ خود۔ و کسے کہ یاد می کند مرا در جماعت یاد می کنم دے را در جماعتے کہ از آنہا بہتر است۔ و اکثر ذاکرین خدا ہستند کہ ذکر می کنند دے را در آں جماعت کہ من ہم دراں می باشم۔ پس کردہ اللہ تعالیٰ را در آں جماعت کہ از جماعتِ مانیز بہتر بودہ است پس زمرد گشتم از چیزے چندانکہ مسرور گشتم ازیں مسئلہ۔ انتہیٰ۔

و در فص عیسوی می نویسد کہ،

فَمَا فَضُلَ الْاِنْسَانِ مِنْ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْوَاعِ الْعُنْصُرِيَّةِ اِلَّا بِكَوْنِهٖ بَشَرًا مِنْ طِيْنٍ فَهُوَ اَفْضَلُ نَوْعٍ مِّنْ كُلِّ مَا خَلَقَ مِنَ الْعَنَاصِرِ مِنْ غَيْرِ مُبَاشَرَةٍ فَالْاِنْسَانُ فِي الرُّتْبَةِ فَوْقَ الْمَلَائِكَةِ الْاَرْضِيَّةِ وَالسَّمَاوِيَّةِ۔ وَالْمَلَائِكَةُ الْعَالُوْنَ خَيْرٌ مِّنْ هٰذَا النَّوْعِ الْاِنْسَانِيِّ بِالنَّصِّ الْاِلٰهِيِّ۔

یعنی انسان بر غیر انسان از موجودات مفضل نشد الا بجہت مباشرت حق بیدی صفتہ الجمال والجلال در خلقت دے تا صفات متقابلہ در روئے مجتمع گردانند و دیگر مصنوعات بیدہ واحد بودند کہ ظہور ایشاں جز بہ صفت واحدہ نبود پس آنکہ جامع باشد افضل باشد از آنکہ غیر جامع باشد خواہ ملک و خواہ عقل و خواہ فلک تا بسائر حیوانات و نباتات و جمادات چہ رسد۔ اما دریں مقام محققان را تحقیقے

Marfat.com

است کہ ہر موجودے از موجودات وجہے خالص بارب الارباب دارد کہ دیگر با دے
مشارکتے نہ دارد وانساں ازاں شاں کہ جامع جمیع حقایق کونیہ والہیہ است جامع
جمیع وجود طریق باشد پس انسان من حیث حقیقت از ہمہ موجودات بہتر باشد و
از جہت ایں آنست کہ بخلاف بر ہمہ ہی یافت و اما من حیث خلقیت تفضیلی است
انسان کامل را کہ غوث و قطب و افراد و شیخ کامل مکمل عبارت از دست آزاں
سبب کہ منظر حق است بجمیع صفات و کمالات از ہمہ فاضلتر اند و از جملہ کاملتر و ایشاں
از مرتبہ اعلیٰ در نصف اول دائرہ وجود افتادہ اند و آنکہ مادون ایشاں اند در
مرتبہ ہم در نصف دائرہ اول انداز ملائکہ ارضیہ و سماویہ افضل اند ایشاں سالکان
متوسط و متوجہات بجناب قدس جل جلالہٗ و جمالہٗ اند بقوت وجد در سیر و مومناں
متصف بکمال ایمانند در ایصال خیر و برا اما بمرتبہ عالیہ و درجہ متعالیہ عالیین نمیرسند و از
ایشاں در مرتبہ فرد تر اند و آنکہ در نصف اسفل از دائرہ وجود افتادہ اند ایشاں طرف
نقصان دارند و ایں زمرہ را نیز دو مرتبہ است یا آنکہ در مراتب اولیہ نصف دائرہ افتادہ
اند مرتبہ ایشاں از مرتبہ ملائکہ ارضیہ و سماویہ فرد تر است و از شیاطین و حیوانات
و غیرہ برتر اند و آنکہ در اسفل سافلین دائرہ افتادہ اند از حیوان فرد تر اند یا برابر حضرت
شیخ علاؤ الدولہ سمنانی در عروۃ الوثقی گوید کہ حق کلام آنست کہ خدا ہر چیز را برائے
امرے کہ خلق کردہ او در آں امر افضل است آہن از وجہے بہ از نقرہ است و نقرہ
از وجہے بہ از ایں ۔ است تم کلام مولانا عبدالرزاق کاشی در اصطلاحات گوید عقل اول و ملائکہ
مقربیں باعتبار ارتفاع وسائط یا قلت آں میان ایشاں و حق تعالیٰ اشرف از انسان
اند و انسان کامل باعتبار جامعیت اکمل است و ہمیں سخن حق است و ہمیں است
مراد شیخ پس ازیں تفضیل ملائکہ مطلقاً و جمعاً بر انبیاء لازم نمے آید بلکہ افضلیت انسان
بایں ہمہ روات حدثان حدوث و ہوا دہوں و کثافت تعلق بدنیہ و باز صعود بمراتب بلند

Marfat.com

واضح تر است از فضیلت تملکی چنانکہ در بدیہیات است کہ میگوئید کہ فلاں مصاحب کہ مونس خاص حضرت سلطان است باعتبار فضیلت دخل مزاجی سلطان افضل است از دیگر اراکین دولت آنجا کسے نمی تواند گفت کہ اراکین دولت محقراند و ایں قول موجب تکفیر و بدعتے نمی شود آخر جماعتے از اہل سنت وجماعت بہ تفضیل ملک بر بشر مطلقاً قائل شدہ اند مثل عبداللہ حلیم امام حجت الاسلام ابو حامد غزالیؒ چنانچہ در کتاب احیاء العلوم فرمود کہ رتبۂ انسان بر رتبہ بہائم فوقیت دارد کہ وے از شکستن شہوات خود قادر است و از رتبہ ملائکہ کمتر است چہ کہ بر انسان شہوات وے غلبہ یافتہ اند انتہیٰ کلامہ۔

فائدہ دوم اعتراضاتے کہ وحدت وجود تعلق دارند عام از آنکہ تعلق بعید باشد یا قریب۔

سوال اوّل آنکہ در فتوحات مکیہ فرمودہ کہ سُبْحَانَ مَنْ اَظْهَرَ الْاَشْيَاءَ وَهُوَ عَيْنُهَا یعنے پاک است آں کسیکہ چیز ہا آفرید و خود عین آں چیز ہا است۔

الجواب پیشتر از جواب باید دانست کہ حق سبحانہٗ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ایں دلیل است بہ طریق لف و نشر مرتب یعنی بسبب آنکہ لطیف است لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ و بسبب آنکہ خبیر است يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ صوفیہ گویند کہ ادراک ذات بحت و غیب ہویت را از ارشادات و عبارات معبّرا و از قیود و عبارات مے را باشد محال باشد لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا و بواسطۂ کمال رافت

Marfat.com

درحمت کہ درشاں عباد واردست۔ ایشاں را از تأمل درذاتِ خود تحذیر نمود تا اوقات ایشاں ضائع نشود۔ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۔ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ ۔

حضرت سیّد البشر فرمود۔ مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ ۔

ابن عباسؓ گوئید جمع فکر درذات خدا می کردند آں حضرت فرمود تَفَكَّرُوْا فِيْ خَلْقِ اللّٰهِ وَلَا تَفَكَّرُوْا فِي اللّٰهِ فَاِنَّكُمْ لَنْ تَقْدِرُوْا قَدْرَهٗ ۔ ؎

من گدا و تمنائے وصلِ او ہیہات
مگر بہ خواب بہ بینم جمال منظر دوست
دل صنوبریم ہمچو بیدِ لرزاں است
ز حسرت قد بالائے چوں صنوبر دوست

شیخ ابویزیدؒ گفت سی سال من با غیر سخن نہ گفتہ ام دمردم پندارند کہ با ایشاں سخن می گویم درشرح مواقف می گوئید کہ درجواز علم حقیقت خدائے تعالیٰ خلاف است فلاسفہ و بعض اصحاب ما مثل امام غزالیؒ و امام الحرمین منع کردہ اند و بعضی توقف کردہ است مثل قاضی ابوبکرؒ و ضرار بن عمروؒ کلام حضرت صوفیہ در اکثر مقامات مشعر بامتناع است و فلاسفہ ازیں وجہ منع کردہ اند کہ ادراک امر عقلی بدو وجہ می شود یا بابداہۃ یا نظریت و نظر یا در رسم می شود و آں مفید ادراک حقیقت نیست و یا در حد است و ایں ممکن نیست چہ کہ درذات باری تعالیٰ ترکیب یافتہ نمی شود و حقیقت وے بدیہی نیست پس علم آں ہم ممکن نخواہد بود جوابش ایں است کہ ادراک کنندہ بالکنہ منحصر در بداہۃ وحد نیست چہ کہ جائز است کہ اللہ تعالیٰ علم چنیں پیدا کند کہ متعلق امر ضروری نہ باشد بقیاس عامہ مردم کہ شخصے چنیں باشد کہ ویرا ضرورت نظر نیفتد و اگر بذریعہ رسم

Marfat.com

باشد پس اگرچہ واجب نیست کہ حقیقت را نیز حاصل کند اما اندازہ وے و نیز ممنوع نیست آری او را بہر صورت کہ ملاحظہ کنی بہ حقیقت نہ او را دیدہ باشی بلکہ بواسطہ تصور آں صورت ہنوز در پس پردہ و ہر چند کہ تصور کند ذات در غایت خفا است تصدیق بوجود او در غایت ظہور است اَفِی اللّٰہِ شَکٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ ــــــــــــــــــــــــ و بعضے از محققان مثل امام راغبؒ ببداہت آں قائل شدہ اند جنید را گفتہ چیست دلیل بر اثبات صانع گفت ہر آئینہ طلوع صبح حاجت چراغ نہ دارد و ظاہر است کہ کمال خفائے او ست شے وقتے کہ از حد خود بتجاوز می کند منعکس بہ ضد خود می شود الغرض پیش صوفیہ آنچہ مقرر است ظہورش در مظاہر دریافتہ نمی شود و ز نہار کہ از لفظ ظہور و امثال آں کہ صوفیہ گویند توہم نکنی کہ ایشاں بحلول یا باتحاد قائل اند چنانچہ در بعضے ناقصاں پنداشتہ اند مقصود ایشاں بسیار دقیق است بعبارت در نمی آید و اشارت برنمے تابد و آنچہ عرفا گویند کہ اسرار حقیقت نمیتوان گفت وایں را دو محل است یکے آنکہ بظاہر شریعت راست نیست و دیگر آنکہ عبارت با دائے آں وفا نمی کند و کفر در افشائے سر الوہیت کفر بر تقدیر اول مقابل اسلام است و تقدیر ثانی مقابل اظہار است یعنی ہر عبارت کہ برائے فاش کردن سر ربوبیت گویند سبب خفا شود و مولانا نظام الدین نیشاپوری در تفسیر وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ۝ میفرماید کہ نیست ذرہ از ذرات عالم مگر نور انوار دیگر بر وے محیط و غالب است از وے زاید از وے وجود نہ بمجرد علم یا صنع یا ایجاد بلکہ بسببے دیگر کہ از گفتن راست نمی آید بجز خیال با وجود یکہ نوشتن بعضے از آں باعث طعن و تشنیع جاہلان است صوفیہ گویند وجود لابشرط شے مرتبہ احدیت جمع و ہویتہ ساریہ در جمیع موجودات است بشرط لاشے مرتبہ احدیت و برزخ البرازخ و عما بشرط شے جمیع اسماء و صفات مرتبہ الوہیت و مرتبہ واحدیت است اطلاق عما بر مرتبہ

Marfat.com

احدیت موافق حدیث است ترمذی گوید ابو رزین عقیلی از نبی صلعم پرسید کجا بود پروردگار قبل پیدا کردن خلق خود فرمود کہ بود در عماء کہ نہ فوق دے ہوا بود و نہ تحت دے و پیدا کرد عرش خود را بر آب و عماء ابر رقیق را گویند در نہایہ ابن اثیر جزری است کہ عما بفتح والمد بمعنے سحاب است ابو عبیدہ میگوید کہ معلوم نیست کہ آں عماء بچہ طور بود و در روایتے عما بقصر ۔ معنیش آنست کہ نبود ہمراہ دے چیزے انتہا باختصار العبادۃ وقد ذکرنا حکما در مسئلہ وجود موافق صوفیہ اند و قائل اند بسریان نور حق در مراتب و از یشاں بطریق رمز منقول است کہ از تجرد وحدت نقطہ پیدا شد و از حرکت نقطہ خط و از حرکت خط سطح جسم ؎

؎ مامے بیا نگ چنگ نہ امروز میخورم　　بس دور شد کہ گنبد چرخ نداشنید

مابادۂ زیر خرقہ نہ امروز می کشم　　صد بار پیر میکدہ ایں ماجرا شنید

و میر سید شریف در حواشی شرح تجرید تحقیق سخن ایشاں کردہ می فرماید کہ ہر مفہوم مغائر وجود است ۔ چنانکہ انسان مثلاً تا وقتے کہ بوے وجود منضم نکردہ شود از ہیچ وجیکہ باشد در نفس الامر آں در واقع قطعاً موجود نخواہد بود تا وقتے کہ انضمام وجود را عقل بوے لحاظ نخواہد کرد حکم بر موجودیت دے نکردہ خواہد شد پس ہر مفہوم کہ مغائر وجود باشد آں در موجودیت نفس الامرے خود محتاج بہ غیر خواہد شد کہ مراد آزاں موجود است و ہر چیزے کہ در موجود بودن خود محتاج غیر باشد باآں ممکن خواہد بود و از ممکن چیزے واجب نیست پس لازم آمد از مفہومات مغائرہ وجود چیزے واجب نیست و بہ تحقیق ثابت گشتہ است از ادلہ یقینیہ کہ واجب موجود است ۔ پس وجود نخواہد شد مگر عین واجب کہ بذات خود موجود است امرے مغائر ذات را در و مدخلے نیست و ہر گاہ کہ ضروری بود کہ واجب جزوی حقیقی قائم بذات خود باشد و تعین دے عین ذات دے باشد نہ امرزائد بر ذات ضروری شد کہ وجود نیز چنیں باشد چہ کہ آں وجود عین ذات دے است پس وجود ہم مفہوم کلی نخواہد بود کہ دیرا افراد ممکنہ باشند ۔ بلکہ وے در حد ذات جزئی حقیقی است کہ در دے امکان

Marfat.com

تعدد با انقسام نیست و بذات خود قائم است و منزہ است ازیں کہ بغیر عارض باشد
پس مراد از واجب آں وجود است کہ خالی باشد از تقید بغیر و انضمام چیزے بخود و برایں
قول عارض شدن وجود ماہیات ممکنہ خیال نہ کردہ نخواہد شد پس معنے موجودیت ماہیات ممکنہ
نیست کہ آنہا بحضرت وجود قائم بالذات نسبتے مخصوص است وایں نسبتہ بر طرق مختلفہ و اقسام
متفرقہ است کہ بر ماہیات آنہا اطلاع یحیلے دشوار است پس موجود کلی است اگرچہ وجود
جزوی حقیقی است ایں ست خلاصۂ کلام بعضے محققین مشائخ ما و نمیدانند ایں را مگر علمائے
راسخین و موکد بودن وجود عین واجب ایں ست کہ وجود در حد ذات خود منافی عدم است و
آں بعید ترین مفہوم است در قبولیت عدم چرا کہ امرے دیگر بالذات از قبول عدم منع
نمی کند بلکہ بواسطہ منع می کند و شک نیست کہ واجب آنست کہ مخالف عدم بالذات
باشد نہ آنکہ بواسطہ پس اگر کسے گوید کہ وجود بایں ہمہ کہ عین واجب است و قابلیت جزو
و جزو شدن یا منقسم شدن نمیدارد و منبسط گشتہ بر صور بہتا موجودات و ظاہر گشت در آنہا و چیزے
از اشیاء از وے خالی نیست بلکہ آں حقیقت وے و عین وے گشتہ و امتیاز و تعدد
یافتہ از تعینات و تشخصات اعتباریہ و مثال وے دریا است کہ ظہورش بصورت امواج
کثیرہ است و اگر واقعی بیند ہمہ حقیقت بحر است جواب خواہم گفت کہ ایں طور است
پیش از ادراک عقل وصول بوے میسر نمیشود مگر بمشاہدات کشفیہ نہ بمناظرہ نظریہ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ
لِمَا خُلِقَ لَهُ۔

رُباعی

اے دل ز طریق عقل پا بیرون نہ — وانگاہ قدم بہ قدم مجنون نہ
خواہی کہ چو لالہ رنگ و بوئی یابی — صد داغ چو من بر جگر پُرخون نہ

اکنون بدان کہ وجود را من حیث ہو ہو مطلقاً اعم از آنکہ بالتعقل آن قیدی اعتبار کنند اہل
کشف و توحید ہویت غیب خوانند و حق گویند و حقیقۃ الحقائق نامند و از اسماء سنی اسم اللہ ہم گردانند

Marfat.com

وایں وجود را ظہورات اند گاہ در کسوت قیود گاہ مجرد از صفات و قیود گاہ ظہور آن در کسوت قید ایجابی و سلبی و گہے مجرد از قیود و چون مجرد از صفات زائدہ بزوات اعتبار کنی آں را حضرت احدیت خوانند و عما نیز گویند چنانکہ سابقہ اشارات رفت و چون ذات با صفات اصلیہ اعتبار کنی آں را حضرت واحدیت نامند و ہمیں را عالم جبروت نیز گویند پیش اہل شہود و تحقیق وجود مطلق یکے بیش نیست و آں وجود حق است وجود جمیع مخلوقات و موجودات بدان حضرت منتہی می شود و آنحضرت منتہاے ہمہ است وایں وجود را در ہر عالمے از عالمہائے مختلفہ ظہور است۔

سوال اگر گوئی ہر موجود کہ گرفتہ شود از دو حال خالی نیست یا وجود محض فقط بے انضمام آخرت است یا وجودی مع التعین بر تقدیر شق لازم می آید از العدم آں وجود العدام جمیع موجودات بہ تمامہا زیرا کہ در آں موجودات چیزے دیگر غیر وجود محض نیست و فرض کردہ شد العدام آں و بر شق ثانی پس مے پرسم کہ ایں تعین عین آں وجود است یا غیر بر تقدیر عینیت لازم می آید العدام کل چنانکہ بر غیر پوشیدہ نیست و بر ثبوت ثانی ازیں شق لازم می آید وجود غیر و آں خلاف اجماع عرفا است۔

جواب :- می گویم کہ ایں جا سائل نہ فرق کردہ است درمیان وجود محض کہ آں وجود مطلق است پیش صوفیہ معبر بعبارت فارسیہ از ہستی مطلق است و میاں آں وجود کہ کلی مشکک[1] منتزع از افراد است و فرض کردہ شد العدام ایں نہ آں و تعین وجود اگر خواہد بود آں تعین عین اوست و اگر غیر خواہد بود در ذہن خواہد بود نہ در خارج ثابت گشت وحدت

---

[1] کلی مشکک کہ از اقسام کلی است، آں را گویند کہ متساوی نہ باشد در صدق بر افراد خود۔ بلکہ حصول دے از بعض اولیٰ و مقدم باشد بہ نسبت بعض دیگر مثل وجود کہ در واجب اولیٰ و اقدم است بہ نسبت ممکن۔

Marfat.com

الوجود و اعتراض بسبب انعدام و تعین وجود بود و چون ایں امر معدوم شد اعتراض ہم معدوم گشت و بعضے محققین می گویند کہ ایں اعتراض دریں مقام درست نیست چراکہ وجود محض نزد صوفیہ فرد عدم محض است و درمیان ہر دو مخالفت بوجہ کلی است چنانکہ در سواد و بیاض است و وجود آنست کہ معدوم گشتن وے نزد احدے از ارباب عقول فرض نہ کردہ شود چراکہ آں وقت بذات است و آں را دو اسم است ظاہر و باطن و متحمل ہر دو اسم تکوین است و مراد از تکوین ظاہر شدن شکلہا است و معدوم شدن آں و ایں اصطلاح حضرات صوفیہ صافیہ است انتہی و وجود واجب عین ذات است و ایں کلام در وجود خاص است نہ در وجود مطلق کہ عبارت از ثبوت وغیرہ است زیراکہ او زائد است بر ساثر موجودات در ذہن نہ در خارج چہ کہ او در خارج نیست و از لزوم عینیت وجود با ذات قباحتے کہ متصور اند بر دانا پنہاں نیند۔

سوال:۔ اگر گوئی کہ ذات واجب من حیث ہی ہی علت است

جواب۔ ہر چہ معروض وجود است او نظر خود من حیث ہی وجود زود مسلوب است بایں معنے کہ نہ عین او و نہ جزو او ہیند پس او در حد ذات خود معرا باشد ما ہیت من حیث ہی در خارج معدوم باشد و ایجاد کردن از معدوم پیش حکماء محال است پس ما ہیت لابشرط شے موجود می تواند شد خواہ ایجاد خود کند یا ایجاد غیر و مفہوم میکہ مغائر وجود است مانند انسان مادام کہ وجود باو منضم شود در نفس الامر لو جہہ از وجوہ او در نفس الامر موجود نیست قطعاً و مادام کہ ملاحظہ انضمام وجود باد نکند حکم بموجودیت او نتواں کرد پس ہر مفہومیکہ مغائر وجود است او محتاج است در موجود بودن خود بغیر او و وے ممکن است چہ امکان را معنے دیگر نیست الا آنکہ او محتاج است در موجود بودن بغیر پس ہر مفہوم یہ کہ او مغائر وجود باشد ممکن باشد و علی ہذا وجود

Marfat.com

باری غیر او نہ باشد والّا ممکن باشد اگر قائلے بہ گفتگو برخیزد کہ ممکن آنست کہ محتاج بغیر بود در موجودیت خود کہ موجد او باشد نہ محتاج بغیر یکہ وجود او باشد گوئیم کہ چوں احتیاج بہ غیر در موجودیت است پس موجودیت را از غیر استفادہ کردہ باشد و در موجود شدن خود بر آں غیر موقوف باشد پس ممکن باشد خواہ آں غیر را وجود او گویند خواہ او را موجد او نامند و چوں مقرر گشت کہ ذات باری عین وجود واجب است پس وجود مجرد باشد یعنی عارض ماہیتے نیست و نسبت وجود عام با و نسبت عرض عام است در خارج وجودے غیر او موجود نیست خلافاً للمشائین کہ ایشان می گویند کہ وجود ممکنات در خارج موجود اند و وجود وجود عین وجود است تا تسلسل لازم نیاید و معنے وجود ذو الوجود نیست بلکہ ما قام بہ الوجود است خواہ از قبیل قیام صفت بموصوف باشد خواہ از جملہ قیام الشیٔ بنفسہ مانند قیام وجود واجبے بنفس خود با وجودکہ محمول در قول ما الواجب موجود وجود خاص کہ عین واجب است در خارج و در ذہن بلکہ محمول وجود عام است کہ عین واجب است در خارج و غیر او است در ذہن و بالجملہ حمل وجود خاص بر واجب حمل [1] مواطاۃ است و حمل وجود عام بر وجود حمل اشتقاق [2] است و حاشا قیام وجودی مجازی نیست چہ کہ از اطلاق قیام بر آں مجازی لازم نیاید کہ اطلاق قیام بر آں مجازی باشد کذا قَالَ مَوْلٰنَا جَلَالُ الدِّین دوانی۔

---

[1] حمل بالمواطاۃ عبارت است از آنکہ محمول باشد بر موضوع بحقیقت بلا واسطہ و گفتہ شود در عبارت بذریعہ علیٰ۔ چوں الحیوان محمول علی الانسان ۱۲

[2] حمل اشتقاق آنرا گویند کہ نہ محقق باشد در وے اینکہ محمول کلی باشد برائے موضوع و نسبت محمول بسوئے موضوع در وے بذریعہ لفظ ذو یا ال باشد۔ مثل الانسان ابیاض۔ یا۔ البیت ذو سقف۔

Marfat.com

سوال:- اگر گوئند کہ مبادر از وجود امرے کلی است کہ مانع شرکت غیرت پس چگونہ عین باشد چہ کہ واجب جزئی حقیقی است ۔

جواب:- گویم کہ سخنِ ما در حقیقت وجودی است کہ در نفس الامر است نہ دراں کے یا ذہان مبادر است در مدلول لفظ زیرا کہ جائز بود کہ مدلول لفظ وجود در اذہان امر کلی باشد و عارضی اعتبارے باشد مر حقیقت واجب را و ایں حقیقت در حد ذات خود جزئی حقیقی است و آں مانند مفہوم واجب باشد بہ قیاس حقیقت واجب چہ کہ مفہوم واجب امر لیست کلی و حقیقت او جزئی حقیقی و وجود واجب از کلی مطلق نیست کہ افرادش بسیار شوند بلکہ آں کلی کہ منحصر در فرد واحد بود بعد ازیں جواب اعتراض تواں دریافت کہ موجود خارجی ازیں حیثیت کہ جامع است میاں ماہیت ممکنہ و مبداء واجب اگر از حیثیت اشتمال او بر مبداء او را عین گوئند دور نبود و اگر از حیثیت اشتمال بر ماہیت او را غیر نامند ہم بعید نیست پس او نہ عین است و نہ غیر و ہم عین است و ہم غیر را مراد بشیخ از عینیت ہمیں است و دلیل بر ایں آنست کہ در باب دو صد و پنجم از فتوحات فرمودہ کہ تجلی نزد قوم اختیار خلوت است و اعراض از ہر چہ شاغل باشد از حق و نزد ما بتجلی مستفاد از وجود است زیرا کہ در اعتقاد چنیں رفتہ کہ آں وجود عرض است او در نفس الامر نیست الا وجود حق و وجودیکہ مستفاد است در اعتقاد مردم چناں است کہ او عرض است و در نفس الامر نفس حق است آنگاہ بعد از چند سطر فرمود کہ فہو عَیْنُ کُلِّ شَیْءٍ فِی الظُّہُوْرِ وَمَا ہُوَ عَیْنُ الْاَشْیَاءِ فِیْ ذَوَاتِہَا سُبْحَانَہٗ مَا لَہٗ ہُوَ ہُوَ وَالْاَشْیَاءُ اَشْیَاءُ یعنی او عین کل شئی است در ظہوریت نہ آنکہ او اشیا باشد در حد ذات اشیاء اشیاء اند و چوں عینیت را بہ ظہور مقید کرد ہماں سخن باشد کہ بالا ذکر کردیم کہ موجود خارجی ازیں حیثیت کہ مشتمل

Marfat.com

است من حیث انہ موجود بر مبداء کہ واجب وجود است اگر او را عین او گویند ہم میتوانند گفت زیرا کہ موجود خارجی من حیث انہ موجود کہ متضمن مبداء است کہ واجب الوجود است ومن حیث الذات کہ نفس مابیتہ است رائحہ از مبداء در وے نیست پس از حیثیت اولیٰ مبداء عین او باشد واز ثانیہ مبداء مبداء باشد واو او باشد پس کلام شیخ معقول باشد ومطابق ایمان وخالی از اطلاق کفر۔ کذا وقع فی البال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

سوال دوم:۔ شیخ در فص نوح علیہ السلام فرمود کہ تنزیہ نزد اہل حقائق در جناب الہیٰ عین تحدید و تقیید است پس منزہ یا جاہل یا بے ادب است بعد ازاں فرمود کہ حق را در ہر خلقے ظہور لیست پس او ست ظاہر در ہر مفہومی واوست باطن از ہر مفہومے وبعد از چند سطر فرمودہ کہ ہم چنیں کسیکہ تشبیہ کرد و تنزیہ نہ کرد حق را مقید و محدود ساخت واو را نہ شناخت وکسیکہ جمع کرد در معرفت حق میاں تنزیہ وتشبیہ و وصف حق بہر دو کرد پس بدرستیکہ او حق را شناختہ بست و در فص ادریس فرمود ان الحق منزہ ھو الخلق المشبہ تحقیق حق منزہ عین خلق مشبہ است و در فص اسمٰعیل فرمود:

فلا تنظر الی الحق وتعریہ عن الخلق ولا تنظر الی الخلق و تکسوہ سوی الحق۔

یعنی مبین بحق چنانچہ او را از خلق برہنہ کنی ومبین بخلق چنانچہ او را بحق نپوشانی۔ بلکہ حق را کسوت خلق سازی وخلق را کسوت حق انکاری وانگاہ گفت:

وَنَزِّہْ وَشَبِّہْ وَقُمْ فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ ط

یعنی خود را تنزیہ کن و تشبیہ کن ودر مقعد صدق قائم شو۔

Marfat.com

الجواب:- ایں کلام ہمہ بمقام خود است تنزیہ عبارات است از انفراد قدیم بادصاف واسماء ذات خود چنانکہ مستحق آنست او از نفسِ خود بہر خویش بطریق اصالۃ وانفعالی نہ باعتبار اینکہ محدث مثال باشد وے را بامشابہ شود او را پس منفرد گشت حق تعالیٰ ازیں ہمہ دنیست در دست ما تنزیہی جز تنزیہ محدث وملحق است بدو تنزیہ قدیم چگونہ تنزیہ محدث آنست کہ بازاء او نیستے از جنس وے باشد وبازاء تنزیہ قدیم نیستے از جنس او نیست چرا کہ حق تعالیٰ قابل ضد نیست ونہ تنزیہ او مدرک است کہ چگونہ است وبرائے ہمیں می گوئیم تَنْزِیْہٌ عَنِ التَّنْزِیْہِ پس تنزیہ نفسے ویرا جزوی کسے نہ داند وآنچہ مدرک است ہمان تنزیہ محدث است چہ کہ اعتبار آن نزد ما تعریٰ شے است از حکمے کہ انتساب آں بودی ممکن بود پس منزہ گردد آزان ونہ بود برائے حق تشبیہ ذاتی کسے مستحق تنزیہ ازو شود چرا کہ ذاتش فی نفسہا منزہ است بر مقتضائے کبریائے خودش پس بر ہر اعتبارے کہ بود یا در ہر تجلی گاہے کہ ظاہر شود یا مباین تشبیہ باشد مثل قول وے [1] رَأَیْتُ رَبِّیْ فِیْ صُوْرَۃِ شَابٍّ اَمْرَدٍ ۔ یا تنزیہ مثل قول وے نُوْرَانِیًّا اَرَاہُ نورانی را دیدم پس برائے تنزیہ ذاتی حکم لازم است مثل لزوم صفت برائے موصوف واو ازیں تجلی گاہ کہ مستحق وے است از ذات خود برائے ذات خود بآن تنزیہ قدیم است کہ راہ نمی یابد بسوئے وی کسے و نمی شناسد ویرا بجز وے پس منفرد گشت در اسماء وصفات وذات ومظاہر تجلیات خود بحکم قدم خود از ہمہ منسوبات حدوث داگرچہ بوجہ من الوجوہ باشد پس نہ تنزیہ او ہم چو تنزیہ خلقی است ونہ تشبیہ وے ہم چو تشبیہ دانا کسیکہ گفت کہ تنزیہ راجع است بسوئے تطہیر محل تو نہ بسوی حق پس او مراد گرفت ازیں تنزیہ خلقی کہ مقابل تشبیہ اعم است زیرا کہ عبد ہر گاہ متصف بصفات حق گشت ظاہر محل وے وخلاص یافت بہ تنزیہ الٰہی

---

[1] دیدم پروردگارِ خود را بصورت جوانے بے ریش وبروت ۱۲

Marfat.com

از نقائص محدثات پس راجع شد بسوئے وے ہمیں تنزیہ و باقی ماند حق بہ تنزیہے کہ مشارک
نمی باشد در آں غیر وے پس خلق را در وے مجالے نیست یعنی نیست برائے مخلوقے ازیں
تنزیہ چیزے بلکہ آں حق است بسبب منفرد بودن وے و استحقاق ذاتی وے بہ فافہم کذا
قال الشیخ عبد الکریم الجیلی فی الانسان الکامل و معنے تشبیہ مشابہ کردن بہ چیزے دیگرے و ایں ہر دو
در باری تعالیٰ موجب تحدید و تقید است زیرا کہ آں رذائل کہ از و تنزیہ تواں کرد و آں
مشابہ با آں تشبیہ باید داد و منفی است در نظر عارف موحد چنانکہ شبلیؒ گفتہ کہ التوحید شرک
و انبیا علیہ السلام بہ تنزیہ حق آنچہ کہ مبالغہ کردہ اند مراد ہمیں تنزیہ تعبیری است یعنی ایں
را کہ حق از ہمہ بری است آخر برائے تفہیم غیر دفہم خود چہ خواہم گفت ہمیں تنزیہ خواہم
گفت ورنہ در حقیقت تنزیہ عین تشبیہ است یعنی قائل بہ تنزیہ مطلقاً از آں جہت کہ
مقید حق مطلق است ناقص المعرفۃ است چرا کہ مجرد حقے است کہ او را حد نیست
آخر نہ تمیز می کند حق را از جمع آنچہ تنزیہ ذات او آزاں گردد و شئے خارج از ہمہ اشیاء
تصور گردد و ازیں سبب ناقص معرفت است و ہم چنیں کہ منزہ بلا
تشبیہ ناقص است مشبہ بلا تنزیہ نیز ناقص است چوں مجسمہ کہ در تشبیہ حدے پیدا کردند و
مطلق را مقید دانستند تا کسیکہ میاں تنزیہ و تشبیہ جمع کرد و ہر یک را بمنزل خویش نشاند
و حق را بہر دو صفت نعت کرد علیٰ طریق الاجمال حقا کہ او عارف گشت بحق مجملاً و قید اجمال
از بہر آنکہ معرفت تفصیلی انگاہ درست آید کہ بر مراتب نامتناہیہ ہر یک تشبیہ و تنزیہ
احاطہ یابد و متناہی چگونہ بر متناہی محیط گردد و آنچہ قطب الاقطاب را گفتہ اند کہ معرفت
او بجمیع مراتب عالم تفصیلی است اما در وے نیز گفتہ اند کہ از جہت تعین بشری و
بشریت خود دائم بریں معرفت تفصیلی قادر نہ باشد انتہی و آنچہ باوجود ایں تنزیہ کلامی
چند در قرآن آمدہ اند کہ دلالت بر تشبیہ دارند مثل [1] لما خلقت بیدی و کل شئ

---

[1] کہ آفریدہ شما بدو دست و ہر چیز ہلاک شوندہ است مگر روئے او۔

Marfat.com

هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ وَالرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى، وَيَا حَسْرَتَا عَلٰى مَا فَرَّطْتُ فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ. وامثال کتب سماوے واحادیث نبوی بسیار وارد اند بعضے تاویل کردہ اند و برخے توقف نمودہ حوالہ بعلم آلہی کردہ اند پس درینصورت جمع میان تنزیہ وتشبیہ واجب است

سوال :- اگر گویند کہ چوں تاویل کنم دیا حوالہ بعلم آلہی نمایم وباوجود جزم ایں کہ او از شوائب امکان منزہ است لاجرم تشبیہ مطلقاً برطرف می شود وتنزیہ مجرد میگردد پس جمع میان تنزیہ وتشبیہ چگونہ واجب باشد بلکہ بر تقدیر ملاحظہ تنزیہ صرف وتفہیم تشبیہ محض جمع بین النقیضین لازم مے آید وآں محال است جوابش بسہ وجہ است

اوّل آنکہ ایں الفاظ عبارت تشبیہی بلاشک از انبیاء صادر شدہ اند بر ما لازم است کہ ایمان باد آریم و بہیں مجرد ایماں را تشبیہ نامیم۔

وجہ دوم آنکہ :- محدثین اہل سنت مثل ابن خزیمہ وغیرہ اتفاق دارند بر عدم تاویل وعدم توقف دمی گویند کہ اوصاف او زائد اند ہمچو اوصاف ما بما وفیہ مافیہ

وجہ سوم آنکہ درنوع اول درجواب اعتراض سیوم گذشت کہ اہل سنت اثبات صفات زائدہ برائے حق کردہ آں جواب جواب ایں سوال ہم میتواں بود باقی باقی جوابے دیگر کاتب الحروف ہمدریں اثنائے ایں تحریر موفق بآں شدہ است کہ ایں تشبیہات قرانی واحادیثی تشبیہات واقعی نیند بلکہ اظہار بلاغت واجبی است کہ کلام حسب فہم وحال ما برائے تفہیم ما آوردہ است او جرم تشبیہ حقیقی کہ بردایں

و رحمٰن مستوی شد بر عرش خود ۔ و ائی پشیمانی من بر تقصیر کردن در حق خدا تعہ ۱۲

Marfat.com

اعتراض وارد باشد اینجا نیست پس اعتراض مرتفع شد و بجز تنزیه چیزے دیگر
باز نماند آرے تشبیه اعتباری را بسته بوده است پس اعتراض بر دو هم اعتبارے
چنانکه او معتبر نیست این سوال هم معتبر والله الموفق والمعین. چون تنزیه تمیز است
لهذا تحدید و تقید شد و چون ذات حق مبدا و جمیع احکام و آثار است و وجه عینیت
دارد نسبت با اشیاء و وجه غیریت نیز دارد بوجه عینیت تشبیه است و بوجه غیریت
تنزیه و فی الواقعه او عین است من وجهٍ غیر است من وجهٍ هر آئینه تنزیه فقط تحدید و
تقید بود و هر دو طرف افراط و تفریط و کمال آنست که نسبت بذات من حیث هی تنزیه
باشد و نسبت بذات من حیث عینیت تشبیه باشد پس منزه این معنے را نمیداند و اگر
می داند و تنزیه مجرد از تشبیه می کند بے ادب است او اگر نمیداند جاهل است و علی
هذا حق منزه از حیثیت ذات واجب بوجود است و حق مشبه من حیث العینیت
است و دیگر نباید دیدن حق را ازیں حیثیت که مبدا و آثار و احکام است و مقارن
و مبائن است او را از خلق برمنه و معرا کند چه او ازان حیثیت دران آثار و احکام
بمصداق وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ محقق است و با آن آثار و احکام ظاهر است مانند ظهور نور
آفتاب بالوان آبگینه ها و دیگر چیزے غیر حق باشد من کل الوجوه او را کسوت حق نه سازند
یکه چیزے که من وجه غیر است و من وجه عین است آن موجود خارجی است از جهت
عینیت او را کسوت حق سازند تا غیر حق کسوت حق نشود و چون چنان نکردیں باید که او
را منزه داند از حیثیت ذات بیچون او و مشبه پندارد از حیثیت معیت و مقارنت و
و مبدائیت او و سائر آثار و احکام را بازیں تقدیر در مقعد صدق قائم شود نه در مقعد کذب
چه این بیان واقع و نفس الامر است خواه جمیع عینیت باشد و خواه در فرق غیریت
که این ضرر دینی نیست وَاللهُ أَعْلَمُ وَعِلْمُهُ أَحْكَمُ وَأَتْقَنُ كَذَا حققت عَنْ قِبْلَةِ
أَرْبَابِ التَّوْحِيدِ وَكَعْبَةِ أَصْحَابِ التَّفْرِيدِ شَيْخِي وَشَيْخُ الْمُسْلِمِينَ مُرْشِدِي وَمُرْشِدُ الْعَالَمِينَ.

Marfat.com

سوال سوم شیخ در فص اویسیؒ فرمودہ کہ ابوسعیدؒ خراز گفت وجہے از وجوہ حق است دلسلنے از لسانہائے اوست وخدا دانستہ نمی شود الا باین کہ میاد اضداد جمع کردہ است او بعد ازیں فرمودہ کہ اوست یعنی ابوسعید خرازؒ کہ حق نام کردہ شد یاد وغیرہ آں از نامہائے محدث ۔

الجواب:۔ ایں چنداں مغلق نیست کہ فہمش دشوار آید از تحقیق سابق صاف ظاہر شدہ است کہ حق سبحانہ مبدا جمیع آثار واحکام است وواجب را من حیث مبدائیت با ہر ماہیتے نسبتے خاص است کہ با ماہیتے دیگر نیست من حیث ایں منسوبات نہ از حیثیت آں منسوب مثلاً ہمیں سواد است کہ نسبتش با قرطاس برابر است اما من تمیز ایں صفحہ باں صفحہ البتہ فرقے مفہوم می شود وہماں است نسبت خاص پس ابوسعید خراز از وجہے خاص یعنی متعلق بوجہ خاص باشد ومن حیث العموم چنانکہ می گویند کہ فلاں بندہ خاص وخصوص بارگاہ است وایں بلا شک وزیب درست است وہم چنیں مبدائت حق مر ہر شے را بحسب لیاقت واستعداد آں شے مثلاً مانند ظہور نور بحسب الوان وصور حسب مرایا او ایں خبر مید ہد کہ اختلافات مقتضیات سبب اختلاف مبدا می شود پس ازیں تحقیق بودن ابوسعیدؒ خراز لسانے از لسانہائے حق محقق شد یعنی چنانچہ لسان آلہ تکلم است مر محدثات را وحق کہ منزہ است از حدثان لہذا چنانکہ ظہورش از مظاہر دریافت می شود ہم چنیں جملہ اوصاف حق از اوصاف نمایاں اوراک کردہ می شوند ونظیرش خود در محسوسات ظاہر است کہ بندہ مقرب بارگاہ سلطانی را می گویند کہ فلاں بندہ موئے بینی یا زباں فلاں بادشاہ است از ینجا ایں مفہوم نمی شود کہ فلاں موئے یا زباں است غرض کہ مرجع ومآل قول شیخ ہماں است وقربت وخصوصیت اوست درجناب باری ونکتہ تخصیص وجہ ولسان ایں جا در تشبیہ خود ظاہر است چہ نویسیم کہ خود مدح می کند شیخ ابوسعید خراز او اخبار از

Marfat.com

علوم مرتبہ دسمو منقبتہ او کہ مظہری از مظاہر کاملہ جامع بود اما قول ابو سعید خراز کہ خدا را نمی توان شناخت الیٰ آخرہ معنے اش ایں کہ ذات باری من حیث ہی حقیقت واحدہ است او در و حیثیتے و جہتے دون جہتے نیست چنانکہ حکما گفتہ اند و خلاف ما و حکما دریں است کہ صفات نزد ایشاں عین ذات اند مفہوماً و وجوداً او نزد ما عین ذات است وجوداً او ایں ہم خلاف غیر معقول است بلکہ مرجع و مآل قول ما و حکما ہمیں یکیست کہ صفات عین ذات او ند در قدامت و عدم عرضیت و چوں ذات واحد است من جمیع الوجوہ پس اول و آخر ہر دو از یک جہت خواہد بود لا محالہ اگرچہ اولیت او نسبت بہ ما از و جہتے باشد و آخریت او و جہتے دیگر پس او جامع باشد میاں اضداد و ایں معنے راست اند در ہر واحد بوحدت او چنانکہ وحدت حق است پس مفہوم قول خراز آں شد کہ خدا را نتواں شناخت الا بجمیع الاضداد و در حکم عینیت چوں ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ ۔ معنیش ایں باشد کہ حق اول است ہم ازاں حیثیت کہ آخر است ہم ازاں حیثیت کہ اول است و ظاہر است ازاں رو کہ باطن است چنانکہ باطن است ازاں روئے کہ ظاہر پس جمع میاں ضدیں از و جہے واحد مخصوص باشد بحق و ادراک ایں جزو بکشف نتواں کرد کہ حق در حال بطون در عین ظہور است او بالعکس لاجرم ظہورش عین بطون و بطونش عین ظہور باشد و ایں جزو عارف در نیابد کہ اوست کہ میداند کہ در وجود جز او نیست تا آں را تواں دید پس اگر ظاہر است بہ نفس خود ظاہر است چوں ظہور او بر عارف و اگر باطن است از نفس خود باطن است چوں بطون او از محجوب و عارف و محجوب ہر دو جزو د مظہر از مظاہر ہستند پس سخن شیخ از یہجا محقق گردد کہ حق است کہ مسمیٰ است باسم محدثات خواہ ابو سعید خراز گوئی خواہ غیر او فہم من فہم واللہ و در باب سبت و چہارم از فتوحات است کہ گفت ابو سعید خراز کہ خدا را نشناختم الا باینکہ او میاں اضداد جمع کردہ است و برخواند ،

ھُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاھِرُ وَالْبَاطِنُ ۔

Marfat.com

مراد می گردد از یک وجہ نہ بہ نسبتہائ مختلفہ چنانکہ اعتقاد می کند
اہل کفر کے علماء رسمی اند و ہم ہرگاہ دانستہ شد کہ موجود خارجی عبارت از دو شے است
ماہیت و مبداء آثار و احکام و آں ماہیت من حیث ذاتہا نمودی بے بود است و
آنچہ کہ موجود است ذات مبداء است آن چنانکہ الوان آبگینہ ہا۔ نمودے بود اند
بر آں دیوار کے او را در خارج تصور کردیم و آنچہ کہ محقق الوقوع است بر دیوار مجرد نور
است لاغیر اگرچہ در منظر نور مصبغ بر دیوار واقع است لاجرم مسمی و مشہود و موجود بنفس
مبداء است لیکن بحیثیت تورد و تمیز کردن دے بآثار کل ماہیت است و لہذا اسماء
مختلف و کثیر شدند از جہت اختلاف و کثرت ماہیات کَمَا لَا یَخْفٰی عَلٰی اَرْبَابِ النُّہٰی
فَافْہَمْ وَانْصِفْ وَلَا تَکُنْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ وَقِیْلَ بِتَوْفِیْقِ ہٰذَا الْجَوَابِ اَنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔[1]

سوال چہارم

آنست کہ در حق نوح فرمود کہ نوح علیہ السلام اگر جمع کردی میاں
تشبیہ و تنزیہ و قوم را بہر دو دعوت کردی اجابت میکردند و قبول دعوت روئے
نمودند[2] فَدَعَاهُمْ جِهَارًا یَعْنِیْ نَنْزِیْهًا[3] ثُمَّ دَعَاهُمْ اِسْرَارًا
یَعْنِیْ تَشْبِیْهًا ثُمَّ قَالَ لَهُمُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا وَقَالَ
اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا[4] یعنی دعوتِ قوم خود را کردم بہ شب

---

[1] چنانچہ پوشیدہ نیست بر عقلاء پس فہم کن و انصاف کن و از غافلین مباش و بگو
بموافق شدن باین جواب کہ حمد ثابت است مر خدائے را کہ پروردگار عالمیان است۔

[2] پس دعوت کرد حضرت نوح قوم خود را بآواز بلند ۱۲

[3] باز دعوت کرد حضرت نوح قوم خود را پوشیدہ ۱۲

[4] باز گفت از قوم کہ استغفار کنید از رب خود کہ بتحقیق وے است آمرزندہ و گفت
حضرت نوح علیہ السلام کہ بتحقیق دعوت کردم قوم خود بہ شب و بے روز۔ ۱۲

Marfat.com

سوئے تنزیہ و بروز بہ تشبیہ فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَائِیْ اِلَّا فِرَارًا وَذَکَرَ عَنْ قَوْمِهٖ اَنَّهُمْ تَصَامَمُوْا عَنْ دَعْوَتِهٖ لِعِلْمِهِمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ مِنَ الْاِجَابَةِ دَعْوَتَهٗ۔ [1]

بعد ازاں شیخ فرمود کہ اگر نوحؑ در دعوت قوم خود جمع می کرد میاں تشبیہ و تنزیہ چنانکہ محمد صلعم کردند البتہ دعوت اجابت میکردند در نصف آیۃ لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ است کہ بہ آں تبقدیر کہ کاف زائدہ نہ باشد پس معنی چناں باشد کہ نیست مثل مثل او چیزے و اثبات مثل تشبیہ است او نفی مثل آں مثل تنزیہ است پس محمد صلعم قوم خود را دعوت کردند بہ تشبیہ و تنزیہ در فص الیاسی فرمودند در آیۃ لَنْ نُؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَا اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ [2]۔ دو وجہ است یکے ایں کہ رسل اللہ مبتداء است واللہ خبر او۔ قولہ اعلم حیث یجعل رسالتہ خبر مبتداء محذوف باشد ای ھو اَعْلَمُ دوم آنست کہ اللہ مبتداء اعلم خبر او بوجہ اول رسل اللہ اللہ بوجہ دوم غیر او و ایں است تشبیہ در تنزیہ و تنزیہ در تشبیہ۔

الجواب بدآنکہ معنی قول شیخ ایں اند کہ اگر نوحؑ در دعوت خویش جمع میاں تنزیہ و تشبیہ کردی البتہ قوم او آں دعوت را اجابت میکردند چہ ہرگاہ کہ ایشاں رمزے از تشبیہ مے شنودند مناسبتے میاں خود او مے یافتند آزاں رو کہ ایشاں

---

[1] پس نہ زیادہ کرد قوم را دعوتِ من مگر فرار، و ذکر کرد از قومِ خود کہ بہ تحقیق ادشاں اصم شدہ اند از دعوت باوجودیکہ می دانند آنچہ بر ادشان واجب است از اجابتِ دعوت۔

[2] ہرگز ایمان نیاریم تا وقتیکہ داده شود ما را مانند آنچہ داده شده است پیغمبرانِ خدا را و خدا دانا است بمحل نہادن پیغمبری خود۔

Marfat.com

در تشبیہ صرف بودند کہ اثبات صفات کمالیت مراد شان و اصنام خود را می کردند کہ می گفتند
ﷺ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ۔ پس تا ایشاں مقرب عند اللہ نمی دانستند
توقع آنکہ ایشاں سبب قرب گیرند و مقرب ایشاں باشند نمی کردند و دیگر آنکہ
اثبات شفاعت گری مر ایشاں را می کردند ہر آئینہ کمالیت صفتے است مر شفیع
را پس اگر نوحؑ از راہ تشبیہ کہ ایشاں بآں مستانس بودند با ایشاں در مے آمد
سخن او ہم در تشبیہ و ہم در تنزیہ قبول مے افتاد و تصدیق بر رسالت نوح می کردند
حالانکہ دعوت ایشاں گاہ بآشکارا بود یعنی بحیثیت ظاہر ایشاں، و گاہ دعوت
ایشاں پنہاں بہ حیثیت عقول و روحانیات شان بلا جرم مقبول نمی کردند و بحکم
ضرورت پنجاہ کم ہزار سال با ایشاں ساختہ بود و بصبر و تحمل پرداختہ چوں کار بہ نہایت
رسید و مخالفت بغایت انجامید طلب مرد ذات ایشاں کرد تا وجود ایشاں
از میانہ برخیزد و گفت اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا پس نفس ایشاں متحمل ایں معنے
نہ شد کہ در فنائے ذات خود کہ شد بدو وجہ یکے از آنکہ نفس انسانی مجبول است
بر محبت اعیان و ذات خود دوم از آنکہ مقاومت تا نفس امارہ خویش نمے تواند
کرد بوجہ ضعف خود و نہ قادر شدن بر نفوس خود پس چوں نوح علیہ السلام نفور از
ایشاں مشاہدہ نمود دانست کہ قابلیت نہ دارند و دعوت بہ ہیچ وجہ ایشاں
را مفید نخواہد افتاد و گفت اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا[1] ای در شب سر و در روز آشکار
خواندم یعنی در باطن و غیب بدعوت روحانیہ کہ لیل عبارت ازاں باشد کہ ما نہار
ظاہر و شہادت بدعوت حاصل از قوائے جسمانیہ ایشاں را خواندم نہ روحانیت در
ایشاں اثر کرد و نہ جسمانیت بلکہ ہر روز فرار ایشاں از قبول کردن وحدت و شہود حضرت

---

[1] ترجمہ ایں است: عبادت نمی کنیم ایشاں را مگر برائے ایں کہ رسانند ما را بخدا در مرتبۂ قرب۔

Marfat.com

احدیت در مظاہر مختلفہ بصورت بیشتر بود فَلَمْ یَزِدْهُمْ دُعَائِیْ اِلَّا فِرَارًا عارفے گفتہ کہ مراد نوح دریں قول نہ آنست کہ اخبار عدم قبول ایشاں میکند مطلقاً یا آنکہ دعوت باایشاں بہ ہیچ وجہ اثر نہ کرد۔ بلکہ اثر کرد در اوشاں دعوت وے و بہ نقیض یعنی آنچہ مقصود حضرت نوح علیہ السلام بود خلاف آنرا قبول کردند و آنچہ کردند خلاف مراد وے علیہ السلام کردند از آثار وغیرہ پس واقعہ شد اجابت از اوشاں بطور ترسندگی و حاصل شد اقرار در صورتِ انکار و استکبار چرا کہ مضمون دعائے وے علیہ السلام ضرر می رساند حالت شاں را کہ اوشاں بر دے قائم بودند۔ و برخواہشات خود عاشق و بر عبادت خود متوجہ پس یافتہ شد ترسندگی از آنچہ کہ دعوت کردہ شد قوم بسوئی وے و اوشاں در اجابت آں چیز بودند کہ غلبہ یافتہ بود بر اوشاں پس اصنام ساخت قوم را از غیر خواہشات شاں نابینا ساخت و نبود دعوت دریں وقت باطل یا از اجابت بیکار انتہیٰ

وَذَکَرَ عَنْ قَوْمِهٖ اَنَّهُمْ تَصَامَمُوْا عَنْ دَعْوَتِهٖ لِعِلْمِهِمْ بِمَا یَجِبُ عَلَیْهِمْ مِنْ اِجَابَةِ دَعْوَةٍ فَعَلِمَ الْعُلَمَآءُ بِاللّٰهِ مَا اَشَارَ نُوْحٌ فِیْ حَقِّ قَوْمِهٖ اَلثَّنَاءُ عَلَیْهِمْ بِلِسَانِ الذَّمِّ۔ [1]

یعنی نوح گفت کہ بعد از آنکہ قوم دانستند کہ بر ایشاں اجابت دعوت من واجب است تن بکری در دادند ممر استماع را نامند گردانیدند

---

[1] وذکر کرد نوح علیہ السلام از احوالِ قومِ خود کہ بہ تحقیق اوشاں اصم ساختند از شنیدن دعوت من باوجود علم شان بآنچہ واجب است بر اوشاں از قبول کردن دعوت۔ پس دانستند علماء باللہ آں چیز را کہ اشارت کرد بسوئے وے حضرت نوح علیہ السلام در حق قوم خود از تعریف کردن بر اوشاں بزبانِ ذم ۱۲

Marfat.com

تا بگوش ہوش ایشاں نرسد و سخن قبول نیاید وَجَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ۔ [1] وراہ بایں رمز لطیف روندگان راہ بردند کہ ایشاں را سخین فی العلم اند باللہ و صفاتہ و اسمائہ و اصحاب کشف و شہود و ارباب وجد و جود اند کہ نوح اشارتیکہ فرمود در حق قوم از روئے شریعت ذم ست ایشاں را امّا از روی حقیقت مدح است ایشاں را پس بمعنے مدح باشد و بصورت ذم کہ اشارت میکند باآنکہ دعوت بالقول قبول نہ کردند امّا دعوت بالعقل قول نمودند و بیان آں چنیں است کہ نوح ایشاں را بخواند باسم ظاہر کہ آں شریعت است در عالم ملک پس ایشاں را بخواند باسم الباطن کہ آں طریقت است در عالم ملکوت پس ایشاں را بباطن باطن خواند آں فناء فی اللہ است ذاتاً و جوداً و صفۃً و فعلاً و آں در انتہا عالم حقیقت پدید آید پس استعداد ایشاں بآں وفاء نہ کرد و نہ توانستند کہ از مقام خویش ترقی کنند و بذروۂ یافت ایں کمال برسند پس مکرر اندیشیدند و گوش ہائے خویش را از اجابت دعوت بسجیل بربستند تا بنی مستجاب الدعوات آں دعائی کہ برائے شان بود بر ادشاں مبدل گرداند تا حق جلّ جلالہٗ بہ تجلی قہاری و صفت جباری با ایشاں متجلی گردد۔ و بہ سبب آں تجلی ایشاں را وصول بکمال مدعا لیہ حاصل آید کہ مقتضائے ایشاں است پس نوح علیہ السلام دعائے رب [2] رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا۔ بر ایشاں کرد و ایشاں را بکمالیکہ ایشاں را بود برسانید و اگر برایں معنے کہ دعا بر ایشاں کردن تا برائے آں بود کہ مقہور شوند و بکمال خویش رسند مشاے خواہی چنیں گویم کہ

---

[1] وگردانند انگشتان خود را در گوشہائے خود۔

[2] اے پروردگار من مگذار بر زمین از کافراں ہیچ ساکن شوندہ را ۱۲

Marfat.com

مادر محسوس مے یابیم کہ کسی کہ دے مبتلا میگردد با مرے مبنی عنہ و آں خصلت ذمیمہ را از خود دفع نمی تواند کرد و از ہر کس در ہر ناچیزے بہ سبب آں ذمیمہ بوے ملامتے میرسد از حاکم وقت بلسان قال و حال افناء نفس خود میطلبد با بدعاء از حضرت خدا فنا خود میخواہد تا ازاں ذمیمہ خلاص یابد و کمال خویش در افناء میداند، ہمچنیں دال حال عارفاں اُمت نوحؑ و جاہلان اُمت و منکران رسالت و اما عارفان پس او شاں میدانستند کہ استعداد ایشاں چیست و اہل نقمت و غضب اند خلاص خود در فناء وجود خود میدیدند لاجرم بعد الافناء بکمال فنا خود رسیدند کہ از مخالفت کردن در ظاہر بمقتضائے استعداد و عدم قبول خود باز رہیدند و اما جاہلان ایشاں اگرچہ از یافت ایں معنی غافل اند اما استعداد ایشاں از طلب باز تا ایستاد تا ایشاں را بکمال وصول خویش نہ رسانید و اما کافراں ایشاں را خود خارج اند ازیں تصورات و شیخ را درین بحث نظر بر عارف و جاہل آں اُمت است بنابر اینکہ گفتہ شد و محمد جمع میکرد میاں تنزیہ و تشبیہ چنانکہ فرمود ؎ وَلِهٰذَا مَا اختص بِالْقُرْاٰنِ اِلَّا مُحَمَّدٌ مراد فضیلت قرآنی است کہ آں جمع است میاں تنزیہ و تشبیہ و اکملیت او از مقام فرقان او تفصیل یعنی اگر چنیں نہ بودی کہ آں مقام اکمل و افضل بودی با کمل و افضل موجودات بودی کہ محمد رسول اللہ است مختص نشدی بہ تبعیت او امت او مشرف بہ تشریف خیریۃ نشدی نہ حال آنست کہ از جہت مناسب ایں مقام قرآنی خاص گشت بہ محمدؐ آخر الزمانے و مناسبت ایں ست کہ ہمچنیں کہ قرآن جامع است محمد نیز مظہر است اسم اعظم جامع را فالجمع للجمع باتفاق الجمیع اولیٰ و اجمع[2] و

---

[1] و برائے ہمیں جہت نہ خاص کردہ شد بہ قرآں مگر محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

[2] پس معنی جامع برائے کسے کہ جامع ہمہ مراتب باشد باتفاق ہمہ و بہتر جامع ترا است۔

Marfat.com

در آیۃ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ علماء را خلاف است در آں کہ کاف در کمثلہ زائدہ است یا غیر زائد بعضے زائدہ دانند پس معنی وے تنزیہ باشد چرا کہ از قولہ لیس کمثلہ شیٔ ایں لازم مے آید کہ او را مثل بہ ہیچ وجہے از وجوہ نیست و قولہ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ تشبیہ باشد از بہر آنکہ اطلاق سمیع و بصیر بر مالک و عبد می کنند پس در وے باشد و نیز تشبیہ و بعضے گویند کہ کاف زائدہ نیست پس بجائے مثل باشد یعنے لیس مثل مثلہ شیٔ یعنے مثل از مثل خود کردہ باشد و اثبات مثل کردہ است مثل کہ مثل از دو منفی بود ایں عین تشبیہ است در تنزیہ و دریں قول باشد کہ ھو السمیع البصیر کہ در علم بلاغت گفتہ اند کہ ہرگاہ مبتدائے ضمیر باشد مقدم بر خبر و خبر وے معرف باالام بود فائدہ حصر دہد پس معنے ایں باشد کہ او ست تنہا کہ سمیع است و بصیر و عین ایں تنزیہ باشد چرا کہ تنزیہ ذات او از سمع و بصر کردہ است کہ آں نقص است بآنکہ آلۂ مخلوق است و او تعالیٰ منزہ از آلہ است چنانچہ گفتہ اند در معتقدات کہ سمیع بلا سمع و بصیر بلا بصر و اثبات سمیع و بصیری حق را کردہ باشد پس ازیں آیۃ مذکورہ بتقدیر کاف زائدہ نیمۂ اول آیت تنزیہ باشد و نیمۂ دیگر تشبیہ و بتقدیر غیر زائدہ نیمۂ اول تشبیہ باشد و نیمۂ دیگر تنزیہ و اگر نیکو تامل کنی بیابی کہ در ہر نیمۂ از آیۃ تنزیہ در تشبیہ است و در تنزیہ خلاصہ ایں کہ حق است کہ سمیع است و بصیر در ہر سمیع و بصیری کہ او را سمع و بصر باشد یعنی گوش و حدقہ و حق را گوش و حدقہ نیست و ایں عین تنزیہ است در تشبیہ و ہمدریں مقام اختصاص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہذا المقام فرمودہ است کہ حاصلش ایں بود کہ مقام محمدؐ جامع میاں وحدت و کثرت و جمع و تفصیل و تنزیہ و تشبیہ بود و اگر نوح مثل ایں ست بیاوردی و قوم را باں دعوت کردی لفظاً ایشاں نیز جواب آں می گفتند مطابق آں لفظاً از پیش ایں آیت گفتہ شد کہ نیمۂ او تنزیہ است لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ و نیمۂ دیگرش تشبیہ وھو السمیع البصیر

Marfat.com

بلکہ گفتم در ہر نیمہ اش تشبیہ و تنزیہ ہر دو اند و حق تعالیٰ جمع کردہ آنحضرتؐ در قول لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ میان اثبات و نفی امر مثل در یک آیت و بہ سبب ایں جمع میان تنزیہ و تشبیہ فرمود صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ یعنے قرآنی کہ حق بمن دادہ جامع جمیع حقائق و معانی است کہ از حق بجمیع انبیاء منزل گشتہ لاجرم دعوت من مرامت خویش دلیل حراست در نہار و نہار است دلیل بر دو فہم آمیختہ یعنی در عین با من بظاہر و در عین ظاہر باطن دعوت میکنم و در عین وحدت کثرت را مینمائم و در عین کثرت سوئے وحدت میبرم در عین تشبیہ تنزیہ میکنم و در عین تنزیہ تشبیہ نہ چوں دیگران کہ بلبل غیب و وحدت تنہا و گاہ بروز شہادت و کثرت تنہا کنم گاہ طرف تنزیہ گیرم و گاہ طرف تشبیہ بالجملہ تحقیق معنے ایں آیت کہ مذکور شدہ نہ در حوصلہ فہم تست ترا بمیں بس کہ بدانی کہ حضرت حق بچوں و چگوں است کہ بہیچ وجہ در احاطہ ادراک نمی لاتدرکہ الابصار۔ و بایں تنزہ محیط ہر روزہ است و ہمہ ذرات عالم آئینہ صفات آویند ہر کجا علمی است علم اوست و ہر کجا قدرتے است قدرت او و علیٰ ہذا ہمہ صفات آویند کہ از پردہ مخلوقات ظہور کردہ اند بل ہمہ اوست وجود مخلوقات نمودے بے بود است۔ چنانکہ صورت در آئینہ می نماید۔ اما آئینہ ہم چناں پاک و صاف از صورت است نہ در برون آئینہ است و نہ در درون او نمودے است بے بود۔ و چوں ایں معنیٰ دریافتی بر تو باد کہ مناقب حق باشی۔ و حق را حاضر و ناظر خود تصور نمائی بلکہ چناں داں کہ ہر چہ در لست از علم و قدرت و سائر صفات ہمہ از حق است و تو بمچناں خیالے لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارُہٗ[1] و بمچناں بر صرافت یگانگی خود منزہ از آنکہ جسم و جسمانی و جوہر و عرض باشد و موجود و غیر موجود نہ لا الہ

---

[1] نیست در دنیا غیر دے گردش کنندہ ۱۲

Marfat.com

الا اللہ محمد رسول اللہ فرستادہ اسم جامع اللہ است وبحسب حقیقت کلمہ غیبیہ او با و
کتابے جامع ہمراہ ہمان آیئنہ صاف کہ بحمت ظہور باحسن صورہ تقیید باحکام و اثار
آنصورت جامع درکسوت بشریت در آمدہ اسم محمدیہ گرفت پس ترا باد کہ حفظ
مراتب کنی واسم مرتبہ را بر مرتبہ دیگر اطلاق نہ کنی و احکام شریعت را نیک نگہداری
وسعادت جز در متابعت شریعت نہ دانی۔

فائدہ:۔ تصور باید کرد کہ کلام در معنے کلام اللہ دو نوع است۔

اوّل:۔ تفسیر است و او راجع است بمدلول الفاظ از حیثیت لغت وصرف
وغیرہ مقصود اوں وبالذات ہمیں معنی اند وہر کہ ایں معنے تفسیری را نفی کند و
دعوی آن کند کہ کلام معنے دیگر غیر دارد ملحد و زندیق است۔

دوم:۔ تاویل است بہ لسان اہل اشارت وآں طریق اولیاء و علماء و
محققین است وآں را چند شرط بود اند۔

اوّل آنکہ معنے ظاہری تفسیری اعتقاد کند او را بالذات دانند۔

دوم آنکہ معنے بلسان اشارت فہمیدہ شدہ اند مخالف قواعد
عربیہ نباشند بلکہ موافق اگرچہ بعید باشند۔

سوم آنکہ:۔ منافی ضروریات دینیہ نہ باشند پیش علمائے صاحب فہم

Marfat.com

وصاحب اطلاع اگرچہ نزدیے فہم مخالف باشند۔

چہارم آنکہ:- کسے تاویل کند کہ صاحب دیانت باشد صاحب فلسفہ بنود وچون ایں شروط متحقق گردند تاویل مسلم باشد والا فلا واز ہمیں وجہ مولینا سعدالدین تفتازانی در شرح عقائد نوشتہ است کہ ولیکن آنچہ کہ رفتہ اند بر آں بعضے محققین کہ مراد از آیات ظاہر معانی شان اند وبا ایں ہمہ پس در وے اشارت خفی است بر آں دقائق کہ ارباب سلوک را منکشف می شوند ممکن است مطابقت درمیان آنہا ونصوص ظاہرہ کہ مراد گرفتہ شدہ پس آں بوجہ کمال ایماں ومحض عرفان است انتہیٰ پس قول شیخؒ در کلام نوح علیہ السلام [1]

اِنِّی دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَہَارًا یعنے لیل تنزیہ ونہار تشبیہ از باب اشارت وتاویل است نہ از باب عبارت وتفسیرات چہ تنزیہ نفی مماثلت است واو امر سلبی است پس از ذات منزہ پیچ مدرک نمی شود والا سلب واما او در حد ذات خود مدرک نشد آں چنانکہ ظلمت عبارت از شب است کہ امرے ست عدمے در وے پیچ چیز مدرک نمی شود والا عدم ادراک پس شب بہ تنزیہ مناسب باشد وروز کہ عبارت از نور است وجودے است وخود مدرک می شود بواسطہ او چیز ہا، نیز مدرک می شوند وتشبیہ اثبات

صفات وجودے حقیقی است۔ مثل سمع وبصر

وصفات وجودے ظہورے دارد پس مناسب روز نور باشد پس دعوۃ نوح علیہ السلام بہ سبب اینکہ گلہے بہ تنزیہ دگلہے بہ تشبیہ بود ایشاں را زیادت نہ کرد والا مگر ای از حیثیت فکرۃ وعقل کہ قاعدہ تکلیف است۔

---

[1] بہ تحقیق من دعوت کردم قوم خود را در شب وروز ۱۲

Marfat.com

سوال اگر گویند کہ رسولؑ برائے ہدایت مبعوث است نہ برائے گمراہی و ہلاک۔ وچون تنزیہ فقط تقیدا ست وتشبیہ صرف بتحدید پس مقام نوح ازاں منزہ باشد

الجواب آرے بعثت رسولؑ اولاً بالذات برائے ہدایت است فاتاً بالعرض وثانیاً بہر اظہار گمراہی وہلاک مردماں است کہ ازل آورد ایشاں بود موافق عرف ایشاں گویا بہ بعثت رسل حجت ایشاں تمام کرد تا نہ گویند بروقت کہ مرا ہدایت ہادی کجا رسیدہ بود وتنزیہ فقط مرتبہ بزرگ است وتشبیہ فقط دو نوع است۔

نوع اوّل مذموم وآں تشبیہ حق است بخلق در ذات واو کفر است اقل مومناں امت نوحؑ ازاں برتر اند چہ جائے حضرت نوح۔

نوع دوم محمود است ومشروع وآں تشبیہ است کہ سابقاً محرر شدہ تشبیہ بایں معنے فقط مرتبہ عظیم است واعظم ازیں مرتبہ جمع است میاں تشبیہ محمود وتنزیہ دایں خاصہ محمدؐ است صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آوازہ نوح اکمل است و اوّل رسلؑ نوح بود وآخر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لہذا شیخ دریں فص فرمود کہ تنزیہ فقط وتشبیہ فقط فرقان است زیرا کہ فرق است میاں ہر دو وجمع میاں ہر دو قرآن[1] ولہذا ما اختصّ بالقرآن الا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہذہ

---

[1] وے را ایں جمعیت خاص نکردہ شدند بقرآن مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دایں است کہ بہترین امت ہا است کہ برآوردہ شد برائے مردماں۔

Marfat.com

الْاُمَّةُ الَّتِیْ هِیَ خَیْرُ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ۔

پس کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ۔ جمع کردمیاں ہر دو آنکہ قرآنست واما توجیہ شیخ در آیت لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰی نُؤْتٰی الخ امرے عجیب وغریب است۔ یعنی رسل اللہ عین اللہ اند۔ آنچنانکہ رمزے جواب در اعتراض۔ سُبْحَانَ مَنْ اَظْهَرَ الْاَشْیَاءَ وَهُوَ عَیْنُهَا۔ گذشت۔

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ۔ یعنی او اعلم است بآں جائے کہ در رسالت خود می کند۔

وَ اُوْتِیَ فعل ماضی لم یسمّ فاعلہ مفعولش ضمیریست عائد برسول۔ اَیْ[1] لَنْ نُؤْمِنَ بِاٰیَةٍ حَتّٰی نُؤْتٰی مِثْلَ مَا اُوْتِیَ هٰذَا الرَّسُوْلُ الْمُبَلِّغُ اِیَّاهَا۔ وَرُسُلُ اللّٰهِ اللّٰہ جملہ دیگر است۔ چنانکہ رسل مبتدا باشد۔ و اللّٰہ خبر او۔ واعلم خبر مبتدائے محذوف ہُوَ است یعنی هُوَ اَعْلَمُ۔

ایں توجیہ اشارات

است دریں آیت واو مقید تشبیہ زیرا کہ بودن رسل اللہ عین اللہ تشبیہ است اما نہ از حیثیت جسم وروح و ماہیت ممکنہ بلکہ از حیثیت وحدت وجود فافہم و وجہ تفسیر در آیۃ آنست کہ مفعولیکہ قائم مقام فاعل است رسل اللہ است واللہ مبتداء است واعلم خبر او وایں وجہ مفید تنزیہ است زیرا کہ بودن رسل اللہ غیر اللہ از حیثیت ماہیۃ ممکنہ از دے جسد وروح عین تنزیہ است ورسل عین تشبیہ یعنی ہماں ست کہ در لازم اللازم بودہ است پس ایں آیت بہ معنی اشارتے یعنے تفسیری تنزیہ در تشبیہ و تشبیہ در تنزیہ باشد و علی ہذا کلام شیخ خرباز

---

[1] یعنی ہرگز ایمان نخواہیم آورد تا اینکہ آوردہ شویم مثل آنچہ دادہ شد ایں رسول را کہ رساننده است آنرا۔

Marfat.com

می گوید از عدم اطلاع معترضان بر حقائق و معارف ایں طائفہ واللہ اعلم

سوال پنجم ۔ شیخ در قصص نوح علیہ السلام فرمود کہ وَمَكَرُوا مَكْرًا كُبَّارًا ای اَلدَّعْوَةُ اِلَى اللّٰهِ مَكْرٌ بِالْمَدْعُوِّ۔

یعنے قوم نوح مکرے بزرگ کردہ اند زیرا کہ دعوت بسوئے حق مکر است بآن کس کہ اورا دعوت میکند و بعد از چند سطر فرمود وَقَالُوا فِي مَكْرِهِمْ یعنے در مکر قوم خود گفتند قوم نوح لا تذرن الهتكم یعنے ترک میکنند الہاں و خدایاں خود را وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا۔ ایں ہا نامہائے بتان ایشاں اند از گاہ فرمود فانہم لو ترکوہم جہلوا مِنَ الحق قد ما تركوا من هؤلاء فان للحق فِي كُلِّ مَعْبُودٍ وَجْهًا خَاصًّا يَعْرِفُهُ مَنْ عَرَفَهُ وَيَجْهَلُهُ مَنْ جَهِلَهُ۔

یعنے زیرا کہ قوم نوحؑ اگر ایں بتاں را ترک می کردند از حق بقدر آنچہ ترک کردند ازاں بتاں جاہل می شدند چہ حق در ہر معبودے وجہے خاص دارد و میداند آں وجہ را ہر کہ حق را داند و جاہل می شود ازاں ہر کہ جاہل است از حق۔

الجواب لفظ مکر در قرآن مجید چند جا واقع شدہ است و مکر خداوندی از قبیل مکر محدثات کہ قبیح است و سبب فریب مذموم می شود بودہ است بلکہ معنیش ایں ست کہ نمودن چیزے کہ در واقع خلاف او ست بنحوی مفرور می شود و در ایں در حق باری مستبعد نیست بلکہ واقع است و در حق بنی آدم اسم بآں علکہ واقع است و در حق باری بآں نمودن۔

مثل قَوْلِهٖ تعالیٰ، سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ وَ

Marfat.com

أُمْلِي لَهُمْ إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ۝[1]

دیگر آیت وچوں بموجب توحید ذاتی ووحدت وجود کہ بیاں رفت کہ حق عین اشیاء است و با ہمہ است وقولہ تعالیٰ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ وَمَا يَكُونُ مِنْ نَجْوَىٰ ثَلٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ الخ اشارت بایں معنے است پس دعوت بحق مجرد معرفت باشد نہ آنست کہ او از جائی مقصود است ودر جائے موجود وحق در ہمہ جا و با ہمہ اشیاء موجود است. وچوں رسُل و مرسل الیہ ورسالت ورسولؐ وداعی و مدعو و دعوت و مدعو الیہ بحسب توحید ذاتی ہمہ یک شے اند لاجرم آں نمودنی باشد مخالف واقع اگر کسے از نادانی تعدد حقیقی گمان برد ہمانا کہ دعوت در حق او مکرر باشد و اگر کسے از کمال عرفان داند کہ تعداد حقیقی نیست بلکہ موجود یکے است وبوجوہ اعتبار حکمے دارد و دعوت از وجہے بوجہے قبح پس دعوت در حق او مکرر نہ باشد فاما دعوت ازیں حیثیت کہ طالب تعدد است در اوّل منظر مکرر است تا آنکہ توفیق رفیق شود چوں بعین تحقیق وجوہ و اعتبارات را مشاہدہ کند انگاہ از وحیثیت مکرر زائل می شود و شیخ دعوت را باآں اعتبار مکرر گفت و در آں نقصانے نیست چہ غرض شیخ آنست کہ چوں نوح مکرر کرد دریں دعوت با قوام خویش با آنکہ دعوت کردن از چیزے باشد کہ آنکس را نبود بچیزیکہ باآں برسد یعنی آنچہ ترا در بدایت نیست بیا تا در غایت بیابی آں را وچناں نمود بایشاں کہ حق بشما نیست یا حق غیر شما است باآنچہ من دعوت میکنم بیائید واجابت کنید تا حق را بشما بنمائم یا شما را بحق برسانم وحال آں بود کہ ایشاں از حق جدا نبودند چرا کہ در

---

[1] مثل قول وے است کہ پایہ پایہ خواہیم کشید ایں جماعت را ازاں راہ کہ نمی دانند۔ و مہلت خواہم داد ایشاں را۔ ہر آئینہ حیلۂ من محکم است ۱۲

Marfat.com

بعضے از مراتب وجود ایشاں نیز مظہرے از مظاہر ہویت حق بودند پس حق با ایشاں بودہ باشد بلکہ ایں ہذیتہ باں ہویت متعین شدہ و ایں عین مکر است اما مکرے پسندیدہ وچنیں مکرے از انبیاء علیہ السلام از سر بصیرت و علم تمام است مصطفٰے از کلام خدا ازاں معنی چنیں خبر داد کہ :

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْ اَدْعُوْا اِلَى اللّٰهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ[1]

یعنی نبی میداند کہ ایشاں مظہر ہویت حق اند و ایں مظہریت مخصوص بایشاں نیست ہر کہ ہست و ہر چہ ہست مظہر آں ہویت است و ایں مدعو ما خود بکلی ازیں بے خبر است. یا اگر باخبر است، از خود باخبر است و خبر خود را مظہر نمی داند پس طریق آں ست کہ بمکر محمود او را دعوت کند تا جمیع موجودات ایں معنے بیابند و بدانند کہ او ہر چہ ہست بخود ہیچ و ہمہ مظہریکے اند و آنچہ اطلاق اسم وجود بر و حقیقتاً توان کرد آں یک حقیقت واحدہ است پس او را عبادت بجمیع اسماء و صفات در جمیع مظاہر کائنات کند چنانچہ از جہت اسم خاص خود او را عبادت کرد شیخ می فرماید کہ قوم نوح مکر محمود دریافتند و مقابلہ باو سے از راہ مکر کردند[2] وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا. حکایت ازیں معنے باشد۔ انتہٰی۔

سوال ششم

:۔ شیخ ہمداں نقل فرمود کہ قوم نوح علیہ السلام غرق شدند در دریائے علم باللہ پس در نیافتند جز اللہ یاری دہندہ پس اللہ تعالیٰ یاری دہندہ ایشاں شد پس در دے معانی دہالک شدند تا ابد پس اگر ایشاں را باصل طبیعت بیرون آوردی ایشاں را ازاں منزلت رفیعہ فرو دے آورد۔

---

[1] بگو ایں راہ من است می خوانم بسوئے خدا با بحجت ظاہر من نیز می خوانند۔

[2] و مکر کردند قوم نوح علیہ السلام مکر بزرگ ۱۲۔

Marfat.com

الجواب شیخ مے فرماید سے مِمَّا خَطِیْئَتِهِمْ فَهِیَ الَّتِیْ حُطَّتْ بِهِمْ فَغَرِقُوْا فِیْ بِحَارِ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ وَهُوَ الْحَیْرَةُ فَاُدْخِلُوْا نَارًا فِیْ عَیْنِ الْمَاءِ یعنے از جملہ آنچہ درشان ایشاں آمد از آیت ایں بود سے وَمِمَّا خَطِیْئَتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا۔ وخطیئہ ذنب است وخطیات. جمع او وخطیئت مشتق است از خطو بمعنے گام نہادن و واحد او خطوہ است و جمع او خطوات وقولہ وھو الحیرۃ واگر راجع است بغرق پس معنے ایں باشد کہ ذٰلِكَ الغرقة هو الحيرة واگر راجع است بعلم باللّٰهِ هُوَ الْحَیْرَةُ وحمل حیرہ بعلم باللہ کردن از باب حمل ملزوم بر لازم باشد۔ و بہ تفسیر شیخ مراد از نار، نارِ محبت باشد۔ واز ما صورت علم۔ ومقصود سخن ایں باشد۔ چنانکہ موافق ظاہر مفہوم آیت باشد کہ ——— کہ ذنوب وخطایا ایشاں واجب گردانیدند بر ایشاں کہ غرق کردند و مفہومے دیگرش ایں باشد کہ خطوات ایشاں وقطع مقامات وسلوک آنست کہ گام نہادند در آورد ایشاں را در بحار علم باللہ و ان غرق وحیراں گشتند وچوں جہات علم باللہ متکثر آمد ہر آئینہ یحتر سالک باشد ودر نار محبت وشوق در آورد ایشاں را در حالتے کہ غرق در عین ما علم باللہ باشند چنانچہ افنا نفس ایشاں کند کہ بآں آتش شوق ومحبت وباز ابقاء ایشاں

لہ وبہ سبب گناہانِ شان پس خطیئات آنست کہ ببرد قوم نوح علیہ السلام را طرف دریائے معرفت۔ پس غرقِ شدند قوم در دریائے معرفت باللہ عین حیرت است۔ پس داخل کردہ شد قوم دراں آتش کہ در عین آب است۔

سے بہ سبب گناہان خود غرق کردہ شد ایشاں را پس درآوردہ شد ایشاں را در آتش۔ پس نیافتند برائے خویش بجز خدا ہیچ نصرت دہندہ ۱۲

Marfat.com

کند[1] بما جبولۃ علم فی الحدید تبین وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ مِنْ سُجِّرَ التَّنُّوْرُ اِذَا وَقَدْتَہٗ لقط صاحب صحاح ہمیں است کہ سُجِّرَتِ التَّنُّوْرُ اختیار متکلم در حالتے کہ ابقاء نار در تنور کردہ باشد و شیخ قدس سرہ از جہت تحقیق معنے نار در عین ماوا ثبات آں می فرماید کہ بحق محمدیاں نیز آمد کہ وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ وحال آنکہ سجرت مستعمل است در بر افروختن تنور و آتش در آب نباشد الا امرے معنوی و شیخ بایں معنے تنزیل کردہ کہ بحار رحمۃ اللہ کہ آں خاص است بکاملان چوں متلاطم گردد ظہور او بصورت نار باشد یعنے نار قہر ادبی در دے پیدا باشد کہ مغنی نقوش اغیار است و مبقی آثار ذات مالک جبار آخر نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در حدیث الفاظے فرمودہ کہ ظاہرش دلالت بر آتش و باطنش دلالت بر آب می کند چنانکہ حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ وَحُفَّتِ النِّیْرَانُ بِالشَّھَوَاتِ[2] کہ ظاہر شہوات آب است و باطنش نار و ظاہر جنت نار یعنے مکارہ و باطنش ماء[3] فَلَمْ یَجِدُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَنْصَارًا فَکَانَ اللّٰہُ عَیْنَ اَنْصَارِھِمْ فَھَلَکُوْا فِیْہِ اِلَی الْاَبَدِ فَلَوْ اَخْرَجَھُمُ اللّٰہُ اِلَی السَّیْفِ سَیْفَ الطَّبِیْعَۃِ لَنَزَلَ بِھِمْ عَنْ ھٰذِہِ الدَّرَجَۃِ الرَّفِیْعَۃِ وَاِنْ کَانَ الْکُلُّ اِلَیْہِ وَبِاللّٰہِ بَلْ ھُوَ اللّٰہُ سیف بکسر السین وسکون الیاء بمعنے ساحل است مقصود آنکہ چوں در نار قہر بہ تجلی قہار در آمدند جز حق ناصری نیافتند کہ ایشاں را نصرت

---

[1] آمدہ است در حق محمدین وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ. و ایں مشتق است از سجرت التَّنُّوْرَ. وقتیکہ برافروختہ کنی دے را.

[2] گرد آوردہ شد جنت بامور کردہ و گرد آوردہ شد دوزخ بخواہشات.

[3] پس نیافتند قوم نوح برائے خود مدد دہندہ سوائے خدا تعالیٰ. پس است خدا تعالیٰ عین مدد دہندہ شاں. پس ہلاک شدند قوم نوحؑ در ذات حق تا آید. پس اگر برآوردی ازا شان را حق تعالیٰ بسوئے کنارہ طبیعت ہر آئینہ فرود آوردی حق تعالیٰ او شاں را از مرتبہ بلند اگرچہ ہست بر مرتبہ کونیہ برائے اللہ تعالیٰ او باللہ تعالیٰ بلکہ ہر مرتبہ عین حق تعالیٰ است.

Marfat.com

کند پس بدانستند کہ در جمع مقامات ناصر ایشاں حق بود و در سلوک ایشاں اگر در مقام فنا بود فنائے ایشاں در افعال و صفات و ذات بود تا باز ناصر ایشاں حق شد کہ ایشاں را حیوۃ سرمد از و لشریت ایشاں بظہور حقیقت مبدل شد کہ اگر ایشاں را نصرت نفرمودی و از جناب خود اخراج کردی تا باز لعالم بشریت و ساحل بحر طبیعت مے آمدند آزاں درجات عالیہ بحضیض ہاویہ مے آمدند و اگر جملہ [1] مہیمن فی جمال اللہ مے بودند کہ رجوع بہ خلق نمودی ایشاں را جہت تکمیل کہ ہم درجہ نازل بودی و ہمانا کہ اختیار ایں لفظ اِلَی السَّیْفِ سَیْفُ الطَّبِیْعَۃِ از بہر آنست تا مہیمن فی جمال اللہ دال باشند در درجہ نازل اما چوں ناصر ہمہ در ہمہ مواطن مقامات حق است انا نکہ باصل طبیعت رسند یعنی چوں رجوع از حق بہ خلق کنند اگرچہ نزول ایشاں باز بہ طبیعت است لیکن ظہور صورتے از وحانی بنیت گوا زجمیع لوازم و توابع آں صورت منزہ از ہمہ بامر حق واقف اند و اگر بحقیقت نظر کنی ہمہ در مقام عبدیت عبد اند و در مقام ارشاد قائم اند باللہ بلکہ کل من حیث ہو الکل مظہر اسم جامع اند کہ آن اللہ است اما در جات مقامات و مراتب مظاہر متفاوت اند و چوں نظر بہ حقیقت ذات مسمّی باسماء کنی ہمہ اسم یک ذات اند و اگر کشادہ تر ازیں گویم گوید آنکہ نمی داند کہ ذات بجمیع صفات در ہمہ مظاہر مِنْ حَیْثُ ہُوَ ظاہر ہمہ اوست۔ اما اگرچہ ذات باہر یکے از مظاہر ہست لیکن نتواں گفت کہ ہر یکے اوست۔ بلکہ او ہمہ تواں گفت۔ و ہر یک او نتواں گفت۔ و ایں سر ازیں واضح تر نہ تواں گفت۔ انتہیٰ۔

---

[1] مہیمن فی جمال اللہ آں ملائکہ اند کہ ہر وقت در شہود جمال حق مستغرق می باشند و خبر ندارند ازیں کہ خدا آدمؑ را پیدا کردہ یا نہ و بسبب ہمیں استغراق و عدم خبر از ما سوی اللہ او شاں مکلف بسجدہ نہ کردہ شدند و او شاں را کروبیاں و ملائکہ اقرب نیز گویند۔

Marfat.com

سوال ہفتم | شیخ در فصِ ہود علیہ السلام فرمود کہ وجود من غذائے اوست و او غذائے ماست۔

الجواب شیخ در جیں فرمایدؔ سے فَهُوَ الْكَوْنُ كُلُّهُ وَهُوَ الْوَاحِدُ الَّذِي قَامَ كَوْنِي بِكَوْنِهِ الخ و در فص ابراہیمی میفرمایدؔ سے فَأَنْتَ غِذَاؤُهُ بِالْاِحْكَامِ وَهُوَ غِذَاؤُكَ بِالْوُجُودِ اطلاق لفظ غذا درایں محل برسبیل مجاز است و مناسبت بین المجاز و الحقیقۃ ایں قدر بس باشد چنانکہ غذا سبب بقائے متغذی است و قوام او بآں غذا است و نیز چنانکہ غذا مختفی است بہ متغذی حق نیز سبب بقائے وجود اعیان است وقت ظہور اعیان حق در مظاہر اعیاں مختفی است و از طرف عبد ظہور احکام حق است وقت فناء اعیانِ حق است کہ ظاہر است و اعیان مختفی سے فَافْهَمْ وَانْصِفْ وَلَا تَسْتَسِفْ

سوال ہشتم | شیخ دریں فص فرمود سے فَإِيَّاكَ أَنْ تُقَيِّدَ بِقَيْدٍ مَخْصُوصٍ وَتُكَفِّرَ بِمَا سِوَاهُ فَيَفُوتُكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ بَلْ يَفُوتُكَ الْعِلْمُ بِالْاَمْرِ عَلَى مَا هُوَ عَلَيْهِ۔

لہ پس حق تعالیٰ عالم است بنمایہ دوے یکے است کہ قائم شد ہستی من بہ ہستی دے۔

لہ پس تو غذائے حق تعالیٰ ہستی بظہور احکام و حق غذائے است بہ فیضانِ وجود۔

لہ پس فہم کن و انصاف کن دیگ راہ مشو۔

لہ دور دار خود را ازیں امر کہ مقید شوی بقید اعتقاد مخصوص و منکر شوی از ماسوائے۔ ازیں پس فوت شود از تو خیر کثیر۔ بلکہ فوت خواہد شد از تو علم و معرفت حقیقتِ حال کہ در نفس الامر واقعہ است۔

Marfat.com

از گاہِ فرمود کہ باش در نفس خود ہیولی برائے صور معتقدات زیرا کہ
او تعالیٰ اعظم از آنست کہ منحصر شود در اعتقاد جداگانہ اعتقادے زیرا کہ او در قرآن فرمود کہ بہر کہ رو
آرید در ایجاد جہہ خدا است و پس صحیح جائے جداگانہ ذکر نہ کرد کہ وجہہ او در وست
پس چوں جار امطلق ساخت مقید نشد بجائے معین۔

الجواب:- باید دانست کہ چنانکہ حق سبحانہٗ مبدار آثار خارجیہ است
نیز مبداء آثار ذہنیہ است و ہر دو حالت مقارن است بہر دو احکام خارجیہ و
و ذہنیہ و صور معلومہ واجبے در اذہان مختلف اند پس آن صور محالے او باشند در
ذہن و چونکہ او در حد ذات خود از جمیع تعینات و قیود معرا باشد ہمچو نور آفتاب
بر آبگینہ ہائے مختلف الالوان لاجرم عارف داند کہ او بذاتہ موجود است و ہر کسے
بقدر استعداد خود او را دانستہ پس صحیح اعتقائے از وے خالی نیست پس
فہم ایں چنیں عارف ہیولانی باشد کہ او ذات خود مطلق بے قید و بے صورت و جمیع
صورت است و بجمیع صور اعتقاد متلبس می شود علیٰ ہذا چوں حق در روز قیامت در
صور تجلی کند یعنے او را انکار کنند و بعضے اقرار پس عارف کہ در دنیا او را بصورتے
از صور مقید ندانست و در ہمہ مشاہدہ کرد در آخرت او را بجمیع آں صور بشناسد
پس عارف مطلق الاعتقاد ہیولانی فہم کند صور معتقدات را چنانکہ بود در دنیا
قائل آنہا ہم چنیں بود در آخرت اقرار کنندہ آنہا یعنے عارف باید کہ ہیولائے ہمہ
اعتقاد باشد یعنے ہمہ را قبول کند و بداند کہ ہر یکے مربوب کدام اسم اند از
اسماء حق تعالیٰ فرمود است کہ ہر جائیکہ شما متوجہ آن گردید از جہات وجہہ اللہ را
آں جا بیابید۔ وجہ شے حقیقت آں شے است و از لفظ اینجا اطلاق جہات
مستفاد است نہ تخصیص جہتے دون جہتے اخریٰ پس چوں تو جامع جمیع عقائد باشی

Marfat.com

مشاہدہ حق باشی من جمیع الوجوہ بوحدانیت آں ذاتے کہ ایں جملہ وجود است و
معترف باشی وہم بتجلی رب الارباب را مستعد گردی وہم حجاب نہ باشی ودریں قول
اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ تنبیہ است دلہائے عارفان را تا از حق ووجوہ
او غافل نمانند و بسبب عوارض حیات دنیا ازیں سر معرض نہ گردند تا دائم مشاہدہ
اسماء وصفات وافعال وآثار وحقیقت آں ذات باشند کہ مرگ ناگاہ آید خوشا
دلیکہ آگاہ بر آید اگر بغفلت انگیختہ شوند ولیغفلت بمیرند در زمرہ گذشتگان در
حضور کہ متوجہ الی اللہ اند محشور نہ گردند واز مشاہدہ حق و در ماندند[1] اَعَاذَنَا اللّٰهُ و
اِیَّاکُمْ مِنْ اٰفَاتِ الْغَافِلَاتِ فَاِنَّمَا هُوَ اَفْظَعُ الْعَاهَاتِ وَالزَّلَّاتِ وَاَشْنَعُ الْمَزَلَّاتِ۔

سوال نہم

در فص شعیب علیہ السلام فرمود کہ آلہ معتقد دیگر پس صاحب
اعتقاد بدین ہا را از دے نفی کند واو را نصرت ادنی کند ولہذا او را اثرے
نیست در اعتقاد منازع آں کس ہم چنیں ایں منازع ہیچ نصرتے ندارد از الہی کہ
در معتقد اوست و در فص ذکریا فرمود کہ رحمت حق مخلوق را در اعتقادات اعیان
ثابتہ دید پس او را رحمت کرد بایجاد ولہذا گفتیم کہ حق مخلوق در اعتقادات اول چیز یکہ
مرحوم شد او بود در فص محمدی فرمود کہ معتقد ستایش الہی می کند کہ در اعتقاد
اوست وخود را در او می بیند پس آلہ مصنوع او باشد پس ثنائی او بر وثنائے او
باشد بر نفس خودش ولہذا علت معتقد غیر می کند وگر نصاف داشتی چنیں نہ کردی فاما
او جاہل است پس اعتراض نہ کردی بر غیر در اعتقادے کہ در حق کردہ است واگر
قول جنید دانستی کہ گفتہ است لَوْنُ الْمَاءِ لَوْنُ اِنَائِهٖ ہر آئینہ مسلم میداشت از

---

[1] پناہ دہد ما را وشما را اللہ تعالیٰ از آفات غفلتہا۔ پس بے شک وے بدترین آفتہا
و لغزشہا است۔ و بدترین لغزشہا۔

Marfat.com

برائے ہر معتقدے اعتقاد او خدا را در ہر صورتے میدانست پس صاحب ظن است نہ صاحب علم ولہذا حق تعالیٰ گفتہ است ؎ اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ و اگر خواہد اطلاق کند و اگر خواہد تقید و آلہ معتقدت محدود میشود و اوست آلہ کہ در دل گنجید چہ آلہ مطلق در ہیچ چیزے نمی گنجد ۔

الجواب

بہ نظر انصاف تواند ید کہ اہل ظل حق را مناسب فہم وعقل خود تصور کردہ اند و بحسب فہم صورتے در ذہن خود ترا شیدہ و آں را از رذائل مرۃ و بحامد متصف ساختہ اند پس در حقیقت آں صورت مخترع ایشاں است وہم چنیں اگر در معتقدات ایں افتاد وسہ فرق نیکو بنگریم ایں معنے ظاہر تر بہ بینیم بخلاف انبیاء و وارثان ایشاں کہ بفحوائے حدیث لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ [1] ایشاں حق را بہ فکر نہ ساختہ اند بلکہ بتعریف او آنکہ بذریعہ وحی برائے انبیاء است یا الہام کہ برائے اولیاء است پس صورت محمولہ بفکر نیز ممکنی از ممکنات است لاجرم او ہم در علم آلہیٰ ثابت خواہد بود و وجودش در اذہان بواسطہ ہدایت حق شدہ است و ہمیں است مراد شیخ کہ رحمت آلہی حق مخلوق اعتقادات عین ثابت دید و او موجود کرد و در اذہان معتقدین و نزد ہر کس بمقدار قوت ادراک او ظاہر شد و ہمیں است قول جنید لَوْنُ الْمَاءِ لَوْنُ اِنَائِہٖ ۔ اگر آب در حد ذات خود رنگی مخصوص نہ دارد و بر رنگ ظرف ہا ظاہر می شود ہم چنیں حق در حقیقت خود از ہمہ منزہ و مطلق است و بحسب قابلیات اذہاں و افہام ظاہر میگردد و پس حقے کہ در دِ

---

[1] نزدیک گمان بندہ خودایم کہ بما دارد ۱۲

[2] شمار نمی کنم ثنا ما بر تو کہ تو چنانی کہ تعریف کردہ ذات خود را ۱۲

Marfat.com

دل است آں حق است که اورا تصور کردہ اند نہ آنذات مطلق کہ او مبداء آثار واحکام ذہینہ وخارجیہ است دبرور است سخے آید درخود گنجیدن و نہ گنجیدن و نہ گنجیدن چہ در گنجیدن وعدم آں مغائرت است پس آلہٰی کہ در دل گنجید آلہ متصور است نہ آلہ موجود خارج کہ مبدا واشیا است چہ او منزہ است از حلول در دِل۔

سوال دہم درفص ابراہیم است

فَیَحْمِدُنِیْ وَاَحْمَدُہٗ وَیَعْبُدُنِیْ وَاَعْبُدُہٗ یعنی

او حمد من می کند من حمد او میکنم واو عبادت من می کند ومن عبادت او میکنم

الجواب:- قبل از جواب باید دانست کہ سالک را تجلیات متوالیات بزل آگاہش متعاقب گردند او در تحت غلبات تجلیات از دائرہ تکلیف وطور عقل بیرون افتد او مراسم آداب حضرت را مراعات نہ تواں کرد بلکہ در اثنا ترک ادب عین ادب باشد چرا کہ او از جام مالا مال وصال مست گشتہ واز کاساۃ مرادقات تجلیات از دست خویش رفتہ ومقام سکر مقتضی ست واطلاق است نہ مستدعی قبض وقید ایغاق و در ہر مقامے مناسب آں مقام او بے است کہ رعایت آں غیر ادب ترک ادب است و در شاہد ما نظیر ایں مے یابیم کہ بسیارے از افعال اند کہ اتیان بآں در محلے معین بحسب زمانے معین ادب است و بحسب زمانے دیگر ترک آں ادب است ونیز علت قلبے مست را در حالت مستی نہ گوید کہ سرود مگوئی مستی سخن ہوشیار انہ گفتہ است ہوش دار ؎

سَقَوْنِیْ وَقَالُوْا لَا تَغُنَّ وَلَوْ سُقُوْا جِبَالَ حُنَیْنٍ مَا سَقَوْنِیْ مغنیث

Marfat.com

شاعرے معنیٰ ایں شعر چنیں نظم کردہ ؎

شراب داد بخاموشیم اشارت کرد
اگر بنوشد ازاں کوہ برکشد آواز

پس اگر ایں مستان شراب تاب وصال در غلبات
سکر و حال تلفظ بکلماتے کند کہ چوں آنرا باحوال ہوشیاران مدارس دانائی موازنہ
کنند و جرأت و جسارت نوعے از سوٗ ادب نمایند بر ایشاں مواخذہ نباید کرد و بمناسبت
آں محل کہ گفتہ انداز ایشاں قبول باید کرد و گر حوصلہ قبول نیست خموش تواں
بود و در ہوشیاری ہوش باید داشت کہ بے ادبی صادر نہ گردد کہ بر ہوشیاران
مواخذہ باشد ؎

بر مست نگیرد آنکہ ہوشیار بود

پس حمد حق ایں بود کہ ایجاد کردہ آید بہ بصورت خویش و تکمیل نفس او کرد کہ از
سخن طبیعتش بیرون آورد و از قید ہوا برہاند و بہ فضائے جنت آباد و نعیم

مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ

برساند و تجلیہ کرد دل تا مغیبات ملک و ملکوت در آئینہ دل وے
روی نمودہ و تجلیہ روح او کرد بہ تجلیات خود و اظہار کمالات او فرمودہ بر عالمیان
و ایں باشند معنے فَيَحْمَدُنِيْ وَاما عبد حمد را اگر بہ لسان قال است تسبیح و تقدیس
اوست و اگر بہ لسان حال است اظہار کمالات حق و ابراز احکام صفات او است
در مرات عین خود و حسن قبول تجلیات حق وَيَعْبُدُنِيْ فَاَعْبُدُهٗ گفت و چوں عبادت عبارت
از طاعت خدمت و قیام بہ تربیت است با بتیہ اسباب بقاء اجابت مسئلہ
پس اگر يَعْبُدُنِيْ مراد آں باشد کہ اول حق جل جلالہ تہیہ اسباب بقائے فرمودہ
آنچہ از حضرت او تمنا کردم اجابت فرمود یعنے آنچہ استعداد و قابلیت عین

Marfat.com

ثابتہ من قبل از تعین عین من بوجود خارجی طلب داشت بہ لسان حال از حق تعالیٰ کہ استعداد من مستدعی ایں قابلیت من چنیں است آں را بہ من داد ایجاد من بنمود مراد مرا ب وجود روحانیہ وجسمانیہ علویہ وسفلیہ را اظہار فرمود و قیام ہر چیز نوع از تربیت وخدمت است و در عالم جسمانی چوں من متجلی بہ فرمان برداری او شدم و ہر قیام بر حدود وحقوق و اوامر ونواہی در ظاہر نمودم در باطن قابل تجلیات ذاتیہ و اسمائیہ ومظہر احکام او شدم پس نیز او را عبادت کردہ باشم ایں ست مراد از وَيَعْبُدُنِي فَاَعْبُدُهٗ۔

و فا در فَاَعْبُدُهٗ بہر نتیجہ است۔ یعنی يَتَرَتَّبُ عِبَادَتِي لَهٗ عَلٰى عِبَادَتِهٖ لِي بِالْاِيْجَادِ وَالْاِظْهَارِ۔ ومؤید آنکہ گفتم کہ حق طاعت بندہ کند آں خبر است کہ فرمود رسول صلعم در جواب ابو طالب وقتیکہ ابو طالب او را گفت مَا اَطْوَعَ رَبَّكَ يَا مُحَمَّدُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم در جواب کہ وَاَنْتَ يَا عَمِّ اَطْعَنَهٗ اَطَاعَكَ وقیصری سپس ہم چنیں اشارت مینویسد کہ اطلاق عبادت کردن بر خدائی تعالیٰ اگرچہ شنیع است وقسمے از بے ادبی است درظاہر لیکن احکام تجلیات الٰہیہ وقتیکہ غالب می شوند بر قلب بایں طور کہ خارج می کند ویرا از دائرہ تکلیف وطور عقل از گاہ قلب قادر نمی باشد بر رعایت ادب بالکلیہ۔ بلکہ ادب بما یخالف ترک ادب می شود گویم کہ سہ

آداب اہل عشق چو اداب اہل سکر ضد وخلاف ہمدگر آمد بالتفاق
پس ترک کن ملامت عاشق از آنکہ او مغلوب وبیخود است کہ داند ازاں احراق
بیخود ہر آنچہ گفت نہ گفت بادہ گفت زیرا کہ ماہ عقل وے افتادہ در محاق[1]

---

[1] محاق بضم وبہر سہ حرکت نیز آمدہ بمعنی سہ شب آخر ماہ۔ کذا فی المنتخب۔

Marfat.com

حالی میفرماید کہ پس حمد میکند مرا بسبب افادۂ وجود برمن وظاہر کردن کمالات من بوے اولاً و بسبب ثناء کردن برمن در کلام خود وقتے کہ ثناء کرد بندگانِ خود را بحسبِ اختلاف درجاتِ شان ثانیاً و برزبان ہائے بندگانِ خود ثالثاً و حمد میکنیم بجمیع زبان ہائے قولیہ وفعلیہ وحالیہ واو عبادت می کند مارا پس آنچہ کہ مطلب می کنم ازوے زبان حال یا استعداد خود وجود است۔ وتوابع وے۔ وعبادت می کنم وے را در شکریہ عبادت وے برائے من وعبادت من برائے برائے در ظاہر قائم کردن حدود وے وحقوق وے وادامر وے ونواہی وے است۔

ودر باطن قبول تجلیات ذاتیہ اسمائیہ وے

است واطلاق عبادت برخدائے تعالیٰ برنبائے مشاکلت است ورنہ شیخ رضی اللہ عنہ چنانکہ از مولفات وے معلوم می شود از علمائے ادب واناں است نہ از علمائے مغلوب الحال انتہی۔

سوال یازدہم:۔ شیخ دریں فص فرمودہ کہ عالم مجموع اعراض است ودر ہر آن معدوم می شود ومثل او موجود می گردد وآنچنانکہ اشاعرہ در اعراض گفتہ است پس مکلف در ہر آنے دیگر می خواہد بود در قیامت غیر آں خواہد بود کہ در دنیا بود پس خواب وعقاب بر بالغ عاصی نباشد۔

الجواب:۔ نزد متکلمان وحکما عرض آں را گویند کہ قائم بالغیر بود بچگونہ وجودے کہ ہر آنکہ قائم بالذات بود مثل توب واو نزد ایں طائفہ موجود نیست بلکہ امرے موہوم است وعالم ہمہ اعراض است بدو وجہ است۔

اوّل آنکہ معدوم گردد دیگر مثل او موجود شود۔

Marfat.com

دوم آنکہ یک عرض معدوم شود و باز بعینہ دیگر آن موجود شود آں ہر دو بوجود متغائر اند پس صادق باشد کہ عرض موجود در آنے ثانی غیر آں عرض است کہ موجود بود در اں اول الاختلاف الوجودین و عین آں عرض اول است پس بایں وجہ تکلیف در دنیا بعینہ بما لہ است کہ در معاد باشد نہ غیر او زیرا کہ او ست اوّلاً موجود بعدہ معدوم از نگاہ بار دیگر موجود گشتہ۔

سوال :- اگر گوئید کہ جوہر بعرض ما محتاج است نہ بعرض متعین و از تجدد عرض ما تجدد جوہر لازم نے آید گوئم چوں عرض جزو علت گردد با البتہ متعین و متشخص خواہد بود زیرا کہ عرض ما در خارج موجود نیست الا در ضمن اعراض افراد کہ ھذا العرض و ذالک العرض است یعنی اعراض متعینہ متشخصہ و آں عرض معین مشخص جز علت تامہ می شود نہ عرض ما فقط۔

سوال دوازدہم۔ شیخؒ در فص عزیزی فرمود کہ ولائیت از نبوت افضل است۔

الجواب :- حاشا ایں افترای محض است بر شیخؒ او چنیں نمی گوید بلکہ بلکہ قولش ایں است کہ ولائتِ نبی افضل از نبوّت اوست۔ چہ کہ ولایت قرب بحق است۔ و نبوّت پیغام رسانیدن

و شک نیست کہ قربِ اشرف است از پیغام رسانیدن۔

چنانکہ بعضے بزرگان گفتہ اند کہ ہر گاہ کہ بشنوی کسے را از اہل اللہ کہ می گوید

Marfat.com

یا نقل کردہ شود بسوی تو از دے اینکہ گفت کہ ولایت از نبوت اعلیٰ است
پس مردانہ گرفتہ خواہد شد ازیں مگر ایں کہ ولایت نبیؐ اعلی از نبوت است یا گوید
کہ دے برتر است از رسولؐ و نبی پس او ازیں شخص واحد را مراد میگیرد و آں کہ رسولؐ
بحیثیکہ ولی است اتم است از نبی من حیث نبوۃ نبی یا رسالت رسول نہ ایں کہ
ولی تابع دے از وی اعلیٰ است و اگر کسے مجموع جہتیں ولایت و نبوتؐ را
نبوت نام نہند شک نیست کہ بآں معنے نبوتؐ افضل خواہد شد از ولایت و
نزاع خواہد بود باصطلاح درلمعات القدس است کہ قاسم شیخ کرمینی
کہ از اصحاب مولینا سعد الدین کاشغری است روزے بتقریب ذکر خفی و
جہر فرمودند کہ جمیکہ اخفا را از جہر افضل گفتہ انداز قبیل افضلت ولایت است
بر نبوت کہ در قول بعضے کبرا آمدہ کہ الولایۃ افضل من نبوۃ زیرا کہ جہر را کہ بافادہ
خلق مناسبت بیشتر و خفی را بالقرب مع اللہ چنانچہ در نبوت ولایت گفتہ اند کہ
ولایت روحی است و نبوت روحلق انتہیٰ شیخ عبد القدوس گنگوہی در مکتوبی
گفتہ کہ اَلْوَلِیُّ اَفْضَلُ مِنَ النَّبِیِّ اینجا مرزیست ورائے علم و عقل و مع ذالک ہر
چہ ایشاں را یابند در متابعت انبیاؑ یابند و ہر چند بلند روند سر کمال ایشاں
زیر قوم کمال انبیاء بود از کمال و جمال انبیاء حیران باشند و خود را در اعتقاد
خود طفل و طفیل انبیاء دانند و فضل کلی انبیاء راست یعنے کمال و جمال شان
دون ایشاں نہ رسد اگرچہ ولی است و مقرب است. جز آنکہ عکسے از نور
ایشاں و از پرتو حضور شان بکسے رسد آنکس مقرب و ولی گردد والعلماءُ وَرَثَۃُ
الانبیاءؑ ایں میراث است تا غلط نخوری و ولی را فاضل در اعتقاد بزی کہ انگاہ

ؑ علماء ورثہ انبیاء ہستند۔

Marfat.com

در بادیہ ضلالت افتی وگمراہ ابدگردی انتہی وآنچہ درکلام خواجہ محمد ابن علی حکیم ترمذی قدس سرہ واقع شدہ است و شیخ سعدالدین حموی نیز ہمان رفتہ کہ نہایۃ الانبیاء بدایۃ الاولیاء فی الشریعۃ وَنِہَایَۃُ الْاَوْلِیَاءِ بِدَایَۃُ الْاَنْبِیَاءِ فِی الطَّرِیْقَۃِ زیرا کہ چوں کمال شریعت در آخر کار نبیؐ تمام شد چنانکہ نبی صلعم مارا در آخر گفتند کہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وولی تا شریعت را بکمال نگیرد قدم در ولایت نتواند نہاد۔ پس آنکہ نبی را در شرائع بآخر کار باشد ولی را در ابتدا کار باشد۔ زیرا کہ اگر کسے بدان احکام کہ در مکہ نازل شدہ سلوک کند باحکامیکہ در آخر عمر در مدینہ نازل شد التفات نہ نماید ہرگز بولایت نہ رسد بلکہ اگر انکار کند کافر گردد پس ابتدا ولایت آنست کہ ہمہ شرائع را بکمال قبول کند ومتابعت نماید اما در طریقت آنست کہ ہرچند ولی سعی کند مرتبۂ او عالی شود روح او را آن نوع معراجے کہ جسم نبیؐ را بود حاصل نشود محال بود کہ شود پس چوں در انتہا ولایت روح ولی را مشابہت می باید نبی در طریقت نہایۃ الاولیاء بدایۃ الانبیاء باشد

سوال سیزدہم:۔ شیخ در فص عیسویؑ فرمود کہ چوں عیسیٰ مردہ را زندہ کند لہذا نصاری بحلول حق در عیسیٰ قائل شدند و بعضے گفتند کہ او ست آلہ کافر شدند فَقَالَ لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ جمع کردند آں کسان میاں کفر وخطاء در تمام کلام ہمہ کافر شدہ ایشاں نہ بقول ایشاں اِنَّ اللّٰہَ زیرا کہ

۱؎ ابتداء اولیا انتہائے انبیاء است و شریعت و انتہائے اولیاء ابتدائے انبیاء است در طریقت

۲؎ امروز کامل کردم برائے شما دین شما ۱۲

۳؎ ہرآئینہ کافر شدند کسانیکہ گفتند کہ ہمون خدا مسیح پسر مریم است۔

Marfat.com

ایں کلام با نفراد حق است و نہ بقول ایشاں المسیح ابن مریم بلاشک بودند بلکہ بمجموع ایں دو کلام کافر شدند۔

الجواب:۔ سابقاً مقرر شدہ است کہ حق مبداء آثار است و نسبتش باہمہ ازیں جہت برابر لاجرم ازیں قول کہ او عین عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام است فقط وحصر روئے موجب تقید و حصر است وازیں چند امر فاسد مفہوم می شوند اوّل کذب زیرا کہ حق عین ہمہ است نہ عیسیٰ علیہ السلام فقط دوم حلول با اتحاد بابہ قسم وآں کفر است بلاشک۔ سوم:۔ قلب حقائق چہ کہ حقیقت باری مطلق وواجب الوجود است وحقیقت عیسیٰ ممکن الوجود پس حصر وجود حق در ذات عیسیٰ کفر باشد۔

سوال چہارم:۔ در فص ہارونی گفتہ کہ حق تعالیٰ ہارونؑ را بر عجل پرستان مسلط نہ گرداند چنانکہ موسیٰؑ را کردہ بود لہذا ہیچ نوع از انواع عالم نہ ماند کہ معبود نشد خواہ عبادت تالہی کردہ اند چنانکہ بت پرستان وخواہ عبادت تسخیری چنانکہ ارباب جاہ ومال وبزرگترین مجد ہوا است قَالَ اللّٰہُ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـہَہٗ ھَوَاہُ۔[1]

الجواب:۔ امر دو قسم است۔

اوّل:۔ تشریعی کہ بواسطہ رسل وانبیاء واصل می شود۔

---

[1] ترجمہ:۔ حق تعالیٰ آیا دیدی کسے را کہ معبود خود گرفتہ است خواہش نفس خود را۔

Marfat.com

دوم:- ارادے ایجادے کہ بحر ارادات ظہورے یا مدہم چنیں صد دونوع اند جلالی قہری وجمالی لطفی ہر دو مجالے اند مظہر جلال کفار و مظہر صد مومناں لاجرم شقاوت وسعادت را اسباب مقصود ومراد حق است و از جملہ اسباب شقاوت و بعد وحرمان عبادت حق است در مظاہر کونیہ مثلاً اصنام و کواکب وغیرہ وسبب سعادت قرب و وجدان عبادت حق است[1] مِنْ حَيْثُ تَجَرُّدِهٖ عَنِ الْمَظَاهِرِ فِيْ رُتْبَةِ وُجُوْبِ وُجُوْدِهٖ وَغِنَاءِ الذَّاتِيْ عَنِ الْعَالَمِيْنَ دعوت جمیع انبیاء ورسل صلوٰۃ اللہ علی نبینا وعلیہم بایں مرتبہ است ودعوت شیاطین وکفار ارباب ہوا بمظاہر است ومجالے واصل جمیع معاصی ہوا است[2]۔ پس اداعظم مظاہر جبروتی قہری باشد وچوں صفات جلالی بے مظہر جلالی صورت نہ بندد ولاجرم مقتضائے ذات حق آں باشد کہ در جمیع صور جلالی قہری معبود شود من حیث الامر التشریعی آں عابدان مظہر جلالی وقہری گردانند بالجملہ ذات حق تعالیٰ مبداء اشیا است وباہمہ اشیاء متقارنت ومعیت دارد اصنام وغیرہ چوں ذات حق مستحق عبادت است بالذات خود در مظاہر وخواہ در غیر لہذا مقتضائے امر ارادے چناں شد کہ اگر آں عابد ذات را در جمیع مظاہر عبادت کند اگرچہ آں عبادت سبب شقاوت گردد سے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ کذا فی بعض الاسفار۔

سوال پانزدہم:- شیخ در فص موسیٰ فرمود کہ چوں موسیٰ در جواب فرعون حق عین عالم ساخت پس فرعون مخاطبہ موسیٰ بآں لسان کرد وگفت کہ اگر غیر از من الٰہی دیگر خواہی گفت ہر آئینہ من ترا از مسجونان خواہم ساخت الیٰ آخر القصہ چون

---

[1] بہ حیث مجرد بودن وے از مظاہر در مرتبہ واجب الوجود بودن خود غناء ذاتی وے از عالمیاں ۱۲

[2] پرسیدہ نمی شود از آنچہ می کند وایشاں پرسیدہ می شوند چنیں است در بعضے کتب

Marfat.com

موسیٰ ایں معنے را از فرعون فہم کرد آگاہ کرد او را تو بر من مسلط نہ توانی شد اگرچہ معجزہ از برائے تو بیارم فرعون گفت بیا اگر راست میگوئی ۔

الجواب:۔ مناسب است کہ عبارت معہ اشارت نقل کنم تا حالی خاطر گردد کہ مطلب شیخ چیست بدانند کہ می فرمایند[1] فَعَلِمَ مُوْسٰی اَنَّ سُؤَالَهٗ لَیْسَ عَلٰی اِصْطِلَاحِ الْقُدَمَاءِ فِی السُّؤَالِ بِمَا۔ فَلِذٰلِكَ اَجَابَ فَلَوْ عَلِمَ مُوْسٰی مِنْهُ غَیْرَ ذٰلِكَ لَخَطَّاَ فِی السُّؤَالِ جَعَلَ مُوْسٰی الْمَسْئُوْلَ عَنْهُ عَیْنَ الْعَالَمِ خَاطَبَهٗ فِرْعَوْنُ بِهٰذَا وَالْقَوْمُ لَا یَشْعُرُوْنَ فَقَالَ لَهٗ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَیْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ ۔ یعنی موسیٰ علیہ السلام میداند است کہ سوال فرعون بلفظ ما در گفتن فَمَا رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ نہ بر اصلاح قدما از علماء است چرا کہ اصطلاح آنست کہ ہرگاہ سوال بما کنند دلیل باشد بر آنکہ سائل طلب جواب باجزاء ذاتیہ می کند و موسیٰ میداند کہ فرعون سخن نہ با اصطلاح قدما میراند و سوال از حقیقت ذات می کند لاجرم در جوش گفت آپنج گفت واگر موسیٰ چناں دانستی کہ طلب جواب باجزا ذاتیہ میکنند ہم در مقدمہ دیر اسع می کردی و تخطیہ فرمودی کہ چگونہ سوال بما میکنی از حقیقتی کہ او را اجزا ذاتیہ نیستند و مستحق جواب نیستی اما چوں موسیٰ دانست مسئول عنہ کہ رب العلمین است در جواب عین عالم ساخت یعنی حق در اعیان عالمین ظاہر است در مرتبہ تنزل و ظہور تعین عالم فرعون دریافت کہ او چہ میگوید و قوم نہ دانستند کہ جواب از کجا

---

[1] پس ندانست موسیٰ علیہ السلام کہ سوال فرعون نیست موافق اصطلاح متقدمین حکماء کہ سوال بذریعہ ما باشد۔ پس ازیں وجہ جواب داد موسیٰ علیہ السلام سوال فرعون را۔ پس اگر بدانستی موسیٰ علیہ السلام فرعون را غیر ازیں آئینہ در سوال خطا گرفتی۔ پس وقتیکہ گرداینید موسیٰ علیہ السلام مسئول عنہ یعنی حق تعالیٰ عین عالم مخاطب کرد وے را

Marfat.com

است و فرعون در عجب ہستی و نام و ناموس پرستی خود بود بایں زبان موسیٰ خطاب کرد
کہ لَئِنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِیْ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ،

——— اے موسیٰ چون عین عالم گفتن بحکم ظہور
است و من نیز نسخۂ از عالم ام پس من نیز عین او باشم پس ایں معنی جلباب
عنادۂ بر رویش کشید و در ملاء قوم آورد و گفت اگر تو جز مرا خدائی غیر من گیری ترا از
جملہ مسجونین گردانم و قوم ندانستند کہ میان ایشاں دریں گفتگو چہ بسر میرود پس شیخ از
لفظ مسجونین لطیفہ استخراج کرد و گفت کہ سین در سجن نزد طائفہ علماء از حروف زوائد
است و در کلمہ سجن زائدہ کردہ اند چون حروف زائد بیندازی جیم و نون بماند کہ
و ضع دے برائے پوشش است کہ جن ای ستر و سین نزد علماء و عرفا علم حروف از جفر
اسرار الٰہی است او ہم دلالت می کند بر معنیٰ ستر چہ کہ آں حرفے است از حروف
ستر پس حاصل معنی لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ۔ لَاَسْتُرَنَّكَ
باشد۔ لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْتُوْرِيْنَ[1] حاصل ایں بود کہ فرعون
میگوید موسیٰ را بایں جواب کہ تو دادی مرا در سوال آں حقیقتہ و عین حق را در صور
عالم ظاہر کردی پس در صورت منی من نیز ظاہر باشد کہ من نیز از صور عالم بودہ
ام و ایں موید من باشد بدعوی ربوبیتی کہ می کنم و من بحسب ظاہر مرتبہ خود کہ آں
حکم است بر تو حکم دارم و تو ائم کہ ترا بگویم کہ اگر مرا بخدائے نہ پذیری ترا از
جملہ آنہا دائم کہ حق را باز پوشی بنا بر آنکہ خود گفتی چوں موسیٰ بدانست کہ فرعون مرتبہ
خود را بہ حکم ظاہر وقت اعلیٰ مے داند موسیٰ فرمود کہ ترا قدرت ایں نہ باشد کہ مرا بچو
گردانی و موسیٰ خود بود و ترا در ایں صورت فقیر لیکن چوں در نفس الامر مرتبہ موسیٰ اعلیٰ

---

[1] یعنی خواہیم گردانید ترا از پوشیدگان۔

Marfat.com

بود ولباقتہ مرتبہ اعلانیہ موسیٰ را خواستہ[1] لَا تَخَفْ اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی ومبداء ظہور اعلیٰ موسیٰ بود وموسیٰ علیہ السلام بمدافعت فرعون مشغول شدورا نخالت کہ مانع فرعون بفرعون نمائد یعنی معجزہ کہ موسیٰؑ را بود ظاہر گردانیدتا او بداند کہ تعدی برموسیٰ کردن نتواند بفرعون گفت آمدن من بتو چیزے روشن معجزہ ظاہر و آیتے باطن است بگفت از باز کار برنیائد نمودن برہان باید وچوں موسیٰ برجماعت قوم این سخن فرمود فرعون را چارہ نبود جز آنکہ بگوید اے موسیٰ بیار آنچہ داری و شما اگر راست گفتاری اینجا بِقَدْرِ الْحَاجَۃِ۔

سوال شانزدہم :۔

شیخ در آں فص فرمود کہ چوں فرعون در منصب تحکم بود صاحب سیف لہذا گفت اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی اگرچہ ہمہ ارباب بود ند بہ نسبت با یکدیگر فاما من از ہمہ اعلیٰ ترام چوں سحرہ صدق او دران گفتار پند شتند انکار آں نہ کردند و گفتند کہ قضاد حکم تو نیست مگر در دنیا پس ہر حکمیکہ خواہی بکن زیرا دولت آزاں تست پس صحیح شد گفتار اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی گرچہ او عین حق است اما صورت ازاں فرعون است پس دستہا و پا ہا بریدن در عین بصورت باطل۔

الجواب :۔

حاصل کلام آنست کہ چوں فرعون خود را در منزل تحکم میدید و صاحب وقت وخلیفہ بہ شمشیر در دولت ظاہرہ دنیاے شناخت اگرچہ خلیفہ جابر بود چنانچہ در حق موسیٰ تمام گشتہ جور وظلم دے ولیکن بر خلق اطاعت امیر جور کنندہ نیز لازم است بمقتضیٰ حدیث کہ

---

[1] مترس ہر آئینہ تو ئی غالب است ۱۲

Marfat.com

اَطِیْعُوْا اَمِیْرَکُمْ وَاِنْ جَارَ [1]

چرا کہ حکم مطلق چنیں رفتہ کہ کَمَا تَکُوْنُوْنَ یُعْمَلُ عَلَیْکُمْ [2] چوں حال بریں منوال بود، فرعون۔ ازاں سبب می گفت،

اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی۔ یعنے ارباب متفرقہ ہستند چوں رب الدار ورب القوم ورب الغنم باطلاق اضافتہ ربوبیت برایشاں از اطلاق عام است ومن کہ فرعون ام ازاں ارباب متفرقہ شما بزرگ ترام چرا کہ مرا در ظاہر بر شما حاکم گردانیدند وحکم وشمشیر من بر شما نفاذی دارد ولقاعدہ بقوم عرفاً ایں مقدار دانستہ ام کہ رب مطلق کہ آں بمعنے مالک ومطلع وآفریدگار راست آں حق است وہیچکس در آں ربوبیت بایں معنے اشتراکے ندارد وحدہٗ لا شریک لہ اما رب مضاف بغیر چوں الحمد للہ رب العٰلمین۔ آں نیز اطلاق بحق کنند وہم چوں رب الدار ورب الغنم و امثال آں خود اللہ تعالیٰ در قرآن ازاں رب اضافی خبر فرمودہ کہ ارباب [3] اَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَہَّارُ پس ہریکے را از بندگان نوع از ربوبیت باشد ونوع اعلیٰ آں در صورت تفاضل مر خلیفہ عالم را بود کہ آں محمد رسول اللہ است یا مر قطب راکہ مدار عالم بوجود است پس خلیفہ آنست کہ در امور باطن خلیفہ حق است یعنے بادشاہ ہاں وامر او حکام کہ در ظاہر گماشتگان حق اند بر خلق وفی الحقیقت آں رب اضافی نیز حق است کہ در صور ظاہر ومجالے خود ربوبیت خلق می کنند لَیْسَ فِی الدَّارِ غَیْرُہٗ دَیَّارٌ فرعون ازینجا کہ خود را بر خلق گماشتہ وحاکم وصاحب سیف میدید

---

[1] اطاعت کنید امیر خود را اگرچہ باشد ظالم ۱۲

[2] چنانکہ شما می باشید ظلم می کند بر شما ۱۲

[3] آیا معبودان پراگندہ بہتر اند یا خدا تعالیٰ یکتا غالب ۱۲

Marfat.com

ربو بیتہ خود اضافتہ باایشاں کرد و گفت اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی ۔ وچوں سحرۂ فرعون مے دانستند کہ او دریں صادق است کہ دولت ظاہر حالا وی راست واو گماشتہ بر ایشاں است انکار آں نکردند وبد آں مقر شدند و گفتند تے چنیں است کہ دولت ظاہرہ و فانیہ دنیوی ترا ست ولیکن ما جہت دولت وسعادت باقیہ اخروی بہ رب مطلق ایماں آوردیم کہ رب الارباب اوست و تو ہرچہ خواہی از انواع تعذیب با ما بکن کہ دولت پنج روزہ تو وعذاب یک روزہ ما ہر بسر آید و بگذرد و سعادت اخروی بما یماند پس در جواب فرعون گفتند فَاقْضِ مَا اَنْتَ قَاضٍ اِنَّمَا تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا[1] ۔ شیخ می گوید کہ نتیجہ آں گفتگو ایں بود کہ فرعون باآں اعتبار کہ می گفت چنانچہ شرح دادہ شد در بو بیتہ اضافیہ اورا ایں گفتن داشت پس باایں وجہ راست گفت انا ربکم الاعلیٰ نہ آنچہ معترض فہمیدہ است۔ قولہ کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ[2] بدآنکہ این کلامے است کہ مشکوٰۃ نبوت علیٰ صاحبہا من الصلوٰۃ افضلہا بظہور رسیدہ الآن کہ باقتباس از انوار آں مشکوٰۃ بزبان بعضے از اکابر صوفیہ جریان یافتہ ملحق است باآں چوں دیدہ مے شود کہ اکثر متصوفیہ ایں دیار مدار ایں سخن بر توحیدی نہند بے آں کہ از حقیقت اَلْعَالِمُ لَمْ یَظْہَرْ قَطُّ باخبر باشند سہ اَعَاذَنَا اللّٰہُ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنْ شَرِّ ذٰلِکَ الْاِخْتِلَاطِ ۔ بخاطر چناں آمد کہ کلمۂ چند در بیاں آں علی الاجمال بنویسد بداں کہ کان اللہ ولم یکن معہ شیئ اشارہ بمرتبہ اطلاق است وتقدم آں بر سائر مراتب تقدم ذاتی است والآن کما کان عبارت ازاں است کہ ہمچناں بر صفت اطلاق خود است ظہور مقیدات جلوۂ اطلاق را برنہ بیند اختہ در آں حضرت ازل و

---

[1] پس حکم کن ہرچہ تو حکم کنندہ باشی جز این نیست کہ حکم کنی در ایں زندگانی دنیا ۱۲

[2] پناہ دہد ما را خدا تعالیٰ و جمیع مسلمانان را از بدی ایں اختلاط ۱۲

Marfat.com

ابد وظاہر و باطن در یک نقطہ جمع است چوں ذرات عالم حتیٰ زمان متعارف موہوم الاتصال بمجرد ظہور لبعدم میروند و قہرمان وحدت حقیقی بظہور میرسد پس درمیان ہردو آن دریائے لاتناہی اطلاق مہیا است از کوتاہی ظہور مقیدات نسبت بایں ہمہ اطلاقات بے انتہا نزدیک است کہ نظر عارف سے کُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ مستمر بیند و آنکہ می گوید حفظ ما بین النفسین عارف را نیز لا بد است ایں ست کہ خود را بہ فناء و نیستی سرد بدیچہ نفسین دو نفس رحمانی است ولہذا گفتہ اند نسبت بہ عارف اصلاح بیں از لفظ بین النفسین بہتر است والا عارف را چہ احتیاج بلفظ بین النفسین او از دو منفک نیست چہ در اصطلاح و چہ غیر آں یا گوئیم الان کما کان عبارت است ازاں کہ اشیاء است بے بود بوے از وجود خارجی بشام او نہ رسیدہ ہم چناں در عالم آرمیدہ یا گوئیم واللہ اعلم کہ کان اللہ بعد از ظہور وقت بودہ باشد کہ و مع اللہ ہیچ آنست وَالْاٰنَ کَمَا کَانَ نیز ہم چناں باآنکہ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ بایں معنے صحیح است و اگر کَانَ اللہ بمعنے اوّل باشد یعنے در نظر شہود من ہم چناں بود و دیگر تا کجا زگام کہ ؎

ایں سخن را نیست ہرگز اختتام　　پس سخن کوتاہ باید والسلام

امید از ناظران والا فطرت آنکہ سعی بندہ را دریں تسوید مشکور پندارند و بر مواقع زلل اصلاح آرزو دارند ورنہ بدریدہ عفو خود را ماجور تصور نمایند کہ مَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔

ل ہر چیز ہلاک شوندہ است مگر روئے او۔

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جلد چہارم کا حصّہ اردو

دُعاء یعنی مناجات

نفس شیطانے عاجز کیتا چھیکڑ وار خدایا
چارے طرفوں حملہ کرکے عبدی آن پھنسایا

تیرے باجھ حمایت نہ کوئی کتھے دنبخ کھلوواں
خلقت سب سوالی ڈٹھی کس دروازے روواں

توں رحمت دا دریا الٰہی سمندر بحر عمیقا
آپے دیویں چا امداد ان واحد لاشریکا

بت بت روسیاہی والا لیکے پیش کھلوندا
باہجوں فضل تیریدے ربا دھویوں صاف نہ ہوندا

باہجہ شمار دں فضل تیرے ربا وِچ شمار آنون
تائیں عاصی امید کرینداعالم لوک بتانوان

فضلوں نا امید نہ ہرگز ہوندے عالم ربیر جنہاندے
دین تسلی فضل تیریدی شاہد فرقان لیاندے

بے فرمان جہنم جاسن ہور آیات دسانون
حق باطل وِچ فرق نہ کردے تے سچو سچ بتانون

نفس شیطانوں بھاگیا ہوئیا تیرے درتے آیا
خاطر بنتی کریم پیارے کر قبول خدایا

پکی امید ہے بخشش والی ہرگز آس توڑیں
دیکھ بے فرمانی میری ربا در بخشن مول نہ موڑیں

جرم بہتیرا کرکے عاصی فیر امیداں کردا
جاگہ ہور نہ لبھے کائی تکیہ تیرے درد دا

برقعہ پاکے ستر والا ڈھکیں سب برائیاں
بحرمت اپنی بزرگی ربا کر قبول دعائیاں

جے اک نظارہ رحمت والا عاصی اوتے پاویں
پاپ تمامی عمرے والے پل وِچ صاف کراویں

بس علماء جو عاصی ہوکہ توبہ باہجوں مردا
بخشیا ہرگز مول نہ جاوے تائیں عاصی ڈردا

آخر جھڑے مطلب میرے او بھی آکھ سنانواں
دے توفیقاں یارب سائیاں توبہ دے در آنوان

Marfat.com

سب حقیقت معلم تینوں اس بے فرمانی والی
لے پر اڈی جھولی رکھ امیداں رتا موڑ نہ خالی

سُن سُن حکم تیرے رتا کیتی حکم عدولی
سبو کے شمار زندیقاں اندر رکھن امید فضولی

پھر ہور حدیث بنی فرماون جے کوئی توبہ کردا
تیرے جہیا نادان بھی عہد نا باجہ ایمان نہ مردا

بن سچی توبہ بخش آلہی جہڑی شکستہ مول ہووے
میری توبہ ترٹن والی سگون مصیبت پووے

قدرت دی اکھیں ویکھن والا نال عنایت سبنوں
جہڑا کاں دے کے موڑے نائیں بہت تحمل رب نوں

پیر پیغمبر تے ملک نورانی بندے سب اوس دے
عبدی جیسے بھی لکھ کروڑاں بہت امیداں کردے

رکھو اعمال ترازو اوتے ہرگز مول نہ تولیں
جہڑا دفتر اعمالاں والا ربا مول نہ کھولیں

جیسے پاپ عاصی والے دنیا وچ چھپاویں
ایویں ربا محشر اندر وچ حجاب رکھاویں

صرف امید فضل دی رکھاں تے عملوں ہتھ چھڈایا
ابھی عرض قبولیں ربا رکھیں لج ستار دا

یہ حدیقہ خدا کی معرفت میں جود و جہاں کی نعمت اور اسعادت ابدی ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

از فضل دوست چوں شود انجام کار جام
با جام فضل دوست تواں بود شیخ جام

ایدل باہوش باش کہ شاہی ست خشمناک
نومید ہم مباش کہ انعام اوست عام

لطفش اگر نہ بدرقہ راہ ما شود
از ما بغیر جرم نیاید عمل الدوام

اے سادہ دل ز صحبت اغیار کن حذر
یک دم مباش غافل ازاں یار صبح و شام

گر صد ہزار سال دریں راہ بسر روی
بے سوز زاہدیست خشکی نا تمام

ز مکر نفس و عشوہ او تا بود کہ چرخ
گر بایدت امان بدر دوست کن مقام

Marfat.com

ار کام خویش گر گذاری از برائے یار　　روزی ز وصل یار رسی بیگماں
خواہی کہ صوفیا بہ حیات ابدی　　از جام وصل آب بقا نوش والسلام

اے سچے عاشق واضح ہو کہ دنیا کا پروردگار بنی آدم کا پیدا کرنے والا ملائکہ معصومین کا مطلوب بنی آدم کا محبوب عاشق صادق کا ہاتھ پکڑنے والا سچے عاشقوں کا عذر سننے والا مقصود مطلق معبود برحق بادشاہ قدیم بے نیاز واجب التعظیم یعنے خداوند کریم تقدست اسمائہ وتنزہت کبریائہ قرآن مجید وفرقان حمید میں فرماتا ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔ جنوں اور آدمیوں کو محض عبادت ہی کے لئے پیدا کیا ہے بعض عارفین کا قول ہے۔ کہ عبادت سے مراد تحصیل معرفت ہے۔ نظم

خلقت جن وانس در میداں　　بحر تحصیل معرفت میداں
صدقے آنکہ ایں سعادت را　　ہمچو مرداں طلب کنی از جاں

جو معرفت اہل اللہ کے نزدیک مقرر ہے۔ اُس کا حاصل کرنا معمولی سی بات نہیں ہے۔ اس کا پہلا مرحلہ تبدیل اخلاق تزکیہ نفس تصفیہ دل اور روح کی تجلی ہے اور یہ جذبہ آلہٰی کے اسباب ہیں اگر یہ اسباب متحقق ہو جائیں تو اُس وقت عشق ومحبت جلوہ گر اور معرفت حاصل ہو جاتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ سے واپس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ یعنی ہم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف آئے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا حضرت جہاد اکبر کیا ہے فرمایا خدا کے دشمنوں نفس وشیطان سے جہاد کرنا کیونکہ یہ ایسا جہاد ہے کہ نفس اور شیطان دیکھے نہیں جا سکتے اور ایسے دشمن سے جہاد کرنا جو دکھائی نہ دے نہایت مشکل ہے جہاد اصغر جو کافروں سے جہاد

Marfat.com

کرنے کا نام ہے اس میں دشمن دیکھے جاسکتے ہیں اس لئے یہ جہاد چنداں مشکل
نہیں ہے نفس اور شیطان سے جہاد صفائی باطن کا باعث ہے جب تک دل تعلقات
دنیاویہ کی کدورتوں سے پاک ہوکر سورج کی طرح روشن نہ ہو تب تک اس میں معرفت
الٰہی جلوہ گر نہیں ہوتی ۔ شعر

ہر کہ صیقل پیش کرد و بیش دید　　بیش تر آمد برد معنے پدید !
ہمچو آہن گرچہ تیرہ بیکلی !　　صیقلی کن صیقلی کن صیقلی
تاکہ دست آئینہ گردد در صور　　اندر و بینی ملیحہ سیم بر

اور دل کی صفائی اس وقت تک حاصل ہوتی ہے جب ہمیشہ خدا کا ذکر کیا جائے
اور اس کے اسرار و دقائق میں غور کیا جاوے ۔ سالک کو مناسب ہے کہ ہر حال میں
شریعت کا لحاظ رکھے اور اس کے دائرہ سے باہر قدم نہ رکھے ورنہ اس کی طریقت
و حقیقت میں نقص پیدا ہو جائے گا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اَلشَّرِیْعَۃُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَۃُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَۃُ حَالِیْ ۔ یعنی شریعت میری اقوال اور طریقت میری
افعال اور حقیقت میرا حال ہے بس جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے
شریعت ہے اور اس پر عمل پیرا ہونا طریقت ہے اور ان دونوں کا ثمرہ حقیقت ہے
جس کی شریعت ناقص ہوگی اس کی طریقت ناقص ہوگی اس کی حقیقت ناقص ہوگی جیسے
میوہ ۔ کیونکہ اگر اس کی بالائی سطح میں نقصان ہوتا ہے تو وہ نقصان اس کی اندرونی
حصہ میں سرائت کر جاتا ہے ۔ اور اس کے اندرونی حصہ سے گذر کر اس کے مغز تک
جا پہنچتا ہے اگر سالک کو اتباع شرع میں کسی قسم کی نورانیت پیدا ہو تو اُسے
اس پر بھولنا نہ چاہیئے کیونکہ وہ ایک شیطانی کیفیت ہے جو شریعت کی خلاف ورزی
کے باعث اس کے دل میں پیدا ہوئی ہے پس سالک کو چاہیئے کہ شریعت کو اپنا شعار
بنائے ۔ اور اپنے آپ کو شریعت کے موافق بنائے نہ یہ کہ شریعت کو اپنی خواہشات

Marfat.com

کے موافق بنانے کی کوشش کرے اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کو خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گی۔ شعر

مرد آنکہ ز فقر حلقہ در گوش کند　　باید کہ وجود خود فراموش کند
در شرع محمدیؐ قدم راست نہند　　آنگاہ ز جام معرفت نوش کند

سالک کو پہلے علم ریاضت حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان ہر مسلمان مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام فرض ہے اور جاہل جو عبادت کرتا ہے لیکن ہے کہ وہ اس میں غلطی کرتا ہو اور اُسے اپنی غلطی جہالت کے سبب سے معلوم نہ ہو شعر

علم باید تا عمل گنجے بود　　ورنہ بے دانش عمل رنجے بود
سگ بسے سختی کشد وز ان چہ سود　　چونکہ آں سختیش بر فرمان نہ بود

مگر علم وہ حاصل کرنا چاہیئے جو دنیا و آخرت میں نافع ہو اور وہ علم وہ علم ہے جس کے حاصل کرنے سے دنیا کی خواہش کم ہو۔ اور ہر وقت خدا کی دھن لگی رہے ایسے علم پر عمل کرنا ضروری ہے اور اگر تحصیل علم سے یہ غرض ہو کہ بادشاہوں کے دربار تک رسائی حاصل ہو جائے لوگ تعظیم کریں علماء سے بحث و مباحثہ کیا جائے اور مسلمانوں کو حقارت کی نظر سے دیکھا جائے تو اس قسم کا علم مقصد حقیقی سے دور کر دیتا ہے۔ اور حقیقت میں یہ علم نہیں ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شَرُّ الْعُلَمَاءِ مَنْ زَارَ الْاُمَرَاءِ یعنے بدترین علماء وہ ہے جو کثرت سے اُمراء کے پاس آیا جایا کرے ہاں اگر مسلمانوں کے فائدے کیلئے امراء کے پاس جائے تو مضائقہ نہیں اشعار

علمے کہ عنایتے ست کہ در سینہ بود　　در سینہ بود ہر آنچہ در سر بود
صد خانہ کتاب خانہ سودت نکند　　باید کہ کتاب خانہ در سینہ بود

Marfat.com

حکایت :- ایک روز حضرت شیخ عبداللہ مبارک رحمتہ اللہ علیہ نے ایک جنگل میں کسی لڑکے کو دیکھ کر دل میں خیال کیا کہ یہ لڑکا اہل علم کی مجلس میں نہیں بیٹھتا خدا کو کس طرح پہچانے گا یہ خیال کرکے آپ نے لڑکے سے پوچھا کیا تو نے علم پڑھا ہے اُس نے جواب دیا اور تو کچھ نہیں پڑھا مگر چار علوم کا واقف ہوں ۔ سر کا علم ۔ کانوں کا علم ، زبان کا علم ۔ دل کا علم ، سر خدا کے آگے جھکانے کے لئے ہے ۔ کان اس کا کلام سننے کے لئے ہیں زبان اس کے ذکر کے لئے ہے اور دل اس کی یاد کے لئے ہے اس کے بعد لڑکے نے کہا کہ آدمی کو مناسب ہے کسی وقت ذکر حق سے غافل نہ ہو شیخ عبداللہ لڑکے کی ان باتوں سے حیران رہ گئے ۔ پھر فرمایا اے لڑکے مجھے کوئی اور نصیحت کر لڑکے نے کہا اے شیخ آپ عالم معلوم ہوتے ہیں ۔ پس اگر آپ نے خدا کے لئے علم پڑھا ہے تو خلقت سے کسی بات کا طمع نہ رکھ اور اگر خلقت کے لئے پڑھا ہے تو خدا سے کسی بات کی امید نہ رکھ ۔

اشعار

زبان می کند مرد تفسیر خوان — کہ علم و عمل می فروشد نہ نان

بہت سے علما ظاہر جو صوفیوں کے منکر ہوتے ہیں تحصیل علوم کے بعد راہ راست پر آجاتے ہیں اور صوفیوں کے کمالات کے معترف ہو کر گھر بار چھوڑ سا لہا اُن کے دروازہ پر بیٹھے رہنے کے بعد معرفت اور مکاشفہ کے نور سے بہرہ ور ہوتے اور اپنی گذشتہ اقوال و افعال پر نادم ہوتے ہیں چنانچہ ایک عالم کہتا ہے ۔

شعر

یک چند بہ عقل و علم در کار شدم — گفتم کہ مگر واقف اسرار شدم

Marfat.com

ہم عقل عیقلہ بود و ہم علم حجاب　　چوں دانستہ ام زبردد بیزار شدم

حکایت جب امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ مطالعہ سے فارغ ہوتے تھے تو حضرت بشر حافی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں جاتے تھے لوگ آپ کی ملامت کرتے تھے اور کہتے تھے کے آپ جیسے بے نظیر عالم و فاضل کی شان سے بعید ہے کہ ایک معمولی آدمی کے پاس جائیں۔ آپ فرماتے تھے کہ بے شک میں اُس سے زیادہ عالم ہوں مگر وہ خدا کی معرفت میں مجھ سے بڑھا ہوا ہے

مثنوی

احمد حنبل امام عصر بود　　شرح فضل او بیروں از حصر بود
چوں زمکر علم صافی آمدی　　زود پیش بشر حافی آمدی
گر کسے در پیش بشرش یافتی　　در ملامت کردنش بشتافتی

ایضاً

گفتے آخر تو امام عالمی　　از تو زیبا تر نہ خیزد آدمی
ہر کسے گوید سخن می نشنوی　　پیش ایں سرپا برہنہ میروی
احمد حنبل چنیں گفتے کہ من　　گوئی برد در احادیث و سنن
علم من زد بہ بدانم نیک نیک　　او خدا را بہ زمن داند و لیک
اے بے انصاف خود بے خبر　　یک زمان انصاف را بے شاں مگر

پس سالک کو چاہئے کہ علم کو عمل کی غرض سے حاصل کرے تاکہ اُسے خدا تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا

كُنْتُ كَنْزًا مَخْفِيًّا فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ اَنْ اُعْرَفَ ؕ

Marfat.com

یعنے میں ایک خزانہ مخفی تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں نے مخلوقات کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ پہچانا جاؤں ۔

شعر

گفت بودم پراز گوہر گنجے　　مخفی از چشم ہر گہر سنجے
آفریدم گہر شناسے چند　　تا شناسد از ان گہرہا پند

بعض عارفین کا قول ہے اِنَّ عِنَایَۃَ اللّٰہِ تَعَالٰی بِالْعَبْدِ قَبْلَ الْمَاءِ یعنے خدا تعالیٰ نے پانی اور کیچڑ کے پیدا کرنے سے پہلے آدمی پر عنایت فرمائی ہے خدا نے آدمی میں ہر چیز کی قابلیت رکھی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ جسکی صحبت کرے اور اس کا ہم رنگ ہو جاتا ہے.

مثنوی

آدمی زاصل فطرت آمد صاف　　از صفا قابل ہمہ اوصاف
ہر صفت را کہ می شود طالب　　می شود بر نہاد او غالب
گر بخوئی فرشتہ آرد روی　　زود گردد فرشتہ سیرت و خوی
در زند فعل دیو ازدی سر　　شود از فعل بد ز دیو بتر

اب تم کو معلوم ہو گیا کہ آدمی کو خدا نے معرفت الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے پیدا کیا ہے ۔ پس سالک کو مناسب ہے کہ دل کے کام سے غافل نہ ہو کیونکہ دل تمام جسم کا بادشاہ ہے ۔ اور اس بادشاہ کے مختلف قسم کے لشکر ہیں جن میں سے بعض نیک ہیں اور بعض بد دل کا کام سعادت کا حاصل کرنا ہے اور سعادت خدا کی معرفت ہے خدا کی معرفت نفس کی معرفت پر موقوف ہے اور نفس کی معرفت خدا کی معرفت کی کنجی ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ جس نے اپنے آپ کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا کیونکہ جو پہلے ہی آپ کو نہیں پہچانتا وہ دوسری چیز کو کسطرح پہچانے گا. نفس کی معرفت یہ نہیں کہ جب تم کو بھوک لگے تو کھانا کھاؤ

Marfat.com

جب پیاس لگے تو پانی پیو۔ کیونکہ یہ بات تو دوسرے حیوانات میں بھی پائی جاتی ہے بلکہ یہ ہے کہ آدمی اس بات کا خیال کرے کہ خدا نے کے اسے کیوں اور کس چیز سے پیدا کیا ہے اور کہاں سے آیا کس لئے آیا کہاں جائے گا کیوں کر اسے سعادت حاصل ہو سکتی ہے اور کس چیز میں اسکی شقاوت ہے۔

اشعار

بعداز وفات دانی جان راچہ حال باشد یے دوست در جہنّم بے دوست در نعیم ست

عارفوں کے نزدیک انسان کی سعادت خدا کی معرفت ہے اور یہ محض اس کی عنایت ہے ازل کے روز جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے اپنی معرفت کا کچھ حصہ دیکر اس سے پوچھا کہ میں کون ہوں عقل نے کہا اَنْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْت یعنے تو خدا ہے نہیں کوئی معبود برحق مگر تو جسکو خدا نے اپنی معرفت کا کچھ حصہ عطا فرمایا اس پر تمام اشیاء کی حقائق منکشف ہو گئیں چنانچہ اہل معرفت کا قول ہے مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ یعنے جس نے خدا کو پہچانا اس سے کوئی چیز مخفی نہیں۔ اہل معرفت کہتے ہیں کہ اگر آدمی دنیا میں خدا کی معرفت سے اور آخرت میں اس کے دیدار سے محروم رہا تو اس کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی عذاب نہ ہوگا اگر وہ جہالت غفلت اور خواہشات نفسانیہ میں سرمست ہو کر دنیا کا طالب بن گیا اور اس کے دام تزویر میں گرفتار ہو گیا تو قیامت میں پشیمان ہوگا۔ مگر اس وقت اس کی پشیمانی اسے فائدہ نہ دے گی۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی اندھیری رات میں چند آدمیوں کے ساتھ سفر کر رہا ہے جب وہ ایک سنگلاخ زمین میں پہنچے تو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ اس جگہ کے پتھر بڑے قیمتی ہیں ہم میں سے ہر ایک کو مناسب ہے کہ جتنے پتھر اٹھا سکتا ہے،

Marfat.com

اٹھائے وہ آدمی ایک پتھر نہیں اٹھاتا اور کہتا ہے کہ یہ کیا حماقت ہے کہ خواہ مخواہ اپنی جان کو تکلیف میں ڈالیں اور بے فائدہ بوجھ اٹھائیں غرض وہ وہاں سے خالی ہاتھ آتا ہے اور اپنے ساتھیوں کا مضحکہ اڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا عقل ہے کہ اس جنگل میں تم نے بے فائدہ بوجھ اپنے اوپر ڈال دیا ہے۔ جب سورج چڑھا تو دیکھتا ہے کہ رات میں جو پتھر اس کے ساتھیوں نے اٹھائے تھے وہ جواہرات ہیں جن میں سے ہر ایک کی قیمت ساری دنیا ہے۔ اب اس کے ساتھی اس کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ بتاؤ ہم میں سے کون بیوقوف تھا۔ اور کون عقلمند یقیناً تم بیوقوف تھے اور ہم عقلمند تھے اَب وہ افسوس کرتا ہے اور اس کی حالت ایسی گئی گزری ہو گئی ہے کہ اس کی جان میں جان نہیں کوئی لمحہ نہیں گزرتا جس میں اس کی روح نکلنے تیار نہ ہو ہر چند اُن کو کہتا ہے کہ مجھے بھی اُن جواہرات میں سے کچھ دو۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ تم وہ ہی ہو جو کل ہمارا مضحکہ اڑاتے تھے اور ہمیں بیوقوف بتلاتے تھے۔ آج ہمارا مضحکہ اڑاتے۔ اور تمہیں بیوقوف بتلاتے ہیں۔ اسی طرح جو شخص دنیا کی سنگلاخ زمین میں سے گزرنے کے وقت اپنے آپ کو آسودہ رکھے گا اور طاعت آلہٰی کے جواہرات حاصل نہ کرے گا جب وہ دنیا کی تاریکی سے نکل کر عالم بقا میں جائیگا تو دیکھیگا کہ خدا کے فرمان برادر بندوں کو وہ عالی مراتب دیئے گئے ہیں کہ ساری دنیا ان کے مقابلہ میں ہیچ ہے پس سالک کو چاہیے کہ ہر وقت ریاضت میں مشغول رہے تاکہ خدا کی عنایت کا سورج اس پر طلوع کرے گا اور بارگاہ الہٰی میں اسے رسائی حاصل ہو۔

اشعار

بندۂ نفس و ہوا را جاہ و عزت کے بود — حنظل شکر نما را قدر و قیمت کے بود
باز باشد آں کہ او را ہمت کیواں بود — کرگساں را جز سر مردار ہمت کے بود

Marfat.com

یک درم را بیع سود و یک جفا را ده جواب　　این حریف دف بود مرد حقیقت کے بود
یک سخن بے لقمہ نے و یک قدم بے طمع　　جز سگاں کو یہ ہمارا این طبیعت کے بود
گر بمی خواہی کہ در فردوس اعلیٰ تن زنی　　پس ترا رہبر بدان در غیر طاعت کے بود

طاعت موجب قربت ہے اور نافرمانی محرومی کی باعث ہے قرب سے مہربانی مراد ہے نہ نزدیکی، کیونکہ قرب و بعد جہت مسافت پر دلالت کرتا ہے اور خدا تعالیٰ جہت و مسافت سے بری ہے اہل معرفت کا قول ہے

قُرْبُہٗ تَعَالٰی کَرَامَتُہٗ لِاَوْلِیَآئِہٖ وَبُعْدُہٗ طَرْدُہٗ لِاَعْدَآئِہٖ۔

خدا کا قرب اسکی مہربانی ہے دوستوں کے لئے اور اس کے بعد دشمنوں کو درگاہ سے راندنے کا نام ہے قرب دل کی صفتوں سے ایک صفت ہے۔ وَاعْلَمْ اَنَّ الْقُرْبَ مِنْ صِفَاتِ الْقُلُوْبِ لَیْسَ مِنْ اَحْکَامِ الظَّاھِرِ۔ یعنی قرب دل کی صفتوں سے ایک صفت ہے۔ اور ان ظاہری اشیاء میں سے نہیں جو دیکھی جا سکتی ہیں یہ صفتیں خدا کی فرمانبرداری سے دل میں پیدا ہوتی ہیں نہ قطع مسافت سے بعض عارفوں نے کہا بِمَحْوِ الصِّفَاتِ المذمومۃ وَالتخلق بصفات المحمودۃ یعنی یہ صفتیں بری صفتوں کو چھوڑنے اور اچھی صفتوں سے متخلق ہونے سے پیدا ہوتی ہیں صفات بد بشریت کے لوازمات سے ہوتی ہیں۔ جیسے قہر، غصہ، شہوت، حرص وغیرہ اچھی صفات خدا کی صفتوں کا نام ہے جیسے صبر، رحم، حلم، عفو، عیب پوشی وغیرہ۔

قطعہ

ہم چوں خلق خدائی کن غفلت　　تا شوی در جہاں پسندیدہ
آنچہ نشنیدہ مگو باکس　　وآنچہ دیدی ہمہ بگو کہ

Marfat.com

اہلِ معرفت کہتے ہیں: اِذَا اَرَدْتَ مَقَامَ الْاَبْدَالِ فَعَلَیْکَ بِتَبْدِیْلِ الْاَخْلَاقِ۔
یعنی جب تو ابدال کا مرتبہ حاصل کرنا چاہے، تو اپنے اخلاق کو درست کر۔

؎ کیست ابدال آنچہ او مبدل شود
خمرش از تحلیل پزداں حل شود

یہ مخالفتِ نفس کی طرف اشارہ ہے۔ ؎

وے بمقصود نے کرد سالک ناشدہ نفسِ خویش را ہالک

جب سالک اپنے اخلاق کی درستی کی کوشش کرتا ہے تو ہر مقام میں اپنے حال کے مناسب خدا کا ذکر کرتا ہے اور ہر مقام میں اُسے نئی نئی کیفیات حاصل ہوتی ہیں جن کو ہم دوسرے حدیقہ میں ذکر کریں گے انشاءاللہ تعالیٰ اور ہر مقام میں اُسے نئی نئی لذت حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے دیدار کی لذت۔ مگر ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق جو اس نے زہد و ریاضت سے حاصل کیا ہے حاصل ہوتی ہے۔ جب قیامت کے روز بہشتیوں کو حکم ہوگا کہ دارالجلال میں حاضر ہوں۔ تو سب کے سب گھوڑوں پر سوار ہوں گے ان کے آگے پیچھے فرشتے ہوں گے۔ جب یہ اس آن بان کے ساتھ دارالجلال میں پہنچیں گے تو ہر ایک کو اس کی جگہ پر بٹھایا جائے گا اس وقت ان سے خدا تعالیٰ بلا واسطہ اس طرح سلام کہے

؎ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَرْحَبًا بِعِبَادِیْ وَخَوَاصِّیْ الَّذِیْنَ حَفِظُوْا وَصِیَّتِیْ هَلْ اَحْبَبْتُمْ لِقَائِیْ فَتَمَنَّوْا عَلٰی مَا شِئْتُمْ۔

یعنی اے میرے بندوں پر سلام ہو مرحبا اے میرے بندو اے میرے خاص بندو تم نے میرے احکام کی پیروی کی کیا تم میری ملاقات کو دوست رکھتے تھے۔ سو جو کچھ مانگتے ہو مانگو۔ ؎

سلام دوست شنیدن سعادت است سعادت بہ وصل دوست رسیدن فضیلت و کرامت

Marfat.com

اس وقت بہشتیوں کی آنکھ سے پردہ
اٹھا دیا جائے گا۔ اور وہ حق تعالیٰ کا سلام بلا واسطہ سنیں گے۔ اور اسے لامکان
میں دیکھیں گے دیکھتے ہی حیران رہ جائیں گے اور کہیں گے کہ اے خداوند کریم
ہم تمہاری رضامندی کے خواستگار ہیں اور چاہتے ہیں کہ تو ہم سے کبھی ناراض
نہ ہو خدا تعالیٰ فرمائے گا میں کبھی تم سے ناراض نہیں ہوں گا دوسری دفعہ پھر خداوند
کریم ان کو اپنے دیدار فیض آثار سے مشرف کرے گا۔ تو اسکی لذت سے بے ہوش
ہو جائیں گے اور سجدہ کریں گے خدا تعالیٰ فرمائے گا آج کا دن عبادت کا دن
نہیں ہے یہ نعمتیں تمہیں اس عبادت کے عوض عطا کی گئی ہیں جو تم نے چند روز دنیا میں
کی ہے اور دنیا کو گذشتنی و رفتنی سمجھ کر اس سے کنارہ کش ہو گئے تھے سجدہ
سے سر اٹھاؤ اور اپنی خواہش ظاہر کرو تاکہ میں اسے پورا کروں مگر پھر بھی کہیں
گے کہ ہم تمہاری رضامندی کے خواہاں ہیں اور چاہتے ہیں کہ تو ہم سے
کبھی ناراض نہ ہو خدا تعالیٰ فرمائے گا میں تم سے کبھی ناراض نہ ہوں گا ہر
ہر جمعہ کو بہشت میں خدا تعالیٰ کا دیدار ہو گا چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا اَهْلُ الْجَنَّةِ يَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ
یعنی اہل جنت ہر جمعہ کو اپنے پروردگار کا دیدار کریں گے الٰہی اپنے جمال
کے انوار کی خاطر ان لوگوں کی خاطر جو تیرے جلال کے اسرار سے واقف ہیں
باصفا بوڑھوں، نوجوانوں پرہیز گاروں، زخمی دل، عاشقوں معشوقوں، فرشتوں
اور آدمیوں کی خاطر ہم بے چاروں کو اپنے احسان سے محروم نہ کرنا۔

جگر خستگانیم از رہ رسیدہ ترحم علینا بماء ترحم
در و بہ نگاریم دلبا جراحت ز لطف تو داریم امید مرہم

Marfat.com

دوسرا حدیقہ خلاف عادت امور کے بیان میں جو انبیاءؑ کی نبوت اور اولیاءؒ کی ولایت کے شواہد ہیں

قبلہ است مرا عارض زیبائے محمدؐ — کعبہ است مرا منزل ماوائے محمدؐ
پس ظاہر و پیدا است کہ مرتاب ندارد — یک ذرہ بہ پیش رخ زیبائے محمدؐ
مردے کہ از روضہ رضوان زدہ باشد — ہرگز نہ رسد با قد و بالائے محمدؐ
بر دیدہ کشیدند چو سر شب معراج — گستاخ فلک خاک کف پائے محمدؐ
اے کاش دو صد دیدہ ہمی بود بہ صد تن — تا با ہمہ می کرد تماشائے محمدؐ

اے عاشق صادق واضح ہو کہ انبیاء علیہم السلام کو نبوت اور ولایت کے دونوں مرتبے حاصل ہوتے ہیں۔ اور اولیا اللہ کو صرف مرتبہ ولایت حاصل ہوتا ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَلْوِلَایَۃُ اَفْضَلُ مِنَ النُّبُوَّۃِ یعنی مرتبہ ولایت مرتبہ نبوت سے افضل ہے۔ مگر اس ولایت سے نبی کی ولایت مراد ہے یعنی نبیؑ کی ولایت اس کی نبوت سے افضل ہے نہ ولی کی اس کے بعد جاننا چاہیئے کہ انبیاء اور اولیاء سے بعض ایسے امور سرزد ہوتے ہیں۔ جو عادت کے خلاف ہوتے ہیں انبیاء سے جو امور صادر ہوتے ہیں۔ اُن کو معجزات کہا جاتا ہے۔ اور اولیاء سے جو سرزد ہوتے ہیں۔ ان کو کرامات۔ معجزہ اور کرامت میں فرق ہے۔ کہ معجزہ دعوی نبوت کے ساتھ مقرون ہوتا ہے۔ اور کرامت میں ولایت کا دعویٰ ہوتا ہے۔ ولی وہ شخص ہوتا ہے۔ جو خدا کی ذات و صفات کو جانتا ہو ہمیشہ خدا کی عبادت میں مصروف رہے۔ گناہوں سے محترز ہو حریص نہ ہو۔ خواہشات نفسانی کی طرف مائل نہ ہو کرامت وہ خلاف عادت

Marfat.com

امر ہے، جو اس سے سرزد ہو۔ اور دعوٰی نبوت سے مقرون نہ ہو۔ مگر اس کے ساتھ یہ بات شرط ہے کہ جس سے ایسا خلافِ عادت امر صادر ہو، وہ مومن اور نیکوکار ہو۔ ——— اگر وہ ایسا نہ ہوگا۔ تو اس سے جو خلاف عادت امر صادر ہوگا۔ اس کو استدراج کہتے ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ فرعون نے دریائے نیل کے پانی کو کہا کہ پہاڑ پر چڑھ جا تو وہ پہاڑ پر چڑھ گیا۔ اسی طرح جب فرعون چلا تو پانی بھی اس کے ساتھ چل پڑا جب وہ ٹھہرا تو پانی بھی ٹھہر گیا۔ مگر ہم اس کو کرامت نہیں کہتے۔ اگر ایسے شخص سے کوئی خلاف عادت امر سرزد ہو جو مومن تو ہے مگر نیکوکار نہیں تو اُسے سحر یا شعبدہ کہیں گے شیخ نجم الدین کبریٰ سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص ہوا پر اُڑے دریا پر چلے۔ آگ کھائے تو اس کے یہ تمام افعال سحر یا شعبدہ ہیں۔ نہ کرامات اور وہ دعوئ ولایت میں جھوٹا ہے۔ ولی کی تین علامتیں ہیں اوّل یہ کہ جو اسے دیکھے اس کا دل اس کی طرف مائل ہو جائے۔

اس کی غفلت دور ہو خدا کی بارگاہ میں جو اُسے قرب حاصل ہے وہ اسے بھی حاصل ہو

دوم یہ کہ اس کی باتیں دل میں سرایت کر جائیں اس کی ہستی باقی نہ رہے۔ اس کی نیستی و شکستگی و عجز کے آثار نمایاں ہوں سوم یہ کہ اس سے کوئی ناشائستہ حرکت سرزد نہ ہو

نظم

مر نشاں بود ولی را ز نخست آں معنی کہ چو — روئے او بہ بینی دل تو بدو گرائید
دوم آنکہ در مجالس چو سخن کند معنے — ہمہ راز ہستی خود بہ حدیث می رباید
سوم ولی اخص عالم کہ ز بیخ — عضو او را حرکات بر نیاید

ولی کی کرامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے، جو ولی سے اس کمال متابعت کی وجہ سے سرزد ہوتی ہے۔ اس کو عرف میں کرامت کہتے ہیں عارفوں نے کہا ہے کہ مرتبہ

Marfat.com

ولایت دینی نسب سے حاصل ہوتا ہے نہ طینی سے حضرت شیخ منہمہ رحمتہ اللہ علیہ پر خدا کی صفت کبریائی جلوہ گر ہوئی۔ ایک روز شاہانہ مجلس لگی ہوئی تھی جس میں ایک نوجوان سیّد زادہ بیٹا تھا اُس کے دل میں خیال آیا کہ میں باین جاہ وجلال اسی لائق تھا۔ کہ جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں سے ہوتا ہے شیخ موصوف پر اُس کے دل کی یہ بات منکشف ہوگئی۔ اس لئے آپنے اسکی طرف روئے سخن کرکے فرمایا۔ مجھے یہ مرتبہ نسب سے حاصل نہیں ہوا۔ بلکہ تمہارے نانا بزرگوار کی متابعت سے

شعر

براہ سنتش فروشدہ ام تا بحدیکہ جملہ او شدہ ام
ہستیٔ من در وجود او رسید حق بہ محبوبے خودم بہ گزید

اب میں چند کرامتیں اولیائے کرام، مشائخ عظام کی بیان کرتا ہوں، تاکہ سالک کو عبادت وریاضت کا زیادہ شوق ہو۔

نقل ہے۔ ایک دن حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہ اپنے گھر میں سوئی ہوئی تھیں آپ کی چادر مکان کے ایک کونہ میں پڑی تھی چور آیا اور چادر کو اٹھا کر باہر نکلنا چاہا۔ مگر مکان کا دروازہ غائب ہوگیا چور نے چادر رکھ دی تو دروازہ ظاہر ہوگیا چور نے پھر چادر اٹھا کر باہر نکلنا چاہا تو دروازہ پھر غائب ہوگیا اتنے میں آواز آئی کہ اے چور اپنے آپ کو تکلیف میں نہ ڈال۔ اگر ایک دوست سویا ہوا ہے۔ تو دوسرا دوست جاگتا ہے۔

نقل ہے

کہ ایک روز حضرت شیخ عبدالواحد بن علی سیار نے آپنے مریدوں کے آگے اِس درد انگیز لہجہ میں معارف وحقائق بیان کی مریدوں پر وجد کی

Marfat.com

حالت طاری ہوگئی ۔ چند آدمیوں نے زور سے نعرے لگائے ۔ ایک آدمی آسمان کی طرف گیا اور واپس نہ آیا بعض نکتہ رس اشخاص نے کہا کہ آدمی اربعہ عناصر۔ یعنے آگ ہوا پانی مٹی سے مرکب ہے ۔ آگ اور ہوا علوی ہیں ۔ اور پانی اور مٹی سفلی معلوم ہوتا ہے کہ اکثر ریاضت کے باعث اُس شخص کے وجود سے یہ عناصر سفلیہ زائل ہوگئی ہیں ۔ اور صرف علوی اس کے اندر باقی رہ گئے ہیں ۔ اور چونکہ عناصر علویہ اوپر جانے کو متقضی ہیں اس لئے یہ شخص آسمان پر چڑھ گیا ہے ۔

شعر

جسم خاک از عشق بر افلاک شد کوہ در رقص آمد و چالاک شد

نقل ہے کہ ایک رات سلطان محمود اکیلے اپنے گھر سے نکل کر جنگل کی طرف روانہ ہوا دیکھا کہ ایک درویش جنگل میں بیٹھا ہے ولایت وکرامت کے انوار اس کے ماتھے سے عیاں ہیں اس کے جذبہ کی قوت سے سلطان محمود کانپ گیا اور سمجھ گیا کہ درویش کسی بڑے پایہ کا ولی ہے سلطان نے آگے آکر سلام کیا درویش نے کہا میرا نام لقمان سرخسی ہے ۔ سرخس کا رہنے والا ہوں ۔ اور اس جگہ اس لئے آیا ہوں کہ اس جنگل میں میرا ایک دوست کئی سال ریاضت کرتا رہا ہے ۔ میں اس وقت سرخس میں تھا کہ مجھے کہا گیا کہ فلاں درویش فلاں جنگل میں فوت ہوگیا ہے میں ابھی یہاں آیا دیکھا کہ درویش فوت ہوگیا ہے میں نے اور ابدالوں کی ایک جماعت نے اسے غسل دیا وہ اس کا تابوت آسمان پر لے گئے اور میں آج کی رات یہیں ٹھہر گیا ۔ سلطان محمود نے اس رات درویش کے آگے کئی ایک خواہشوں کا اظہار کیا جن میں سے ایک یہ تھی کہ اس نے کہا اس جگہ کے قریب کافروں کا ایک قلعہ ہے ۔ میں نے کئی بار اس کی فتح کرنے

Marfat.com

کی کوشش کی۔ مگر وہ فتح ہو نہیں سکا۔ جب دن چڑھا تو سلطان محمود نے قلعہ پر چڑھائی کی عساکرِ اسلام نے بڑے زور سے لڑائی کی۔ مگر قلعہ کے فتح ہونے کی کوئی صورت نہ آتی تھی اتنے میں آسمان سے ایک پتھر قلعہ کی دیوار پر گرا دیوار ٹوٹ گئی مسلمان اندر گھس گئے اور قلعہ فتح ہو گیا وہ پتھر سلطان محمود کے پاس لایا گیا۔ اس پر یہ الفاظ لکھے تھے۔ صَاحِبُهٗ لُقْمَان سَرْخَسِیْ

نقل ہے۔ کہ ایک روز حضرت شیخ محی الدین عربی کو بادشاہ وقت نے کہا کہ میری لڑکی بیمار ہے۔ اگر آپ اس کی عیادت کریں تو امید ہے۔ کہ آپ کے قدم مبارک کی برکت سے خدا تعالیٰ اسے شفاء عطا فرمائے گا۔ جب آپ بادشاہ کے گھر تشریف لے گئے تو فرمایا تعجب ہے کہ عزرائیل تمہارلڑکی کے روح کو قبض کرنا چاہتا ہے اور تم اس کے تندرست ہونے کے خواہاں ہو۔ بادشاہ آپ کے قدموں پر گر پڑا، اور کہنے لگا۔ کہ اس کا علاج آپ کے ہاتھ میں ہے۔ آپ نے فرمایا اچھا ہم عزرائیل کو تمہاری لڑکی کے بدلے اپنی لڑکی دے دیں گے۔ عزرائیل کو فرمایا۔ ٹھہر میں گھر جا کر اپنی لڑکی اپنی لڑکی تمہارے ساتھ روانہ کرتا ہوں جب گھر میں آئے تو اپنی لڑکی کو کہا۔ بیٹی میں نے تجھے بادشاہ کی بیٹی کے عوض عزرائیل کو دے دیا ہے۔ اس نے کہا کیوں۔ فرمایا وہ بادشاہ کی لڑکی ہے اس سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور یقیناً تم سے کسی کو نفع نہیں پہنچے گا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے گھر کے دروازہ کی طرف منہ کر کے فرمایا عزرائیل یہ لڑکی حاضر ہے۔ لڑکی اسی وقت زمین پر گر پڑی اور مر گئی اور بادشاہ کی لڑکی اچھی ہو گئی۔

نقل ہے۔ کہ مولانا روم اصل میں بلخ کے رہنے والے تھے۔ روم کی طرف آپ کی تشریف لے جانے کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت کے بادشاہ کے آگے بعض لوگوں

Marfat.com

نے شکایت کی بادشاہ نے حکم دیا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں ۔ بلخ کی جامع مسجد میں اپنے دوستوں سے رخصت ہونے لگے تو آپ نے دور سے چیخ ماری کہ مسجد کا ہر مسجد کے صحن میں آگرا۔

نقل ہے۔ کہ جب مولانا روم کے ملک میں پہنچے تو بادشاہ روم نے آپ کو کہا کہ وعظ کیجئے۔ تاکہ لوگوں کو فائدہ پہنچے۔ آپ نے فرمایا میں قبرستان میں وعظ کروں گا۔ وہاں منبر رکھوا دیا جائے قبرستان میں منبر رکھا گیا آپ نے وعظ فرمایا۔ وعظ سے فارغ ہونے کے بعد جب آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو قبرستان میں جس قدر قبریں تھیں آمین کہنے کے لئے ہر ایک قبر سے دو ہاتھ نکلے۔

نقل ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر عرض کیا کہ میں طالب علم ہوں۔ اور کند ذہن ہوں۔ اس لئے دقیق اور مشکل مسئلے میری سمجھ میں نہیں آتے آپ نے فرمایا تمہارا نام کیا ہے۔ عرض کیا عمر۔ فرمایا عمر!

اپنے استاد کو میری طرف سے کہنا کہ کل میرے ہاں طالب علموں کو سبق پڑھانا۔ عمر نے آپ کا پیغام پہنچا دیا۔ دوسرے دن سے مولوی صاحب حضرت شیخ احمد جام کے تکیہ میں تشریف لائے۔ طالب علم سبق پڑھنے لگے۔ آپ نے عمر کو کہا آج تم عبارت پڑھو۔ جب آپ کی زبان سے کلمہ نکلا تو عمر کے سینے میں علم کا دریا جوش مارنے لگا۔ عمر نے عبارت پڑھی۔ اور عبارت کا مطلب ایسا بیان کیا کہ اُستاد اور طلبہ اُسے سمجھ نہ سکے تمام اہل مجلس حیران رہ گئی۔ آپ نے فرمایا عمر یہ مطالب جو تم نے بیان کئے ہیں، حاضرین مجلس ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کسی قدر آسان اور سہل مطالب بیان کرو۔ عمر نے پہلی کے نسبت آسان مطالب بیان کئے۔

Marfat.com

مگر اس کا استاد اور طلباء ان کو بھی نہ سمجھ سکے آپ نے فرمایا اس سے بھی زیادہ آسان مطالب بیان کر کیونکہ حاضرین مجلس اُن کے سمجھنے سے عاجز ہیں۔ عمر نے اس سے بھی زیادہ آسان اور سہل مطالب بیان کئے تو اس کے ساتھ اور مجلس حاضرین مجلس نے ان کو کسی قدر سمجھ لیا۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشارہ سے حضرت شیخ نعمان سرخسی کی صحبت اختیار کی۔ آپ نے فرمایا، بایزید، میں دو رکعت نفل پڑھ لوں، پھر تم سے باتیں کرونگا۔ آپ نفل پڑھنے لگے۔ نماز میں آپ پر عالم تحیر طاری ہوگیا۔ دس دن تک آپ پہلی رکعت پڑھتے رہے۔ بایزید یہ سمجھ گئے کہ آپ پر عالم تحیر طاری ہوگیا ہے۔ اس لئے چلے گئے۔ روایت ہے کہ آپ چالیس سال تک اپنی دو رکعتوں میں لگے رہے۔

نقل ہے:۔ کہ ملک مصر میں ایک عورت پر تحیر کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ اُسے دنیا و مافیہا کی مطلق خبر نہ رہی ہاں اُسکی آنکھ اسرار آلہٰی کے مشاہدہ میں اور کان اسرار حق کے سننے میں مصروف تھے۔ نہ دن کی خبر نہ رات کا علم نہ گرمی سے مطلب نہ سردی سے واسطہ۔ اسی طرح تیس سال پاؤں پر کھڑی رہی۔

نقل ہے:۔ کہ حضرت شیخ موفق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بہشت میں کھڑا ہے، جو نیک بخت لوگوں کو بہشت کی طرف بلاتا ہے اور بدبختوں کو اس کے قریب نہیں آنے دیتا۔ اس کے بعد ایک شخص کو

Marfat.com

دیکھا جو تخت پر بیٹھا ہے، اور اس کے دونوں طرف دو فرشتے ہیں۔ ایک اس کے منہ میں بہشت کا کھانا ڈالتا ہے اور کہتا ہے، اے وہ شخص جس نے بہشت کے کھانوں کی خاطر دنیا کے کھانے نہیں کھائے، اب بہشت کا کھانا کھا۔ دوسرا اُس کے منہ میں بہشت کا شراب ٹپکاتا ہے، اور کہتا ہے تم نے بہشت کے شراب کی خاطر دنیا کی شراب نہیں پی اب بہشت کے شراب کی لطف اٹھا۔ اس کے بعد ایک اور شخص دیکھا جو عرش پر آنکھیں لگائے کھڑا ہے اور بہشت کے کھانے اور شراب کی اسے بالکل خواہش نہیں ہے میں نے پوچھا یہ کون ہیں ہاتف نے کہا جو بہشت کے دروازہ پر کھڑا ہے۔ اور نیک بختوں کو بہشت کی طرف بلاتا ہے اور بد بختوں کو اس کے قریب نہیں آنے دیتا، وہ امام احمد بن حنبل ہیں۔ ——— اور جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور فرشتے اس کے منہ میں کھانا شراب ڈالتے ہیں، وہ بشر حافی ہیں جو بہشت کی اور شراب کی امید پر تمام عمر روزہ دار رہی ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کر دی ہے اور جو عرش پر آنکھیں لگائے کھڑے ہیں، وہ حضرت معروف کرخی ہیں۔ جو بہشت کی امید پر، اور دوزخ کے خوف سے محض خدا تعالیٰ کے دیدار کی امید پر تمام عمر روزہ دار رہے ہیں۔ پس خدا نے حجاب اٹھا دیا ہے، اور آپ ہمیشہ اس کے دیدار میں محو خیریت رہتے ہیں۔

ساتواں حدیقہ

عشق و محبت میں جو تمام طرق سے عمدہ طریق سے در عشق تھے

زائد افسانہ تو لیلیٰ یا منے دار شوق جمال او توئی یا من
حسنش چو شود لامع از شمع رخ خوباں کرد سرشاں گرداں پروانہ توئی یا من

Marfat.com

در گوشہ تنہائی فارغ ہمہ عمرے　　یا خیل خیال او ہم خانہ توئی یا من
در حلقہ دریشاں در خیل خاکیشاں　　درد و الم او را مردانہ توئی یا من
صد چاک زدم دل را از زخم رخ او چوں گل　　گنج غم عشقش را ویرانہ توئی یا من
من کشتہ آں یارم من عاشق و بیدارم　　عمرے ز خود عالم بیگانہ توئی یا من

اے سچے عاشق! واضح ہو کہ عشق کی بات اور چیز ہے اور بات کا عشق اور شے ہے یہ ایسی چیز ہے کہ جس کو قلم لکھ نہیں سکتا ۔ ؎

شرح عشق از من بگوئم بر دوام　　صد قیامت بگذرد واں نا تمام
با دو عالم عشق را بے گانگی است　　واندر ہفتاد و دو دیوانگی است

اہل معرفت کے نزدیک انسان خدا کے عشق کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اور خدا کی درگاہ میں اگر تمام چیزوں سے بڑھ کر کسی چیز کی قدر ہے تو وہ عشق ہے۔

علم ہست آنجا بسے اسرار ہست　　طاعت روحانیاں بسیار ہست
درد و جاں سوز دل میزد بسے　　کیں متاع آنجا نشاں ندہد کسے

اہل طریقت کہتے ہیں خدا کا عشق لقمۂ حلال سے حاصل ہوتا ہے اگر حلال رزق نہ ملے تو یہ سعادت حاصل نہیں ہوتی

عشق باید عشق صد قے تا شود کارت تمام
عشق حق از لقمۂ ہائے پاک زاید والسلام

مقرب لوگوں نے کہا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ایک بے بہا خزانہ ہے۔ اور خزانہ تکلیف اٹھانے کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔ ایسا کوئی باغ نہیں جس کے پھولوں کے ساتھ کانٹے نہ ہوں۔ اسی طرح در شہوار غیر معمولی مشقت اور زحمت اٹھانے کے بغیر نہیں ملتا۔ جب آدمی کو عشق لگتا ہے تو پہلے پہل اُسے سخت تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔ مگر آخر آرام ملتا ہے ۔

Marfat.com

بلا را پاکسے ایزد عطا کرد کہ اول نام او از اولیاء کرد

معشوق کا قاعدہ ہے کہ جب تک عاشق کو ظلم اور ستم کے ذریعے آزمانے۔ تب تک اُسے اپنے وصال سے بہرہ ور نہیں کرتا۔ پس جس قدر وہ امتحان میں کامیاب نکلتا ہے۔ اسی قدر اُسے معشوق وصال سے بہرہ اندوز کرتا ہے۔ اور جس قدر وہ ناقص نکلتا ہے۔ اس سے محنت و مشقت کرواتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے وصال کے قابل ہو جائے شیطان سے کسی نے پوچھا کہ تو کیوں لوگوں کو بہکاتا ہے۔ اُس نے کہا میری کیا مجال ہے۔ کہ ہر ایک آدمی کو بہکا سکوں۔ ہاں اتنی بات ضرور ہے۔ کہ میں مرد اور عورتوں کی کسوٹی ہوں یعنی جو میرا کہا مانتا ہے وہ مرد نہیں بلکہ عورت ہے۔ اور جو مرد ہے وہ میرا کہا نہیں مانتا۔ اگرچہ خدا تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں۔ مگر اُن تمام راستوں کا مآل یہ تین راستے ہیں عامہ مومنین کا راستہ یعنے کثرت سے نماز پڑھنا۔ روزہ۔ قرآن مجید کی تلاوت اور حج وغیرہ جو ظاہر سے تعلق رکھتا ہے۔ ابرار کا راستہ اور وہ تبدیل اخلاق تزکیۂ نفس تصفیہ دل وغیرہ ہے جو باطن سے تعلق رکھتے ہیں مقربوں کا راستہ۔ یہ لوگ عشق الٰہی کے جذبہ کے پروں سے عالم قرب کی ہوا میں اُڑتے رہتے ہیں۔ اس راستہ میں ایک لمحہ میں جو چیز حاصل ہوتی ہے۔ وہ دوسرے راستوں میں کئی سالوں میں حاصل نہیں ہوتے۔

عشق را پانصد پرست و ہر پرے از فراز عرش تا تحت الثرائے
سیر عاشق ہر دمے تا تخت شاہ سیر زاہد ہر دمے یک روزہ راہ

حکایت:۔ سلطان محمود کا غلام ایاز چند دن بیمار ہوا سلطان محمود نے اپنے ایک غلام کو کہا جلدی ایاز کی خبر لاؤ کیونکہ میری جان بیتاب ہے۔ اور دل اُس کے عشق کی آگ سے کباب راستہ میں کسی جگہ نہ ٹھہرنا غلام بہت جلد ایاز کے پاس

Marfat.com

پہنچا، اور دیکھا کہ سلطان محمود ایاز کے پاس بیٹھا ہے۔ ہکا بکا رہ گیا۔

سُلطان محمود کے آگے آداب شہانہ بجا لاکر عرض کیا کہ مجھ کو آپ نے جس کام کیلئے روانہ کیا ہے، اس میں میں نے کوئی کوتاہی نہیں کی میں حیران ہوں کہ آپ مجھ سے پہلے کس راستے یہاں پہنچے ہیں۔ سلطان محمود نے کہا تو اِس راز سے واقف نہیں ہے میں جس راستہ سے آیا ہوں اُسے عشق کا راستہ کہتے ہیں، وہ ایسا راستہ ہے کہ اگر میں مشرق یا مغرب میں تو اس راستہ سے ایاز کی خبر لے سکتا ہوں

من راہ ز دیدہ دارم سوئے او　　زانکہ نہ شکیبم دمے بے روئے او

ہر زمان زاں بد درہ ایم نہاں　　تا خبر نبود کسے را در جہاں

غلبہ عشق کے سبب عاشق بارگراں کے اٹھانے کا متحمل ہوتا ہے، اور اُسے زمین و آسمان کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ روایت ہے۔ کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ میں ڈالے جانے لگے۔ تو حضرت جبرائیل آئے اور کہا اے ابراہیم علیہ السلام کوئی حاجت رکھتے ہو آپ نے کہا ہاں خدا سے حاجت رکھتا ہوں۔ جبرائیل نے کہا اس سے حاجت مانگئے آپ نے فرمایا وہ اوج وعظمت وجلال سے دیکھ رہا ہے اور میں نے اُس کی رضامندی کے آگے سر تسلیم جھکا دیا ہے، وہ حاکم ہے۔ جو کرے اس کو جانتا ہے پھر خدا تعالیٰ نے آگ کو کہا اے آگ جیسے ابراہیمؑ اپنے طبعی اقتضاد سے نکل گیا ہے تو بھی اپنے طبعی اقتضاء سے نکل اور اُسے نہ جلانا، ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے خدا کے اس خطاب سے رشک آیا اور روئے اور کہا وَاللّٰہِ لَوْعَذَّبْتَنِیْ بِنَارِ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ ثُمَّ نَادَیْتَنِیْ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَعِیْمِ الدُّنْیَا۔ یعنی تمہاری ذات کی قسم اگر تو مجھے زمین و آسمان کی آگ سے عذاب دے پھر مجھے بلائے تو تمہارا بلانا مجھے دنیا کی تمام نعمتوں سے زیادہ پسند ہے، میں تمہاری محبت میں ہر قسم کی تکلیفیں اٹھانے پر خوش ہوں، اور تم آگ سے باتیں کرتے ہو، اور مجھ سے نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا میں نے

Marfat.com

محض تمہاری خاطر آگ سے بات کی ہے۔ اور تمہاری وجہ سے اُسے یہ مرتبہ نصیب ہوا ہے
عاشق کو جب کوئی سخت مصیبت پہنچتی ہے۔ تو صبر کرتا ہے۔ اور کہتا ہے فَرِحْنَا بِالْبَلَا بَا كَمَا
يَفْرَحُ اَهْلُ الدُّنْيَا بِالنَّعْمَاءِ۔ یعنے ہم مصیبت سے اس طرح خوش ہوئے۔ جس طرح دنیا دار
لوگ دنیا کی نعمتوں سے خوش ہوتے ہیں۔ عارف کہتے ہیں۔ حقیقی ایمان خدا تعالیٰ کی
محبت ہے

اصل ایمان محبت است درجان ۔۔۔ نے رکوع و سجود دنے ایقان

جس قدر حقیقی ایمان بڑھتا ہے۔ اوسیقدر تقلیدی ایمان کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

شعر

یارب دل دردمند ما لائم بخش ۔۔۔ ہم جان نگار و چشم گریانم بخش
صد قحبہ صفت آمدم بہ صدق و اخلاص ۔۔۔ از چاشنیٔ خود ایمانم بخش

خواجہ حضرت شاہ نقشبند رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ جب تک سالک کا ذرہ
بھر وجود باقی ہے تب تک اس کا عمل اُسے فائدہ نہیں دیتا۔

شعر

تا کہ تو دم میزنی ہمدم نہ ۔۔۔ تا کہ موئی ماندہ محرم نہ

عشق کے حاصل ہونے سے پہلے سالک موت سے ڈرتا ہے۔ اور اُسے موت کا
خیال آتا ہے۔ تو کانپتا ہے

مرگ گرچہ بس درشت و ظالم است
گردنش را نرم کردن لازم است

موت کی گردن کے یہ معنے ہیں کہ بحکم آیۃ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔

Marfat.com

قہر غضب ۔ غصہ ۔ شہوت ۔ اور حرص وغیرہ بُری صفتوں کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کی صفتوں سے ۔ جو صبر حلم ۔ رحم ۔ عفو ۔ ستر ۔ عیوب ۔ وغیرہ ہیں متصف ہو پس جب سالک اس قدر مقام پر پہنچتا ہے ۔ موت سے نہیں ڈرتا ۔

حکایت :۔ ایک بادشاہ ہر روز سات سو قسم کے لباس میں سے ایک لباس میں سے ایک لباس منتخب کر کے پہنتا تھا اور سات سو گھوڑوں میں سے ایک گھوڑا منتخب کر کے اس پر سوار ہو کر ارکان سلطنت کے ساتھ نکلتا تھا ایک دن وہ بادشاہ بن ٹھن اور کرّ و فر میں چلا جا رہا تھا ۔ کہ ایک درویش اُسے دکھائی دیا جو اسکی طرف آ رہا تھا ۔ اور اس کی بادشاہی کا اُسے خیال تک نہ تھا بادشاہ یہ دیکھ کر آتش در بغل ہو گیا ۔ اور کہنے لگا تو کون ہے اور کیوں ایسا گستاخ ہے ۔ اس نے کہا میں عزرائیل ہوں اور تمہاری روح قبض کرنے کے لئے آیا ہوں ۔ اس وقت بادشاہ کے بدن میں لرزہ پڑ گیا ۔ اور کہا کہ اے ملک الموت مجھے اتنی مہلت دے کہ اپنے بچوں سے رخصت ہو لوں ۔ اس نے کہا خدا کا حکم یہی ہے ۔ کہ اسی جگہ تمہاری روح قبض کی جائے ۔ بادشاہ نے کہا اچھا اتنی مہلت دے کہ وضو کر کے دو رکعت نفل پڑھ لوں اس نے کہا نہیں ۔ بادشاہ نے کہا اتنی مہلت دے ۔ کہ زمین پر اتر لوں ۔ اس نے کہا نہیں پس اُسی وقت اس نے اس کی روح قبض کر لی ۔ اور اس کی لاش گھوڑے سے زمین پر گری ۔ اس کے بعد عزرائیل ایک درویش کے پاس گیا ۔ جو اپنے کام کاج سے فارغ ہو کر موت کے انتظار میں بیٹھا تھا جب اس نے ملک الموت کو دیکھا تو کہا تو کون ہے ۔ اس نے کہا ، میں عزرائیل ہوں ۔ اور تمہاری روح قبض کرنے کے لئے آیا ہوں ۔ درویش نے کہا کہ میں تو عرصہ سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تم دیر سے آئے ہو ۔ ——— اب جلدی کرو کیونکہ یہ دیر کرنے کا وقت نہیں ۔ عزرائیل نے

Marfat.com

کہا اے درویش پہلے اپنے بیوی بچوں سے رخصت ہوئے پھر غسل کرکے دوگانہ پڑھ جب تم ان کاموں سے فارغ ہوگے۔ تو تمہاری روح قبض کروں گا درویش نے کہا عرصہ ہوا تمام چیزوں سے فارغ ہوکر تمہاری انتظار میں بیٹھا ہوں کہ کب آکر میری روح کو قبض کروگے۔ اور میں اپنے محبوب سے ملوں گا۔ اور تم کہتے ہو کہ پہلے اپنی بیوی بچوں سے مل لو پھر غسل کرکے دوگانہ پڑھو۔ عزرائیل نے کہا یہ خدا کا حکم ہے۔ تم اسے بجا لاؤ اور مجھے یہ حکم ہے۔ کہ تمہیں اس قدر مہلت دوں۔ کہ تم یہ کام کرسکو درویش خدا کا حکم بجالایا اور پھر عزرائیل علیہ السلام نے اسکی روح قبض کی۔ وہ بادشاہ موت سے اس لیئے ڈرتا تھا کہ اس نے صفات بشریہ آپ نے اندر سے دور نہیں کی تھیں۔ اور قیامت کے سفر کا سامان حاصل نہ کیا تھا

ہرگز نہ میرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است برجریدہ عالم دوام ما

دربیاں آنکہ:۔ ابتداء سالک کو اذکار روحانی سے آلائش وزنگ وتوبینہ صیقل ہوتا ہے۔ مگر انتہا منزل کو جس وقت سالک طے کرلیتا ہے تو اس کے نزدیک منزل ابتداء بے مقدار وبے بنیاد ہوجاتی ہے جیسا کہ وہ ایک منزل سے دوسری منزل کو حاصل کرتا ہے۔ تو اس کا آئینہ قلبی کلاں تر مشاہدات ربوبیت وتجلیات عرفانیہ کے لئے ہوتا جاتا ہے۔ آخر اگر وہ دریائے معرفت بے انتہا اپنے قلب میں سمالیوے۔ تو خود ہی اس کے سمالینے کی طاقت ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ۔

نقل ہے:۔ کہ حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ حضرت مولانا منصور رحمۃ اللہ علیہ نے جام محبت سے ایک جرعہ نوش کیا تو وہ نہ سما سکا

Marfat.com

انا الحق کہنے میں پیوستہ مشغول ہوکر اپنے آپ کو ظاہراً تباہ کر دیا تو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر چند پے در پے دریائے محبت میں مشغول ہوتے تھے۔ تو حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوالحسن خرقانی قدس اللہ سرہ کو جواب دیا کہ آوند حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ صغیر آوندوں سے تھا اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا آوند کلاں تر تمام آوندوں سے تھا اگر وہ اپنی آوند مبارک میں تمام دریائے محبت ڈال کر نوش کر لیتے تو ان کو سما لینے کی طاقت تھی اس واسطے هَلْ مِنْ مَزِيْد کے لفظ پے در پے فرماتے تھے۔

الحمد شریف کی بابت اشارات غریبہ کا بیاں :- اس باب

میں آئمہ دین کے اقوال بیان کئے جاتے ہیں الحمد شریف بہت سے اشارات پر مشتمل ہے پہلا اشارہ یہ ہے کہ الحمد شریف سات آیات پر مشتمل ہے جن کو سات آسمانی کتابوں سے بطور اختصار نکالا گیا ہے یعنے تورات انجیل زبور اور فرقان اور حضرت آدم علیہ السلام کے صحیفے اور حضرت ادریس علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں سے لہذا جو شخص الحمد شریف کو پڑھے گا۔ تو اس کو مذکورہ سات آسمانی کتابوں کے پڑھنے کا ثواب ملے گا اور حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک سو چار کتب آسمانی کو نازل فرمایا تھا یعنی تورات انجیل زبور فرقان وغیرہ اور پھر ان تمام آسمانی کتابوں کے امور قرآن کریم میں رکھے گئے۔ اور پھر قرآن کریم کے تمام علوم مفصل میں رکھے گئے اور پھر مفصل کے تمام علوم الحمد شریف میں رکھے گئے۔ لہذا جو شخص الحمد شریف کے علم تفسیر سے واقف ہوا ہو تو اس نے گویا تمام آسمانی کتابوں کا علم تفسیر سیکھ لیا۔

دوسرا اشارہ یہ ہے۔ کہ اکثر اشیاء کی دفع نظرت عدد سات پر کی گئی ہے۔ مثلاً آسمان بھی سات ہیں اور زمینیں بھی سات اور بڑے ستارے جن

Marfat.com

کا آسمان اور اعضاء میں تسلط ہے وہ بھی سات ہیں۔ لہذا اللہ تعالیٰ نے الحمد شریف کو بھی سات آیتوں پر مشتمل کرکے بندوں کی طرف اتارا تاکہ جو شخص الحمد شریف کو پڑھے تو اسے تمام اُن تمام چیزوں کا ثواب ملے جو عدد سات پر مشتمل ہیں۔ اور اس کی تائید اس اثر سے ہوتی ہے جس کی مقاتل بن سلیمانؒ روایت کی گئی ہے انہوں نے فرمایا کہ عرش مجید کے ساتھ خدا تعالیٰ کی ایک قندیل معلق ہے جس میں اٹھارہ ہزار عالم ہیں جب کوئی بندہ اَلْحَمْدُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کہتا ہے تو وہ قندیل بھی اللہ تعالیٰ پر ثناء کہتی ہوئی حرکت میں آتی ہے۔ لہذا الحمد شریف کے پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب عطا کرتا ہے۔

تیسرا اشارہ یہ ہے:۔ کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے سات جوارح عطا کئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی سورت دی ہے جو سات آیتوں پر مشتمل ہے یعنے الحمد شریف لہذا جو شخص اس کو پڑھے گا تو خدا تعالیٰ اس کے ساتوں جوارح کا شکریہ اس سے قبول کرے گا۔ یعنے منہ۔ اور دونوں ہاتھ۔ اور دونوں رانوں پاؤں جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ اَلْوَجْهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ۔ یعنے مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں یعنے منہ اور دونوں ہاتھ اور دونوں رانوں اور دونوں پاؤں۔

چوتھا اشارہ یہ ہے:۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ کی نسبت فرمایا۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ اور بے شک ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو نو کھلی نشانیاں دیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ یعنے ہم نے آپ کو الحمد شریف عنایت کی ہے جو قرآن مجید پر مشتمل ہے لہذا جو چیز

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی گئی ہے وہ اسکی قوم کیلئے محنت تھی اور جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی۔ وہ آپ کی امت کے لئے عین رحمت ہے۔ کیونکہ وہ عطا جو خزانہ عدل سے نکلی۔ اس کی کیا نسبت ہے۔ اس عطا کے ساتھ جو خزانہ فضل اور کرم سے نکلے کیونکہ جو نشانیاں حضرت موسیٰ کو دی گئی تھیں ان کو خزانہ عدل سے نکالا گیا تھا۔

پانچواں اشارہ یہ ہے ۔ کہ موسیٰ علیہ السلام کے آیات فانی تھے۔ اور جو آیات آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دی گئی ہیں یعنے الحمد شریف وہ کبھی فنا نہیں ہونگے وہ باقی ہیں۔ اور جس طرح کہ آیات موسیٰ فانی تھے اسی طرح ان کی شریعت اور ان کی سُنّت ان کے فوت ہونے کے بعد فانی ہو گیا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو قرآن کریم اور الحمد شریف دیا گیا ہے۔ وہ ہمیشہ باقی ہے۔ کبھی فانی نہیں ہوگا۔ اسی طرح آپ کی شریعت اور سُنّت بھی ہمیشہ باقی رہے گی۔

چھٹا اشارہ یہ ہے :۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل کون ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ کا خدا رب العلمین اور آپ کی نبوت رحمۃ اللعالمین ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بابت فرمایا۔ الحمد للہ رب العلمین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بارہ میں فرمایا۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ۔

ساتواں اشارہ یہ ہے :۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا رحمان اور رحیم ہے اور آپ بھی مومنین کی نسبت رؤف اور رحیم ہیں۔

Marfat.com

آٹھواں اشارہ یہ ہے:۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ہے۔ اور آپ کی نبوت شفیع المذنبین ہے۔ یعنے اہل دین میں سے جو گنہگار ہوں گے اُن کی آپ بروز قیامت شفاعت کریں گے۔

نانواں اشارہ یہ ہے۔ کہ حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے بارہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا بے شک ہم نے حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم دیا اور وہ علم پرندوں کا کلام تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں فرمایا۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ۔ اور وہ سب خدا تعالیٰ کا کلام تھا اب کلام طور اور کلام خدا تعالیٰ میں جو فرق ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔ اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو تو پرندوں کی کلام سمجھا کر یہ فرمایا کہ تم دونوں کو تمام بنی اسرائیل پر فضیلت دی گئی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا کلام دیکر فرمایا کہ ہم نے آپ کی اُمت کو تمام اُمتوں پر اور آپ کو تمام جہاں پر فضیلت دی ہے۔ اور دوسرا حضرت داؤد علیہ السلام کے باب میں فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا بیشک ہم نے حضرت داؤد کو اپنی طرف سے فضل دیا اور فضل کبھی تھوڑا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ لیکن خدا نے اس جگہ یہ بیان نہیں فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے جو فضل حضرت داؤد کو فرمایا وہ زیادہ تھا۔ یا کم لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو فضل عطا کیا گیا اُس کے باب میں فرمایا وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا۔ اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت بڑا فضل ہے۔ اور آپ کی امت کے باب میں فرمایا۔ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝

اور اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کو اس بات کی خوشخبری دو کہ اُن کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔

Marfat.com

اشارہ جامع:۔ اس اشارہ میں الحمد شریف کے من اولہا الی اخرہا تراجم بیان کئے جائیں گے۔ یعنی جب خدا تعالیٰ کا بندہ یہ کہے گا کہ اس بات میں کیا حکمت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر اپنی ثناء کس لئے واجب کی تو خدا تعالیٰ بھی اُسے یہ جواب دیتا ہے کہ میں رَبّ العالمین ہوں یعنے میں انسان کا پرورش کرنے والا اور نطفے سے اُن کو پیدا کرنے والا ہوں۔ اس لئے میرا شکر ان پر واجب ہے اور بندہ کہتا ہے کہ میں محتاج ہوں رزق کی طرف پس کون شخص مجھے رزق دے گا۔ تو خدا تعالیٰ اسے جواب دیتا ہے کہ انا الرحمٰن ۔ میں تجھے رزق دینے والا ہوں۔ اور بندہ کہتا ہے کہ میں گنہگار ہوں مجھے کون بخشے گا۔ تو خدائے تعالیٰ اُسے جواب دیتا ہے کہ انا الرحیم میں رحیم ہوں تیرے گناہوں کو بخش دوں گا۔ اور بندہ کہتا ہے کہ قیامت کے دن میرے ساتھ جھگڑا کرنے والے بہت سے لوگ ہوں گے۔ مجھ کو ان کے ہاتھوں سے کون چھڑوائے گا۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ روز جزا کا میں مالک ہوں۔ تجھ کو اُن کے ہاتھوں سے چھڑوا دوں گا۔ اور بندہ خدا تعالیٰ کو کہتا ہے۔ تو ہم کو کس کام کرنے کا ارشاد فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کہتا ہے کہ تو اس طرح کہہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے تابعدار ہیں۔ اور گویا بندہ خدا تعالیٰ کو یہ کہہ رہا ہے کہ میں ضعیف ہوں۔ اور ناتواں ہوں۔ کی حقہ تیری عبادت نہیں کرسکتا۔ تو خدا تعالیٰ اسے یہ جواب دیتا ہے۔ کہ اے میرے بندے تو میری عبادت کرنے میں مجھ سے مدد طلب کرتے ہوئے یہ کہہ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ تاکہ میں تیری مدد کروں اور بندہ خدا تعالیٰ سے یہ کہتا ہے۔ کہ تیرا اکرام اور الطاف بندوں کے ساتھ بہت بڑا ہے تو پھر میں یا کام کروں جس کی وجہ سے میں تجھ سے جدا نہ ہو سکوں اور تیری رحمت سے نا اُمید نہ ہوں تو خدا تعالیٰ اُسے یہ جواب دیتا ہے۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ تاکہ تو میری رحمت سے اور مجھ سے جدا اور نہ اُمید نہ ہو سکے اور بندہ جو کہتا ہے کہ اے خدا تیرا صِرَاطِ مُسْتَقِيْم جو ہے

Marfat.com

وہ کن لوگوں کا راستہ ہے تو خدا تعالیٰ اسے یہ جواب دیتا ہے صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ یعنی ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر ہم نے انعام کیا۔ اور بندہ خدا کو یہ کہتا ہے کہ وہ کون سی چیز ہے جس سے میں ڈروں۔ اور اس کے نزدیک نہ جاؤں تاکہ تو مجھ پر غضب ناک نہ ہو جائے۔ اور میں سیدھے راستے سے نہ بھٹک جاؤں تو خدا تعالیٰ اسے یہ فرماتا ہے۔ کہ تو یہ کہہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔ تاکہ میں تجھ پر غضب ناک نہ ہوں۔ اور تو راہ راست پر قائم رہے۔ اور بندہ یہ کہتا ہے کہ اس بڑی بابرکت دعا کو جب میں پڑھوں گا تو اس پر امین کون کہے گا۔ تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جب تو دعا کرے گا۔ تو فرشتے امین کہیں گے۔

الحمد شریف کے پڑھنے والے کو ہر ایک آیت کے مقابلے میں ایک ایک کرامت ملتی ہے

جب انسان اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر اپنا انعام و اکرام زیادہ کرتا ہے۔ اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر اپنی رحمت نازل کرتا ہے اور جب وہ مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے قیامت کے اہوال سے امن دیتا ہے اور جب وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادت کو قبول کرتا ہے اور اس کے تمام امور سے اسے امداد دیتا ہے۔ اور جب وہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ اسے اسلام پر ثابت قدم رکھتا ہے اور جب وہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کہتا ہے تو خدا تعالیٰ بسبب موافقت انبیاء اور صالحین کے اس پر اکرام کرتا ہے۔ اور جب وہ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اسے کافروں کے عذاب سے نجات دیتا ہے۔

Marfat.com

الحمد شریف کے اسرار:۔ الحمد شریف میں جو الف ہے۔ یہ الف اُلفت ہے یعنی مومنین کی جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُلفت ہے اس کا الف ہے۔ اور لام جو ہے خلق اللہ کے ساتھ لطف عارفین کا لام ہے۔ اور حا حدود اللہ کی حفاظت کی حا ہے یعنے عارفین جو اللہ تعالیٰ کے حدود کی حفاظت کرتے ہیں۔ اُسکی حا ہے۔ اور میم محبت عارفین کی علامت ہے۔ اور دال دوام العارفین عَلیٰ بَابِ اللہ تعالیٰ علامت ہے۔ اور نیز الف آلاء اللہ مع العارفین کی علامت ہے۔ اور حا حکم اللہ علی العارفین کی علامت ہے اور میم مَعْرِفَۃُ اللہِ فِیْ قُلُوْبِ الْعَارِفِیْنَ کی علامت ہے۔ اور دال دَفْعُ الْبَلَاءِ عَنِ الْعَارِفِیْنَ کی علامت ہے۔

الحمد شریف:۔ ہم کو پچھلے پیغمبروں سے وراثت ملی ہے۔ اوّل حضرت آدم علیہ السلام سے کیونکہ جس وقت انہوں نے چھینک ماری تو کہا الحمد للہ تو خدا تعالیٰ نے ان پر رحمت بھیجی۔ اور فرشتوں نے کہا یَرْحَمُکَ اللہ اور دوسرا نوح علیہ السلام نے فرمایا الحمد للہِ الذی نَجّٰنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ تو ان کو سلامتی ملی۔ اور خدا تعالیٰ نے فرمایا یٰنُوْحُ اھْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا اور تیسرا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا الحمد للہِ الذِیْ وَھَبَ لِیْ عَلَی الْکِبَرِ اِسْمٰعِیْلَ۔ تو انہوں نے خدا کو فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَفَدَیْنٰہُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ۔ اور چوتھا اور پانچواں حضرت داؤد اور سلیمان علیہما السلام سے چنانچہ ان دونوں نے فرمایا الحمد للہِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِہِ الْمُؤْمِنِیْنَ اور پھر اُن کو اس کے مقابلے میں علم اور حکمت دی گئی۔ چنانچہ فرمایا وَکُلًّا اٰتَیْنَا حُکْمًا وَّعِلْمًا اور چھٹا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مقابلے میں مقام محمود ملا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

Marfat.com

الحمد شریف کے فضائل:۔ اس باب میں احادیث صحیحہ کو بیان کیا جائے گا۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات میں فرمایا ہے کہ۔ الحمد شریف بسم اللہ کے ساتھ ملا کر ایک ہی دم پڑھا جائے کیونکہ میں حلفاً کہتا ہوں۔ کہ میرے آگے۔ ابوالحسن علی ابن ابوالفتح نے مقام کنارے میں جو شہر موصل کے پاس ایک گاؤں ہے سنہ ۶۰۱ میں میرے آگے بیان کیا۔ اور حلفاً فرمایا کہ میں نے ابوالفضل ملوسی سے سنا ہے اور ابوالفضل ملوسی نے حلفاً فرمایا کہ میں نے مبارک بن احمد منشیاپوری سے سنا ہے۔ اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے ابوبکر فضل بن محمد بروی سے سنا ہے۔ اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے ابوبکر محمد بن علی شاشی سے سنا ہے۔ اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے عبداللہ ابونصر سرخسی سے سنا ہے، اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے ابوبکر بن فضل سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے عبداللہ بن محمد بن علی بن محی الوراق سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے محمد بن یونس طویل الفقیہ سے سنا ہے، اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے محمد بن حسن علوی سے سنا ہے کہ انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے ابن عیسیٰ سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے ابوبکر راجی سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا ہے کہ میں نے عمار بن موسیٰ ابرمکی سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا ہے۔ اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے انس بن مالک سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے علی ابن ابی طالب سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً کہا کہ میں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے اور انہوں نے حلفاً فرمایا ہے کہ میں نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفاً فرمایا کہ میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے سنا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حلفاً فرمایا کہ ——— میں نے حضرت میکائیل علیہ السلام سے سنا ہے۔ اور انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت

Marfat.com

اسرافیل علیہ السلام سے سنا ہے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے یا اسرافیل بِعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَجُوْدِیْ وَکَرَمِیْ مَنْ قَرَءَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُتَّصِلَۃً بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ مَرَّۃً وَّاحِدَۃً اِشْھَدُوْا عَلَیَّ اَنِّیْ قَدْ غَفَرْتُ لَہٗ وَقَبِلْتُ مِنْہُ الْحَسَنَاتِ وَتَجَاوَزْتُ عَنْہُ عَنْہُ السَّیِّئَاتِ وَلَا اُحْرِقُ لِسَانَہٗ بِالنَّارِ وَ اُجِیْرُہٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَالْفَزَعِ الْاَکْبَرِ وَ یَلْقَانِیْ قَبْلَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ اَجْمَعِیْنَ ۔ —— اے اسرافیل مجھے اپنی عزت اور جلال اور بخشش اور کرم کی قسم ہے کہ جو شخص بسم اللہ شریف کو الحمد شریف کے ساتھ ملا کر ایک مرتبہ پڑھے گا تو تم گواہ ہو کہ میں ضرور اس کے گناہ بخش دوں گا اور اسکی نیکیوں کو قبول کروں گا۔ اور اسکی برائیوں سے درگذر کروں گا اور اُسکی زبان کو آگ میں نہیں جلاؤں گا۔ اور اس کو عذاب قبر اور عذاب دوزخ اور عذاب قیامت اور بڑی بے قراری سے پناہ دوں گا۔ اور تمام انبیاء اور اولیاء سے پہلے مجھ سے ملاقات کریگا۔ اور نیز احمدؒ اور بیہقی نے عبداللہ بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے انہوں نے فرمایا خَیْرُ سُوْرَۃٍ فِی الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی سب سے بہتر سورۃ قرآن کریم میں الحمد شریف ہے۔ اور نیز بیہقی اور حاکم نے حضرت انس سے روایت کی ہے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَفْضَلُ الْقُرْاٰنِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی بہتر قرآن کریم میں سے الحمد شریف ہے اور نیز ابو الشیخؒ اور طبرانیؒ اور ابن مردویہؒ اور دیلمیؒ نے حضرت ابی امامہؓ سے روایت کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَرْبَعٌ اُنْزِلَتْ مِنْ کَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ لَمْ یُنْزَلْ شَیْءٌ مِنْہُ غَیْرُھُنَّ اُمُّ الْکِتَابِ وَاٰیَۃُ الْکُرْسِیِّ وَخَوَاتِیْمُ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ وَالْکَوْثَرُ ۔—— چار سورتیں ایسی ہیں جو اس خزانے سے اتاری گئی ہیں جو عرش کے نیچے ہے۔ اور ان چار سورتوں کے سوا اور کوئی سورت اس خزانے سے نہیں اتاری گئی۔ وہ چار سورتیں یہ ہیں الحمد شریف اور

Marfat.com

اور آیۃ الکرسی اور سورۃ البقر کے خوا تیتم اور سورۃ کوثر حافظ جلال الدین سیوطی نے ان احادیث کو اپنی تفسیر الدر المنثور فی تفسیر القرآن بالماثور میں نقل کیا ہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مَنْ قَرَءَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَكَاَنَّمَا قَرَءَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَالزَّبُوْرَ وَالْقُرْاٰنَ وَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِكُلِّ اٰيَةٍ قَرَءَ بِمَلْاءِ الْاَرْضِ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَحَرَّمَ اللّٰهُ جَسَدَهٗ عَلَى النَّارِ ــــــــــ یعنی جس شخص نے الحمد شریف کو پڑھا تو اس نے گویا تورات اور انجیل اور زبور اور قرآن کریم کو پڑھا اور گویا اس نے ہر ایک آیت کے مقابلے زمین بھر کر سونے کا صدقہ دیا، اور خدا تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کر دے گا۔

الحمد شریف کے اسرار کا بیان:۔ الحمد شریف کے پانچ حرف ہیں اور نمازیں بھی پانچ ہیں لہذا جب بندہ الحمد شریف کہے گا تو اس کے لئے پانچ نمازوں کا ثواب لکھا جائے گا اور لِلّٰہ میں تین حروف ہیں اور تین حرفوں کو پہلے پانچ حرفوں میں ملایا جائے تو آٹھ ہو جاویں گے۔ اور جنت کو دروازے بھی آٹھ ہیں لہذا جب انسان الحمد للہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے آٹھوں دروازے کھول دیتا ہے۔ جس دروازے سے وہ چاہے بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل ہو جائے۔ اور جب رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہتا ہے۔ تو اس کے دس حرف ہیں جن کو اگر پہلے آٹھ حرفوں سے ملایا جائے تو اٹھارہ بن جائینگے اور عالم کی تعداد بھی اٹھارہ ہزار ہے۔ لہذا جب بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے تمام عوالم کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اَلرَّحْمٰنِ کے چھ حرف ہیں۔ جن کو اگر پہلے اٹھارہ حرفوں سے ملایا جائے تو چوبیس ۲۴ حرف بن جائیں گے اور دنوں اور راتوں

Marfat.com

کی ساعتیں بھی چوبیس ہیں لہذا جب الحمد للہ رب العلمین الرحمن کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے رات اور دن کا ثواب لکھتا ہے الرحیم کے بھی چھ حروف ہیں جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو تیس حرف بن جائیں گے اور ماہِ رمضان کے بھی تیس دن ہیں ۔ لہذا جب بندہ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس شخص کا ثواب لکھتا ہے ۔ جو رمضان شریف کے پورے روزے رکھے اور مالک یوم الدین کے بارہ حرف ہیں جس کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو بتالیس حروف ہو جائیں گے اور ہر روز کے فرضوں اور وتروں کی تعداد بیس رکعتیں ہیں اور سنن موکدہ اور صلواۃ الضحیٰ کی دو رکعتوں کو جب ان سے ملایا جائے گا تو کل بتالیس رکعتیں ہو جائیں گی ۔

لہذا جب بندہ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے فرائض اور سنتوں اور ضحیٰ کی رکعتوں کا ثواب لکھتا ہے اور ایاک نعبد میں آٹھ ہیں جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو پچاس حرف بن جائیں گے ۔ اور خدا تعالیٰ قیامت کے دن کو بھی پچاس ہزار سال کے مقدار پر بنائے گا جیسا کہ قرآن شریف میں آیا ہے کَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ لہذا جب بندہ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد کہے تو وہ قیامت کے دن کے خوف سے پچاس ہزار سال کا ہوگا ۔ امن میں رہے گا ۔ اور ایاک نستعین کے گیارہ حروف ہیں جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو اکسٹھ حروف بن جاتے ہیں اور زمین اور آسمان میں خدا تعالیٰ نے دریا بھی اکسٹھ پیدا کئے ہیں لہذا جب بندہ الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین ایاک نعبد و ایاک نستعین کہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دریاؤں کے قطروں کے موافق ثواب دے گا ۔ اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ المستقیم میں انیس حرف ہیں جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو اسی حرف بن جاتے ہیں ۔ اور حد قذف اور شراب نوشی کے بھی اسی درّے ہیں ۔ لہذا جو شخص الحمد للہ رب

Marfat.com

الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اسّی دردوں کی سزا معاف کر دے گا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ میں بھی اُنیس حروف ہیں جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو ننانوے حروف بن جائیں گے ۔ اور خدا تعالیٰ کے وہ اسماء حسنہ جو قرآن مجید میں وارد ہوئے ہیں ان کی تعداد بھی ننانوے ہے لہذا جو بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان اسماء کا ثواب لکھے گا اور غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ میں پندرہ حرف ہیں ۔ جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو ایک سو چودہ حرف ہو جائیں گے اور قرآن مجید کی سورتوں کی تعداد بھی ایک سو چودہ ہے لہذا جو شخص الحمد شریف کو غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ تک پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ۔ قرآن کریم سورتوں کا ثواب لکھے گا اور وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۔ میں دس حروف ہیں جن کو اگر پہلے حرفوں سے ملایا جائے تو ایک سو بیس حرف بن جاتے ہیں ۔ اور انبیاء علیہم السلام کی تعداد بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے ۔ لہذا جو شخص الحمد شریف کو وَلَا الضَّآلِّیْنَ تک پڑھے گا تو اس کو اللہ تعالیٰ تمام انبیاء علیہم السلام کا ثواب عطا فرمائے گا ۔ اور اٰمین کے چار حرف ہیں ۔ جن میں سے الف آدم علیہ السلام کے اسم سے ماخوذ ہے اور میم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یا اسم حضرت یحیٰ علیہ السلام سے اور نون اسم حضرت نوح علیہ السلام سے ماخوذ ہے ۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ آمین میں چار حرف ہیں لہذا جو شخص آمین کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس چار قسم کی بلاؤں سے امن میں رکھے گا یعنی زوال ایمان اور قیامت کے دن کے ۔ خوف اور پلصراط کے گذرنے کے خوف اور دوزخ میں ہمیشہ رہنے کے خوف سے نجات دے گا اور انس بن مالک نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ، آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرمایا تھا کہ اے موسیٰ! میں نے

Marfat.com

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو چار حرف دیئے ہیں جن میں سے پہلا تورات اور دوسرا انجیل کا اور تیسرا زبور کا چوتھا قرآن کریم کا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ وہ کون سے حرف ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ آمین کے حروف ہیں جو شخص ان کو پڑھے گا تو اس نے گویا چار آسمانی کتابوں کو پڑھا۔ اور ان کا ثواب لیا۔ اور بعض نے کہا ہے کہ الف کو عرش کے رکن پر لکھا ہوا ہے اور میم کو کرسی کے رکن پر اور یا کو لوح محفوظ کے رکن پر اور نون کو قلم پر لکھا ہوا ہے۔ لہذا جو شخص آمین اپنی دعا میں کہتا ہے۔ تو یہ تمام چیزیں حرکت میں آکر اس کے لئے بخشش مانگتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ کہ تم گواہ ہو کہ میں نے اس کو بخش دیا اور ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ الف حضرت جبرائیل کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے۔ اور میم حضرت میکائیل کی پیشانی پر اور یا حضرت اسرافیل علیہ السلام کی پیشانی پر لکھی ہے۔ اور نون حضرت عزرائیل کی پیشانی پر لکھا گیا ہے لہذا جو شخص آمین کہتا ہے۔ تو یہ تمام فرشتے سجدے میں گر جاتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں کہ اے خدا تو اس آمین کہنے والے کو بخش دے اور وہ ابھی اپنے سروں کو سجدے سے نہیں اٹھاتے کہ خدا تعالیٰ اس کو بخش دیتا ہے۔

اے عزیز آدمی کا جوہر جس کو دل کہتے ہیں۔ معرفت کے طریقہ میں جو اس کو بزرگی حاصل ہوتی ہے۔ اس کا نمونہ تو تجھے معلوم ہو گیا اب یہ جان لے کہ اس کو از روئے قدرت بھی ایک بزرگی حاصل ہے۔ کیونکہ قدرت بھی ملائکہ کی خاصیت ہے۔ اور یہ قدرت اور جانداروں میں نہیں ہے۔ دل کی قدرت یہی ہے۔ کہ جس طرح عالم اجسام ملائکہ کے اختیار میں ہے۔ کہ جب وہ مناسب سمجھتے ہیں۔ اور خلقت کو اس کا محتاج پاتے ہیں۔ تو بہار کے موسم میں خدا تعالیٰ کی اجازت سے مینہ برساتے ہیں۔ ہوا چلاتے ہیں جانداروں کی رحم میں نباتات کی زمین میں صورت بناتے ہیں۔ اور سنوارتے ہیں اور اسی طرح

Marfat.com

ہر ایک کام کے لئے ملائکہ کی ایک جماعت مقرر ہے۔ ایسا ہی آدمی کا دل بھی ملائکہ کے جوہر کا ہم جنس ہے۔ اس کو بھی قدرت دی ہے۔ اس لئے عالم کے بعض اجسام اس کے قبضہ میں ہیں۔ اور ہر شخص کا عالم اس کا بدن ہے اور بدن دل کے قبضے میں ہے۔ اور یہ تو ظاہر بات ہے کہ نہ دل انگلی میں ہے نہ ارادہ نہ علم بلکہ دل کے حکم سے انگلی ہلتی ہے۔ اور جب دل میں غصہ کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے تو سارا بدن پسینے پسینے ہو جاتا ہے۔ تو یہ بمنزلہ مینہ ہے۔ اور جب صورت شہوت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ تو اس سے ہوا ظاہر ہوتی ہے۔ اور وہ شرمگاہ کی طرف جاتی ہے۔ اور جب کھانا کھانے کا ارادہ کرتا ہے تو جو قوت زبان کے نیچے ہے۔ وہ خدمت کے لئے اٹھتی ہے اور پانی بہانے لگتی ہے۔ تاکہ کھانے کو اتنا تر کرے کہ کھایا جا سکے۔ اور یہ بات کچھ چھپی نہیں۔ کہ دل کا اختیار بدن میں ہے اور بدن دل کے قبضے میں ہے۔ لیکن یہ بات بھی جاننے کی ہے کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ بعض کا دل زیادہ شریف اور زیادہ قوی۔ اور ملائکہ کے جوہر سے زیادہ مشابہ ہو کہ بدن کی ہوا اور جسم بھی اس کے مطیع ہوں۔ حتیٰ کہ اگر اس کا رعب شیر پر پڑے تو وہ گردن ڈال دے۔ اور مطیع ہو جائے اور بیمار کی طرف متوجہ ہو تو۔ اچھا ہو جائے۔ اور تندرست کی طرف متوجہ ہو تو بیمار ہو جائے اور اگر کسی کے پاس آنے کا خیال بندھے تو اس کے دل میں بھی آنے کا خیال ہو۔ اگر مینہ کی ڈبن بندھے تو مینہ آجائے یہ سب باتیں عقلی دلیل سے ممکن اور تجربہ سے ظاہر ہیں۔ اور جس کو نظر لگنا اور جادو کہتے ہیں۔ وہ بھی اسی قسم سے ہے خلاصہ یہ ہے کہ سب چیزوں میں آدمی کے نفس کا اثر پڑتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی حاسد ہو۔ اور حسد کی باعث کسی عمدہ چوپائے کو دیکھ کر اسکی ہلاکت کا خیال کرے تو وہ چوپایہ اسی وقت مر جائے گا۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے اَلْعَیْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ یعنی نظر آدمی کو قبر میں ڈالتی ہے۔ اور اونٹ کو ہانڈی میں۔ پس یہی دل کے عجب قدرتوں میں سے ہے۔ اور ایسی تاثیر جس شخص میں ظاہر ہو گئی۔ اگر وہ خلقت کا ہادی ہو

Marfat.com

گا۔ اس خاصیت کو معجزہ کہیں گے۔ اگر پیغمبر نہ ہوگا تو کرامت کہیں گے ہاں اگر وہ خاصیت نیک کام میں ہوئی تو اس کو نبی یا ولی کہیں گے۔ اور جو برے کام میں ہوئی تو اس کو جادو کہیں گے۔ لیکن جادو کرامات معجزہ آدمی کے دل کی قوت کا اثر ہے۔ مگر ان تینوں قدرتوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ اور اس کتاب میں اس بیان کی گنجائش نہیں ہے۔ جو شخص مذکورہ بالا بیان کو نہ سمجھے وہ نبوت کی حقیقت سے بے خبر۔ مگر سنے سنانے سے اسے کچھ معلوم ہوگا۔ کہ نبوت اور ولایت آدمی کے دل کی بزرگی کے درجات میں سے ہیں اور اس کا ماحاصل تین خاصیتیں ہیں۔ جو عام لوگوں کو خواب میں معلوم ہوتا ہے۔ جو عام لوگوں کا نفس صرف ان کے بدن میں اثر کر سکتا ہے۔ اور جو اجسام کہ ان کے بدن سے خارج ہیں۔ اس میں اسی طور سے اثر کرتا ہے۔ جس میں خلقت کے لئے صلاحیت ہو اور دشوار نہ ہو۔ جو علوم کہ عام لوگوں کو سیکھنے سے حاصل ہوتے ہیں۔ اُسے بغیر سیکھنے اپنی طبیعت سے آجاتے ہیں۔ اور چونکہ یہ بات ہوا کرتی ہے کہ جو کوئی زیادہ عقلمند ہوتا ہے اور اس کے دل میں صفائی آجاتی ہے، تو وہ بعض علموں کو بغیر پڑھے سیکھ لیتا ہے۔ تو یہ بات بھی ہو سکتی ہے۔ کہ جس میں عقل اور صفائی زیادہ ہو۔ سب یا اکثر علوم اُسے آپ ہی آجائیں اُسی کو علم لدنی کہتے ہیں۔ جیسے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا اور سکھایا تھا ہم نے اپنے پاس سے ایک علم۔ جس کو یہ تینوں باتیں حاصل ہوں وہ تو یا بڑے پیغمبروں میں سے پیغمبر یا بڑے اولیاء میں سے کوئی ولی ہو۔ اور جس میں ایک بات بھی نہ ہوگی اس کو بھی قرب کا درجہ حاصل ہوگا۔ مگر ہر ایک میں مراتب کا فرق بہت ہے۔ کیونکہ بعض ایسا ہوگا۔ کہ اس کو ہر ایک میں سے کچھ حاصل ہوگا۔ اور کوئی ایسا ہوگا کہ اس کو اکثر حصہ میسر ہوا ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کمال تھا کہ اُن کو تینوں باتیں انتہا درجہ کی حاصل تھیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان کی نبوت کا حال خلقت پر ظاہر ہو۔ تاکہ لوگ

Marfat.com

ان کی پیروی کریں اور سعادت مندی کا راستہ اُن سے سیکھیں. تو ان ہی تینوں خاصیتوں میں سے ہر ایک کو ایک نمونہ دیا ایک خاصیت کا نمونہ تو خواب ہے دوسری خاصیت کا نمونہ سمجھ کر سیدھا ہونا تیسری خاصیت کا نمونہ علوم کا دل نشین ہونا اور آدمی کسی چیز پر ایمان نہیں لا سکتا. جب تک کہ اُس قسم کی چیز اس کی ذات میں نہ ہو. اور جس چیز کا نمونہ اپنے پاس نہیں ہوتا. اس کی صورت سمجھ میں نہیں آتی. اس لئے ہم کہتے ہیں. کہ خدائے تعالیٰ کی ذات کمال کو اس کی ذات کے سوا کوئی نہیں پہچان سکتا اس طرح ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پورے طور سے کوئی پہچان نہیں سکتا. مگر پیغمبر یا وہ ذات جو آپ سے مرتبہ میں زیادہ ہے لہذا آدمیوں میں سے پیغمبر کے قدر خود پیغمبر ہی پہچانتا ہے. ہم کو اس سے زیادہ کچھ معلوم نہیں. کیونکہ اگر ہمیں خواب نظر نہ آتا. اور ہم سے کوئی بیان کرتا. کہ آدمی بلا حرکت کے پڑا رہتا ہے. نہ دیکھتا ہے. نہ سنتا ہے. نہ بولتا ہے. اور یہ نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا. جس میں سننے اور دیکھنے کی قوت ہے. وہ اس حال کو نہیں سمجھ سکتا. پس اگر ہمیں نیند نہ آیا کرتی. تو ہم کو اس حالت کا کبھی یقین نہ ہوتا. کیونکہ آدمی نے جو نہیں دیکھا. اُسے یقین نہیں کرتا. اس لئے حق تعالیٰ نے فرمایا ہے بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ. پھر جسکا لگے ہیں جس کے سمجھنے پر قابو نہ پایا اور ابھی نہیں آئی یعنی اس کی حقیقت اور دوسری جگہ فرمایا إِذْ لَمْ يَهْتَدُوا بِهِ فَسَيَقُولُونَ هَٰذَا إِفْكٌ قَدِيمٌ اور جب راہ پر نہیں آئے اس

Marfat.com

کے بتلانے سے کہیں یہ جھوٹ ہے مدت کا اور اس بات کا تعجب نہ کرو، کہ انبیاء اور اولیاء میں ایسی صفت ہوتی ہے کہ اس سے اور لوگ بے خبر ہوتے ہیں، اور ان کو اس سے لذت اور اعلیٰ درجے کے حالات حاصل ہوتے ہیں۔ اے عزیز کیا تو نہیں دیکھتا، کہ جس کو شعر کا مذاق نہیں، اُسے اس کے وزن وسماع سے مزا نہیں آتا، اور اگر کوئی یہ چاہے کہ اُسے پس شعر کا لطف و معنی سمجھائے تو نہیں سمجھا سکتا کیونکہ اس کو ان باتوں کی خبر نہیں اسی طرح مادرزاد اندھا، رنگوں کی کیفیت اور دیدار کی لذت نہیں جان سکتا، پس اس بات کا بھی تعجب نہ کرو، کہ نبوت کے درجے کے علاوہ حق تعالیٰ کسی اور میں ایسے علوم پیدا کر دے کہ اس سے پہلے کسی کو اسکی خبر نہ ہو اے عزیز یہ کچھ بیان کیا گیا اس سے آدمی کے دل کی اصلیت اور بزرگی تو تجھے معلوم ہوگئی، اور صوفیوں کا طریق بھی معلوم ہوگیا، کہ کیا ہے۔ اور غالباً تو نے صوفیوں سے یہ بھی سنا ہوگا، کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ علم اس راستہ کا حجاب ہے۔ اور تو نے اس کا انکار کیا ہوگا۔ اے عزیز اس کا انکار نہ کر کہ یہ سچی بات ہے، جو چیز کہ محسوسات میں ہے، اور جو علم کہ محسوسات کے طریقے سے حاصل ہوتا ہے، جب اس میں مشغول ہوگا، اس حال سے حجاب ہو جائیگا اور دل کی مثال حوض جیسی ہے۔ اور پانچوں حواس کی مثال ایسی ہے جیسے پانچ نہریں، اور نہروں کا پانی باہر سے حوض میں آتا ہے اگر تو یہ چاہے کہ صاف پانی حوض کی تہ سے نکلے تو اسکی تدبیر یہ ہے کہ اول اس کو خالی کر اور سارا پانی نکال اور جو کیچڑ وغیرہ پانی کے اثر سے اس میں ہے۔ وہ بھی باہر پھینک۔ اور سب نہروں کا راستہ بند کرتا باہر کا پانی ان کی سوتوں سے اس میں نہ آئے پھر حوض کی تہ کو کھودتا کہ پاک صاف پانی اس کی تہ سے نکلے۔ جب تک کہ حوض میں باہر کا آیا ہوا پانی رہے گا۔ ممکن نہیں کہ اسکی تہ سے پانی نکلے اسی طرح یہ علم جو اندر سے باہر آتا ہے حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ دل باہر کی آئی ہوئی چیزوں سے خالی نہ ہو۔ لیکن واضح رہے کہ اگر اپنی سمجھ بوجھ علم سے خالی کر دے

Marfat.com

اور دل کو اس میں مشغول نہ رکھے۔ تو وہ علم جس سے اپنے تئیں کو خالی کیا ہے حجاب بن سکتا
اور ممکن ہے کہ ایسے عالم کو کشف حاصل ہو، جس طرح دل کو جس وقت خیالات اور محسوسات
سے خالی کرتا ہے۔ تو وہ خیالات آڑ میں بن سکتے۔ حجاب کا سبب یہ ہے۔ کہ جب کسی
نے اہل سنت کے عقائد پر دلائل سیکھے، اور دلائل بھی وہ مجادلہ و مناظرہ میں کام آتے
ہیں، اور پھر بالکل انہی دلائل کا رہا، اور یہ سمجھ لیا۔ کہ اس علم کے سوا
اور کوئی علم ہی نہیں۔ اگر کوئی چیز اس کے دل میں آئے گی تو یہ کہے گا۔ جو میں نے سنا
ہے اس کے خلاف ہے، اور جو کوئی اس کے خلاف ہے باطل ہے۔ ممکن نہیں کہ کبھی ایسے
شخص کو کاموں کی حقیقت معلوم ہو، کیونکہ جو اعتقاد کہ عوام کو سکھائے جاتے ہیں وہ
حقیقت کا سانچہ ہے، عین حقیقت نہیں اور معرفت پوری جب ہوتی ہے کہ حقائق پر
سے سانچے کو اٹھا دیا جائے جس طرح مغز کو چھلکے سے الگ کرتے ہیں۔ چاہیے کہ جو
شخص بحث کا اعتقاد ثابت کرنے کے لئے سیکھتا ہے، اس کو حقیقت حال نہیں کھلتے
جس وقت وہ گمان کرتا ہے۔ کہ جو کچھ میرے پاس ہے اس کے سوا اور ہیچ ہے اسی
وقت یہ گمان اس کا حجاب بن جاتا ہے، اس سبب سے یہ گمان اس شخص پر غالب
آجاتا ہے، جس نے کچھ سیکھا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے، کہ یہ لوگ اس درجہ سے محروم رہتے
ہیں، پس اگر کوئی شخص اس گمان سے پاک ہو جائے، اس کے واسطے علم حجاب نہیں
ہوتا، جب کسی کو کشف ہونے لگتا ہے۔ تو اس کا درجہ کمال کو پہنچتا ہے، اور اس کی راہ
زیادہ امن میں اور زیادہ ٹھیک اس شخص کی بہ نسبت ہوتی ہے، جس کا قدم پہلے سے
علم میں مضبوط نہیں پڑا، اور یہ ہوتا ہے کہ مدت دراز تک بیہودہ خیال کی قید میں رہنے
سے تھوڑا سا شبہ اس کے لئے حجاب ہو جاتا ہے، اور عالم ایسے کھٹکے سے امن میں
ہے، پس اس بات کے معنی کہ علم حجاب ہے، جاننے چاہئے اور جب سنے کہ وہ مکاشفہ
کے درجے کو پہنچتا ہے، تو انکار نہ کرے، لیکن حلال کو حرام سمجھنے والے اور نفس

Marfat.com

کے قیدی یہودہ لوگ جو اس زمانہ میں ظاہر ہوئے ہیں ان کو یہ حال کبھی نصیب ہی نہیں ہوتے۔ ہاں صوفیوں سے بناوٹ کی چند باتیں واہیات سیکھی ہیں، اور اُن کا مشغلہ یہ ہے۔ کہ تمام دن اپنا بدن دھوتے ہیں۔ اور کنگھی چوٹی اور مصلی اور مرقع کی آرائش میں لگے رہتے ہیں اور علم کی اور علماء کی مذمت کرتے ہیں۔ یہ لوگ واجب القتل ہیں کیونکہ مخلوق کے حق میں شیطان ہیں اور خدا اور رسول کے دشمن۔ اسلئے کہ خدا اور رسولؐ نے علم اور عُلماء کی تعریف کی ہے۔ اور تمام جہان کو علم سیکھنے کی ہدایت فرمائی ہے یہ بدبخت نفس پرور نہ صاحب مال نہ صاحب علم ان کو یہ بات کہنی کب جائز ہے۔ ان کی مثال اس شخص کی سی ہے۔ جس نے سُنا تھا۔ کہ کیمیا سونے سے بہتر ہے۔ کیونکہ اس سے بہت سونا بن جاتا ہے۔ اور جب سونے کے خزانے اس کے سامنے کئے جاتے ہیں۔ تو انہیں ہاتھ نہیں لگاتا۔ اور کہتا ہے۔ کہ سونا کس کام ہے۔ اور کیا قدر کے قابل ہے کیمیا چاہیئے کہ وہ اصل ہے۔ یہ شخص تو سونا لیتا نہیں۔ اور کیمیا کو کسی آنکھ سے دیکھتا نہیں، نہ اُسے معلوم پس بدنصیب اور مفلس اور بھوکا رہتا ہے۔ اور اس بات کی خوشی سے کہ میں کہہ چکا کہ وہ کیمیا سونے سے بہتر ہے۔ پھولا نہیں سماتا اور شیخی بھگارتا ہے۔ پس انبیاء اور اولیاء کے کشف کی مثال کیمیا جیسی ہے۔ اور علماء کے علم کی مثال سونے جیسی ہے۔ اور کیمیا والے کو سونے والے پر ہر طرح فضیلت ہے۔ لیکن یہاں ایک نکتہ ہے۔ کہ اگر کسی کے پاس اتنی کیمیا ہے کہ اس سے سو اشرفیوں سے زیادہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کو اس شخص پر فضیلت نہیں ہوسکتی جس کے پاس ہزار اشرفیاں ہیں۔ اور جس طرح کیمیا کی کتابیں اور اس کا چرچا اور اس کے طالب علم بہت ہیں اور اس کی حقیقت زمانہ میں بہت کم ہاتھ آتی ہے۔ اور بہت سے لوگوں کو جو اس کے طالب ہیں نتیجہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیہ کا کام بھی ایسا ہی ہے۔ کہ اصلیت اِن میں کم ہے۔ اور جو کچھ ہے تھوڑی ہے اور کم ہیں وہ لوگ جو کمال کو پہنچتے ہیں۔ پس جاننا

Marfat.com

چاہیئے۔ کہ جس کو صوفیوں کا تھوڑا سا حال میسر ہوا ہو۔ اس کو ہر عالم پر فضیلت نہیں کیونکہ اکثر ان میں ایسے ہیں۔ کہ ابتدا میں کچھ حال ان پر وارد ہوتا ہے۔ پھر اس مقام سے گر پڑتے ہیں۔ اور کمال کو نہیں پہنچتے اور بعض ایسے بہتے ہیں۔ کہ خبط اور خیال ان پر غالب آجاتا ہے۔ اور اس کی کچھ اصلیت نہیں ہوتی۔ اور یہ لوگ گمان کرتے ہیں۔ کہ یہ کام کی بات ہے۔ اور اصل میں وہ ایسے نہیں ہوتے اور جس طرح خواب میں سچی اور جھوٹی باتیں ہوتی ہیں اس حال میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ بلکہ علماء پر فضیلت اس شخص کو ہے۔ کہ اس کا حال ایسا کامل ہو کہ جو علم دین سے تعلق رکھتا ہے اور دوسروں کو سیکھنے سے آتا ہے۔ اور اسے آپ ہی آپ بے سیکھے آجاتا ہے۔ اور یہ بہت نادر ہے پس چاہیئے کہ تصوف کے طریقہ کی اصلیت اور صوفیوں کی فضیلت پر ایمان ہو اور زمانے کی ان نفس پروروں کے سبب سے صوفیوں سے بے اعتقاد نہ ہو اور جو کوئی ان میں سے علم اور علماء پر طعن کرتا ہے۔ جان لے کہ کچھ حاصل نہ ہونے کے سبب سے کرتا ہے۔

آپ کے بعض کلام:۔ جو آپ سے بعض مقام کرام میں صادر ہوئے۔ صبح وصال کے نسیم جب ان لوگوں کی منزلوں سے گزرتی ہے۔ جو رنگ تودہ پر پھیلی ہوتی ہیں اور اتصال کی راتوں کا خیال جب ان لوگوں کی خوابگاہوں کی طرف آتا ہے۔ جو رات کی ساعت میں جدا کئے گئے ہیں اور جب روح خبر پوچھنے کیلئے قدموں پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور آنکھ دیکھنے سے اعراض کرکے آنسو بہانے کی طرف مشغول ہو جاتی ہے۔ اور ادم احوال گناہوں کے اعتراف کے قدم پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ ہمتوں کا ابراہیم اَلْمَعُ اَنْ یَّقِفَ اِلَی الْعَطِیَّۃِ کے دروازے پر قدم راسخ سے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور ارادوں کا موسیٰ طور مُنْتُ اِلَیْکَ کے قبہ پر بیہوش گر پڑتا ہے۔ اور ایوب رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ کے ہاتھ

Marfat.com

سے اشارہ کرتا ہے۔ اور سلیمان جہانی اپنی دولت کے بساط انبساط پر اِنَّ لِرَبِّکُمْ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٌ کی ہوا پر سوار گزرتا ہے۔ اور تمام قلب خواطر کی رعایا کو سلطان جلال کی لشکر کے انتظار اور بادشاہ کمال کی جیوش کے استیلاء کے وقت کہتا ہے یٰاَیُّھَا النَّمْلُ اُدْخُلُوْا مَسَاکِنَکُمْ پس بہت سے ایسے دقیق مسالک آتے ہیں جن کی کیفیت کی معرفت سے دہم حیران اور سرگردان ہو جاتا ہے۔ اور بہت سے ایسے رقیق معنی ظاہر ہوتے ہیں کہ فکر دل اسکی مابیت سے تنگ آجاتا ہے۔ کبھی تو وہ برق کی طرح چمکتے ہیں۔ اور کبھی شمس کی طرح طلوع کرتے ہیں پس قلوب وحدہ بشتیاق سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔ اور روح پیاس اور جلن سے سرگردان ہو جاتے ہیں ——— پس اے رواح کے قافلو ان منازل کی طلب میں کوشش کرو۔ اور اے دلوں کے عمدہ گھوڑوان محافل میں نزول کے لئے جلدی کرو۔ وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَیَرَی اللّٰہُ عَمَلَکُمْ وَرَسُوْلُہٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عَالِمِ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَیُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۔ آپ کا قول ہے پہلے سمجھ اور پھر جدا ہو جا۔ جو شخص بغیر علم کے عبادت کرتا ہے، تو اس کی اصلاح کرنے والی چیزیں کم ہوں گی، اور خراب کرنے والی بہت۔ اپنے ساتھ اپنے رب کے نور کا دیا ہے۔ جو شخص اپنے علم کے موافق عمل کرے گا، تو اللہ تعالےٰ اُسے ایسا علم عطا کرے گا۔ جسے وہ نہیں جانتا۔ خدا کے سوائے ہر چیز سے قطع تعلق اغیار اور اسباب دنیوی چھوڑ دے۔ اپنے خدا کے ساتھ تین دن تک خلوص تو ہے۔ تو پھر بدل سے تیری زبان پر حکمتوں کے چشمے جاری ہو جائیں گے اور خدا کی آگ کو وہ ایسے دیکھے گا جیسے حضرت موسیٰ درخت سے آگ دیکھتے تھے اور اس کا دل اپنے نفس شیطانی اتباع اور طبع اسباب سے بچے گا۔ سمجھ جا میں نے آگ دیکھی ہے۔ اور دل سے آواز آئے گی کہ میں تیرا رب ہوں اور میں تیرا معبود ہوں۔

Marfat.com

پس میری عبادت کر اور میری یاد کے لئے نماز پڑھا کر۔ اور غیر کے سامنے عاجو
نہ بنا کر اور نہ کسی غیر سے تعلق رکھ۔ مجھے اچھی طرح سے پہچان اور غیر کو بھلا میرے
ساتھ مل اور غیر سے انقطاع کر اور مجھے طلب کر اور غیر سے اغراض کر کے میرے
علم قرب اور ملک کی طرف متوجہ ہو۔ جب یہ بات پوری ہو جائے گی۔ اور بقا
پورا ہو جائے گا اور جاری ہو گا۔ جو کچھ جاری ہو گا اور اس بندے کی طرف وحی ہو
گی اور خطاب ہو گا۔ کہ فرعون کی طرف جا اس نے سرکشی اختیار ہے۔ اے دل
نفس اور شیطان اور ہوا کی طرف جا۔ اور میری طرف ان کی راہنمائی کر اور کہو اگر تم
میری تابعداری کرو گے۔ تو میں تمہیں سیدھا رستہ دکھا دونگا۔ آپ کا قول روحوں کے
شہد کی مکھی جسموں کے وجود سے پہلے کُن کے چھتوں سے اُڑ کر توحید کے باغوں میں آئی۔ تا کہ
اُنس کے درختوں کے شگوفوں سے شہد چوسے۔ اور معرفت کی شاخوں سے پھل کھائے اور
مواطن قدس میں اپنے گھر بنائے اور درگاہ علو میں مقام قرب کی طرف اپنے رب کی نزدیکی
کے راستے چلے اور ہمم عالیہ کے ہاتھوں سے حضوری کے میوے چنے اور مقامات عالیہ پر
چڑھے۔ پس اسے قضاء قدر کے صیاد نے تکلیف کے جال سے شکار کر لیا۔ اور امر کے
ہاتھ سے بدنوں کے پنجروں میں اسے بند کر دیا۔ تو خدا نے اس روحوں کی مکھی کی طرف وحی
کی۔ کہ بدنوں میں تواضع سے اپنے پروردگار کے راستے پر چل۔ اور شریعت کے پھل کھا
اور حقیقت کے انوار کے شگوفوں سے چر۔ بلا عارفین کی ریحان ہے۔ اور رنج واصلین کے لئے
کی نسیم ہے سب سے بڑی بلا محبوب کا گم ہو جانا ہے۔ اور سب سے بڑا رنج محبوب کا نہ
ملنا ہے۔ حول و قوت سے بری ہو کر اُسے خدا کی سپرد کر دینا حقیقت توحید ہے۔ اور ہر مفلوح
کو عقل کی آنکھ سے مٹا دینا محض تقرار ہے قال اللہ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِي خَوْضِهِمْ يَلْعَبُونَ۔ اسم اعظم
اللہ ہی ہے۔ اور دعا تب مقبول ہوتی ہے۔ کہ جب تو اللہ کہے۔ اور اس وقت اس کے سوا
تیرے دل میں کسی کا خیال تک بھی نہ ہو عارفین کامل سے بسم اللہ کا لفظ ایسا ہے جیسے

Marfat.com

اللہ سے لفظ کُن۔ یہ ایسا کلمہ ہے۔ جو غم کو دور کرتا ہے۔ اور مصیبت کو زائل کر دیتا ہے۔ زبر کو باطل کر دیتا ہے۔ اور نور اِس کلمہ کا عام ہے اللہ ہر غالب پر غالب ہے۔ اور مظہر عجائب ہے۔ اللہ کی سلطنت بلند ہے۔ اور اُسکی شان ارفع ہے۔ اللہ بندوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اور دلوں کا نگہبان ہے۔ اللہ جابروں پر غالب ہے۔ اللہ بڑے بڑے بادشاہوں کے تکبر توڑنے والا ہے۔ اللہ ظاہر و باطن جانتا ہے۔ اللہ پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے جو شخص اللہ کا ہو جاتا ہے۔ وہ اس کی حفاظت میں آتا ہے۔ جو اللہ کو دوست رکھتا ہے۔ وہ اس کے سوا کسی کو نہیں دیکھتا جو اللہ کے راستے پر چلتا ہے۔ وہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے جو واصل باللہ ہو جاتا ہے۔ وہ اللہ کی حفاظت میں زندگی بسر کرتا ہے۔ جو اللہ کا مشتاق ہوتا ہے۔ وہ اللہ سے مانوس ہو جاتا ہے۔ جو اغیار کو ترک کرتا ہے۔ تو اللہ کے ساتھ اس کا وقت صاف ہو جاتا ہے۔ اللہ کا دروازہ ہی کھٹکھٹا اللہ ہی کو پناہ ڈھونڈ اور اسی پر ہی توکل کر اللہ سے اعراض کرنے والے اللہ کی طرف رجوع کر یہ میرے اسم کا سماع دارالشفاء میں ہے۔ تو تمنا کا وقت کیسے ہوگا۔ یہ حالت دارالمحنت میں ہے۔ پس دارالنعمت میں کیسے ہوگی باوجود تیرے دروازے پر ہونے کے میرا یہ حال ہے۔ تو جب پردے اٹھا جائیں گے پھر کیسے ہوگا۔ اور یہ حالت اس وقت کی ہے۔ کہ میں نے تجھے آواز دی ہے۔ اور جب میں تجھ سے راز کہوں گا وہ حالت کیسی ہوگی۔ قوم مشاہدہ میں ہے۔ اور بزرگی کی سمندر اُن کی طرف دارد ہو رہی ہیں۔ عاشق صادق پرندہ کی طرح ہے۔ جو درخت پر بیٹھا ہوا نہیں سوتا بلکہ صبح خالی اوقات اپنے دوست کو پکارتا ہے۔ قرب کی بُو اُن کے دلوں پر چلتی ہے۔ تو وہ اپنے رب کے ذکر کی طرف مشتاق ہوتے ہیں۔ افسوس ہے تم پر کہ تم کیسے مرد گے۔ حالانکہ تم نے اپنے پروردگار کو نہیں پہچانا۔ شجاعت ایک ساعت کا صبر ہے۔ اللہ نے بعض عارفین کو اس شراب سے ایک قطرہ پلایا۔ اور ساقی قدرت نے دیکھنے کے لئے اسے خالی کر دیا۔ تو اس کی روح اپنے ہم نشینوں کے درمیان ناچنے لگی اور برق تجلی کے

Marfat.com

چمکتے وقت جبلِ موسیٰ اس کے دیکھنے کے شوق سے ہلا۔ پس اس نے سر محبوب کو دیکھا اور غلبہ عشق سے انا الحق کہہ دیا۔ اور اس کا دوسرا ہم نشین بھی مست ہوا اور اس نے سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ کہہ دیا روحوں کے پرندوں کے ایک جماعت نے اپنے بدنوں کے پنجروں کو چھوڑ دیا۔ اور شوق کے بازو سے فضا عشق میں پرواز کیا۔ اور وجد کے بخد سے منادی ازل کی وادی کا قصد کیا۔ اور طمع کیا کہ طور قدم سے مشاہدے کا دانہ چگیں۔ لیکن ان کے طلب کے کبوتروں پر عظمت کے باز لپکے۔ پس زمین و آسمان کے سب متنفس بے ہوش ہوگئے۔ مگر جسے خدا نے چاہا وہ بے ہوش نہ ہوا۔ عالمین کے اسوار کے لئے ہمیشگی کے جلال کی خوبی روشن ہوئی۔ اور عیون عارفین کے لئے کمال احدیت کا نور غیب قدم کے مشکاۃ سے چمکا۔ اور اقدام خلائق پر فَاقْدُرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ کے جنگل میں گر پڑی اور عاصی تبہ نسوا اللہ منقطع ہوئی۔ اے مریدوں کے گروہ صورت آدمی میں غیب سے ایک راز رکھا گیا ہے۔ اور اس کی مٹی میں بلندی کا خزانہ مخفی ہے۔ پس سب نے اس کی معرفت کا قصد کیا۔ اور اس دفینہ پر مطلع ہونا چاہا۔ مگر نفوس کے پردے نے اسے منع کیا۔ اور اس نے اس چشمے پر جانے کا کوئی راستہ نہ پایا۔

حکایت:۔ حضرت ابوالحسنؒ دینوری فرماتے ہیں۔ کہ میرے استاد ابوجعفرؒ حیدلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے پہلی عقیدت میں یعنے عالم ظاہری ہوتے کی حالت میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آنحضور ایک چبوترے پر بیٹھے ہیں۔ اور مشائخ صوفیا کی ایک جماعت آپ کے گرد اگرد بیٹھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اور ایک فرشتہ نیچے اترا ہے اور چھری اور لوٹا ہاتھ میں لئے ہوئے تھا۔ اور ایک

Marfat.com

ایک کے سامنے رکھتا تھا، اور وہ ہاتھ دھوتے تھے، اور جب میرے تک پہنچا تو آں حضرت نے فرمایا اٹھا لو کیونکہ یہ ان میں سے نہیں ہے۔ لوٹے والے نے لوٹا اٹھا لیا، اور چلا گیا، میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں ان سے تو نہ سہی لیکن آپ جانتے ہیں۔ کہ میں ان کو دوست رکھتا ہوں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کو دوست رکھتا ہے۔ وہ ان ہی میں سے ہے۔

حدیث:۔ اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔

یعنے آدمی اس کے ساتھ ہوگا، جس سے اُسے محبت ہے

چلچلی لوٹا واپس لائے گئے۔ یہاں تک کہ میں نے بھی ہاتھ دھوئے آں حضرت میری طرف دیکھتے، اور ہنستے تھے، اور فرمایا، اگر ہم کو دوست رکھتا ہے، تو ہمارے ساتھ ہی ہے۔ ابو جعفر کہتے ہیں اس وقت میری صوفیوں سے صحبت نہ تھی۔

حکایت:۔ خواجہ بدر اسحاق کتاب اسرار الاولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت فرید الدین شکر گنج علیہ رحمت کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت محمد صوفی خواجہ عزیز درویش مولنا یحیٰ غریب شیخ بدر الدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی شیخ جمال الدین عرف شیخ علاؤ الدین اور عزیز حاضر خدمت تھے۔ درویشی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی زبان مبارک سے فرمایا۔ اگر رسول اللہ درویشی کو قبول نہ فرماتے، تو درویشی کی برکت جہاں میں نہ ہوتی۔ پھر فرمایا ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی۔ اے بار خدایا دنیا اور اہل دنیا کس بات کے سہارے قائم ہیں، حکم ہوا درویشوں کی قدم کی برکت سے اے بیٹا اگر درویش جہاں میں نہ ہوتے تو دولت مندوں کی میرا قہر نگل جاتا، اور سب

Marfat.com

کو ہلاک کر دیتا۔ پھر فرمایا۔ اگر آرام دارین ہے۔ تو درویشوں کی صحبت میں ہے جب شیخ شہاب الدین سہروردی کے مہمان خانہ میں کوئی درویش نہ آتا تو فرماتے آج مجھ سے نعمت لے گئی ہے۔ جو کوئی درویش نہیں آیا۔ پھر فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے۔ کہ جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمانِ الٰہی سنایا کہ اے میرے حبیب جو لوگ فقیروں سے محبت کرتے ہیں اور ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں تو اُن کے ساتھ دوستی کر اور اُن کے ساتھ بیٹھ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن درویشوں سے معافی مانگی جائیگی اور دولت مندوں سے حساب لیا جائے گا۔ پھر فرمایا کہ میں نے شیخ واحد کرمانی کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے

دن درویشوں کو حکم ہو گا۔ کہ میزان و پل صراط کے پاس جاکر ان شخصوں کو اپنے ہمراہ بہشت میں لے جاؤ جنہوں نے دنیا میں تم سے محبت کی تھی۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے آدمی ایسے ہونگے پھر فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے دنیا میں طاعت نماز روزہ وغیرہ سب کچھ کیا ہوگا۔ لیکن دوزخ میں جانے کا حکم ہوگا۔ وہ پوچھیں گے۔ کہ ہم نے تو دنیا میں نیک کام کئے تھے پھر کیوں ہم دوزخ میں جاتے ہیں۔ حکم ہوگا تم نے دنیا میں درویشوں سے روگردانی کی تھی۔ اور بعضے آدمی ایسے ہونگے جنہوں نے دنیا میں کوئی نیک کام نہیں کیا بلکہ گناہ در گناہ کرتے رہے۔ ان کے لئے بہشت میں جانے کا حکم ہوگا اور وہ حیران ہو جائیں گے کہ ہم نے تو دنیا میں کوئی نیک عمل نہیں کیا۔ پھر کس سبب سے ہمیں بہشت کا حکم ہوا ہے۔ فرمان ہوگا کہ گو دنیا میں تم نے گناہ کئے ہیں۔ لیکن تمہارے دلوں میں درویشوں کی محبت تھی۔ اور تم نے اُن سے نیک سلوک کیا۔ جس کی برکت سے تمہیں آج بہشت جانا نصیب ہوا۔ کوئی صحبت درویشوں کی صحبت سے اچھی اور نہ کوئی اس سے بڑھ کر عمل نیک اچھا ہے۔ پھر

Marfat.com

فرمایا جب شہر سے کوئی درویش فوت ہوتا ہے ، تو فرشتے اس کی موت پر افسوس کرتے اور روتے ہیں ۔ پس جس شہر میں درویش نہیں اس شہر میں خیر و برکت نہیں ۔

درویش را بہ شہر نہ بودی گر قیام　　گشتی سراسر ایں ہمہ عالم خراب حال
حُبّ درویشاں کلید جنّت است　　دشمن ایشاں سزائے لعنت است

پھر فرمایا ایک مرتبہ لاہور شہر اس طرح خراب ہوا تھا کہ اس شہر میں ایک بڈھن رہتا تھا چند روز ——— کے بعد مغل آنے والے تھے ۔ وہ جامع مسجد میں گیا اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا کہ اے مسلمانوں اب ہم اس شہر سے جاتے ہیں کسی نے نہ پوچھا کہ کیوں جاتے ہو ۔ بلکہ کہا کہ بہتر ہے کہ ایسا درویش یہاں سے چلا جائے جب آپ شہر چھوڑ گئے تو مغلوں نے آکر شہر کو لوٹ لیا اور لوگوں کو قید کر لیا ۔

حکایت :- منقول ہے کہ قطب العالم شیخ جلال الدین بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ۔ کہ ایک روز میں ملتان میں اپنے پیر و مرشد حضرت بہاؤ الدین غوث الاعظم کی خدمت میں تھا ۔ کہ ہاتھ یا پاؤں کے بوسہ دینے میں گفتگو شروع ہوئی ۔ تو آپ نے فرمایا یوسف بن حجاج کو جو بڑا ظالم بادشاہ تھا ۔ خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیری کیا حالت ہے ۔ اس نے کہا کہ مجھے دوزخ میں ڈالنے کو تیار تھے ۔ میرے منہ سے نکلا کہ میں نے خواجہ حسن بصری کے ہاتھ کو بوسہ دیا تھا وہ خدا کے پیارے ہیں ۔ مجھے پیارو کے طفیل بخشا جائے اس لئے مجھے معافی مل گئی ہے اور بہشت میں داخل کیا گیا ۔ پس جو شخص کسی بزرگ کے ہاتھ یا پاؤں کو بوسہ دے گا ۔ امید ہے کہ اُسے غفور الرحیم بخش دے گا ۔ از کتاب خلاصۃ العارفین ۔

حکایت :- حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء دہلوی فرماتے ہیں کہ ملتان میں

Marfat.com

ایک نوجوان گنہگاری میں مشہور دائم مصروف بہ فسق و فجور تھا وہ فوت ہوگیا فوت ہونے کے بعد اُسے بعض شخصوں نے کشف قبور کرکے دیکھا کہ سبز لباس پہنے بہشت میں ٹہل رہا ہے۔ اس سے پوچھا کہ تو بدکار و بدعمل تھا یہ درجہ تجھے کہاں سے ملا اس نے کہا جیسے تم کہتے ہو ٹھیک ہے۔ لیکن میری معافی کی یہ صورت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت بہاؤالحق کے گھر کی طرف سے گذرا تو آپ کی دہلیز پر بوسہ دیا تھا، میں جب فوت ہوا تو حکم صادر ہوا کہ جس شخص نے میری پیارے کی دہلیز کو بوسہ دیا ہو میں اُسے آگ میں کیوں ڈالوں سبحان اللہ کیا شان کبریائی ہے۔ کہ دوست کس قدر پیارے ہیں، جیسا کہ فرعونی موسیٰ جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نقلیں کیا کرتا تھا، حضرت موسیٰ کے نام کے لحاظ سے خداوند تعالیٰ نے بخش دیا تھا سب کو حال معلوم ہے۔ میں کیا عرض کروں۔

بیت

میرے پیاریاں نال پیار کریں پکی ہو پابند اس بات دے نی
غلام جیلانی پاسوں جاکے پچھ رستہ خواہشمند میرے جی نوں حیات دے نی

ہندی میں صحبت اولیاء کو ست سنگ کہتے ہیں شاستروں اور پورانوں میں لکھا ہے بغیر ست سنگ کے گیان نہیں پراپت ہوتا۔ ست سنگ سے پاپ بارود کی طرح اڑجاتے ہیں۔ اور سنسار سمندر سے پار اترنے کے لئے ست سنگ سے تم اوپر کوئی چیز نہیں صرف ست سنگ ہی ایک چیز ہے جو مکتی کا اچھا سہارا ہے۔ جس کے سہارے کو پکڑ کر بڑے بڑے پاپی پار اُتر گئے۔ ہندو اور مسلمانوں کے بزرگوں کی تصنیفات سے خوب معلوم ہوتا ہے جیسے تپتی ہوئی زمین کو بارش سرد کر دیتی ہے۔ ایسے ہی ست سنگ سے ہر دا گنا ہوں سے تپا ہوا سرد ہوجاتا ہے، جیسا کہ چراغ کے آگے

Marfat.com

سے اندھیرا دور ہوجاتا ہے۔ ایسے ست سنگ سے پاپوں کا ناش ہوجاتا ہے
اس لئے حضرت مولنا روم فرماتے ہیں۔

از جوارِ طالبان طالب شوی از جوار غالبان غالب شوی

ترجمہ:- جو بُردں کے پاس بیٹھے وہ بُرا ہوجائے گا۔ نیک ہونے کے لئے
نیکوں کی صحبت چاہیئے۔

ہم نشینی صالح ترا صالح کند ہم نشینی طالح ترا طالح کند

حدیث: اَلصُّحْبَۃُ مُؤَثِّرٌ
(یعنی صحبت اپنا اثر کر جاتی ہے۔)

حکائیت :- ایک کیڑے اور بھنورے میں دوستی تھی بھورا اپنی عادت کے مطابق باغ میں جاتا اور پھولوں کی خوشبو لیتا۔ اور کیڑا ہمیشہ گوبر وغیرہ کھاتا بھورے نے دیکھا کہ یہ دوستی کے خلاف ہے۔ جو میرا دوست بدبو میں اپنی عمر خراب کرے۔ یہ سمجھ کر اس کو باغ میں لے گیا اور کئی طرح کے پھولوں کی خوشبو سونگھائی مگر کیڑے کو مزہ نہ آئی۔ اور اپنی گوبر خوری کو اچھا سمجھا تب بھورے کو تعجب ہوا اور کہنے لگا کہ دیکھو یہ خوشبو چھوڑ کر بدبو پسند کرتا ہے۔ اس کا کوئی علاج کریں۔ یہ سوچ سمجھ کر اُسے ایک مہاتما یعنے درویش کے پاس لے گئے۔ اور سارا حال کہہ سنایا۔ درویش نے سنتے ہی کیڑے کو پکڑ کر جوک کی طرح سوت ڈالا اور اندر کا تمام میل اور گند نکال کر پھینک دیا اور پانی سے دھوکر تمام آلودگی دور کرکے بالکل صاف کر دیا۔ اور بھورے کو کہا کہ اب اسے لے جا کر پھولوں کی خوشبو سونگھا۔ جب بھورا نے کیڑے کو خوشبو سونگھائی تو کیڑا بہت خوش ہوا اور اب باغ سے باہر نکلنا ہی وبال جان سمجھتا تھا۔ سچ ہے جب تک پلید تھا تو پلیدی کو ہی پسند کرتا تھا۔

Marfat.com

حدیث، اَلْجِنْسُ یَمِیْلُ اِلٰی جِنْسِہٖ۔ یعنی ہر جنس اپنی جنس کی طرف رغبت کرتی ہے۔

حکایت :- پوتھی بھگت مال میں لکھا ہے۔ کہ ایک بیسوا بہت خوبصورت اور مالدار دکن کے کسی شہر میں رہتی تھی مکان اس کا اچھا صاف وستھرا بنا ہوا تھا مکان کے باہر دروازہ پر پیپل لگا ہوا تھا۔ چاروں طرف درخت کے چونترہ بنا ہوا تھا ایک روز اس طرف سادھوان کا گزر ہوا جگہ صاف دیکھ کر ٹھہر گئے اور درخت کے ٹہنوں سے جا بجا سالگ رام جی کے بٹوہ لٹکا دیئے اور اشنان کرکے بھگوت کی پوجا وسیوا میں مصروف ہو کر مگن ہو گئے شام کے وقت جب وہ بیسوا سنگار کرکے باہر آئی تو درخت کے نیچے چونترہ پر بھگوت بھگتوں کا ہجوم دیکھا کہ بھجن اور کیرتن کر رہے ہیں۔ دیکھ کر شرمندہ ہوئی اور کہنے لگے کہ اگر میرے حال سے ان کو خبر ہو جاوے گی تو افسوس کریں گے کہ ہم ایسے مکان پر کیوں ٹھہرے اس لئے اپنے مکان میں چلی گئی۔ اور کچھ دیر بعد تھال میں اشرفیاں رکھ کر بھیٹ کرنے کو لائی دیکھ کر سادھو بولا کہ پہلے تم اپنی ذات بتاؤ اس نے کچھ جواب نہ دیا جب اصرار سادھوں نے کیا اور کہا کہ کچھ خوف کسی قسم کا مت کر تو اپنا نام اور کام وقوم بتا جب اس نے بتایا تو سادھوں نے ہدایت کی کہ پہلے اپنے مال سے جو جمع کیا ہوا ہے ایک مکٹ یعنے تاج تیار کرا کر رگھناتھ جی کی بھیٹ چڑھا پھر تیری بھیٹ سب سادھو قبول کر لیا کریں گے بیسوا مذکور نے عرض کی کہ جب بھگتوں کو میری بھیٹ لینے سے انکار ہے تو بھگوت اس کو کس طرح منظور کریں گے سادھوں نے جواب دیا کہ اسکے حضور میں تو پریم و محبت اور اعتقاد کی ضرورت ہے۔ ذات اور پیشہ کی نہیں۔ لَا یَنْظُرُ اِلٰی وُجُوْھِکُمْ وَلَا اِلٰی اَعْمَالِکُمْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ یعنے تمہارے کام اور منہ نہ دیکھے جائیں گے۔ لیکن اللہ دل دیکھے گا الغرض بیسوا نی

Marfat.com

تین لاکھ روپیہ خرچ کرکے چڑھاؤ ملکٹ بنوایا اور کمال محبت سے باجوں کے ساتھ ناچتی ہوئی اور پریم کے نشہ میں مست اس ملکٹ کو لے کر چلی جب نزدیک سری رگھناتھ جی کے مندر کے پہنچی تو کسی سبب سے اندر نہ جا سکی مگر بیقرار اور اپنی کم نصیبی پر پکار کر روتی تھی اور بے ہوش ہو جاتی تھی اور کہتی اے مہاراج دیالو کرپالو میں مہاپاپن ہتیاری آپ کے دربار میں بھیٹ لے کر آئی ہوں آپ اس کو قبول کریں۔ انتر جامی بھگوان نے جب اس کا سچا پریم اور محبت دلی دیکھی تو خود رگناتھ جی کی مورتی پنجے اتری اور سر نیچا کر دیا۔ بیسوا نے نمسکار کی اور ملکٹ سر پر رکھ دیا مورتی پھر اپنی جگہ پر چلی گئی اس روز سے وہ بیسوا پریم بھگتوں میں مشہور و معروف ہوئی۔ خیال کرنے کی بات ہے۔ کہ اس کو ست سنگ سادھوان کا قدرے ہوا اور اس ذرا سی دیر کے ست سنگ نے اس کے تمام پاپوں کا ناش کر دیا جیسے پتھر کی مورتی بھی سر جھکانے لگی نکتہ ھولیناروم صاحب علیہ الرحمت فرماتے ہیں کہ جیسی محبت ہو ویسا ہی انسان بن جاتا ہے۔ مثلاً روٹی جب تک دسترخوان پر پڑی ہے۔ تو جیسے دسترخوان جماد ہے ہی روٹی سوا بلائے بل نہیں سکتی۔ لیکن روٹی جب پیٹ میں گئی اور انسانی محبت ہوئی تو پھر کیا کیا رنگ بدلاتی ہے۔ یہاں تک کہ خون اور جزو بدن انسانی بن جاتی ہے جماد کی محبت سے جماد اور انسان کی محبت سے انسان۔

حکائیت مثنوی مولینا روم

یہ وصیت تھی رسولؐ پاک کی — با امام الاولیا یعنی علی
گو کہ ہو قوت میں تم شیر خدا — سب شجاعاں جہاں کے پیشوا
مت کرو میری پہ لیکن اعتماد — آؤ اندر سایہ نخل مراد !!!

Marfat.com

سایۂ اس دانا کا کر تو اختیار — ہو جو مکاری سے کلی برکنار
بس تفکر اس سے سوئے اللہ — سر کو اپنے مت پھرا طاعت سے گاہ
ظل ہے اس کا زمین پر کوہ قاف — روح ہے سیمرغ اس کی خوش طواف
دست گیر و بندۂ خاص اللہ — لے چلی طالب کو جو تا پیش گاہ
لغت اس کی جو کہوں میں تا قیام — غایت اس کی ہو... میں ہرگز تمام
آدمی میں ہیں نہاں وہ آفتاب — فہم کرد اللہ اعلم بالصواب
ہر کسی مخلوق کی طاعت جدا — جس میں اپنی مخلصی وہ ڈھونڈتا
سایہ عاقل کو مسامن جیکھئے — جنگ ہا با نفس و شمن جیکھئے
پیر جب پاوے تو ہو فرمان پذیر — صبر کر اس پر جو ہو ارشاد پیر
بے دلیل اس راہ میں کوئی گم گیا — جو گیا ہے وہ بہ لطف را بما
پیر کے ساتھ ہو صابر بے نفاق — تا نہ چوں موسیٰ سنے ندا فراق
غالبوں پر جان غالب دست پیر — ہاتھ اس کا قبضۂ رب قدیر
جب کہ پایا پیر نازک دل بنو — سست و در زندہ چوں آب و گل شنو
تو اگر ہر زخم پر کینہ کرے — پھر کہاں بے صیقل آئینہ کرے

کافی

ہو کامل پیر دے سائے — جہڑا پلوچ بھید گنوائے
جو حکم کرے توں سو یو کر! — بہادیں الٹا آوے تیری نظر
کر جو کچھ او فرمائے — ہو کامل پیر دے سائے
بنا پیر دے ملدا راہ نہیں! — بے گرجیہا کوئی گمراہ نہیں
ایویں مور کھ عمر گنوائے — ہو کامل پیر دے سائے

Marfat.com

واہ واہ مرد مکمل ظاہر ہیں — جو کامل عارف ظاہر ہیں
خود مولا صفت سنائے — ہو کامل پیر دے سلیٹے
جب کامل پیر دی پیر کرے — پیئی نظر دے وچ تاثیر کرے
سب خودی خیال وجائے — ہو کامل پیر دے سلٹے
ہو عاشق پیر دی صورت دا — پا برقعہ اس دی مورت دا
تیری ہستی دمبم مٹائے — ہو کامل پیر دے سائے
اوہ غلام جیلا لنگھ پار گئے — جہڑے کامل پیر دے سرن پیئے
پھڑ یا ہوں پار لنگھایے — ہو کامل پیر دے سائے

حکایت دہلی میں جہاں حضرت نظام اولیاء محبوب آلہٰی کا مزار مبارک واقع ہے وہاں ایک گاؤں بھی آباد ہے۔ اس کا نام حضور پاک کے نام مبارک پر بستی نظام الدین ہے۔ اس بستی میں خوبی نام ایک چمار رہتا تھا لوگوں کی جوتیاں گانٹھا کرتا تھا۔ اس کے دل میں محبت بزرگان دین کی یہاں تک سمائی ہوتی تھی۔ کہ عشق کے درجہ تک پہنچ گئی تھی۔ چنانچہ اس کا معمول تھا کہ شام کے وقت جب اپنی محنت مزدوری سے فراغت پاتا تو حضور کے مزار مبارک پر جا بیٹھتا تھا۔ اور اس طرح ادب کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا گویا وہ حضور کو ظاہری آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ صبح سے شام تک جو کچھ واقعات گذرتے من وعن سنا دیا کرتا تھا۔ اس طرح کہ غریب نواز میں صبح بستر سے اٹھ کر باہر گیا وہاں سے آکر کھانا کھایا پھر یہ ہوا اور وہ ہوا آج میں نے اتنے پیسے کمائے ہیں فلاں سے لڑائی ہوئی فلاں سے صلاح ہوئی الحاصل جو کچھ اس کی آنکھوں نے دن بھر میں دیکھا اور کانوں سے سنا سب حرف بحرف حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کر دیتا تھا۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہ کر الٹے پاؤں گھر کو آتا تھا۔ ہر روز

Marfat.com

اس کا یہی معمول تھا ایک دفعہ ریاست بنگش کے نواب صاحب موصوف نے مزار شریف پر گنبد بنوایا، اور مطلاً کار بھی کرائی۔ جب کام ختم ہو چکا تو نواب صاحب نے اسی خوشی میں ساری بستی کو دعوت دی۔ لیکن اتفاقاً خوبی کو اس میں سے کچھ حصہ نہ ملا شام کو حسب معمول خوبی نے اپنا روز نامچہ سناتے وقت یہ بھی عرض کیا کہ غریب نواز آج نواب صاحب نے ساری بستی کو دعوت دی لیکن مجھے کچھ حصہ نہیں ملا اسی رات کو نواب صاحب موصوف کو حضرت محبوب الٰہی نے خواب میں زیارت سے مشرف فرمایا، اور فرمایا کہ ہم تم پر بہت خوش ہوئے کہ تم نے گنبد بنوایا اور دعوت وغیرہ کی۔ مگر افسوس کہ ہمارے خوبی کو تم نے کچھ نہ دیا اسے بھی کچھ دو صبح کو نواب صاحب جب جاگے تو ایک سو روپیہ نقد اور دو دیگیں کھانے کی پکوا کر خوبی چمار کو تلاش کرتے ہوئے اُن کے پاس پہنچے وہ کھاتا اور روپیہ پیش کیا اور معافی بھی طلب کی خوبی نے نہایت متانت اور محبت کے لہجے میں کہا ہاں جاؤ آج یہ بھی کہہ دیں گے

اس کے پیاروں کے ساتھ پیار کر کے ایسا کوئی شخص نہیں جس نے کچھ نہ پایا ہو بلکہ بڑے بڑے گنہ گاروں کے بیڑے پار گئے جو بڑوں کے پیچھے وہ برا ہو جائے گا۔ نیک ہونے کیلئے نیکوں کی صحبت چاہیئے۔

حکایت :- سورج اپنی روشنی عبادت خانوں تک محدود نہیں رکھتا مے خانوں اور غلاظت کے انباروں پر بھی شعاعیں فیاضی سے ڈالتا ہے۔ چاند صرف پرہیز گاروں کی گھر میں اپنی شہادنی چاندنی نہیں برساتا آوارہ گنہگار بھی اس کی تقسیم نور کا حصہ لیتے ہیں۔ ہوا جب چلتی ہے نیک و بد کو یکساں فائدہ پہنچاتی ہے پانی کے گھونٹ ہر گورے کالے اچھے برے ادنیٰ اعلیٰ کے حلق کو سیراب کرتے ہیں۔ جب فطرت کے یہ بڑے بڑے ہاتھ پاؤں مخلوق خدا سے مساوات برتاؤ کا کرتے ہیں۔ تو وہ دین فطرت کا پیام رساں پیغمبر الٰہی کا حکیم اول کیونکر بخیلی کر سکتا ہے۔ وہ تو ہوا پانی آگ سورج چاند سے زیادہ خدا کے بندوں کا الفتی ہے

Marfat.com

اس کے دل میں تو خدا نے ساری کائنات سے بڑھ کر مخلوقات کی محبت پیدا کی جب کوئی بد کردار بندہ اپنے گناہوں کی ندامت میں آنسو بہاتا ہے۔ اور پروردگار سے اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا یا اور اس کے پیارے کا واسطہ دے کر معافی مانگتا ہے۔ تو صرف اسکی توبہ ہی قبول نہیں ہوتی بلکہ وہ رسالت مآب سرکار کا مقبول پیارا بن جاتا ہے اس دربار میں یہ پوچھ نہیں ہوتی کہ یہ بندہ کس قوم کا ہے یا کس ذات کا ہے۔ اور کیا چال وچلن رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ساری عمر ناپاک جذبات کی غلامی میں گذاری ہو بد سے بدفرقہ میں پیدائش ہوئی ہو اور خدا اور رسول کی نافرمانی میں ساری زندگی گذر گئی ہو۔ مگر ایک دفعہ سچے دل سے توبہ کر لینا سب گناہوں سے بے زار ہو کر خدا کے دروازہ پر جھک پڑنا اور آقائے نامدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا دیگر ولی اللہ کو وسیلہ قرار دیکر خدا کی طرف رجوع ہونا سب گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ وہ ان تمام نعمتوں کا سزاوار بن جاتا ہے۔ جو نیکوں اور خدا کے بندوں کے لئے مخصوص ہیں۔

حکایت:- حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات میں درج ہے کہ ایک روز تعلیم دینیات کے وقت آپ بار بار کھڑے ہوتے تھے شاگردوں میں سے کسی نے پوچھا۔ کہ حضرت آپ آج بار بار کیوں قیام فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ مدرسہ کے دروازے کے سامنے لڑکے جو کھیل رہے ہیں۔ ان میں ایک صاحب زادہ سید اولاد فاطمہؓ زہرا بھی ہے جس وقت وہ میرے سامنے آتا ہے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہوتا ہوں چوں کہ وہ آل رسول ہے۔ سبحان اللہ ایک امام وقت مجتہد و فقیہ اپنے پیارے کی نسل سے بھی کس قدر پیار کرتا ہے۔ کیوں نہ ہو۔ بے ادب محروم ماند از افضل رب۔

نقل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک گانے والا

Marfat.com

ستار بجایا کرتا تھا۔ شوقین لوگ در پردہ حضرت عمرؓ کے ڈر سے بھی اور دل بھی خوف کے مارے چوری گاتا۔ جب اُسکی عمر کو بڑھاپا آیا۔ تو آواز خراب ہوگئی۔ جب ستار بجاتا تو درست نہ بجا سکتا۔ بڑھاپے کی وجہ سے ہاتھ کانپتے تھے۔ جو شخص اس کی خوش آوازی پر جان قربان کرتے تھے وہ سب کے سب دوستی توڑ گئے۔ جو ہر وقت بلبل بیقرار کی طرح اس کے گرد رہتے تھے۔ سب رخ بدل گئے۔ کوئی قریب نہ آتا۔ گانے بجانے کی جو آمدنی تھی۔ سب بند ہوگئی۔ وہ بے چارہ عاجز ہوگیا۔ جب کئی روز کا فاقہ ہوا تو لاچار ہوکر ستار ہاتھ میں لئے قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ قبروں میں جاکر بہت گریہ اوزاری کی روتا اور کہتا اے خداوندا! اب تیرے دربار کے سوا کہاں جاؤں۔ جو دوست و آشنا تھے سب چھوڑ گئے۔ اب ان سے نا اُمید ہوکر تیرے دربار فیض آثار میں آیا ہوں۔ اے میرے مولیٰ میری فریاد سُن۔ آج کئی روز کا بھوکا ہوں۔ اسی طرح روتا روتا ستار پہلو میں رکھ کر قبر سے تکیہ لگا کر سوگیا۔ ادھر حضرت عمرؓ کو اشارہ ہوا۔ کہ اے عمر اسی وقت سات سو دینار بیت المال سے لے اور قبرستان میں جا اور وہاں میرا خاص دوست ہے یہ تحفہ اسے میری طرف سے دے اور سلام کہہ۔ حضرت عمرؓ اسی وقت اٹھے سات سو دینار لیکر قبرستان میں پہنچے۔ وہاں جاکر ڈھونڈنا شروع کیا۔ اِدھر اُدھر تلاش کرتے اُسے دیکھ کر آگے سرک جاتے دل میں خیال کرتے یہ تو وہی مردود ہے۔ جو گایا کرتا تھا۔ جب بہت تلاش کر چکے اور کوئی شخص نہ دیکھا تو آپ کے دل میں خیال آیا کہ اسی کے لئے حکم الٰہی صادر ہوا ہے

فرد

چشمۂ آب حیوان در تاریک است

اب اس کے پاس بیٹھ جاؤ۔ جب یہ بیدار ہوگا تو

یہ نذرانہ خدا کا اس کے پاس پیش کر دینا۔ اتنے میں مطرب کو جھینک آئی اور جاگ اُٹھا جب حضرت عمرؓ کو دیکھا تو خوف زدہ ہوکر بھاگنے کو تیار ہوا حضرت عمرؓ نے فرمایا بھاگ نہیں

Marfat.com

یہ سات سو دینار تیرے لئے خداوند نے بھیجا ہے۔ اور سلام کیا ہے۔ جب تو یہ سات سو دینار خرچ کرے گا تو پھر عمرؓ اپنی طرف سے تجھے دیا کرے گا۔ اور تو مقبول خدا ہے۔ مجھ سے ڈر نہیں یہ خوش پیغام سن کر ایک آہ بھری اور جان وجود سے نکل گئی۔ حضرت عمرؓ افسوس کے ہاتھ ملتے ہوئے واپس چلے آئے اور اسے بڑی عزت سے دفن کروایا

قول غوث الاعظمؓ

فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ قُلْتُ لَبَّیْکَ قَالَ کُلُّ طَوْرٍ بَیْنَ النَّاسُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ فَھِیَ شَرِیْعَۃٌ وَکُلُّ طَوْرٍ بَیْنَ الْمَلَکُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ فَھِیَ طَرِیْقَۃٌ وَکُلُّ طَوْرٍ بَیْنَ الْجَبَرُوْتِ وَاللَّاھُوْتِ فَھِیَ حَقِیْقَۃٌ۔

ترجمہ: مجھ کو فرمایا اللہ تعالیٰ نے، اے غوث الاعظم، میں نے عرض کیا کہ الٰہی! ارشاد ہو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو راہ ناسوت اور ملکوت کے درمیان میں ہے وہ شریعت ہے۔ اور جو راہ جبروت اور ملکوت کے درمیان میں ہے، وہ طریقت ہے۔ اور جو راہ جبروت اور لاہوت کے درمیان میں ہے، وہ حقیقت ہے۔

فائدہ:۔ واضح ہو کہ عالم ظاہر کو ناسوت کہتے ہیں۔ اور ملائکہ کو ملکوت اور عالم معقولات کو عالم ارواح و جبروت اور جو عالم ان کے سوا ہے اُسے لاہوت بولتے ہیں۔ یا یوں سمجھئے کہ لاہوت ذات ہے اور جبروت صفات ہے۔ ملکوت فعل اور ناسوت اثر فعل ہے۔ ناسوت جبروت تک افعال و اقوال ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے اَلشَّرِیْعَۃُ اَقْوَالِیْ وَالطَّرِیْقَۃُ اَفْعَالِیْ وَالْحَقِیْقَۃُ اَحْوَالِیْ وَالْمَعْرِفَۃُ رَأْسُ مَالِیْ۔ ترجمہ شریعت میرا قول ہے اور طریقت میرا حال ہے، اور معرفت میرا راس المال ہے، اور درمیان جبروت اور لاہوت کے حقیقت یعنی حال ہے۔ جو کلام سے تعبیر نہیں کیا جاتا۔ وہاں نہ گفتار ہے نہ کردار انسان جب شریعت کے منازل طے کر لیتا ہے۔ تو حقیقت میں داخل ہونے

Marfat.com

کے قابل ہوجاتا ہے۔ انسان کا وجود ناسوت کے مرتبہ میں ہے اور دلِ ملکوت کے مرتبہ میں اور روح جبروت کے مرتبہ میں اور سر لاہوت کے مرتبہ میں جب انسان ناسوت کے مرتبہ سے گذر جاتا ہے تو ملکوت میں جب ملکوت سے گذر جاتا ہے۔ تو جبروت میں جب جبروت سے گذر جاتا ہے تو لاہوت میں پہنچ جاتا ہے۔ زبان دل روح سر سب کا ذکر علیحدہ علیحدہ ہے زبان کا ذکر ناسوتی ہے۔ دل کا ذکر ملکوتی ہے۔ روح کا جبروتی سر کا لاہوتی زبان کا ذکر کلمہ شریف پڑھنا یا اور کوئی چیز پڑھنی دل کا ذکر صرف اللہ۔ اللہ۔ اللہ اور روح کا ذکر ہو۔ ہو۔ ہو اور سر کا ذکر اَنَا یعنی میں یہاں نہ عبارت ہے نہ اشارت خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ اقوال پہ عمل کرنا شریعت ہے اور اخلاق الہٰی سے رنگین ہوجانا طریقت ہے اور حال یعنی فنا فی اللہ حقیقت اور بقا باللہ معرفت ہے اور یعنی یہاں پر اپنی حقیقت کھل جاتی ہے سو اے یار دلدار پہلے پہل تیرے عشق نے مجھے خوب جلایا۔ اور طڑپایا۔ اور میں نے طرح طرح سے تیرے وصل کیلئے جد وجہد کی جس کا آخر کار نتیجہ ہوا کہ میں واصل ہوگئی اَب مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں ہوں بھی یا نہیں۔ حضرت مولانا روم فرماتے ہیں

ہر کہ چیزے جست بیشک یافت او　　چوں وجد اندر طلب بشتافت او
چوں نہادی در طلب پا اے پسر!　　یافتی و شد میسّر بے خطر

نقل ہے :۔ جب مجنوں عاشق ہوا تو سوز و گداز حد سے بڑھ گیا۔ اور دور تک اُس کا عشق مشہور ہوگیا۔ تو امتحان کے لئے لیلیٰ نے ایک آدمی بھیجا کہ مجنوں سے ایک ٹکڑا گوشت کی طلب میں روانہ کیا۔ تو مجنوں نے جواب دیا کہ کاٹ کرلے جاؤ۔ اُس نے آکر لیلیٰ سے بیان کیا تو لیلیٰ نے کہا ہاں اب عشق میں آیا ہے اور یہ مرتبہ ملکوتی ہے۔ کچھ عرصہ کے بعد اَنَا لیلیٰ کہنے لگا۔ جس طرح شاہ منصور نے اناالحق کہا تھا

Marfat.com

یہ مرتبہ جبروتی اور فناء فی العشق ہے۔ چند روز کے بعد صرف لیلیٰ لیلیٰ کہنا شروع کیا یہ مرتبہ لاہوت و توحید ہے۔ اس کے بعد گم گشتگی پیدا ہوئی۔ نہ لیلیٰ یاد رہی نہ مجنوں یہ مرتبہ ہاہوت کا ہے۔ نہ خود نہ خودی نہ خدا کچھ باقی نہ رہا۔ نہ ذکر نہ ذاکر نہ مذکور صرف ہُم ہُم نہ ہم تم اسی مرتبہ کے لئے اشارہ ہے مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ کَلَّ لِسَانُہٗ یعنی جس نے اپنا رب پہچانا بند ہوئی زبان اس کی آزاد جب ہوا۔ تو خاموشی کرا اختیار زیبا ہے۔ شور مرغ گرفتار کے لئے اِس میدان پہنچ کر اونچی آواز بھی نکالنی منع ہے۔

نقل ہے۔ کہ حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی۔ کہ ہمارے لئے اے داؤد پاک گھر تیار کر۔ تاکہ میری عظمت اس میں نزول کرے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کی کہ یارب وہ کون سا گھر ہے جو تیری عظمت کے لائق ہے۔ ارشاد ہوا کہ وہ مومن کا دل ہے داؤد نے عرض کی کہ اسکو کس طرح پاک کردں ہاتف غیبی نے ندا کی کہ عشق کی آگ سینے میں روشن کر جس نے غیریت کی خس و خاشاک جل کر صاف محبت الٰہی کے لائق ہو جائے۔

حکایت:- ایک کتاب میں لکھا ہوا دیکھا ہے۔ کہ ایک شخص تھا اس نے لون کی پتلی بنا کر اس کے سر میں تار لگا کر اور کشتی میں بیٹھ کر دریا کی گہرائی کا پتہ لینا شروع کیا۔ جب پتلی کو غوطہ لگا کر باہر لاتا تو دریافت کر لیتا۔ کہ اس جگہ کس قدر پانی ہے جابجا غوطہ لگانے سے تھوڑی دیر میں پتلی کا کام تمام ہوا۔ پھر دریافت پر دریا سے آواز آئی۔ کہ اب میں دریا ہو گئی ہوں اب مجھے پتلی کہہ کر آواز نہ دینا۔

چنانچہ بایزید بسطامی۔ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کے لئے ایک شخص بسطام

Marfat.com

شریف میں آیا اور آپ سے ہی دریافت کیا کہ بایزید کہاں ہے۔ آپ نے فرمایا بایزید تیس سال سے گم ہے۔ اس کا نام زبان پر لانا جائز نہیں وہ خدا کی ہستی میں گم ہے۔

حکایت:- خواجہ معین الدین علیہ رحمت فرماتے ہیں۔ جب تک ہماری شادی نہ ہوئی تھی بلا دعا تمام حاجات پوری ہوتی تھیں اب دعا کی ضرورت پڑتی ہے۔ یہ بات سن کر سلطان التارکین مولنا حمید الدین صوفی نے عرض کی خواجہ آپ نے بجا و درست فرمایا۔ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ پیدا ہوئے تھے حضرت مریم کو میوے غیر موسم کے ملتے تھے۔ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے پر بھی انتظار رہتا تھا۔ ارشاد الہٰی ہوا اے مریم اب گھر بھی بلا محنت رزق کا انتظار نہ کیا کرو۔ ہاتھ پیر ہلاؤ۔

وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسَاقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ط

ترجمہ: ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اس سے گریں گی تجھ پر پکی ہوئی کھجوریں۔

قول جناب فرد الاحباب غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں میں تجھے یہاں دیکھ رہا ہوں۔ تمہارا وعدہ لوگوں سے قیامت کا کیوں ہے۔ کہ تم کو وہاں میرا دیدار ہوگا سو اے پیر جنہوں نے مجھے دنیا میں دیکھا ہے وہی مجھے وہاں پہنچائیں گے اور نجات پائیں گے اس لئے لازم بلکہ فرض عین ہے۔ کہ یہاں ہی اس کی معرفت حاصل کریں۔ تاکہ آخرت میں بھی پہچانیں۔ مثلاً جب ہماری کسی سے آشنائی ہو۔ پھر ہم میں کسی وجہ سے دوری ہو گئی۔ پھر جب کبھی ہم ملیں گے۔ تو ایک دوسرے کو پہچان لیں گے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ محبت ہو گی۔ اور ناواقف کسی مشہور معروف آدمی کو ہی سنے۔ تو بھی نہیں پہچان سکتا۔ خواہ اس شخص کی کتنی ہی صفت ثناء بھی سن چکا ہو۔ دیکھتے ہی کبھی یقین نہیں ہوتا۔ کہ وہی ہے۔ جس کی تمام جہان میں دھوم ہے۔ حدیث میں وارد ہے

Marfat.com

کرنا آشنا خدا کو دیکھ کر کہیں گے۔ یہ ہمارا خدا نہیں۔ ہمیں ہرگز یقین نہیں آتا۔ پھر خدائے تعالیٰ ان کے خیال کے مطابق تجلی فرمائے گا۔ جیسا کہ وہ دنیا میں حمادی خدا تصور کئے ہوئے ہیں۔ پھر مان لیں گے اور سورت قلم میں آیت ہے۔ کہ قیامت کو خداوند کریم تمام اہل اسلام کو بلائے گا۔ اور پنڈلی کھولے گا۔ اور فرمائے گا کہ ہم کو سجدہ کرو۔ اہل تحقیق دیکھتے پہچان کر سجدہ کریں گے۔ اور جن لوگوں نے دنیا میں نہیں پہچانا اور نہ سجدہ کیا وہ وہاں انکار کریں گے۔ کہ یہ خدا ہی نہیں ان کی پیشانی ٹیڑھی ہو جائے گی دیکھو سورت قلم تفسیر عزیزی۔

قول خواجہ معین الدین

رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ اہل محبت کی فریاد بوجہ شوق و اشتیاق اس وقت تک رہتی ہے۔ کہ جب تک وہ دوست سے نہ مل جائیں اس واسطے کہ عاشق اسی وقت تک واویلا کرتا ہے۔ جب تک اس کا وصال نہ ہو جائے۔ جب معشوق کو دیکھ لیتا ہے۔ تو گفتگو بیچ سے اٹھ جاتی ہے۔ پھر اس طرح تحریر فرمایا ہے۔ کہ ندیوں میں بہتا ہوا پانی شور کرتا ہے۔ لیکن جب سمندر میں جا ملتا ہے، تو پھر آواز بس ہو جاتی ہے۔ اس طرح جب عاشق و معشوق کا وصال ہو جاتا ہے، تو عاشق واویلا نہیں کرتا۔

پھر اپنے ملفوظات میں لکھتے ہیں عشق و محبت میں گفتگو اور حرکت مشغول ہیں یہ اس وقت تک ہی جب تک باہر ہیں۔ جب اندر آجاتے ہیں۔ تو پھر آرام و خاموشی اور سکوت حاصل ہوتی ہے۔ فریاد و شور سب جاتے ہیں۔

حکایت

۔ حضرت سہل نے اپنے ایک مرید کو کہا کہ تمام دن اللہ اللہ کے سوا کوئی کلام نہ کر پھر تین دن کے لئے اور تاکید کی پھر کچھ دن اور بڑھا دیئے یہاں تک

Marfat.com

کہ جب مرید سوتا اور خواب دیکھتا تو اللہ اللہ کی آواز سنائی دیتی ایک مرتبہ مکان کے چھت کی لکڑی مرید کے سر پر گری خون کے قطرے جو زمین پر گرے ان سے بھی اللہ اللہ ہی لکھتا گیا۔

حکایت:۔ مؤلف ایک دفعہ خاکسار مؤلف کتاب ہذا اجمیر شریف پہنچا وہاں کئی ایک درویشوں سے ملنے کا موقع بلا گفتگو سے معلوم ہوا کہ درگاہ شریف کے قرب وجوار میں ایک حست رہتے ہیں۔ بڑے کامل اور مکمل ہیں۔ خیر ہم حاضر خدمت ہوئے بڑی جستجو کے بعد ملاقات ہوئی باتوں باتوں میں بے تکلفی ہو گئی آپ نے آنے کا سبب پوچھا تو بندہ نے عرض کی کہ اے حضور کا بڑا نام مشہور ہے۔ اور خداوند کریم نے آپ کو بڑا کمال عطا فرمایا ہوا ہے۔ لوگوں کو آن ہی آن میں منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہو۔ آپ میری گفتگو کو سن کر مسکرائے اور فرمایا تمہارا یہاں آنا کس طرح ہوا کچھ اپنا مطلب بھی بیان کرو جب خاکسار نے آپ کی کمال مہربانی و شفقت اپنے حال پر دیکھی تو عرض کیا کہ حضور بندہ نے عالم خلق کی سیر کر لی ہے۔ اور آپ مجھے عالم امر کی سیر کرا دیں۔ یہ بات سن کر آپ نے چندے خاموشی کی پھر فرمایا اچھا بھرو روزہ رکھنے کا حکم دیا تین دن کے بعد قریبًا دو بجے شب بندہ کو روبرو بٹھا کر توجہ دینی شروع کی کچھ دیر کے بعد اپنے اس شغل سے ہٹ کر بندہ سے دریافت کیا کہ تم پہلے بھی کسی بزرگ ملے ہو بندہ نے عرض کی کہ حضور بہت سے بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں کسی خاص سے خاص طور پر بندہ نے عرض کی حضور میں تو سب کو خاص سمجھ کر ہی حاضر خدمت ہوتا رہا ہوں پھر آپ نے فرمایا نہیں کسی خاص سے خاص طور سے بندہ نے عرض کی کہ اس دریافت سے کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا کہ جب میں نے توجہ دینی شروع کی تو تمہارے اور ہمارے دل کے

Marfat.com

درمیان کئی پردے حائل ہیں ۔ جب ہم وہ سب پردے ہٹا کر تمہارے دل تک پہنچے تو کیا دیکھا کہ تمہارے دل پر ایک شخص بیٹھا ہے۔ اس نے ہماری طرف غصہ کی نظر سے دیکھا جسکی ہم تاب نہیں لاسکتے اس لئے ہم واپس چلے آئے ہیں ۔ بندہ نے عرض کی کہ حضور وہ کس شکل وشباہت کے ہیں۔ زندہ ہیں یا انتقال کرگئے ہیں آپ نے فرمایا زندہ یا انتقال کا مجھے کچھ پتہ نہیں ۔ لیکن اس شکل وصورت کے ہیں اور تمہارے دل پر قابض ہیں وہ تمہارے ہر رگ وریشہ میں خون کے ساتھ بدن میں پھر رہے ہیں ۔ ان کے سوا کوئی بھی تمہارے جسم میں تصرف نہیں کرسکتا ۔ جب کرائیں گے وہی عالم امر کی سیر کرائیں گے جب مناسب سمجھیں گے کرادیں گے ۔ وہ تمہاری ہر بات اور حالت سے واقف ہیں ۔ جب بندہ نے تمام حُلیا اور شکل وصورت اپنے قبلہ وکعبہ کے حالات سن لیئے تو صبح وہاں سے چل کر آں جناب کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر تمام حال گذشتہ عرض کیا ۔

حکایت :- مخفی نہ رہے کہ اکثر کتب عملیات بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں اور بعض احباب ان میں سے کوئی خرید لاتے ہیں ۔ اور اپنی مطلب برآری کے لئے حسب منشاء عمل نقل کرکے منتظر کامیابی کے ہوتے ہیں جب کامیابی نہیں ہوتی بلکہ بعض اوقات بجائے فائدہ نقصان عاید ہوجاتا ہے ۔ تو پھر مصنف پر زبان طعن وتشنیع دراز کرتے ہیں اور اپنی غلطی پر کوئی نظر اندازی نہیں کرتے ۔ کہ شاید ہم سے ترکیب وغیرہ میں کوئی نقص صادر ہوگیا ہو اور یہ امر مسلم ہے کہ کاملین ہر فن نے ہر چیز کے واسطے ترتیب وترکیب مدنظر رکھی ہے ۔ جب تک ترکیب کے شرائط درست نہ ہوں تو کام درست نہ ہوگا ۔ مثلاً ایک شخص وضو میں پہلے پاؤں دھوتا ہے ۔ پھر ہاتھ منہ اور ناک میں پانی ڈالتا ہے تو یہ ترکیب اس کی ناقص ہوئی ایسے وضوے نماز ہرگز درست نہیں ہوسکتی

Marfat.com

حکایت :- ایک شخص کو شکار کا بہت شوق تھا اس نے کسی رفیق سے ایک بندوق اور گولہ و بارود و ٹکیہ وگز وغیرہ یعنی جملہ سامان لیکر شکار کو گیا ۔ مگر ترکیب وقواعد بندوق بھرنے سے لاعلم تھا ۔ وہاں جاکر بندوق اس طرح بھرنے لگا کہ پہلے گولی اوپر سے بارود ڈال کر ٹوپی چڑھا کر فائر کرنے لگا تو فائر نہ ہوا ۔ بلکہ بندوق کو جنبش کھدنے سے گولی بارود اندر سے گر کر خاک میں رائیگاں ہوگیا متفکر ہو کر بے چارہ بیٹھ گیا کہ اتنے میں ناگاہ کسی صیاد کا گذر ادھر سے ہوا ۔ اس کو کہنے لگا کہ میری بندوق خراب ہے فائر نہیں کرتی اس کو درست کر دیں صیاد نے بندوق دیکھ کر کہا کہ اس میں کوئی نقص نہیں البتہ تیرا قصور معلوم ہوتا ہے کہ بھرنے میں غلطی کر گیا ہے جب اس نے ترکیب بیان کی تو صیاد نے کہا افسوس کہ نقصان تو اپنا اور ملامت بندوق کو اس طرح بھر جیسے میں کہوں ۔ اول بارود ڈال اور اوپر ٹکیہ ڈال کر گز سے ٹھونس تاکہ بارود پنل میں چڑھ آئے پھر ایک گولی ڈال اور ایک ٹکیہ دوسری ڈال کر گز سے ٹھونس کہ گولی جم جائے پھر پنل پر ٹوپی چڑھا کر فائر کر جب اس نے حسب دستور بھر کر صید کی طرف ہاتھ بڑھا کر فائر کیا تو فائر ہوگیا ۔ مگر صید اپنی ضد پر قائم رہا صیاد غصہ میں آکر کہنے لگا کہ اے ناسمجھ جب تجھ کو بندوق پکڑنے کا مادہ نہیں تھا پھر کیوں شکار کو آتا تھا ناحق اپنی گولی بارود کا نقصان کرنا الغرض تیسری دفعہ پھر صیاد نے بندوق بھر کر اس کو باقاعدہ بٹھا کر کہا کہ بندوق اپنے کاندھے سے لگا اور اپنی وجود کو نرم کر کے حرکت سے باز رکھ اور اپنے خیال اور نظر کو تمام اطراف سے روک کر یک سو کر اور لمحہ بھر دم بند کر کے اپنی نظر کو بندوق کی نال پر ایسا قائم کر کے نشست لگا بندوق کی نلکی اور صد دونوں برابر ہو جائیں پھر فائر کر اس نے ایسا کیا تو گولی عین صید کے سینہ پر لگی ۔ اب کوئی یہ کہہ سکتا ہے ۔ کہ بندوق میں مادہ ہلاکت پہلے نہ تھا

Marfat.com

بلکہ ضرور تھا۔ لیکن ترکیب کا قصور تھا۔ جس طرح بندوق میں مادہ ہلاکت کا موجود ہے۔ اسی طرح ہر ادعیہ و عمل میں کامل تاثیر حق سبحانہ تعالیٰ نے رکھی ہے۔ اور کیوں تاثیر نہ ہو۔ کہ اسماء۔ آلہٰی و کلام رب العالمین ہو۔ اور ارشاد کاملین لیکن شروط کے نہ بجا لانے پر انسان محروم رہتا ہے۔ اور عمل کی تاثیر سے بے اعتقاد ہو کر مرتکب گناہ کا بن جاتا ہے۔

شعر از مؤلف

تاثیر ہر عمل کی تو ہوتی ضرور ہے ۔۔۔ صادر نہ ہو تو سمجھو اپنا قصور ہے

لہٰذا ضروری ہوا کہ کچھ شرائط عامل و دعا قلم بند کردوں۔ کہ جس پر ارباب شوق و ذوق عمل کر کے نتیجہ کلی حاصل کر سکیں گے۔ اس لئے ناظرین با تمکین کو چاہیئے کہ شرائط عمل وغیرہ کے پابند ہو کر عمل شروع کریں اگر پہلی دفعہ کوئی تاثیر ظاہر نہ ہو تو مایوس ہو کر عمل ترک نہ کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ پہلی بار بسبب احتیاطی کے شرائط میں کوئی نقص واقع ہو گیا ہو۔ دوبارہ پھر کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہو گی۔

حکایت :- حضرت حبیب عجمی ولیوں میں برگزیدہ گزرے ہیں ابتدا میں آپ مالدار تھے۔ محتاجوں کو روپیہ سود پر دیا کرتے تھے۔ اور شہر بصرہ میں رہتے تھے۔ ہر روز اپنے مقروضوں سے قرضہ لینے جاتا اگر مقروض قرضہ یا سود نہ دیتا تو آنے جانے کی مزدوری۔ اور خوراک لے لیتا۔ ایک دن ایک شخص گھر قرضہ مانگنے گیا اس وقت وہ قرض دار گھر نہ تھا اس کی عورت نے کہا میرا خاوند گھر نہیں۔ اور میرے پاس کوئی چیز موجود نہیں یہ بکری کی سری کسی نے ہمیں دی تھی اگر لینا چاہتے ہو تو لے جاؤ اس نے دوسری لی اور گھر کو چلا آیا آ کر اپنی عورت کو کہا کہ یہ سری بیاج

Marfat.com

میں لایا ہوں ۔ اسے پکاؤ۔ عورت نے کہا لکڑی اور آٹا گھر میں نہیں اس نے کہا اچھا کسی اور قرض دار کے گھر جاتا ہوں ۔ گیا اور آٹا لکڑی اسی طرح لایا عورت نے ہانڈی اور روٹی پکائی اتنے میں ایک فقیر آیا اور صدا دی اور روٹی مانگی جیب نے کہا چلا جا سوالی نا امید ہو کر چلا گیا حبیب کی عورت نے جب ہانڈی میں چمچہ ڈالا معلوم کیا کہ سب سالن خون ہو گیا ہے ۔ حبیب کو آواز دی اور کہا کہ آ کر دیکھ کہ تیری بدبختی سے کیا ہو گیا ہے ۔ جب حبیب نے دیکھا تو دل میں آگ لگ گئی جو پھر ہرگز نہ بجھی اور کہا کہ اے بی بی جو حرام ہی ہے میں نے اس سے توبہ کی اور دوسرے دن گھر سے باہر نکلا وہ جمعہ کا دن تھا۔ لڑکے کھیل رہے تھے ۔ جب انہوں نے حبیب کو دیکھا تو کہا سود خوار آتا ہے ۔ دور ہو جاؤ۔ تاکہ اس کا سایہ اور پاؤں کی گرد ہم پر نہ پڑے کیونکہ یہ بدبخت ہے شاید ہم بھی بدبخت ہو جائیں ۔ جب حبیب نے یہ لڑکوں کی باتیں سنیں تو اس کے دل میں گرفت پیدا ہوئی ۔ اور وہیں سے حضرت حسن بصری کی خدمت میں گیا اور حسن بصری کی زبان سے ایک کلمہ نکلا کہ اس نے ایک دفعہ ہی حبیب کے دل کو قابو میں کر لیا ۔ اس نے حضرت حسن بصری کی خدمت میں توبہ کی اور جب آپ کی مجلس سے واپس ہوا تو جب ان لڑکوں کے پاس پہنچا تو انہوں نے کہا کہ دور ہو جاؤ حبیب تائب آتا ہے ۔ ہماری گرد اور سایہ اس پر نہ پڑے ۔ اگر پڑے گی تو ہم گنہگار ہو جائیں گے ۔ یہ سن کر حبیب نے کہا ۔ ایک ہی دن میں جو میں نے تیرے ساتھ صلح کی ہے اس کا اثر تو نے دوستوں کے دل میں پہنچا دیا ہے ۔ اور میرا نام نیکی سے مشہور کیا ہے ۔ اس لئے ڈھنڈورا پٹوا دیا کہ جس نے حبیب کا قرض دینا ہے ۔ وہ آئے اور اپنا نوشتہ لے جائے ۔ اس لئے سب اکٹھے ہو گئے آپ نے ہر ایک کو نوشتہ واپس دے دیا اور جس قدر مال جمع کیا ہوا تھا وہ بھی بانٹ دیا یہاں تک کہ تن بدن کے کپڑے بھی دے دیئے ۔ دونوں بیبیاں ہوی ننگے رہ گئے ۔ اس کے بعد آپ نے دریائے فرات کے کنارے پر حجرا بنایا اور اسی

Marfat.com

جگہ عبادتِ خدا میں مشغول ہوتے اور دن کے وقت حضرت حسن بصریؒ سے علم سیکھتے تھے اور رات کو عبادت کیا کرتے۔ اسی طرح مدت گذر گئی۔ ایک دفعہ ان کو چند دن کا فاقہ آیا تو عورت نے کہا۔ کچھ کمائی کرنی چاہئے۔ حبیب نے کہا اچھا میں مزدوری کے لئے جاتا ہوں۔ یہ کہہ کر گھر سے باہر نکلا اور مجرے میں آکر عبادت میں مشغول ہوا جب رات کو گھر میں آیا تو عورت نے کہا کوئی چیز نہیں لایا جواب دیا کہ جس کا میں کام کرتا تھا وہ بڑا سخی ہے مجھے شرم آئی کہ اس سے کوئی چیز مانگوں۔ جب وقت آئے گا تو وہ خود ہی بہت کچھ دے گا اور وہ ہفتہ بعد تمام مزدوروں کو مزدوری دیا کرتا ہے۔ جب ہر روز جا کر مجرا میں عبادت کرتا رات کو گھر آجاتا۔ اسی طرح ہفتہ ختم ہوا اور اس کو فکر ہوئی کہ آج کا عورت سے وعدہ ہے۔ گھر کیا لیکر جاؤں گا۔ ادھر فرشتہ کو حکم ہوا کہ میرا دوست وعدہ سے جھوٹا نہ ہو اس کے گھر ایک خچر آٹے کا اور کچھ شہد گھی اور تیس ہزار درہم اس کے گھر جانے سے پہلے پہنچا دو۔ فرشتہ نے یہ سب چیزیں حبیب کے گھر پہنچائیں اور اسکی بی بی کو کہا یہ حبیب کی مزدوری ہے۔ اور مالک نے کہا ہے کہ حبیب سے کہہ دیں کہ اپنے کام کو بڑھا دیں تاکہ میں اس کی مزدوری بڑھا دوں یہ کہا اور چلا گیا۔ جب رات ہوئی تو حبیب شرمندگی کی حالت میں گھر آیا اور اس کے گھر سے طعام کی بو آرہی تھی اس کی عورت نے کھانا لاکر آگے رکھا اور کہا تو کس کا کام کیا کرتا ہے وہ تو بڑا ہی سردار اور سخی ہے یہ سب چیزیں اس نے بھیجی ہیں اور کہلا بھیجا ہے۔ کہ حبیب کام کو بڑھا دے حبیب نے جب سنا تو دنیا سے بالکل منہ پھیر کر خدا کی عبادت میں مشغول ہو گیا آخر کو بڑے رتبہ کا بزرگ ہوا **چنانچہ** ایک دن ایک عورت آئی اور رو کر عرض کی میرا بیٹا کہیں غائب ہو گیا ہے۔ مجھے اس کے فراق میں صبر نہیں۔ آپ للہ دعا کیجئے کہ وہ واپس آجائے آپ نے اس عورت سے پوچھا کہ تیرے پاس کچھ ہے اس نے کہا ہاں دو درہم ہیں وہ درہم آپ نے

Marfat.com

اس سے لے لئے اور درویشوں کو تقسیم کر دیئے اور دعا کی اور کہا جا تیرا بیٹا گھر آگیا ہے۔ جب وہ عورت گھر پہنچی تو بیٹے کو دیکھا اور پوچھا کہ بیٹا تو کہاں سے آیا ہے اس نے کہا کہ میں شہر کرمان میں رہتا تھا استاد نے مجھے گوشت کے لئے بازار میں بھیجا۔ میں نے گوشت خرید لیا اور گھر کو جا رہا تھا کہ ہوا کا جھونکا آیا اور مجھے تخت سلیمان کی طرح اٹھا لیا اور یہاں لا رکھا اور ہوا سے میں نے یہ آواز سُنی کہ لے ہوا اس لڑکے کو حبیب کی دعا اور دو درہم کے صدقہ کی برکت سے اس کے گھر پہنچا دے۔

نقل ہے۔ کہ ایک دن حضرت حسن بصری حبیب کے مکان پر آیا۔ اس وقت جو کی روٹی اور نمک حبیب کے پاس موجود تھا حضرت حسن بصری کے آگے رکھا حسن نے اس کو کھانا شروع کیا اسی اثنا میں ایک سوالی آیا حبیب نے اس روٹی اور نمک کو حسن کے آگے سے اٹھا لیا۔ اور سوالی کو دے دیا۔ حسن نے کہا حبیب تو شائستہ آدمی تھا۔ اگر تجھے کچھ معلوم ہوتا تو یہ نہیں جانتا۔ کہ آدمی کے آگے سے روٹی نہیں اٹھانی چاہیئے۔ ایک ٹکڑا سوالی کو دیتا اور ایک میرے آگے رہنے دیتا مگر حبیب نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا جب ایک گھنٹہ گذر گیا تو ایک شخص آیا سر پر خوان رکھا ہوا تھا اس میں کچھ کباب اور حلوہ میدہ کی روٹیاں تھیں اور پانچ سو درہم تھے یہ لاکر حبیب کے آگے رکھا۔ حبیب نے درہم تو درویشوں کو دے دیئے اور روٹی وغیرہ سب نے مل کر کھائی اور بعدہ حسن کو کہا اے مرشد تو نیک آدمی ہے اگر کچھ یقین ہوتا تو بہتر تھا۔ کیونکہ علم بغیر یقین کے کچھ نہیں

نقل ہے:۔ کہ شام کی نماز کے وقت حسن بصری حبیب کے حجرے کے

Marfat.com

پاس سے گذرا۔ اس وقت حبیب اقامت کہہ کر نماز میں کھڑا ہوا تھا۔ حسن آیا اور اس کے پیچھے نیت باندھ کر کھڑا ہوگیا۔ تو معلوم ہوا کہ حبیب نے بجائے الحمد کے الہمد ہائے ہوز سے پڑھی اس لئے نیت توڑ کر نماز علیحدہ ہوکر پڑھی اسی رات حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور عرض کی کہ اے خداوند تیری خوشنودی کس بات میں ہے تاکہ میں وہی زیادہ کروں۔ جواب ملا حسن تو نے میری خوشنودی کو پالیا تھا مگر اس کا قدر نہ جانا عرض کی الٰہی یہ کس طرح جواب ملا حبیب کے پیچھے نماز ادا کرنے میں میں راضی تھا۔ مگر تو نے الحمد کی عبارت کی درستی میں فرق کیا اور نیت کی درستگی نہ دیکھی۔ زبان کے درست کرنے سے دل کا درست کرنا بہت ضروری ہے۔

نقل ہے۔ کہ جب حبیب کے پاس کوئی قرآن شریف پڑھتا تو آپ بہت روتے لوگوں نے کہا آپ تو عجمی ہیں قرآن شریف پڑھنا نہیں جانتے پھر یہ رونا کس واسطے آتا ہے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا میری زبان تو عجمی ہے۔ مگر دل عربی ہے۔ جو قرآن شریف سمجھ سکتا ہے۔

کافی راگ سپیلون

سانوں لگڑے درد اوتے پیا وے سانوں لگے درد اوتے
گھڑی گھڑی پل پل جیا پلچاوے اج ماہی ساڈے گھر آوے
سکھ سینہا یا کوئی گھلے پیا وے سانوں لگے درد اوتے
بنت جدائیاں جان جلائی نیوں لا، اک پل چین نہ آئی
بنت برہوں سینا سلے پیا وے سانوں لگڑے درد اوتے

Marfat.com

عشق تیریدیاں الٹیاں چالاں　　جان پئی وچہ سخت جنجالاں
گئے سکھ پیئے دُکھ پلے　　پیا دے سانوں لگڑے درداوتے
اک بھر کنت کلاوے لیاں　　اکناں روندیاں عمراں گیاں
اِک نا امید ہو چلے　　پیا دے سانوں لگڑے درداوتے
غلام جیلانی شاہ جے نوشہ آوے　　سب دکھ جاوے جے گل لاوے
کیتے برہوں کملے جھلے!　　پیا دے سانوں لگڑے درداوتے

* * * *

کافی راگ بھیرویں

کدی دلیس اساڈے اجا پیا وے　　سارے دکھڑے سانواں تینوں پھول
نال زوراوراں اکھیاں لایاں　　باجھ دیدار سدا ترڑفایاں
میں رعیت توں راجہ پیا وے　　سارے دکھڑے سانواں تینوں پھول
ویکھ سوہنیاں تینوں اکھیاں لایاں　　تاں ہن سہندی جان جدایاں
اک دینہ اتگ سنگ لاجا وے　　سارے دکھڑے سانواں تینوں پھول
اوگن ویکھ نہ جاویں چھڈ کے　　سینے برہوندا تیزہ گڈ کے
لگیا ندی اوڑ بنہاہ جا پیا وے　　سارے دکھڑے سانواں تینوں پھول
دور گیاں دے کاگ اڈاواں　　جے گھر آوے شگن مناواں
کھڑا کھڑا تا جھاتی پا جا پیا وے　　سارے دکھڑے سانواں تینوں پھول
غلام جیلانی شاہ عرض گذارے　　قادری پیر دے ہو بہارے

میری غم تے جان چھوڑا جا پیا وے
سارے دکھڑے سانواں تینوں پھول

Marfat.com

ز زہد عبادتاں سب سوکھے مشکل عشق دا بوجھ اُٹھان رانجا
دید عید بی عاشقاں صادقاں نوں باجھ دیدِ حیران ہرآن رانجا
شہد شیریں چاہ دناں نہیں مشکل مشکل زہر تیزاب پچان رانجا
باجھوں عشق نہ ملکت غلام جیلاں باجھوں عشق نہ کدی عرفان رانجا
ق قدر عنایتاں تیریاں دے ادبی جاندے جو واقف کار رانجا
اک آن جیکر مہربان ہونویں بخشیں مکھ عاصی گنہ گار رانجا
کریں بداں نوں نیک انیک میاں تیرے دلاندی ہتھ مہار رانجا
غلام جیلانی درگی نائیں ردیکتے جہدا عیب سی باجھ شمار رانجا
ل لادی رکھ تلوار پھڑکے کدی غیر دا دار نہ کھا بیرے
اسلمت فی الوحدت یاد رکھیں دوجا وچہ دھیان نہ لا بیرے
رضی اللہ عنہم درضوا عنہ پاویں سکھ تے چین سدا بیرے
غلام جیلانی حبّ مولا دی کرے مولیٰ رانجے حب لئے رانجا نا بیرے
الف آس مراد سب ہوئی پوری اُج اُنا رانجن کولوں چھیٹاں میں
اُنا کفر سارا رانجن یار اکو ایس اُنا دی ربی ساں مٹھیاں میں
گئی اُنا بھی یار اک رہیا باقی رانجن یار دی ہوئی وچہ مکیاں میں
قسم رب دی پیر غلام جیلاں بھلی لوک پھردی نائیں چکیاں میں
می یادنوں چھڈ بے یاد ہو جا الحد جا مقام آرام کریں
ذکر روحتہ راحتہ سُرت ساہڈی صمّ بکمّ "عمی" والا کام کریں
بحر بے خودی دے وچہ مار غوطہ باہر آنون دا کم تمام کریں
صبغتہ اللہ دے رنگ وچہ رنگ ہو کے جنگل بودے وچہ مقام کریں

✦

Marfat.com

غزل

نیستی ہستی ہے یارو اور ہستی کچھ نہیں
بے خودی مستی ہے یارو اور مستی کچھ نہیں

لامکاں کی منزلت کب پا تا ہے کون و مکاں
ہو کے ویرانہ کے آگے بے کی بستی کچھ نہیں

کچھ نہیں سب کچھ ہے یارو اور سب کچھ کچھ نہیں
کچھ نہ ہونے کے سوا اور سب کچھ کچھ نہیں

یہ جو کچھ ہونا ہے کہتے ہیں نیستی ہے میاں
فقر میں ہستی بھی ہے اور ہستی کچھ نہیں

بندگی اور حق پرستی کچھ نہ ہونا ہے نیاز
کچھ نہ ہونے کے سوا اور حق پرستی کچھ نہیں

* * * *

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُردوں کی ارواح کا اپنے گھروں کو آنا

عَنْ بَعْضِ الْمُحَقِّقِیْنَ اَنَّ الْاَرْوَاحَ تَتَخَلَّصُ لَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ وَتَنْتَشِرُ فَجَاءُوْا اَوَّلًا اِلٰی مَقَابِرِھِمْ ثُمَّ جَاءُوْا فِیْ بُیُوْتِھِمْ ۔۔۔ ترجمہ:۔ محققین سے روایت ہے کہ تحقیق ارواح اموات کے خلاص کئے جاتے ہیں رات جمعہ کے اور کھنڈ کر آتے اول طرف قبروں

Marfat.com

اپنی کے پھر آتے ہیں بیچ گھروں اپنے کے اپنا۔ وَمِنَ النَّسِيْفَةِ اَنَّ اَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِيْنَ
يَاْتُوْنَ فِيْ كُلِّ لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ فَيَقُوْمُوْنَ بِفِنَاءِ بُيُوْتِهِمْ ثُمَّ يُنَادِيْ كُلُّ وَاحِدٍ
مِنْهُمْ بِصَوْتٍ حَزِيْنٍ يَا اَهْلِيْ وَاَوْلَادِيْ وَاَقْرِبَائِيْ اُعْطِفُوْا عَلَيْنَا بِالصَّدَقَةِ وَاذْكُرُوْنَا وَلَا
تَنْسَوْنَا وَارْحَمُوْنَا فِيْ غُرْبَتِنَا قَدْ كَانَ هٰذَا الْمَالُ الَّذِيْ فِيْ اَيْدِيْكُمْ فِيْ اَيْدِيْنَا فَاِنْ لَّمْ يَجِدُوْا
مَنْ يَعْطِفُ عَلَيْهِمْ وَيَدْعُوْا وَيَتَصَدَّقُ بِهِمْ رَجَعُوْا بَاكِيًا حَزِيْنًا، ثُمَّ يُنَادِيْ كُلُّ وَاحِدٍ
بِصَوْتٍ حَزِيْنٍ اَللّٰهُمَّ قَنِّطْهُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ كَمَا قَنَّطُوْنَا مِنَ الدُّعَاءِ وَالصَّدَقَةِ ط

ترجمہ اور نسیفہ سے مروی ہے کہ تحقیق ارواح مومنوں کی آتی ہیں بیچ ہر ایک رات جمعہ کے اور دن جمعہ کے پس کھڑے ہوتے ہیں بیچ صحنوں گھروں اپنے کے پھر ندا کرتا ہے ہر ایک ان میں سے ساتھ آواز اندوہناکی کے کہ اے اہل میرے اور اولاد میری اور اقرباء میرے بخشائش کرو ہم پر ساتھ خیرات کے اور یاد کرو ہم کو اور نہ بھولو ہمیں اور رحم کرو ہم پر بیچ غربت ہمارے گھر کے تحقیق تھا یہ مال وہ جو بیچ ہاتھوں تمہارے کے ہے بیچ ہاتھوں کے ہمارے کے پس اگر نہیں پاتے ایسا شخص کو بخشائش کرے ان پر اور دعا کرے اور صدقہ دیوے ان کا پھر جاتے ہیں روتے ہوئے اندوہناک ہو ہو کر پھر ندا کرتا ہے۔ ہر ایک ان میں سے ساتھ آواز غم ناکی کے کہ اے اللہ تعالیٰ ناامید کر تو ان کو رحمت سے جیسا کہ ناامید کیا انہوں نے ہم کو دعا اور صدقہ سے

رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ تَذْهَبُ فِيْ بَرْزَخٍ مِّنَ الْاَرْضِ حَيْثُ يَشَاءُوْنَ بَيْنَ
السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى يَرُدُّوْهَا اِلٰى جَسَدِهَا۔

ترجمہ مروی ہے سعید ابن المسیبؒ سے وہ سلمانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ارواح مومنوں کے جاتے ہیں بیچ قبروں کے زمین سے جہاں چاہتے درمیان آسمان اور زمین کے یہاں تک کہ پھیرے جاتے ہیں وہ طرف وجودوں اپنے کے۔ انتہا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ وَيَقُوْلُ اَرْوَاحُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَبَّنَا

Marfat.com

اِئْذَنْ لَنَا بِالنُّزُوْلِ اِلٰی مَنَازِلِهَا حَتّٰی نَرٰی اَوْلَادَنَا وَعِیَالَنَا فَیَنْزِلُوْنَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ۔ انتہی اور عرض کرتے ہیں ارواح مومنوں کے اے رب ہمارے اجازت دے تو واسطے ہمارے ساتھ اُترنے طرف گھروں اپنے کے حتیٰ کہ دیکھیں ہم اولاد اپنی اور عیال اپنا پس اترتے ہیں لیلۃ القدر کو انتہی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدٍ اَوْ یَوْمُ جُمُعَةٍ اَوْ یَوْمُ عَاشُوْرَا اَوْ لَیْلَةُ نِصْفٍ مِنْ شَعْبَانَ تَاْتِیْ اَرْوَاحُ الْاَمْوَاتِ وَیَقُوْمُوْنَ عَلٰی اَبْوَابِ بُیُوْتِهِمْ فَیَقُوْلُوْنَ هَلْ مِنْ اَحَدٍ یَتَرَحَّمُ عَلَیْنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ یَتَرَحَّمُ عَلَیْنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ یَذْکُرُ غُرْبَتَنَا یَا مَنْ سَکَنْتُمْ بُیُوْتَنَا وَیَا مَنْ سَعِدْتُمْ بِمَا شَقِیْنَا وَیَا مَنْ اَنْتُمْ فِیْ اَوْسَعِ قُصُوْرِنَا وَنَحْنُ فِیْ ضِیْقِ قُبُوْرِنَا وَیَا مَنْ اِسْتَذْلَلْتُمْ اَیْتَامَنَا وَیَا مَنْ نَکَحْتُمْ نِسَائَنَا هَلْ مِنْ اَحَدٍ یُفَکِّرُ فِیْ غُرْبَتِنَا وَفَقْرِنَا کِتَابُنَا مَطْوِیَّةٌ وَکِتَابُکُمْ مَنْشُوْرَةٌ۔

انتہی حضرت ابن عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ جب ہوتا ہے دن عید کا یا دن جمعہ کا یا دن عاشورہ شریف کا یا رات نصف ماہ شعبان کی تو آتے ارواح مُردوں کے اور کھڑے ہوتے ہیں اوپر دروازوں گھروں اپنے کے پس کہتے ہیں آیا ہے کوئی ایسا شخص کہ رحم کرے ہم پر۔ آیا ہے کوئی ایسا شخص، کہ یاد کرے غربت ہماری اے وہ لوگو کہ بستے ہو ہمارے گھروں میں اور اے وہ لوگو کہ نیک بخت ہوئے تم بسبب اُس چیز کے کہ بدبخت ہوئے ہم اور اے وہ لوگو کہ قائم ہو تو پیچ کشادہ مکانوں ہمارے کے اور ہم پیچ تنگ قبروں اپنی کے ہیں، اور اے وہ لوگو کہ ذلیل سمجھتے ہو تم یتیموں ہمارے کو اور اے وہ لوگو کہ نکاح کیا تم نے عورتوں ہماری سے آیا ہے کوئی ایسا شخص کہ فکر کرے پیچ غربت ہمارے کے اور محتاجی ہماری کے کتاب ہماری لپیٹی گئی یعنی اعمال نامہ اور کتاب تمہاری کھلی ہے یعنی اعمال نامہ، علامہ علی القاری در مرقات شرح مشکوٰۃ شریف تحت حدیث شریف ابوہریرہؓ اَلْمَیِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلٰٓئِکَةُ آوردہ کہ بخلاف رُوحِ الْمُؤْمِنِ فَاِنَّهَا تَسِیْرُ

Marfat.com

فِیْ مَلَکُوْتِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَتَسْرَحُ فِی الْجَنَّةِ حَیْثُ تَشَآءُ وَ تَاْوِیْ اِلٰی قَنَادِیْلَ تَحْتَ الْعَرْشِ وَلَهَا تَعَلُّقٌ بِجَسَدٍ اَیْضًا تَعَلُّقًا کُلِّیًّا بِحَیْثُ یَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِیْ قَبْرِهٖ وَیُصَلِّیْ وَیَتَنَعَّمُ وَیَنَامُ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ وَیَنْظُرُ اِلٰی مَنَازِلِهٖ فِی الْجَنَّةِ بِحَسْبِ مَقَامِهٖ وَرُتْبَتِهٖ فَاَمْرُ الرُّوْحِ وَاَحْوَالُ الْبَرْزَخِ وَالْاٰخِرَةِ کُلُّهَا خَوَارِقُ الْعَادَاتِ فَلَا یَشْکُلُ شَیْءٌ مِّنْهَا عَلَی الْمُؤْمِنِ بِالْاٰیَاتِ۔ اِنْتَهٰی۔

ترجمہ علی القاری: پیچ

مرقات شرح مشکوٰۃ شریف تحت حدیث مذکورہ کے فرمایا کہ مردہ کے پاس حاضر ہوتے ہیں فرشتے بخلاف روح مومن کے پس تحقیق وہ سیر کرتی ہے پیچ ملکوت آسمان وزمین کے اور سیر کرتی ہے پیچ جنت کے جہاں چاہتی ہے اور جگہ پکڑتی ہے طرف قندیلوں عرش کے اور واسطے اس کے تعلق ہے ساتھ وجود اپنے کے بھی تعلق کلی ساتھ اس حیثیت کے کہ پڑھتا ہے قرآن مجید قبر اپنی کے اور پڑھتا ہے نماز اور حاصل کرتا ہے انعام اور سوتا ہے مثل سونے عروس کے اور نظر کرتی ہے طرف منزلوں اپنی کے پیچ جنت کے حسب مقام اور مرتبہ اپنے کے پس امر روح اور احوال برزخ اور آخرت سب وہ خوارق العادات ہیں پس نہیں مشکل کوئی چیز ان میں سے اوپر مومن کے ساتھ آیات کے۔ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الرُّوْحُ مِنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَاِذَا مَضٰی ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ یَقُوْلُ الرُّوْحُ یَا رَبِّ اْئْذَنْ لِیْ حَتّٰی اَمْشِیَ اِلٰی قَبْرِیْ وَاَنْظُرَ اِلٰی جَسَدِیَ الَّذِیْ کُنْتُ فِیْهِ فَیَاْذَنُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِکَرَمِهٖ وَ فَیُجِیْئُ اِلٰی قَبْرِهٖ وَیَنْظُرُ اِلَی الْبَلٰی مِنْ بَعِیْدٍ قَدْ سَالَ الْمَآءُ مِنْ عَیْنَیْهِ وَمَنْخَرَیْهِ وَمِنْ فَمِهٖ یَبْکِیْ بُکَآءً طَوِیْلًا ۔ ــــ ترجمہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نکلتا ہے روح بنی آدم سے پس جب گذرتے ہیں تین دن عرض کرتا

Marfat.com

بے روح کو اے رب اذن دے تو مجھ کو یہاں تک کہ چلوں میں طرف قبر اپنی کے اور نظر کروں میں طرف وجود اپنے کے وہ وجود کہ تھا میں پیچ اس کے اذن دیتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ کرم اور لطف اپنے کے پس آتا ہے طرف قبر اپنی کے اور نظر کرتا ہے طرف اس کے دور سے تحقیق بہتا ہے پانی اس کی آنکھوں سے اور اس کی ناسوں سے اور اس کے منہ سے پس روتا ہے . روتا طویل . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ دَارَتْ رُوْحُہٗ حَوْلَ دَارِہٖ شَھْرًا یَنْظُرُ اِلٰی مَا خَلَّفَہٗ مِنْ مَالِہٖ کَیْفَ یُقْسَمُ مَالُہٗ وَ کَیْفَ یُقْضٰی دُیُوْنُہٗ فَاِذَا تَمَّ شَھْرٌ یَنْظُرُ اِلٰی جَسَدِہٖ وَتَدُوْرُ حَوْلَ قَبْرِہٖ سَنَۃً وَ یَنْظُرُ مَنْ یَدْعُوْ لَہٗ، وَمَنْ یَحْزُنُ عَلَیْہِ اِنْتَھٰی۔

ترجمہ فرمایا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے مومن تو پھرتا ہے روح اس کے گرد حویلی کے ایک مہینہ دیکھتا ہے طرف اس کے کہ پیچھے اس کے ہے مال اس کے سے کیوں کر تقسیم کیا جاتا ہے مال اس کا۔ اور کیونکر ادا کیا جاتا ہے قرض اس کا پھر جب تمام ہو جاتا ہے . مہینہ نظر کرتا ہے طرف وجود اپنے کے اور پھرتی ہے گرد قبر اپنی کے ایک سال اور دیکھتی ہے اس شخص کو کہ دعا کرتا ہے واسطے اس کے اور اس شخص کو کہ غم کھاتا ہے اوپر اس کے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تذکرۃ الموتی والقبور میں فرمایا ہے۔ کہ حق تعالیٰ شہیدوں کے حق میں فرماتا ہے، بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۔ اُن سے مراد ہے کہ حق تعالیٰ ارواح اُن کے کو قوت اجساد دیتا ہے جہاں چاہیں سیر کرتے ہیں اور یہ حکم مخصوص ساتھ شہیدوں کے نہیں ہے ۔ انبیاء اور صدیق شہیدوں سے فضیلت میں بڑھ کر ہیں اور اولیاء کرام بھی شہیدوں کے حکم میں ہیں اس واسطے کہ انہوں نے جہاد ساتھ نفس کے کیا ہے۔ کہ جہاد اکبر ہے رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ۔

ترجمہ پھر آئے ہم جہاد چھوٹے سے طرف جہاد بڑے کے اصغر سے جہاد بالکفار

Marfat.com

اور اکبر سے جہاد بالنفس مراد ہے اتنا ہی کافی ہے۔ لہذا اولیا اللہ فرماتے ہیں اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا وَاَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا۔ ترجمہ یعنے ارواح ہمارے کام اجساد کرتے ہیں۔ اور کبھی وجود نہایت لطافت سے ارواحوں کے رنگ پر برآتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو سایہ نہ تھا۔ روح ان کی زمین و آسمان اور بہشت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ دوستوں اور معتقدوں کو دنیا و آخرت میں امداد فرماتے ہیں اور ان کے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔ اور ان کے روحوں کے ساتھ طریقے اویسیت کے فیض باطنی پہنچتا ہے۔ اور اسی حیات کے باعث ان کے وجود مبارک کو قبر میں خاک نہیں کھاتی۔ بلکہ کفن بھی بدستور لڑکا رہتا ہے۔ ابن ابی الدنیا نے مالک سے روایت فرمایا کہ روح مومنوں کی جس جگہ چاہیں سیر کرتی ہیں۔ مراد مومنوں سے اولیا کاملین ہیں۔ اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ وجودوں ان کے کو روحوں کی طاقت دیتا ہے کہ قبروں میں نماز بھی پڑھتے ہیں اور ذکر بھی کرتے ہیں اور قرآن مجید بھی پڑھتے ہیں حضرت محمدؐ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ حق تعالیٰ بعض اولیا اللہ کو جسم موہوب دیتا ہے۔ اور یہ حکم شہیدوں کے حق میں حدیث سے ثابت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس وقت انسان شہید ہوتا ہے حق تعالیٰ وجود نازل فرماتا ہے بہترین صورت میں اور کہا جاتا ہے روح اس کی کو کہ اس بدن میں داخل ہو پس دیکھتی ہے۔ وجود میں وہ کچھ کہ ساتھ اس کے کیا جاتا ہے۔ اور بات کرتی ہے۔ اور گمان کرتی ہے۔ کہ لوگ بات سنتے ہیں اور گمان کرتی ہے کہ لوگ اس کو دیکھتے ہیں تا کہ آتے ہیں۔ ازواج اس کے حوروعین پس اس کو ہمراہ لے جاتے ہیں۔ اس حدیث کو ابن مندہ نے مرسلاً روایت کیا انتہیٰ اور ایسے مسلمان کم اور شاذ ہیں۔ کہ مرجائیں اور شہیدوں آخرت کے حکم میں نہ ہوں اور شہدا آخرت کتب حدیثہ اور فقیہ میں معدود و معروف ہیں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ تکمیل الایمان شرح عقائد نسفی میں فرمایا ہے۔ کہ اولیا اللہ

Marfat.com

کو وجود مکتبہ مثالیہ بھی ہوتے ہیں کہ سابقہ ان بدنوں کے ظہور نما ہوتے ہیں اور ارشاد طالبان فرماتے ہیں۔ اور منکران کے دلیل اور برہان اوپر ان کا اس کے نہیں ہے انتہیٰ

اَلْمَجْلِسُ التَّاسِعُ

فِی لُزُوْمِ الْاِتِّبَاعِ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَآءَ بِہٖ وَفِیْہِ تَحْقِیْقٌ۔

نویں مجلس اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے تمام احکام کی پیروی کرنا لازم ہے، اور اس میں ایک تحقیق ہے۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ

هٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ صِحَاحِ الْمَصَابِیْحِ۔ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰہِ ابْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَمَعْنَاهُ اَنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَبْلُغُ دَرَجَةَ کَمَالِ الْاِیْمَانِ حَتّٰی یُخَالِفَ هَوَاهُ وَیَتَّبِعَ الْحَقَّ وَلَا یُسَلِّطُ هَوَاهُ عَلَی الْحَقِّ بَلْ یَکُوْنُ الْحَقُّ الَّذِیْ جِئْتُ بِہٖ مُسَلِّطًا عَلَی الْهَوٰی۔ فَاِنَّ مَنْ یَّعْمَلُ بِهَوٰی نَفْسِہٖ لَا یُرِیْدُ نَفْسُہٗ شَیْئًا اِلَّا یَرْتَکِبُہٗ وَیُخَالِفُ مَوْلَاہُ وَیَجْعَلُ هَوَاهُ اِلٰهًا لِنَفْسِہٖ کَاَنَّہٗ یَعْبُدُہٗ۔ وَلِهٰذَا قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَا عُبِدَ تَحْتَ السَّمَآءِ اِلٰهٌ اَبْغَضَ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الْهَوٰی۔ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِنَّ اَبْغَضَ اِلٰهٍ عُبِدَ فِی الْاَرْضِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی هُوَ الْهَوٰی۔

وَفِی الْحَقِیْقَةِ اَنَّ مَنْ تَاَمَّلَ یَعْلَمُ اَنَّ مَنْ یَّعْبُدُ الصَّنَمَ فَاِنَّمَا یَعْبُدُ هَوَاهُ لِکَوْنِ نَفْسِہٖ مَائِلَةً اِلٰی دِیْنِ اٰبَآئِہٖ فَیَتَّبِعُ ذٰلِکَ الْمَیْلَ

Marfat.com

اَلَّذِیْ یُعَبَّرُ عَنْہُ بِالْھَوٰی، اِذْ مِنْ عَادَۃِ اَھْلِ الْھَوٰی اَنْ یَسْتَحْسِنُوْا کُلَّ مَا یُوَافِقُ ھَوَاھُمْ، وَاِنْ کَانَ جَاذِبًا لِکُلِّ شَرٍّ وَبَالٍ وَ اَنْ یَسْتَقْبَحُوْا کُلَّ مَا یُخَالِفُ ھَوَاھُمْ وَاِنْ کَانَ جَالِبًا لِکُلِّ خَیْرٍ وَنَوَالٍ فَالسَّعِیْدُ مَنْ یُخَالِفُ ھَوَاہُ وَیُطِیْعُ مَوْلَاہُ وَالشَّقِیُّ مَنْ یَتَّبِعُ ھَوَاہُ وَیُخَالِفُ مَوْلَاہُ وَیَکُوْنُ ھَالِکًا.

لِاَنَّ مَنْ یَتَّبِعُ ھَوَاہُ یَفْعَلُ مَا یَضُرُّہٗ وَیُھْلِکُہٗ حَالًا وَمَالًا وَّ لَایَشْعُرُ. اَوْ یَشْعُرُ وَلٰکِنْ بِخِفَّۃِ عَقْلِہٖ یُرَجِّحُ اللَّذَّاتِ الْحَاضِرَۃَ الَّتِیْ لَا بَقَاءَ لَھَا عَلَی الْعُقُوْبَاتِ الْعَظِیْمَۃِ الَّتِیْ لَا نِھَایَۃَ لَھَا. وَیَظُنُّ لِغَبَاوَۃِ بَصِیْرَتِہٖ وَغَایَۃِ حَمَاقَتِہٖ اَنَّہٗ ظَفِرَ بِشَیْءٍ مِنَ اللَّذَائِذِ وَلَا یَعْلَمُ ذٰلِکَ الْاَحْمَقُ اَنَّہٗ یَخْرُجُ مِنَ الدُّنْیَا وَیُرٰی اَنَّہٗ لَمْ یَظْفَرْ بِشَیْءٍ مِنَ اللَّذَائِذِ اَصْلًا. لَا مِنْ لَذَائِذِ الدُّنْیَا، وَلَا مِنْ لَذَائِذِ الْاٰخِرَۃِ. بَلِ اتَّبَعَ ھَوَاہُ فِیْمَا لَیْسَ بِشَیْءٍ لِاَنَّ لَذَائِذَ الدُّنْیَا عَنْہُ تَزُوْلُ. وَ لَذَائِذَ الْاٰخِرَۃِ لَیْسَ لَہٗ اِلَیْھَا الْوُصُوْلُ فَیَبْقٰی فِیْ حَیْرَۃٍ وَنَدَامَۃٍ حِیْنَ لَا یَنْفَعُہُ النَّدَمُ.

وَقَدْ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ مَا ذَکَرَ اللّٰہُ الْھَوٰی فِی الْقُرْاٰنِ اِلَّا ذَمَّہٗ فَاِنَّہٗ تَعَالٰی قَالَ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَھْوَآئَھُمْ وَقَالَ وَاِنَّ کَثِیْرًا لَیُضِلُّوْنَ بِاَھْوَآئِھِمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ. وَقَالَ وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ ھَوَاہُ بِغَیْرِ ھُدًی مِّنَ اللّٰہِ.

فَعُلِمَ مِنْ ھٰذِہِ الْاٰیَاتِ اَنَّ اِتِّبَاعَ الْھَوٰی لَا یَکُوْنُ فِی الْاَکْثَرِ اِلَّا بِغَیْرِ عِلْمٍ بِالْحَقِّ.

فَلَا بُدَّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّعْرِفَ الْحَقَّ وَیُمَیِّزَہٗ عَنِ الْبَاطِلِ وَیَعْمَلَ بِالْحَقِّ

Marfat.com

وَيَخْتَارُهُ عَلَى الْبَاطِلِ لِاَنَّ مَنْ لَمْ يَعْرِفِ الْحَقَّ فَهُوَ ضَالٌّ مِمَّنْ عَرَفَهُ وَاخْتَارَ عَلَيْهِ غَيْرَهُ فَهُوَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِ. وَمَنْ عَرَفَهُ وَاتَّبَعَهُ فَهُوَ اَنْعَمَ عَلَيْهِ وَقَدْ اَمَرَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى اَنْ نَسْئَلَهُ فِى كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مَرَّاتٍ عَدِيْدَةً لِاَنْ يَهْدِيَنَا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ وَبَيَّنَ فِىْ ضِمْنِهٖ اَنَّ اَهْلَ السَّعَادَةِ هُمُ الَّذِيْنَ عَرَفُوا الْحَقَّ وَاتَّبَعُوْهُ وَكَانُوْا مُهْتَدِيْنَ وَاِنَّ اَهْلَ الشَّقَاوَةِ هُمُ الَّذِيْنَ لَمْ يَعْرِفُوا الْحَقَّ بَلْ جَهِلُوْهُ وَخَرَجُوْا مِنْهُ وَكَانُوْا ضَالِّيْنَ وَعَرَفُوْهُ وَخَالَفُوْهُ وَلَمْ يَتَّبِعُوْهُ بَلِ اتَّبَعُوْا غَيْرَهُ وَكَانُوْا مَغْضُوْبًا عَلَيْهِمْ وَقَدْ ثَبَتَ فِى الْحَدِيْثِ اَنَّ الْمَغْضُوْبَ عَلَيْهِمُ الْيَهُوْدُ وَاَنَّ الضَّالِّيْنَ النَّصَارٰى.

وَاِنَّمَا سُمِّيَ الْيَهُوْدُ بِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارٰى بِالضَّالِّيْنَ مَعَ كَوْنِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ضَالًّا وَمَغْضُوْبًا عَلَيْهِ بِكَوْنِ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مُخْتَصًّا بِمَا غَلَبَ عَلَيْهِ مِنَ الْجَهْلِ وَالْعِنَادِ فَاِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اُمَّةَ عِنَادٍ فَخُصُّوْا بِالْغَضَبِ وَالنَّصَارٰى كَانُوْا اُمَّةَ جَهْلٍ فَخُصُّوْا بِالضَّلَالِ وَلِهٰذَا قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مَنْ فَسَدَ مِنْ عُلَمَائِنَا فَفِيْهِ شِبْهٌ مِنَ الْيَهُوْدِ لِاَنَّ الْيَهُوْدَ عَرَفُوا الْحَقَّ وَلَمْ يَتَّبِعُوْهُ بَلْ عَدَلُوْا عَنْهُ وَكَانُوْا مَغْضُوْبًا عَلَيْهِمْ، وَمَنْ فَسَدَ مِنْ عِبَادِنَا فَفِيْهِ شِبْهٌ مِنَ النَّصَارٰى لِاَنَّ النَّصَارٰى لَمْ يَعْرِفُوا الْحَقَّ وَكَانُوْا ضَالِّيْنَ فَاِنَّهُ تَعَالٰى جَعَلَ الْعِبَادَةَ سَبَبًا لِلثَّوَابِ وَالْمَعْصِيَةَ سَبَبًا لِلْعِقَابِ فَمَنْ يَرْجُوا الثَّوَابَ وَيَخَافُ الْعَذَابَ لَا بُدَّ لَهٗ اَنْ يَعْرِفَ الْعِبَادَةَ وَالْمَعْصِيَةَ لِيَشْتَغِلَ بِالْاُوْلٰى وَيَصِلَ اِلَى الثَّوَابِ وَيَحْتَرِزَ عَنِ الثَّانِيَةِ وَيَنْجُوَ مِنَ

Marfat.com

الْعَذَابِ لِاَنَّ مَنْ لَمْ يَعْرِفْهُمَا وَلَمْ يُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا وَيَضَعْ اِحْدَاهُمَا مَقَامَ الْاُخْرٰى فَيَكُوْنُ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ۔

وَذٰلِكَ لِاَنَّ فِي قَلْبِ الْاِنْسَانِ قُوَّتَيْنِ قُوَّةَ الْعِلْمِ وَقُوَّةَ الْاِرَادَةِ وَهُمَا لَا يَتَعَطَّلَانِ اَبَدًا وَلَا يَحْصُلُ عَمَلٌ اِلَّا بِهِمَا سَوَاءٌ كَانَ خَيْرًا اَوْ شَرًّا اِلَّا اَنَّ مَنْ يَفْعَلُ شَيْئًا، سَوَاءٌ كَانَ خَيْرًا اَوْ شَرًّا لَا يَفْعَلُهُ مَا لَمْ يُرِدْهُ۔ وَلَا يُرِيْدُ مَا لَمْ يَعْلَمْهُ فَكَمَالُ اِنْسَانٍ وَصَلَاحُهُ بِاسْتِعْمَالِ هَاتَيْنِ الْقُوَّتَيْنِ فِيْمَا يَنْفَعُهُ فِي الدَّارَيْنِ وَيُعِيْنُهُ فِي نَيْلِ دَوْلَتَيْنِ فَلَا بُدَّ لَهُ مِنْ اِسْتِعْمَالِ قُوَّةِ الْعِلْمِ فِي اِدْرَاكِ الْحَقِّ وَتَمْيِيْزِهٖ عَنِ الْبَاطِلِ وَاِسْتِعْمَالِ قُوَّةِ الْاِرَادَةِ فِي طَلَبِ الْحَقِّ وَاِيْثَارِهٖ عَلَى الْبَاطِلِ لِاَنَّهٗ اِذَا لَمْ يَسْتَعْمِلْ قُوَّتَهُ الْعِلْمِيَّةَ فِي مَعْرِفَةِ الْحَقِّ وَاِدْرَاكِهٖ فَلَا جَرَمَ اَنَّهٗ يَسْتَعْمِلُهَا فِي مَعْرِفَةِ الْبَاطِلِ وَمَا يَلْبَقُ بِهٖ وَكَذٰلِكَ اِذَا لَمْ يَسْتَعْمِلْ قُوَّتَهُ الْاِرَادِيَّةَ فِي طَلَبِ الْحَقِّ وَالْعَمَلِ بِهٖ فَلَا شَكَّ اَنَّهٗ يَسْتَعْمِلُهَا فِي طَلَبِ الْبَاطِلِ وَالْعَمَلِ بِهٖ۔

ثُمَّ اِنَّ الْاِنْسَانَ مَجْبُوْلٌ عَلٰى مَعْرِفَةِ صَانِعِهٖ وَيَقْتَضِيْ طَبْعُهٗ عِبَادَةَ خَالِقِهٖ وَالتَّقَرُّبَ اِلَيْهِ بِحُكْمِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لٰكِنْ لَا عِبْرَةَ بِالْمَعْرِفَةِ الْجِبِلِّيَّةِ وَالْعِبَادَةِ الطَّبْعِيَّةِ لِاَنَّهَا تَكُوْنُ عَلٰى مُقْتَضَى النَّفْسِ وَمُتَابَعَةِ هَوَاهَا فَلَا يَخْلُوْ عَنْ شَوْبِ الشِّرْكِ۔

وَاِنَّمَا الْمُعْتَبَرُ الْمَعْرِفَةُ وَالْعِبَادَةُ عَلٰى وَفْقِ الشَّرْعِ لَا عَلٰى وَفْقِ الطَّبْعِ اَلَا تَرٰى اَنَّ اِبْلِيْسَ كَانَ فِيْ طَبْعِهِ السُّجُوْدُ لِرَبِّهٖ حَتّٰى عَبَدَ اللّٰهَ فِيْمَا يُرْوٰى ثَمَانُوْنَ اَلْفَ سَنَةٍ وَانْتَظَمَ بِكَثْرَةِ عِبَادَتِهٖ فِيْ سِلْكِ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ ثُمَّ لَمَّا اُمِرَ بِالسُّجُوْدِ عَلٰى خِلَافِ طَبْعِهٖ اَبٰى

Marfat.com

وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ. فَاِنَّ مَنْ يَتَّبِعُ طَبْعَهٗ وَهَوَاهُ فَاِنَّهٗ لَا يَفْعَلُ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ اِلَّا مَا يُوَافِقُ هَوَاهُ وَلَا يَتْرُكُ شَيْئًا مِنَ الْمُنْكَرِ اِلَّا مَا يُخَالِفُ هَوَاهُ.

وَقَدْ قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ مِنَ الْحَقِّ اِلَّا مَا يُوَافِقُ هَوَاهُ وَلَمْ يَتْرُكْ مِنَ الْبَاطِلِ اِلَّا مَا يُخَالِفُ هَوَاهُ لَا يَصِلُ اَجْرَ مَا عَمِلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَنْجُوْ مِنْ وِزْرِ مَا تَرَكَ مِنَ الْبَاطِلِ بَلْ يَكُوْنُ هٰذَا سَبَبًا لِسُوْءِ خَاتِمَتِهٖ وَشُؤْمِ عَاقِبَتِهٖ فَاِنَّ لِسُوْءِ خَاتِمَتِهٖ اَسْبَابًا. يَجِبُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْ يَحْتَرِزُوْا عَنْهَا. وَمِنْهَا الْفَسَادُ فِى الْاِعْتِقَادِ وَاِنْ كَانَ مَعَ كَمَالِ الزُّهْدِ وَالصَّلَاحِ فَاِنَّ مَنْ كَانَ لَهٗ فَسَادٌ فِى اِعْتِقَادِهٖ مَعَ كَوْنِهٖ قَاطِعًا مُتَيَقِّنًا بِهٖ غَيْرَ ظَانٍّ اَنَّهٗ اَخْطَاَ فِيْهِ قَدْ يَنْكَشِفُ لَهٗ فِىْ حَالِ السَّكَرَاتِ بُطْلَانُ مَا اِعْتَقَدَهٗ فَيَظُنُّ اَنَّ سَائِرَ مَا اعْتَقَدَهٗ مِنَ الْاِعْتِقَادَاتِ الْحَقَّةِ مِثْلَ هٰذَا الْاِعْتِقَادِ بَاطِلٌ لَا اَصْلَ لَهٗ اِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهٗ فَرْقٌ بَيْنَ اِعْتِقَادٍ وَاِعْتِقَادٍ فَيَكُوْنُ اِنْكِشَافُ بُطْلَانِ بَعْضِ اِعْتِقَادَاتِهٖ سَبَبًا لِزَوَالِ بَقِيَّةِ اِعْتِقَادَاتِهٖ. فَاِنْ خَرَجَ رُوْحُهٗ فِىْ هٰذِهِ الْحَالَةِ قَبْلَ اَنْ يَتَدَارَكَ وَيَعُوْدَ اِلٰى اَصْلِ الْاِيْمَانِ يُخْتَمُ لَهٗ بِالسُّوْءِ وَيَخْرُجُ مِنَ الدُّنْيَا بِغَيْرِ اِيْمَانٍ فَيَكُوْنُ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ. "وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ" وَقَدْ قَالَ فِىْ اٰيَةٍ اُخْرٰى "قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا"

فَاِنَّ كُلَّ مَنِ اعْتَقَدَ شَيْئًا عَلٰى خِلَافِ مَا هُوَ عَلَيْهِ اِمَّا نَظَرًا بِرَاْيِهٖ وَعَقْلِهٖ اَوْ اَخْذًا مِمَّنْ هٰذَا حَالُهٗ فَهُوَ وَاقِعٌ فِىْ هٰذَا الْخَطَرِ وَلَا يَنْفَعُهٗ

Marfat.com

الزُّهْدُ وَالصَّلَاحُ وَإِنَّمَا يَدْفَعُهُ الْاِعْتِقَادُ الصَّحِيْحُ الْمُطَابِقُ لِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَسُنَّةِ رَسُوْلِهٖ لِاَنَّ الْعَقَائِدَ الدِّيْنِيَّةَ لَا يُعْتَدُّ بِهَا اِلَّا مَا اُخِذَ مِنْهُمَا۔

وَمِنْهَا الْاِصْرَارُ عَلَى الْمَعَاصِيْ۔ فَاِنَّ مَنْ لَهٗ اِصْرَارٌ عَلَى الْمَعَاصِيْ يَحْصُلُ فِيْ قَلْبِهِ اُلْفَتُهَا فِيْ جَمِيْعِ مَا اَلِفَهُ الْاِنْسَانُ فِيْ عُمْرِهٖ وَيَعُوْدُ ذِكْرُهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ وَاِنْ كَانَ مَيْلُهٗ اِلَى الطَّاعَاتِ اَكْثَرَ۔ فَيَكُوْنُ اَكْثَرُ مَا يَحْضُرُهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ ذِكْرَ الطَّاعَاتِ وَاِنْ كَانَ مَيْلُهٗ اِلَى الْمَعَاصِيْ اَكْثَرَ فَيَكُوْنُ اَكْثَرُ مَا يَحْضُرُهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ ذِكْرَ الْمَعَاصِيْ۔

فَرُبَّمَا يَغْلِبُ عَلَيْهِ حِيْنَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ بِهٖ قَبْلَ التَّوْبَةِ شَهْوَةٌ مِنَ الشَّهَوَاتِ وَمَعْصِيَةٌ مِنَ الْمَعَاصِيْ فَيَتَقَيَّدُ قَلْبُهٗ بِهَا وَيَصِيْرُ حِجَابًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ وَسَبَبًا لِشَقَاوَتِهٖ فِيْ اُخْرٰى حَيَاتِهٖ لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اَلْمَعَاصِيْ بَرِيْدُ الْكُفْرِ۔ وَالَّذِيْ لَمْ يَرْتَكِبْ ذَنْبًا اَصْلًا، اَوِ ارْتَكَبَ وَتَابَ فَهُوَ بَعِيْدٌ عَنْ هٰذَا الْخَطَرِ۔ وَاَمَّا الَّذِيْ ارْتَكَبَ ذُنُوْبًا كَثِيْرَةً حَتّٰى كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ طَاعَاتِهٖ وَلَمْ يَتُبْ مِنْهَا بَلْ كَانَ مُصِرًّا عَلَيْهَا۔ فَهٰذَا الْخَطَرُ فِيْ حَقِّهٖ عَظِيْمٌ جِدًّا اِذْ قَدْ يَكُوْنُ غَلَبَةُ الْاُلْفَةِ بِهَا سَبَبًا لِاَنْ يَتَمَثَّلَ فِيْ قَلْبِهٖ صُوَرُهَا وَيَقَعُ مِنْهُ مَيْلٌ اِلَيْهَا وَيُقْبَضُ رُوْحُهٗ عَلَيْهَا فَيَكُوْنُ سَبَبًا لِسُوْءِ خَاتِمَتِهٖ۔

وَيُعْرَفُ ذٰلِكَ بِمِثَالٍ وَهُوَ اَنَّ الْاِنْسَانَ لَا شَكَّ اَنَّهٗ يَرٰى فِيْ مَنَامِهٖ مِنَ الْاَحْوَالِ الَّتِيْ اَلِفَهَا طُوْلَ عُمْرِهٖ حَتّٰى اَنَّ الَّذِيْ قَضٰى عُمْرَهٗ فِي الْعِلْمِ مِنَ الْاَحْوَالِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْعِلْمِ وَالْعُلَمَاءِ وَالَّذِيْ قَضٰى عُمْرَهٗ فِي الْخِيَاطَةِ يَرٰى مِنَ الْاَحْوَالِ الْمُتَعَلِّقَةِ بِالْخِيَاطَةِ، اِذْ

Marfat.com

لَا يَظْهَرُ فِي حَالِ النَّوْمِ إِلَّا مَا حَصَلَ لَهُ مُنَاسَبَةٌ مَعَ قَلْبِهِ بِطُولِ الْأُلْفَةِ
وَالْمَوْتُ وَإِنْ كَانَ فَوْقَ النَّوْمِ لَكِنْ سَكَرَاتُهُ وَمَا يَتَقَدَّمُ مِنَ الْغَشْيَةِ
قَرِيبٌ مِنَ النَّوْمِ. فَطُولُ الْأُلْفِ بِالْمَعَاصِي يَقْتَضِي تَذَكُّرَهَا عِنْدَ
عِنْدَ الْمَوْتِ وَعَوْدَهَا فِي الْقَلْبِ وَتَمْثِيلَهَا فِيهِ وَمَيْلَ النَّفْسِ إِلَيْهَا
وَإِنْ قُبِضَ رُوحُهُ فِي تِلْكَ الْحَالَةِ يَخْتَمُ لَهُ بِالسُّوءِ.

وَمِنْهَا الْعُدُولُ عَنِ الْاِسْتِقَامَةِ فَإِنَّ مَنْ كَانَ مُسْتَقِيمًا فِي
اِبْتِدَائِهِ ثُمَّ تَغَيَّرَ عَنْ حَالِهِ وَخَرَجَ مِمَّا كَانَ عَلَيْهِ فِي اِبْتِدَائِهِ
يَكُونُ سَبَبًا لِسُوءِ خَاتِمَتِهِ كَإِبْلِيسَ الَّذِي كَانَ فِي اِبْتِدَائِهِ رَئِيسَ
الْمَلَائِكَةِ وَمُعَلِّمَهُمْ وَأَشَدَّهُمْ اِجْتِهَادًا فِي الْعِبَادَةِ حَتَّى قِيلَ
لَمْ يَبْقَ فِي سَبْعِ سَمَاوَاتٍ وَسَبْعِ أَرْضِينَ مَوْضِعُ شِبْرٍ إِلَّا
وَهُوَ قَدْ سَجَدَ فِيهِ. ثُمَّ لَمَّا أُمِرَ بِالسُّجُودِ لِآدَمَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ، وَكَبَلْعَامِ بْنِ بَاعُورَ الَّذِي آتَاهُ اللَّهُ آيَاتِهِ
فَانْسَلَخَ مِنْهَا بِخُلُودِهِ إِلَى الدُّنْيَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ مِنَ الْغَاوِينَ،
وَكَبَرْصِيصَا الْعَابِدِ الَّذِي قَالَ لَهُ الشَّيْطَانُ اُكْفُرْ. لَمَّا كَفَرَ قَالَ
إِنِّي بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ
أَغْرَاهُ عَلَى الْكُفْرِ فَلَمَّا كَفَرَ تَبَرَّأَ مِنْهُ مَخَافَةَ أَنْ يُشَارِكَهُ فِي الْعَذَابِ
وَلَمْ يَنْفَعْهُ ذَلِكَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي
خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذَلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ.

وَمِنْهَا ضَعْفُ الْإِيمَانِ. فَإِنَّ مَنْ كَانَ فِي إِيمَانِهِ ضَعْفٌ يَضْعُفُ
حُبُّ اللَّهِ تَعَالَى فِيهِ وَيَقْوَى حُبُّ الدُّنْيَا فِي قَلْبِهِ وَيَسْتَوْلِي عَلَيْهِ
بِحَيْثُ لَا يَبْقَى فِيهِ مَوْضِعٌ لِحُبِّ اللَّهِ تَعَالَى إِلَّا مِنْ حَيْثُ حَدِيثِ النَّفْسِ

Marfat.com

لَا يَظْهَرُ لَهُ اَثَرٌ فِيْ مُخَالَفَةِ النَّفْسِ وَلَا يُؤَثِّرُ فِي الْكَفِّ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَلَا فِي الْحَثِّ عَلَى الطَّاعَاتِ مُنْهَمِكٌ فِي الشَّهَوَاتِ وَارْتِكَابِ الْمُنْكَرَاتِ يَتَرَاكَمُ ظُلُمَاتُ الذُّنُوْبِ عَلَى الْقَلْبِ فَلَا تَزَالُ تُطْفِئُ مَا فِيْهِ مِنْ نُوْرِ الْاِيْمَانِ مَعَ ضُعْفِهٖ وَاِذَا جَاءَتْ سَكَرَاتُ الْمَوْتِ يَزْدَادُ حُبُّ اللّٰهِ تَعَالٰى ضُعْفًا فِيْ قَلْبِهٖ، لِمَا يَرٰى اَنَّهٗ يُفَارِقُ الدُّنْيَا وَهِيَ مَحْبُوْبَةٌ لَهٗ وَحُبُّهَا غَالِبٌ عَلَيْهِ لَا يُرِيْدُ تَرْكَهَا وَبَنَاتُهٗ مِنْ فِرَاقِهِمَا وَيَرٰى ذٰلِكَ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُخْشٰى اَنْ يَحْصُلَ فِيْ بَاطِنِهٖ بُغْضُهٗ تَعَالٰى بَدَلَ الْحُبِّ وَ يَنْقَلِبُ ذٰلِكَ الْحُبُّ الضَّعِيْفُ بُغْضًا. فَاِنْ خَرَجَ رُوْحُهٗ فِي اللَّحْظَةِ الَّتِيْ خَطَرَتْ فِيْهَا هٰذِهِ الْخَطْرَةُ تُخْتَمُ لَهٗ بِالسُّوْءِ وَيَهْلِكُ هٰلَاكًا مُؤَبَّدًا.

وَالسَّبَبُ الْمُفْضِيْ اِلٰى هٰذِهِ الْخَاتِمَةِ حُبُّ الدُّنْيَا وَالرُّكُوْنُ اِلَيْهَا وَالْفَرَحُ بِهَا مَعَ ضُعْفِ الْاِيْمَانِ الْمُوْجِبِ الضُّعْفَ لِحُبِّ اللّٰهِ تَعَالٰى. وَ الْبَاعِثُ الْعِضَالُ قَدْ عَمَّ اَكْثَرَ الْخَلْقِ فَاِنَّ مَنْ يَغْلِبُ عَلٰى قَلْبِهٖ عِنْدَ الْمَوْتِ اَمْرٌ مِنْ اُمُوْرِ الدُّنْيَا، وَيَتَمَثَّلُ ذٰلِكَ الْاَمْرُ فِيْ قَلْبِهٖ وَ يَسْتَغْرِقُهٗ حَتّٰى لَا يَبْقٰى لِغَيْرِهٖ مُتَّسِعٌ، فَاِذَا خَرَجَ رُوْحُهٗ فِيْ تِلْكَ الْحَالَةِ يَكُوْنُ رَأْسُ قَلْبِهٖ مَنْكُوْسًا اِلَى الدُّنْيَا، وَوَجْهُهٗ مَصْرُوْفًا اِلَيْهَا وَيَحْصُلُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ رَبِّهٖ حِجَابًا وَلَا يُمْكِنُهٗ اَنْ تُكْتَبَ بَعْدَ الْمَوْتِ صِفَةٌ اُخْرٰى تُضَادُّ الصِّفَةَ الْغَالِبَةَ اِذْ لَا تَصَرُّفَ فِي الْقُلُوْبِ اِلَّا بِاَعْمَالِ الْجَوَارِحِ وَبِالْمَوْتِ تَبْطُلُ الْجَوَارِحُ وَاَعْمَالُهَا وَلَا مَطْمَعَ فِي الرُّجُوْعِ اِلَى الدُّنْيَا حَتّٰى يَتَمَكَّنَ التَّدَارُكُ وَيَبْقٰى فِيْ حَسْرَةٍ وَنَدَامَةٍ فَمَنْ اَرَادَ النَّجَاةَ مِنْ هٰذِهِ الْوَرْطَةِ فَعَلَيْهِ اِخْرَاجُ حُبِّ الدُّنْيَا مِنْ قَلْبِهٖ

Marfat.com

وَحِفْظُ جَوَارِحِ عَنِ الْمَعَاصِيْ وَقَلْبِهٖ عَنِ الْفِكْرِ فِيْهَا وَالْاِحْتِرَازِ عَنْ مُشَاهَدَتِهَا وَمُشَاهَدَةِ اَهْلِهَا لِاَنَّ ذٰلِكَ اَيْضًا يُؤَثِّرُ فِيْ قَلْبِهٖ وَيُصَرِّفُ فِكْرَهٗ اِلَيْهِ اَنْ يُّوَاظِبَ عَلَى الطَّاعَاتِ لِكَوْنِهَا ثَمَرَةَ مَحَبَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَا يُتَصَوَّرُ مَحَبَّةُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ تَعَالٰى اِذْ لَا يُحِبُّ الْاِنْسَانُ مَا لَا يَعْرِفُهٗ۔ وَ اِنَّمَا يُحِبُّ مَا يَعْرِفُهٗ۔ فَمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَعَرَفَ اَنَّ جَمِيْعَ النِّعَمِ الْحَاصِلَةِ اِلَيْهِ وَاِلٰى غَيْرِهٖ لَيْسَ اِلَّا مِنْهُ تَعَالٰى، لَا جَرَمَ يُحِبُّهٗ۔ فَاِذَا اَحَبَّهٗ يَسْعٰى فِيْ تَحْصِيْلِ مَرْضَاتِهٖ بِالْاِحْتِرَازِ عَنِ الْاَفْعَالِ الْقَبِيْحَةِ وَالْاِشْتِغَالِ بِالْاَعْمَالِ الْحَسَنَةِ

فَعُلِمَ مِنْ هٰذَا اَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْعُلُوْمِ وَالْاَعْمَالِ مَعْرِفَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى يُثْمِرَ الْمَعْرِفَةُ اِذْ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يُّفَارِقَ الدُّنْيَا اِلَّا مُحِبًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَمُحِبًّا لِلّٰهِ تَعَالٰى وَمُحِبًّا لِلِقَائِهٖ۔ فَاِنَّ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ تَعَالٰى اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ۔ وَمَنْ قَدِمَ عَلٰى مَحْبُوْبِهٖ يَعْظُمُ سُرُوْرُهٗ بِقَدْرِ مَحَبَّتِهٖ لَا مُحِبًّا لِلدُّنْيَا لِاَنَّهٗ يُفَارِقُهَا وَمَنْ يُّفَارِقُ مَحْبُوْبَهٗ يَشْتَدُّ اَلَمُهٗ وَعَذَابُهٗ۔

فَبِهِمَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْقَلْبِ حُبُّ الْوَلَدِ وَالْمَالِ وَالْمَسْكَنِ وَ الْعِقَارِ۔ فَهٰذَا رَجُلٌ جَمِيْعُ مَحَابِّهٖ فِي الدُّنْيَا، وَالدُّنْيَا جَنَّتُهٗ۔ فَمَوْتُهٗ خُرُوْجٌ مِنَ الْجَنَّةِ وَحَيْلُوْلَةٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَحْبُوْبِهٖ وَلَا يَخْفٰى اَلَمُ مَنْ حَالَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ مَحْبُوْبِهٖ۔ وَاَمَّا اِذَا لَمْ يَكُنْ مَحْبُوْبٌ سِوَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَالدُّنْيَا سِجْنُهٗ۔ فَمَوْتُهٗ خُرُوْجٌ مِّنَ السِّجْنِ وَلِقَاءُ مَحْبُوْبِهٖ۔ فَهٰذَا اَوَّلُ مَا يَلْقَاهُ كُلُّ مَنْ يُّفَارِقُ الدُّنْيَا عَقِيْبَ مَوْتِهٖ مِنَ الْفَرَحِ وَالْاَلَمِ فَضْلًا عَمَّا اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ النَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ لِعِبَادِهِ الصَّالِحِيْنَ

Marfat.com

وَمِنَ الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ لِلَّذِيْنَ اسْتَحَبُّوا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَرَضُوْا بِهَا وَلَمْ يَسْتَعِدُّوْا لِلِقَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

وَحُكِيَ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمَّا دَخَلَ الْمَدِيْنَةَ حَاجًّا قَالَ هَلْ بِهَا رَجُلٌ اَدْرَكَ عِدَّةً مِنَ الصَّحَابَةِ۔ قَالُوْا نَعَمْ اَبُوْ حَازِمٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ۔ فَلَمَّا اَتَاهُ، قَالَ يَا اَبَا حَازِمٍ! مَا لَنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ۔ قَالَ اِنَّكُمْ عَمَّرْتُمُ الدُّنْيَا وَخَرَّبْتُمُ الْاٰخِرَةَ۔ فَتَكْرَهُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنَ الْعِمْرَانِ اِلَى الْخَرَابِ۔ قَالَ صَدَقْتَ۔ ثُمَّ قَالَ لَيْتَ شِعْرِيْ مَا لَنَا عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى غَدًا قَالَ اَعْرِضْ عَمَلَكَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ قَالَ فَاَيْنَ اَجِدُ قَالَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ قَالَ فَاَيْنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ۔ قَالَ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ قَالَ لَيْتَ شِعْرِيْ كَيْفَ الْعَرْضُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى غَدًا۔ قَالَ اَمَّا الْمُحْسِنُ فَكَالْغَائِبِ الَّذِيْ يَقْدُمُ عَلٰى اَهْلِهٖ۔ وَاَمَّا الْمُسِيْئُ فَكَالْاٰبِقِ يَقْدُمُ عَلٰى مَوْلَاهُ۔ فَبَكٰى سُلَيْمٰنُ حَتّٰى عَلَا صَوْتُهٗ وَاشْتَدَّ بُكَاؤُهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْصِنِيْ قَالَ اِيَّاكَ اَنْ يَرَاكَ اللّٰهُ حَيْثُ نَهَاكَ وَلَا يَفْقِدُكَ حَيْثُ اَمَرَكَ۔

ترجمہ

نویں مجلس اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے تمام احکام کی پیروی کرنا لازم ہے اور اس میں ایک تحقیق ہے آنحضرتؐ فرماتے ہیں تم میں سے کوئی ایماندار نہیں جب تک کہ وہ اپنی مرضی کو میرے احکام کی تابع نہ کر دے ؛ یہ حدیث مصابیح کی صحیح حدیثوں میں سے ہے۔ جس کے راوی عبداللہ بن عمرو بن العاص ہیں۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ تم میں سے کوئی مومن کامل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اپنے نفسانی خواہش کی ترک کر کے حق کی

Marfat.com

پیروی نہ کرے اور اپنی ہوا وہوس کو حق پر غالب نہ ہونے دیں بلکہ وہ حق جو میں لایا ہوں
اسکی ہوا و ہوس پر غالب ہو اس لئے کہ جو شخص اپنے نفس کی خواہش پر عمل کرتا ہے
اِس کا نفس جس بات کو چاہتا ہے وہ اسی کو کرتا ہے۔ اور اپنے مولیٰ کا مخالف ہوتا
ہے۔ اور اپنی ہوا و ہوس کو اپنے نفس کا معبود بنا لیتا ہے۔ گویا وہ اُسی کو پوجتا ہے
اور اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آسمان کے نیچے کوئی معبود
ہوائے نفس سے زیادہ اللہ کے نزدیک بدترین نہیں ہے۔ اور ایک روایت ہے کہ یہ
بدترین معبود زمین پر اللہ کے نزدیک ہوائے نفس ہی ہے۔ اور حقیقت میں جو
شخص غور کرے اسکو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جو بتوں کو پوجتا ہے۔ وہ حقیقت میں
بتوں کو نہیں پوجتا بلکہ ہوائے نفس کو پوجتا ہے کیونکہ اس کا نفس اپنے آبائے دین
کی طرف مائل ہے تو وہ اُسی میل کا پیرو ہے۔ جسکو خواہش نفس کہتے ہیں۔ اس
لئے کہ اہل ہوا کی یہ عادت ہے کہ جو بات ان کی خواہش نفس کے موافق ہو اسی کو اچھا
سمجھتے ہیں اگرچہ وہ تمام برائی اور وبال کا سبب ہو جائے اور جو بات ان کی ہوائے
نفس کے خلاف ہو اس کو برا جانتے ہیں اگرچہ اس میں ان کے لئے نری بھلائی ہو
پس سعید وہ ہے جو اپنی خواہش نفس کے خلاف اپنے مولا کی اطاعت کرے اور شقی
وہ ہے جو اپنے مولا کے خلاف اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے۔ اور ہلاک ہوتا ہے اس
لئے کہ جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرتا ہے وہ ایسے کام کرتا ہے جو مضر ہوتے ہیں
اور جس سے اس کا حال اور مال دونوں تباہ ہوتے ہیں اور اسکی اس کو خبر نہیں ہوتی
اور اگر ہوتی بھی ہے تو اپنی حماقت سے موجودہ لذت کو جو رہنے والی نہیں ہے۔ ان بڑے
بڑے عذابوں پر ترجیح دیتا ہے۔ جن کی انتہا نہیں ہے اور اپنے اندھے پن اور
شدت حماقت سے یہ سمجھتا ہے کہ میں نے خوب مزے اڑائے اور وہ احمق یہ نہیں جانتا
کہ وہ دنیا سے ایک دن نکلے گا اور دیکھے گا کہ اس نے کچھ بھی لطف نہیں اٹھایا۔

Marfat.com

دنیاوی لذتیں نہ آخرت کی نعمتیں۔ بلکہ اس نے اپنے نفس کی پیروی کی ان چیزوں میں جو کچھ بھی نہیں ہے اس لئے کہ دنیا کی لذتیں زائل ہو جاتی ہیں اور آخرت کی لذتیں اس کو ملنے والی نہیں تو ایک حیرت اور ندامت میں رہے گا جس سے کچھ بھی فائدہ نہیں اور ابن عباسؓ کہتے ہیں قرآن مجید میں ہوائے نفس کا ذکر اللہ نے جہاں بھی برائی سے کیا ہے ایک جگہ فرماتا ہے بلکہ ظالم لوگوں نے اپنے خواہشوں کی پیروی بے جانے بوجھے کی کی۔ دوسری جگہ فرماتا ہے اور بہتیرے لوگ بے جانے بوجھے اپنے ہوائے نفس کے سبب سے گمراہی کرتے ہیں۔ اور دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اور اس سے زیادہ گمراہ کون ہے۔ جو اللہ کی راہ کے سوا اپنے نفس کی خواہش پر چلتا ہے۔ پس ان آیتوں سے معلوم ہوا کہ خواہش نفس کی پیروی اکثر امر حق کی بے علمی ہوتی ہے۔

پس مومن کیلئے ضروری ہے کہ حق کو پہچانے اور باطل سے اس کو تمیز کرے اور حق پر عمل کرے اور باطل پر اس کو ترجیح دے کہ جو شخص حق کو نہ پہچانے وہ گمراہ ہے۔ اور جو شخص حق کو پہچان لے پھر بھی غیر حق کو پسند کرے تو اس کو خدا کا غضب ہو اور جو حق کو پہچانے اور اس پر عمل بھی کرے تو اس پر خدا کا انعام ہے اور خدا نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم اس سے دن رات میں کئی بار اس بات کی دعا مانگا کریں کہ ہم کو ان لوگوں والا راستہ دکھلا دے جن پر اس کا انعام ہے، نہ اُن لوگوں کا جن پر اس کا غضب ہے اور نہ ہی گمراہوں کا۔ اور اسکی ضمن میں یہ بھی بیان فرمایا، کہ سعادت مند وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو پہچانا اور اسکی پیروی کی اور ہدایت والے ہوئے اور بدبخت وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو نہ پہچانا بلکہ اس سے ناواقف رہے اور اس سے نکل کر گمراہ ہو گئے یا حق کو پہچان تو لیا اسکی مخالفت کی اور عمل نہ کیا، بلکہ غیر حق کی پیروی کی۔ اور خدا کے غضب میں آگئے اور حدیث شریف میں ثابت ہے کہ مغضوب علیہم تو یہودی ہیں اور گمراہ النصاریٰ ہیں اور یہود کو مغضوب اور نصاریٰ کو گمراہ فرمایا حالانکہ ان میں سے ہر ایک

Marfat.com

گمراہ اور مغضوب ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو بلحاظ غلبہ جہل و عناد کے ایک ایک چیز سے عناد ہے اور خصوصیت ہے۔ چونکہ یہود اہل عناد تھے اس لئے ان کو غضب سے خصوصیت ہے اور نصاریٰ اہل جہالت تھے اس لئے وہ گمراہی سے خصوصیت رکھتی ہیں اس لئے سفیان ابن عیینہؒ کہتے ہیں کہ ہمارے علماء میں جو بگڑ جائے وہ یہودیوں سے مشابہ ہے۔ اس لئے کہ یہود جان بوجھکر اسکی پیروی نہیں کرتے بلکہ اس سے منہ پھیر لیا اور خدا کے غضب میں مبتلا ہوگئے۔ اور ہم میں سے جو عابد بگڑ جائے تو تو وہ نصاریٰ کی مثل ہے اس لئے کہ نصاریٰ نے حق کو پہچانا ہی نہیں بلکہ اس سے ناواقف رہے اور گمراہ ٹھہرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عبادت کو ثواب کا اور گناہ کو عذاب کا سبب قرار دیا ہے پس جو شخص ثواب کا آرزومند ہے اور عذاب سے ڈرتا ہے تو اسکو ضرور ہے کہ عبادت اور گناہ کو معلوم کرے۔ تاکہ عبادت کرکے ثواب پائے۔ اور گناہ سے بچ کر عذاب سے چھوٹے۔ اس لئے کہ جو شخص ان دونوں باتوں کو معلوم نہ کرے گا اور ان دونوں میں فرق نہ کرے گا وہ گناہ اور بڑے خسارہ میں رہے گا اور یہ بات اس لئے ہے کہ انسان کے قلب میں دو قوتیں ہیں قوۃ علم اور قوت ارادہ اور یہ کبھی بے کار نہیں رہ سکتیں اور کوئی کام۔ برا ہو یا اچھا اس کے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ جو شخص کوئی اچھا یا برا کام کرتا ہے وہ بغیر پہلے سے ارادہ کئے ہوئے کر ہی نہیں سکتا اور ارادہ بغیر اس کے علم کے نہیں ہو سکتا۔ اور انسان کا کمال انہیں دونوں قوتوں کے کام میں لانے پر ہی ہے جس سے دونوں جہاں میں نفع حاصل کرے اور دونوں دولتیں حاصل کرنے میں مدد دے اس لئے ضرور ہوا کہ علم کی قوت حق کو معلوم کرنے اور باطل سے تمیز کرنے میں استعمال کرے۔ اور قوت ارادہ کو طلب حق اور باطل پر اس کو ترجیح دینے میں کام میں لائے اس لئے کہ اگر اپنی قوت علمیہ کو حق کے پہچاننے اور معلوم کرنے میں استعمال نہ کرے۔ تو ضرور ہے کہ اس کو باطل اور اس کے لواحقات کے معلوم

Marfat.com

کرنے میں استعمال کرے گا اور اگر اپنی قوت ارادے سے حق طلبی اور عمل نیک کا کام نہ لے گا تو کوئی شک نہیں ہے کہ اس کو باطل کی جستجو اور عمل بد میں صرف کرے گا انسان خلقی طور پر اپنے خالق کے ماتحت پیدا کیا گیا ہے اور طبیعت ہی اپنے خالق کی عبادت اور اس کی نزدیکی کو چاہتی ہے بمقتضا اس فطرت کے جس پر انسان پیدا کیا گیا ہے لیکن یہ خلقی معرفت اور طبعی عبادت قابل اعتبار نہیں ہے کہ وہ مقتضائے نفس خواہش نفسانی کی پیروی سے ہوا کرتی ہے پس وہ شرک کی آمیزش سے خالی نہیں ہے اور معرفت اور عبادت وہی معتبر ہے جو شریعت کے موافق ہو نہ وہ کہ جو طبعی ہو کیا تم نہیں جانتے کہ ابلیس کا طبعی امر تھا کہ اپنے رب کو سجدہ کرے چنانچہ بعض روایتوں سے ثابت ہے کہ اس نے اسی ہزار برس اللہ کی پرستش کی ہے اور اس کثرت عبادت کی وجہ سے مقرب فرشتوں میں شامل ہوگیا پھر جب وہ اپنی خلاف طبیعت سجدہ کرنے کے لئے مامور ہوا۔ تو از راہ تکبر اس نے انکار کیا اور کافروں میں سے ہوگیا۔ اس لئے کہ جو شخص اپنی طبیعت اور ہوائے نفس پر کاربند ہوتا ہے تو وہ حسنات میں سے کوئی کام نہیں کرتا ۔ البتہ وہ کام جو اس کی خواہش نفس کے موافق ہو اور نہ حرام چیزوں کو چھوڑتا ہے البتہ وہ چیزیں جو اس کے مرضی نفس کے خلاف ہوں بعض متقدمین کا قول ہے کہ جو شخص وہی عمل نیک کرے۔ جو اس کی مرضی کے موافق کو اور اعمال بد سے اس کو ترک کرے جو اس کے خلاف مزاج ہو تو اس کو اس عمل نیک کا ثواب نہ ملے گا۔ اور نہ اس حرام کے ترک کرنے سے وہ عذاب سے بری ہے بلکہ اس کی یہ عادت اس کے بدانجام اور عاقبت کی خرابی کا سبب ہوگی کیونکہ خاتمہ کی خرابی کے بہت سے اسباب ہیں جن سے مومن کو بچنا ضرور ہے

منجملہ ان کے ایک عقیدے کی خرابی ہے، اگرچہ اعلیٰ درجہ کے زہد اور صلاح کے ساتھ ہو اس لئے کہ جس شخص کا عقیدہ فاسد ہو اور اپنے عقیدے فاسد پر اتنا

Marfat.com

یقین کامل رکھتا ہو کہ اپنی غلطی کا اس کو گمان ہی نہیں۔ اس کو جان کنی کے وقت معلوم ہوگا کہ میرا اعتقاد باطل تھا اور حق عقیدوں کی نسبت بھی خیال ہوگا۔ کہ وہ بھی اس اعتقاد کی طرح باطل ہیں اور ان کی کوئی اصل نہیں ہے اگر اس کو اس عقیدے اور ان عقیدوں میں فرق معلوم نہیں پس بعض اعتقادات کی غلطی ظاہر ہونے پر باقی اعتقادات بھی زائل ہو جائیں گے پس اگر اسی حال میں اس کی روح نکل گئی۔ اور وہ اپنے ایمان کو لٹا کر درست نہ کر سکا تو اس کا خاتمہ خراب ہوا اور دنیا سے بے ایمان گیا۔ اور ان لوگوں میں سے ہوگا جن کی نسبت خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے اور اللہ کی طرف سے ان کو وہ بات ظاہر ہوئی جن کا ان کو گمان بھی نہ تھا اور دوسری آیت میں فرماتا ہے کہو کہ آیا ہم تم کو بتادیں کہ کن کے عمل اکارت گئے۔ وہ لوگ جن کی سعی دنیا میں ضائع ہوئی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم اچھا کام کر رہے ہیں واقعی جو شخص واقع کے خلاف اپنی رائے وعقل سے یا کسی اور سے جس کا یہی حال ہو کسی بات کا اعتقاد کرے تو وہ اسی اندیشے میں ہے اور پرہیز گاری اور نیکی اس اندیشے کو دفع نہیں کر سکتی بلکہ یہ اندیشہ صرف اس عقیدہ صحیح سے دور ہوتا ہے جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق ہو اس لئے کہ دینی عقائد وہی معتبر ہیں جو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ماخوذ ہوں

اور انہیں اسباب میں ایک سبب گناہوں پر اڑا رہنا بھی ہے کیونکہ جو شخص گناہوں کا عادی ہو جاتا ہے اس کے دل میں گناہ کی اُلفت بیٹھ جاتی ہے اور قاعدہ ہے کہ انسان زندگی میں جس چیز سے محبت رکھتا ہے موت کے وقت اُسی کی یاد آتی ہے۔ اگر اس کی توجہ اکثر عبادتوں کی طرف زیادہ ہے تو اس کو مرتے وقت زیادہ تر عبادتوں کا ہی خیال رہے گا۔ اور اگر اس کو اکثر گناہوں کی طرف زیادہ رغبت تھی تو مرتے وقت اس کو زیادہ تر گناہوں کی یاد آئے گی سو اکثر اوقات مرتے وقت توبہ سے

Marfat.com

پہلے اس پر کوئی خواہش نفس یا کوئی گناہ غالب ہو جاتا ہے اس کا دل اسی میں پھنس جاتا ہے اور اس کے اور اس کے پروردگار کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے اور آخر زندگی میں اس کی بدبختی کا سبب بن جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس کا خاتمہ کفر کا قاصد ہے اور جس نے کوئی گناہ نہیں کیا یا کر کے توبہ کر ڈالی تو وہ اس خطرہ سے دور ہی رہا وہ شخص جس نے اس کثرت سے گناہ کئے کہ اس کی عبادتوں سے بھی بڑھ گئے اور ان سے توبہ بھی نہیں کی بلکہ انہیں پر اڑا رہا۔ تو اس کے حق میں یہ خطرہ یقیناً بہت بڑا ہے اس لئے کہ بعض اوقات گناہوں سے محبت بڑھ جانا اس بات کا سبب بن جاتا ہے کہ اس کے دل میں گناہ کی صورت بیٹھ جاتی ہے۔ اور اس کی طرف اسے رغبت ہو جاتی ہے اسی پر اسکی روح قبض کر لی جاتی ہے پس یہ گناہ اس کے خاتمہ کی خرابی کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ بات ایک مثال سے سمجھ میں آجائیگی۔ یعنے اس میں شک نہیں کہ انسان خواب میں وہ چیزیں دیکھتا ہے جن سے وہ زندگی بھر مانوس رہا ہے۔ مثلاً جس کی عمر علم کے شغل میں گذری وہ علم اور علماء کے متعلق خواب دیکھتا ہے اور جس کی عمر سلائی کے کام میں گذری اس کو درزی اور سلائی کے خواب دکھائی دیتے ہیں اس لئے کہ سوتے میں وہی باتیں سامنے آتے ہیں جن سے اس کے دل کو بلحاظ محبت کے زیادہ تعلق رہا ہے اور موت بھی جاگنے سے بڑھ کر ہے۔ لیکن اس کی سکرات اور مرنے سے پہلے جو غشی ہو جاتی ہیں وہ قریب قریب سونے ہی کے ہوتی ہے۔

پس گناہوں سے محبت کی زیادتی مرتے وقت ان کی یاد دلاتی ہے اور ان کا خیال کھڑا آتا ہے اور دل میں ان کی صورت بیٹھ جاتی ہے اور دل اسی طرح متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر اسی حالت میں روح قبض ہو گئی، تو خاتمہ بُرا ہے

اور انہیں اسباب میں سے استقامت سے منہ پھیرنا ہے جو شخص ابتدا میں مستقیم رہا پھر بعد میں اس حالت سے جس پر تھا بدل گیا اور جس طریقہ پر ابتدا میں تھا اس سے نکل گیا

Marfat.com

تو یہ اس کے بُرے خاتمہ کا سبب ہو جائے گا جیسا کہ ابلیس شروع میں سب فرشتوں کا سردار اور معلّم تھا اور سب سے زیادہ عبادت میں کوشش کرتا تھا۔ کہتے ہیں کہ ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں میں اس نے کہیں بالشت بھر جگہ ایسی نہ چھوڑی تھی جس پر اس نے سجدہ نہ کیا ہو پھر جب اس کو آدم کے سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے از راہ تکبّر انکار کیا اور کافر ہو گیا اسی طرح بلعام بن باعورا جس کو اللہ نے اپنی نشانیاں دی تھیں۔ اس نے ان کو چھوڑ کر دنیا کی ہمیشگی اختیار کی اور اپنی خواہش نفس کی پیروی کی اور گمراہ ہو گیا اسی طرح برصیصا عابد تھا جس سے شیطان نے کہا کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہا کہ میں تجھ سے بری الذمہ ہوں میں اس خدا سے ڈرتا ہوں جو تمام جہان کا پروردگار ہے شیطان نے پہلے تو اس کو کفر پر ابھارا اور جب کافر ہو گیا تو اس سے برائت بھی کر لی اس خوف سے کہ کہیں اس کے ساتھ میں بھی عذاب میں نہ گرفتار ہو جاؤں حالانکہ اس برأت سے اس کو کوئی نفع نہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں ہمیشہ جہنم میں رہیں گے اور ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔

اور انہی اسباب میں سے ضعف ایمان بھی ہے جس شخص کا ایمان ضعیف ہوتا ہے اس کے دل میں اللہ کی محبت کمزور ہوتی ہے اور دنیا کی محبت قوی ہوتی ہے اور اسی طرح غالب ہوتی ہے کہ اللہ کی محبت کا کوئی مقام نہیں رہتا اور اگر ہو بھی تو وہ محض نفس کے تابع ہوتی ہے۔ نفس کی مخالفت میں اس کا پتہ بھی نہیں ملتا نہ گناہوں سے روکنے میں اس کا کچھ اثر ہوتا ہے اور عبادت کی طرف آمادگی ہوتی ہے۔ بلکہ شہوتوں اور گناہوں میں پھنسا رہتا ہے پس گناہوں کی تیرگی اس کے قلب پر چڑھتی جاتی ہے اور اس کے نور ایمان کو جو پہلے ہی ضعیف تھا بجھاتی ہے جب موت کی سکرات شروع ہوگی تو اللہ کی محبت اس کے دل میں بالکل ضعیف ہو جائیگی کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اب دنیا اس سے چھوٹتی ہے حالانکہ وہ اسکی محبوب ہے۔ اور اسکی محبت اس کے دل پر غالب ہے۔ وہ اس کو چھوڑنا نہیں چاہتا اور اسکی

Marfat.com

جدائی سے رنجیدہ ہوتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ پس ڈرتا ہے کہ بجائے محبت کے اس کے دل میں اللہ کی طرف سے بغض نہ آجائے۔ اور وہ تھوڑی سی محبت بغض نہ ہو جائے پس اگر اسکی جان اسی حالت میں نکل گئی تو اس کے دل میں یہ خطرہ گذر رہا تھا تو اس کا خاتمہ بُرا ہوا اور ہمیشہ کے لئے تباہی میں پڑ گیا اور اس انجام کا باعث صرف یہی دنیا کی محبت اور اس کی رغبت اور اس کی خوشی ہوئی اس کے ساتھ ہی ایمان کی کمزوری ہے جس سے محبت الٰہی میں ضعف آگیا یہ ایک نہایت سخت بیماری ہے جو تمام خلقت کو لگی ہوئی ہے کیونکہ جس شخص کے دل میں مرتے وقت دنیا کی باتوں میں سے کوئی بات جما جائے اور اس کے دل میں اسکی صورت بندھ جائے اور اس کو ایسا ڈبو دے کہ غیر کے لئے گنجائش ہی نہ رہے۔ اگر اسی حالت میں اس کی روح نکل جائے تو اس کے دل کا سر دنیا کی طرف جھکا ہوا ہوگا اور منہ اسی کی طرف ہوگا۔ اور اس کے اور اس کے اللہ کے درمیان ایک پردہ پڑ جائے گا اور یہ ممکن نہیں ہے کہ مرنے کے بعد کوئی اور صفت حاصل ہو سکے جو اس صفت کو دفعہ کر دے جو اس کے دل پر غالب ہے اس لئے کہ قلب پر جو کچھ تصرف ہو سکتا ہے وہ اعمال ظاہری سے ہو سکتا ہے اور مرنے کے بعد تمام ظاہری اعضا اور ان کے افعال باطل ہو جاتے ہیں اور پھر دنیا میں آنے کی کوئی امید نہیں رہتی کہ اس کا کچھ تدارک ہو سکتا بلکہ حسرت اور ندامت میں پڑا رہے گا پس جو شخص اس ہلاکت سے بچنا چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے دل سے دنیا کی محبت دور کر دے اور اپنے ظاہری اعضا کو گناہوں سے بچائے اور اپنے دل کو گناہ کے خیال سے روکے اور دنیا اور اہل دنیا کے دیکھنے سے پرہیز کرے اس لئے کہ یہ بھی قلب پر اثر کرتا ہے اور بندہ کا خیال اللہ سے پھر کر دنیا کی طرف کر دیتا ہے پھر عبادت کی دھن لگائے کیونکہ خدا کی ہمت کا یہی ثمرہ ہے اور اللہ کی محبت اس کے پہچاننے کے بعد ہوتی ہے۔

Marfat.com

اس لئے کہ انسان اس چیز سے محبت نہیں کیا کرتا جس کو جانتا ہی نہ ہو۔ بلکہ اس سے محبت کرتا ہے جس کو جانتا ہے پس جس شخص نے اللہ کو پہچان لیا اور یہ بھی جان لیا کہ جو نعمتیں مجھ کو یا اوروں کو ملی ہیں ،

وہ اللہ کی طرف سے ہیں تو ضرور اس سے محبت پیدا ہو گی اور جب محبت ہو گی تو برے کاموں سے بچ کر اور نیک کاموں میں مشغول ہو کر اس کی رضاجوئی کی کوشش کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ علوم اور اعمال سے خدا دانی مقصود ہے تاکہ معرفت سے محبت پیدا ہو۔ اسی لئے ہر شخص کو چاہئے کہ جب دنیا سے جدا ہو تو اللہ کی محبت اور اس کے دیدار کی تمنا رکھتا ہو کہ جو شخص اللہ کا دیدار چاہتا ہے اللہ اس سے ملنا چاہتا ہے، اور جو شخص اپنے محبوب کے پاس آتا ہے تو بقدر اس کی محبت کے سرور زیادہ ملتا ہے اور دنیا کی محبت کے ساتھ جان نہ دے اس لئے کہ وہ اس سے جدا ہوتا ہے اور جو شخص اپنے محبوب سے جدا ہوتا ہے اس کو سخت رنج اور تکلیف ہوتی ہے پس جس حالت میں کہ لڑکے اور مال اور مکان اور زمین کی محبت غالب ہو گی تو یہ ایسا شخص ہے جس کی تمام پسندیدہ چیزیں دنیا ہی میں ہیں اور یہی اس کی جنت ہے تو اس کا مرنا گویا جنت سے نکلنا اور اپنے محبوب سے جدا ہونا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ محبوب کی جدائی کس درجہ رنج دہ ہوتی ہے اور چونکہ اللہ کے سوا کوئی اپنا محبوب ہی نہ ہو تو دنیا دوزخ ہو گی اور اس کا مرنا گویا دوزخ سے نکلنا اور محبوب سے ملنا ہے۔ پس یہ پہلی خوشی یا رنج ہے جو آخرت میں بعد مرنے کے ملنے والی ہے علاوہ اس کے خدا نے اپنے نیک بندوں کے لئے جنت اور دوزخ ان لوگوں کے لئے تیار کی ہے جنہوں نے دنیا سے محبت رکھی اور اللہ سے ملنے کے لئے کچھ سامان نہ کیا۔

کہتے ہیں کہ سلیمان ابن عبدالملک جب بغرض حج مدینہ میں آئے تو پوچھا یہاں کوئی ایسا شخص بھی ہے جس نے کئی صحابہؓ کو دیکھا ہو لوگوں نے کہا ہاں ابوحازم

Marfat.com

میں ان کو بلا بھیجا اور جب وہ تشریف لائے تو کہا اے ابو جازم ہم کو موت کیوں بری لگتی ہے آپ نے فرمایا چونکہ تم نے دنیا کو آباد کیا اور آخرت کو ویران اس لئے تم آبادی سے نکل کر ویرانہ میں جانا پسند نہیں کرتے۔ کہا آپ نے بہت سچ فرمایا پھر کہا یہ فرمائیے، کہ آخرت میں ہمارا کیا حال ہونے والا ہے آپ نے فرمایا کہ اپنے اعمال کو کتاب اللہ سے مقابلہ کرکے دیکھ لو اس نے کہا یہ مضمون کس مقام پر ہے آپ نے کہا اللہ یوں فرماتا ہے نیکوکار جنت میں ہوں گے اور بدکار دوزخ میں پھر پوچھا کہ اللہ کی رحمت کہاں ہوگی آپ نے فرمایا کہ اللہ کی رحمت نیکوکاروں سے قریب ہوگی۔

پھر کہا یہ بتلائیے کہ اللہ کا سامنا کس طرح ہوگا جواب دیا کہ نیک لوگ تو اس طرح آئیں گے جس طرح کوئی بچھڑا ہوا اپنے گھر والوں سے ملتا ہے اور بدکار اس طرح آئے گا جس طرح بھاگا ہوا غلام اپنے آقا کے پاس آتا ہے یہ سنتے ہی سلیمان رو پڑا یہاں تک کہ اسکی آواز بلند ہوگئی اور بہت پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔

پھر کہنے لگا کہ مجھ کو کچھ نصیحت کیجئے۔

آپ نے فرمایا ایسی باتوں سے بچتا رہ کہ خدا تجھ کو ایسے حال میں دیکھے جس سے اس نے منع کیا ہے اور مفقود نہ پائے تجھ کو ایسے حال سے کہ تجھ کو اس کا حکم کیا ہے۔

+

در بیان آنکہ خلعت معرفت انسان کا اصلی جوہر ہے

جاننا چاہیئے جس کو خداوند کریم نے خلعت معرفت عطا کر دی ہے وہ ایک نائب و آئین خداوند کریم کا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہی حصہ نبوت کی خلافت سے پے در پے سینہ بسینہ آنحضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک چلا آیا ہے اور وہی حصہ تقسیم

Marfat.com

ہوتا رہے گا آخیر زمانہ تک جس وقت یہ حصہ حقیقی ختم ہو جاوے گا۔ جو کہ نبوت کا حصہ تقسیم ہو کر ولایت کے جامہ میں چلا آیا ہے تو پھر عنقریب قیامت قائم ہو جاویگی مگر خلافت اس زمانہ میں دو قسم پر منحصر ہو چکی ہے ایک حقیقی اور دوسری مجازی مگر مجازی اس زمانہ میں زیادہ پھیل گئی ہے۔ لیکن اس کی شناخت کرنی محال ہے مگر خلافتِ حقیقی کی شناخت کوئی دشوار نہیں۔ اور حقیقی کی شناخت میں جو خداوند کریم فرقان حمید میں فرماتا ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً اور مولانا روم بمقام مثنوی شریف میں در دفتر دویم اس طرح سے شائقین کو جام شراب حقیقی نوش کراتے ہیں ہر ایک زیر مطالعہ سے جام شراب حقیقی رومی نوش کریویں۔

مثنوی

گفت نے واللہ باللہ العظیم — مالک للملک رحمٰن الرحیم
بولا نے واللہ باللہِ العظیم — مالک للملک رحمٰن الرحیم
آن خدائے کہ فرستاد انبیاء — نے بحاجت بل بفضل کبریاء
وہ خدا کہ جس نے بھیجے انبیاء — نے بحاجت بل بفضلِ کبریاء
آن خداوندے کہ از خاک ذلیل — آفرید او شہواران جلیل
وہ خدا کہ خاک اک ناچیز سے — شہوارانِ نبی پیدا کئے
پاک شان کرد از مناج خاکیان — بگذرانید از تگ افلاکیاں
خاکیوں سے پاک ان کو کر دیا — اور فرشتوں سے کیا زیادہ رسا
برگرفت از نار و نور صاف ساخت — وانکہ بر جملہ انوار تاخت
نور صاف ان کو کیا لے نار سے — نور اُن کا بڑھ گیا انوار سے

Marfat.com

آں سنا برقی کہ بر ارواح تافت — تا کہ آدم معرفت زاں نور یافت
وہ سناء برقی کہ روح پر پڑے — معرفت آدم نے کی اس نور سے
آں کز آدمؑ رست دوست شیثؑ چید — پس خلیفش کرد آدمؑ کاں پدید
شیث کو آدم سے وہ حاصل ہوا — پس خلیفہ اس کو آدم نے کیا
نوح زاں گوہر چو برخوردار شد — در ہوائی بحر جاں در بار شد
نوح نے جب وہ گہر حاصل کیا — گوہر افشاں بحر جاں میں بہ ہوا
جانِ ابراہیمؑ زاں انوار رفت — بے خطر در شعلہ ہائے نار رفت
پر ہوئی جانِ خلیل اس نور سے — نار کے شعلے ہیں وہ بے ڈر گھسے
چوں کہ اسماعیل در جویش فتاد — پیش دستہ آبدارش سر نہاد
جب کہ اسمٰعیل اس سے پر ہوا — اسکی پس خنجر کے آگے سر رکھا
جانِ داؤدؑ از شعاش گرم شد — آہن اندر دست بانش نرم شد
گرم جانِ داؤدؑ پر تو سے ہوا — نرم آہن ہاتھ میں اس کے ہوا
چوں سلیمان شد وصالش را ذریع — دیو گشتش بندہ مرناں مطیع
جب سلیمانؑ اس سے واصل ہو گیا — دیو ہر اک اُن کا آتابع ہوا
در قفا یعقوب چوں بنہاد سر — چشم روشن کرد از بوئی پسر
جو قفا پر سر رکھا یعقوب نے — چشم روشن کی بوئی فرزند سے
یوسفؑ مہر و چو دید آں آفتاب — شد چناں بیدار در تعبیر خواب
دیکھا وہ یوسفؑ نے جبکہ آفتاب — بس لگا دینے وہ تعبیر خواب
چوں عصا از دستِ موسیٰؑ آب خورد — ملکت فرعون را یک لقمہ کرد
پانی موسیٰؑ سے عصا نے جو پیا — ملکتِ فرعون کو لقمہ کیا
جانِ جنیس از فرش چوں راز یافت — ہفت نوبت جان فشاند و باز یافت

Marfat.com

راز پایا فرش سے جرجیس نے — سات باری جان دے کر پھر جیئے
چونکہ زکریا عشقش دم زدی — کرد در جوف درخشش جان فدی
زکریا اس کا جو بس عاشق ہوا — نخل کے تن میں کیا جان کو فدا
چونکہ یونسؑ جرعہ زاں جام یافت — در دردنِ ماہی او آرام یافت
ایک جام اس مئے سے یونسؑ نے پیا — پایا آرام اندراک مچھلی کے جا
چونکہ یحییٰؑ مست گشت از شوق او — سر بہ طشتِ زر نہاد از ذوق او
مست ہو یحییٰؑ جو اس کے شوق سے — رکھ دیا سر طشت پر بس ذوق سے
چوں شعیبؑ آگاہ شد زیں ارتقا — چشم را در باخت از بہر لقاء
جو شعیب آگاہ ہوا اس راہ سے — کھو دیں آنکھیں بس لقا کے واسطے
شکر کرد ایوبؑ صابر ہفت سال — در بلا چوں دید آثار وصال
سات سال ایوبؑ جو شاکر رہا — دیکھے آثار وصال اندر بلا
خضرؑ و الیاسؑ از پیش چوں دم زدند — آب حیوان یافتند و گم زدند
خضرؑ و الیاسؑ اس کی مے کے واسطے — آب حیوان پا کے از خود گم ہوئے
نزد بالش عیسیٰ بن مریم چو یافت — برفراز گنبد چارم شتافت
اس کی سیڑھی جو کہ عیسیٰ کو ملی — آسمان چوتھے کی اس نے راہ لی
چوں محمدؐ یافت آں ملک و نعیم — قرص مہ را کرد در دم او دو نیم
پایا از محمدؐ جو وہ ملک و نعیم — قرص مہ کو کر دیا دم میں دو نیم
چوں ابو بکرؓ آیت توفیق شد — با چناں شاہ صاحب و صدیق شد
پایا جب بوبکرؓ نے توفیق کو — یار و صدیق اک ہوا احمدؐ کو
چوں عمر شیدائی آں معشوق شد — حق و باطل را چو دل فاروق شد
جو عمر عاشق ہوا اس شاہ کا — مثل دل فاروق حق باطل ہوا

Marfat.com

چونکہ عثماں آں رایعنی گشت — نور فائق بود ذالنورین گشت
چوں زرد لیش مرتضیٰ شد درفشاں — گشت او شیر خدا در مزج جاں
درخشاں اس سے ہوئے جو مرتضیٰ — بیشۂ جاں میں ہوئے شیر خدا
روشن از نورش چو سبطین آمدند — عرش را دریں قرطیں آمدند
جو ہوئے حسنین روشن نور سے — عرش کے دو گوشوارے وہ ہوئے
درخشاں اُس سے ہوئے جو مرتضیٰ — بیشۂ جان میں ہوئے شیر خدا
آں یکے از زہر جان کردہ نثار — وان سرا فگندہ برامش مست وار
زہر سے اک نے کیا جان کو نثار — دوسرے نے سر کٹایا مست وار
چوں جنید از جند او دیداں مدد — خود مقاماتش فزوں شد از عدد
تھا جنید عالی مقام اس واسطے — کہ جنود اس کی سے تھی پشتی اُسے
بایزید اندر مزیدش راہ دید — نام قطب العارفین از حق شنید
بایزید اس کی مزید اب رہ چلا — نام قطب العارفین حق سے سنا
شاہ منصور آنکہ نصرت یار شد — تخت را بگذاشت سوئی دار شد
اس لیے منصور کو نصرت ملی — تخت چھوڑا اور راہ دار لی
چونکہ کرخی کرخ او را شد جرس — شد خلیفہ عشق ربانی نفس
کرخ کا اس کی جرس کرخی ہوا — شاہ عشق اور نفس ربانی ہوا
پور ادہم مرکب آں سو راند شاد — گشت او سلطان بن سلطان بن داد
پور ادہم نے جو اسپ اس سو کیا — داد گر شاہوں کا شاہنشاہ ہوا
طفل شیفق از شق آں راہ شگرف — گشت او خورشید رائی دنیز طرف
اسکی راہ شق کی شیفق بلخ نے — رائے روشن پائے چوں خورشید کے
شد فضیل از رہ زنی راہ پیر راہ — چوں بلحظ لطف شد مسلوب شاہ

Marfat.com

راہ زنی سے ہوگیا وہ پیر راہ — جیب فضل اوپر ہوا فضل الٰہ
بشرحافی را میسر شد ادب — سر نہاد اندر بیابان طلب
بشرحافی کو بشارت جو ہوئی — سر رکھا راہ طلب میں یار کی
چونکہ ذوالنون از عمش دیوانہ شد — مصر جان را ہمچو شکر خانہ شد
اس کا جو ذوالنون دیوانہ ہوا — مصر جان را چوں شکر خانہ ہوا
چوں سری بے سر شد اندر راہ او — بر سر ہر سروران شد جاہ او
جو سری بے سر ہوا اس راہ میں — بس سریر آرا ہوا وہ جاہ میں
صد ہزاراں بادشاہان مہاں — سر فراز انند ز انسوے جہاں
سیکڑوں سلطان اور شاہ جہاں — اس طرف سے ان کا ہے عز و نشاں
نام شاہ از رشک حق پنہاں بماند — ہر گدائی نام شاں را بر نخواند
نام ان کا رشک حق سے چھپ گیا — ہر گدائے نام تی ان کا لیا

دربیان آنکہ ہر ایک حاجت کیلئے کسی بندہ خدا سے دعا کرانی چاہیئے

عندلیبان شریعت و قمریان طریقت اس طرح زیبائی سے قلم فرسائی فرماتے ہیں کہ جس وقت کوئی دشوار مہمات حاجات دینی و دنیاوی درپیش آئے تو طالب طریقت کو چاہیئے۔ کہ اپنے جملہ سلسلہ شریفہ بوسالت مرشد صاحب خود مدنظر حضور پکڑ کر دو جو عادت قائم کرکے دعا کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے منظور فرمائے گا۔ ورنہ اپنے مرشد یا کسی دیگر مشائخ کمال سے

Marfat.com

جاکر التجائے دعا کرے لیکن یہ بہتر یہ ہے کہ اپنے مرشدی کی دامن گیری سے التجائے دعا کرے اس کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص کے خانہ میں چراغ تیزی سے جلتا تھا دوسرے کے خانہ میں چراغ جلتے ہوئے سے اپنا چراغ جلا کر اپنے خانہ کی ظلمت کو چراغ کی روشنی سے دور کر دیا اسی طرح دوسرے سے جاکر التجائے دعا کر اپنی حاجت کو سرانجام کر لیوے جیسا کہ مولانا روم علیہ الرحمت مثنوی شریف میں بطریق مذکور کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کی نسبت ارقام فرماتے ہیں۔

مثنوی

بہر این فرمود با موسیٰ خدا — وقت حاجت خواستن اندر دعا
اس لئے حق نے موسیٰ سے کہا — جبکہ حاجت چاہے تو اندر دعا
کائی کلیم اللہ زمن میجو پناہ — بارہا اینکہ نہ کردی تو گناہ
اے کلیم اللہ مجھ سے مے پناہ — ایسے منہ سے تے کیا جس نے گناہ
گفت موسیٰ من نہ دارم آن دہان — گفت مار از دہان غیر خوان
بولا موسیٰ وہ نہ منہ حاصل مجھے — بولا ہم کو چاہ منہ سے غیر کے
آزمان کن کہ دہانہا مر ترا — در شب و در روز آرد دعا
یا تو کر ایسا کہ منہ تیرے لئے — رات دن نہ بس دعا کرتا رہے
از دہاں غیرے کردی گناہ — از دہاں غیر برخواں کہ اے الٰہ
کب کیا منہ غیر سے تونے گناہ — تو دہان غیر سے کہ اے الٰہ
یا دہان خویشتن را پاک کن — روح خود را چابک و چالاک کن
یا دہن اپنے کو اب تو پاک کر — اپنی جان کو نیز اور چالاک کر

Marfat.com

ذکر حق پاک ست و چوں پاکی رسید — رخت بر بندد بدوں آید پلید
ذکر حق ہی پاک جب پاکی ملے — بس پلیدی لے کے سلماں چل بسے
می گریزد صد ہا از صد ہا — شب گریزد چوں افروزد ضیاء
گم بے صد سے صد اب جان لو — رات بھاگے جب کے روشن روز ہو
چوں بر آید نام پاک اندر دہاں — نے پلیدی ماند نے آن و ہاں
نام پاک آئے دہاں سے جب عیاں — نے پلیدی رہوے اور نہ وہ دہان

قصہ ولیاکہ راضی باحکام قضا الٰہی ولا بہ نکند کہ ایں حکم بگردان

بشنو اکنوں قصہ آں رہروان — کہ مدار ند اعتراضے در جہاں
قصہ اب ان سالکوں کا تم سنو — کہ نہ رکھتے اعتراض عالم میں وہ
ز اولیاء اہل دعا خود دیگرند — کہ ہمی دو زندگانے می درند
اولیا اہلِ دعا ہیں دوسرے — ہیں کبھی سیتے کبھی ہیں پھاڑتے
قوم دیگر می شناسم ز اولیا — کہ دہاں شاں بستہ باشد از دعا
دوسری قوم اک ولی اللہ سے — جا تو ان کا منہ دعا سے بندھے
از رضا کہ ہست رام آن کرام — چشتن دفع قضا شاں شد حرام
بس رضا سے کہ مطیع ہیں وہ کرام — ڈھونڈنا دفع قضا ان کو حرام
در قضائے ذوقے ہمی جویند خاص — کفر شان آید طلب کردن خلاص
ذوق پاتے ہیں قضا میں اولیا — کفر ان کو ہے کہ مانگیں وہ رہا
حسن ظن بر دلِ ایشاں کشود — کہ نپوشند از غمی جامہ کبود

Marfat.com

ان کے دل پر حسن ظن ایسا کھلا — کہ نہ پہنے جامہ نیلا غم زدا
ہر چہ آید پیش ایشاں خوش بود — آب حیوان گردد از آتش بود
جو کچھ آئے ان کے آگے خوش ہوں — آب حیوان ہو اگر آتش بھی ہو
زہر در خلقوم شان شکر بود — سنگ اندر راہ شان گوہر بود
زہر اون کے حلق میں شکر بنے — سنگ اُن کے راہ میں گوہر بنے
جملگی یکساں بود شان نیک و بد — از چہ باشد ایں حسن ظن خود
نیک و بد یکساں سب ان کو ہو گیا — کس سبب سے حسن ظن سے اے ملا
کفر باشد نزد شاں کردن دعا — کائی الٰہ از ما بگردان ایں قضا
کفر نزدیک ان کے کرنا ہے دعا — کہ خدا تو پھیر یہ ہم سے قضا

تفسیر قولِ شیخ فریدالدین عطار قدس سرہٗ

تو صاحب نفسی اے غافل میانِ خاک و خوں مخور
کہ صاحب دل اگر زہرے خورد آں انگبیں باشد

صاحب دل را ندارد آں زیاں — گر خورد او زہر قاتل را عیاں
اہل دل کو وہ نہ کرتا ہے زیان — زہر قاتل کو اگر کھائے عیاں
زانکہ صحت یافت از پرہیز رست — طالبِ مسکین میاں تپ درست
جس کو ہوئی صحت ہمنا پرہیز سے — طالب مسکین تو بس بیمار ہے
گفت پیغمبر کہ اے طالب خبری — ایضاً — ہاں مکن باشد صحیح مطلوبے مری
بولے پیغمبر کہ طالب خبری — مت کرے مطلوب سے تو ہمسری

Marfat.com

در تو نمرود لیست آتش در مرد — رفت خواہی اوّل ابراہیم شو
آگ بن نمرود ہو کر مت گرد — جانا چاہو پہلے ابراہیم ہو
چوں نہ سبّاح دنے دریا بیئے — در میفگن خویش خود از رائیئے
تو نہیں تیراک دنے آبی ہے پھر — آپ سے دریا میں تو ہرگز نہ گر
اور قعر بحر گوہر آورد — از زیاں ہا سود برسر آورد
تہ سے دریا کے وہ گوہر لائے — اور اٹھائے فائدہ نقصان سے
کاملے گر خاک گیرد زر شود — ناقص ار زر برد خاکستر شود
خاک کامل لیوے گر تو زر بنے — زر کو ناقص لیوے خاکستر بنے
چوں قبول حق بود آں مرد راست — دست او در کار ہا دست خداست
مرد ہے وہ جو قبول حق ہوا — کام میں دست اس کا ہے دست خدا
دستِ ناقص دست شیطاں ست و دیو — زانکہ اندر دام تکلیف ست دیو
دستِ ناقص دست شیطاں کا ہوا — کیونکہ دام مکر میں وہ ہے پھنسا
جہل آید پیش او دانش شود — جہل شد علمی کہ در ناقص رود
جہل آئے اس میں تو دانش بنے — علم ناقص میں جو آئے جہل ہے
ہر چہ گیرد علتی علت شود — کفر گیرد کاملے ملت شود
علتی جو لیوے وہ علت بنے — کفر کامل لیوے وہ ملت بنے
اے مری کردہ پیادہ یا سوار — سر نخواہی برد اکنوں پائدار
ہمسری پیادہ کرے اسوار سے — کب پنپے ہوشیار ربّاں چاہیئے

Marfat.com

دربیان آنکہ فاسق کی صحبت اور اس کے ساتھ کھانا کھانے کی ممانعت کے بیان میں

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَصْحَبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاْکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ. ھٰذَا الْحَدِیْثُ مِنْ حِسَانِ الْمَصَابِیْحِ. رَوَاہُ اَبُوْ سَعِیْدٍ رض.

وَالْمُرَادُ بِالْمُؤْمِنِ الْمَذْکُوْرِ فِیْہِ، اَلْمُؤْمِنُ الْخَاصُّ الَّذِیْ یُقَابِلُہُ الْفَاسِقُ کَمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ ہ فَکَاَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ لَا تُصَاحِبْ اِلَّا صَالِحًا وَلَا تُخَالِلْ اِلَّا تَقِیًّا فَاِنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَدْ حَذَّرَ الْمُؤْمِنَ فِیْ ھٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ مُصَاحَبَۃِ مَنْ لَیْسَ بِتَقِیٍّ وَزَجَرَہٗ عَنْ مُخَالَطَتِہٖ وَمُوَاکَلَتِہٖ. بِاَنَّ الصُّحْبَۃَ وَالْمُخَالَطَۃَ تُوْقِعُ الْاُلْفَۃَ وَالْمَحَبَّۃَ فِی الْقَلْبِ فَیَلْزَمُ اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیْ حَدِیْثٍ رَوَاہُ اَبُوْ ھُرَیْرَۃَ یُحْشَرُ الْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ. یَعْنِیْ اَنَّ مَنْ کَانَ صَدِیْقُہٗ صَالِحًا فَیَکُوْنُ ھُوَ صَالِحًا وَمَنْ کَانَ صَدِیْقُہٗ فَاسِقًا یَکُوْنُ فَاسِقًا فَیَدْخُلُ فِیْ عُمُوْمِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی " اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۢ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ہ

فَاِنَّ کُلَّ وَاحِدٍ مِّنَ الْاَخِلَّاءِ الْغَیْرِ الْمُتَّقِیْنَ یَقُوْلُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا. یٰلَیْتَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ ہ فَعَلٰی ھٰذَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ لَّا یَتَّخِذَ خَلِیْلًا ہ اِلَّا مَنْ یَّعْتَمِدُ بِدِیْنِہٖ وَاَمَانَتِہٖ وَیَعْرِفُ صَلَاحَہٗ وَتَقْوَاہُ، اِذْ لَا یَصْلُحُ الصَّدَاقَۃُ کُلُّ اَحَدٍ بَلْ

Marfat.com

لَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ فِيْمَنْ يُوْثِرُ صَدَاقَتَهٗ عِدَّةُ خِصَالٍ۔

اَلْاُوْلٰى اَلْعَقْلُ۔ اِذْ لَا خَيْرَ فِيْ صَدَاقَةِ الْاَحْمَقِ لِاَنَّ اَحْسَنَ اَحْوَالِهٖ اَنْ يَّضُرَّكَ وَهُوَ يُرِيْدُ نَفْعَكَ وَتَرْجِعُ اِلَى الْقَطِيْعَةِ وَالْوَحْشَةِ عَاقِبَتُهَا، وَاِنْ طَالَتْ مُدَّتُهَا۔ وَلِذَالِكَ قِيْلَ، اَلْعَدُوُّ الْعَاقِلُ خَيْرٌ مِنَ الصَّدِيْقِ الْاَحْمَقِ وَالْمُرَادُ مِنَ الْعَاقِلِ مَنْ يَفْهَمُ الْاُمُوْرَ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ اِمَّا بِنَفْسِهٖ اَوْ بِتَعْلِيْمٍ وَتَفْهِيْمٍ۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ هِجْرَانُ الْاَحْمَقِ قُرْبَانٌ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالَ عِيْسٰى النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّيْ مَا عَجَزْتُ مِنْ اِحْيَاءِ الْمَوْتٰى وَقَدْ عَجَزْتُ عَنْ مُعَالَجَةِ الْاَحْمَقِ۔

وَالثَّانِيَةُ حُسْنُ الْخُلُقِ۔ اِذْ لَا خَيْرَ فِيْ صَدَاقَةِ مَنْ لَا يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالشَّهَوَاتِ۔ فَاِنَّ الْعَاقِلَ وَاِنْ كَانَ يُدْرِكُ الْاَشْيَاءَ عَلٰى مَا هِيَ عَلَيْهِ لٰكِنَّ اِذَا غَلَبَهُ الْغَضَبُ وَالشَّهْوَةُ فَيَفْعَلُ مَا يُنَافِيْ هَوَاهُ۔

وَالثَّالِثَةُ، الصَّلَاحُ اِذْ لَا خَيْرَ فِيْ صَدَاقَةِ الْفَاسِقِ۔ لِاَنَّ مَنْ يَرْتَكِبُ الْكَبِيْرَةَ، لَا يَخَافُ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ لَّا يَخَافُ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُؤْمَنُ غَائِلَتُهٗ وَلَا يُوْثَقُ بِصَدَاقَتِهٖ۔

وَالرَّابِعَةُ، اَلصِّدْقُ۔ اِذْ لَا خَيْرَ فِيْ صَدَاقَةِ الْكَذَّابِ لِاَنَّ مَثَلَهٗ مَثَلُ السَّرَابِ يُقَرِّبُ اِلَيْكَ الْبَعِيْدَ وَيُبْعِدُ مِنْكَ الْقَرِيْبَ وَتَكُوْنُ مِنْهُ دَائِمًا عَلَى الْغُرُوْرِ۔

وَالْخَامِسَةُ، الشَّجَاعَةُ۔ اِذْ لَا خَيْرَ فِيْ صَدَاقَةِ الْجَبَانِ لِاَنَّهٗ يَتْرُكُ نُصْرَتَكَ، وَاِعَانَتَكَ عِنْدَ الشِّدَّةِ وَيُخَوِّفُكَ بَلْ يَخْنَقُنِيْ وَيَغِيْبُ عَنْكَ۔

وَالسَّادِسَةُ اَلْوَفَاءُ۔ اِذْ لَا خَيْرَ فِيْ صَدَاقَةِ مَنْ لَا وَفَاءَ لَهٗ۔

Marfat.com

وَمَعْنَى الْوَفَاءِ الثَّبَاتُ عَلَى الْمَحَبَّةِ وَالدَّوَامُ عَلَيْهَا. وَالْمَحَبَّةُ الدَّائِمَةُ هِيَ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي اللّٰهِ. لِاَنَّ مَا يَكُوْنُ لِغَرَضٍ مِنَ الْاَغْرَاضِ يَزُوْلُ بِذٰلِكَ الْغَرَضِ. فَلَا يَتَحَقَّقُ الْوَفَاءُ. لِاَنَّ مَا يُنَافِي الْوَفَاءَ لَا يَكُوْنُ مِنَ الْوَفَاءِ.

فَمِنَ الْوَفَاءِ فِيْ حَقِّ صَدِيْقِهٖ مُرَاعَاةُ جَمِيْعِ اَصْدِقَائِهٖ وَاَقَارِبِهٖ وَالْمُتَعَلِّقِيْنَ بِهٖ. لِاَنَّ مُرَاعَاتَهُمْ اَوْقَعُ فِيْ قَلْبِهٖ مِنْ مُرَاعَاةِ نَفْسِهٖ. فَيَكُوْنُ فَرَحُهٗ بِتَفَقُّدِ مَنْ يَتَعَلَّقُ بِهٖ اَكْثَرَ لِدَلَالَتِهٖ عَلٰى تَعَدِّي الْحُبِّ مِنْهُ اِلٰى مَنْ يَتَعَلَّقُ بِهٖ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّ الْكَلْبَ الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ بَابِ دَارِ صَدِيْقِهٖ يَنْبَغِيْ اَنْ يَتَمَيَّزَ فِيْ قَلْبِهٖ عَنْ سَائِرِ الْكِلَابِ.

وَمِنَ الْوَفَاءِ اَنْ لَّا يُضَايِقَ عَدُوَّ صَدِيْقِهٖ. اِذْ قَالَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ اِذَا اَطَاعَ صَدِيْقُكَ عَدُوَّكَ فَقَدِ اشْتَرَكَ فِيْ عَدَاوَتِكَ. وَمِنَ الْوَفَاءِ لَا يَغْتَرُّ حَالُهٗ فِي التَّوَاضُعِ مَعَ صَدِيْقِهٖ وَاِنِ ارْتَفَعَ شَانُهٗ وَاتَّسَعَتْ وَلَايَتُهٗ وَعَظُمَ جَاهُهٗ. وَمِنَ الْوَفَاءِ اَنْ يَتَوَرَّعَ عَمَّا يُوْجِبُ الْفُرْقَةَ بَيْنَهُمَا اِذْ مِنْ تَمَامِ الْوَفَاءِ شَدِيْدُ الْحَزَرِ مِنَ الْمُفَارَقَةِ. وَلِذٰلِكَ قَالَ بَعْضُ مِنَ السَّلَفِ وَجَدْتُ جَمِيْعَ مُصِيْبَاتِ الزَّمَانِ هَيِّنَةً سِوٰى مُفَارَقَةِ الْاَحْبَابِ. وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارِكِ اَلَذُّ الْاَشْيَاءِ مُجَالَسَةُ الْاَحْبَابِ.

وَمِنَ الْوَفَاءِ لِلْمُوَافَقَةِ فِيْمَا لَا يُخَالِفُ الْحَقَّ وَاَمَّا فِيْمَا يُخَالِفُ الْحَقَّ فِيْ اَمْرٍ يَتَعَلَّقُ بِالدِّيْنِ فَلَيْسَ مِنَ الْوَفَاءِ الْمُوَافَقَةُ فِيْهِ. بَلْ مِنَ الْوَفَاءِ الْمُخَالَفَةُ فِيْهِ وَالتَّنْبِيْهُ عَلٰى مَا هُوَ الْحَقُّ.

كَمَا حُكِيَ عَنِ الْاِمَامِ الشَّافِعِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يُوَاخِيْ مُحَمَّدَ ابْنَ الْحَكَمِ وَكَانَ يَقْرِبُهٗ وَيُقْبِلُ عَلَيْهِ وَيَقُوْلُ مَا يُدِيْمُنِيْ بِهٖ مُضَرُ غَيْرُهٗ. فَلَمَّا رَاٰى

Marfat.com

النَّاسُ صِدْقَ مَوَدَّتِهِمَا، فَظَنُّوْا اَنَّهُ يُفَوِّضُ اِلَيْهِ اَمْرَ مَجْلِسِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ. فَقَالُوْا لَهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ. "اِلٰى مَنْ تُفَوِّضُ اَمْرَ مَجْلِسِكَ بَعْدَكَ ؟" وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ عِنْدَ رَاْسِهِ وَاسْتَشْرَفَ لِيُوْمِيَ اِلَيْهِ. فَقَالَ الشَّافِعِيُّ، سُبْحَانَ اللّٰهِ! يَجْلِسُ مَجْلِسِيْ اَبُوْ يَعْقُوْبَ الْبُوَيْطِيُّ وَمَالَ اَصْحَابُ الشَّافِعِيِّ اِلَى الْبُوَيْطِيِّ. فَاَنْكَرَ لَهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ مَعَ اَنَّهُ كَانَ حَمَلَ عَنْهُ مَذْهَبَهُ كُلَّهُ، اِلَّا اَنَّ الْبُوَيْطِيَّ كَانَ اَفْضَلَ وَاَقْرَبَ اِلَى الزُّهْدِ وَالْوَرَعِ فَاِنَّ بَعْضَ مَنْ يَشْتَهِرُ بِالْعِلْمِ وَالْفَضْلِ بَيْنَ الْخَلْقِ قَدْ يَكُوْنُ غَيْرُهُ اَفْضَلَ مِنْهُ، اِمَّا مُطْلَقًا اَوْ بِخُصُوْصِيَّةٍ فِيْهِ. لٰكِنْ لَا يَتَفَطَّنُ ذٰلِكَ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَيَعْرِضُوْنَ عَنْ غَيْرِ الْمَشْهُوْرِ يَشْتَغِلُوْنَ بِالْمَشْهُوْرِ عِنْدَهُمْ فَيَفُوْتُهُمْ تَحْصِيْلُ فَضِيْلَةِ مَنْ لَيْسَ بِمَشْهُوْرٍ عِنْدَهُمْ. فَنَصَحَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَلِلْمُسْلِمِيْنَ وَاخْتَارَ الْاَفْضَلَ وَتَرَكَ الْمُدَاهَنَةَ وَلَمْ يُؤْثِرْ رِضَى الْخَلْقِ عَلٰى رِضَى اللّٰهِ تَعَالٰى. فَلَمَّا تُوُفِّيَ الْاِمَامُ الشَّافِعِيُّ اِنْقَلَبَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَكَمِ عَنْ مَذْهَبِهِ وَرَجَعَ اِلٰى مَذْهَبِ اَبِيْهِ. وَدَرَسَ كُتُبَ مَالِكٍ وَاَمَّا الْبُوَيْطِيُّ فَاٰثَرَ الزُّهْدَ وَالْخُمُوْلَ وَاشْتَغَلَ بِالْعِبَادَةِ وَلَمْ يُعْجِبْهُ الْجَمْعُ وَالْجُلُوْسُ فِي الْخِلْقَةِ.

فَظَهَرَ مِنْ هٰذَا كُلِّهِ اَنَّ الصَّالِحَ لِلصَّدَاقَةِ مَنْ يَجْتَمِعُ فِيْهِ هٰذِهِ الْخِصَالُ. فَاِنْ لَمْ يَجْتَمِعْ فِيْهِ هٰذِهِ الْخِصَالُ فَعَلَيْكَ بِاعْتِزَالِ النَّاسِ جُمْلَةً وَمُلَازَمَةِ بَيْتِكَ. اِذْ لَيْسَ لِلْعَاقِلِ فِيْ هٰذَا الزَّمَانِ اِلَّا التَّحَصُّنُ بِالسُّكُوْتِ وَمُلَازَمَةِ الْبُيُوْتِ.

وَقَدْ قَالَ اَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ. دَعِ الرَّاغِبِيْنَ فِيْ صُحْبَتِكَ بِالتَّعَلُّمِ مِنْكَ. فَلَيْسَ مِنْهُمْ صَدِيْقٌ وَلَا رَفِيْقٌ، اِخْوَانُ الْعَلَانِيَةِ وَاَعْدَاءُ

Marfat.com

السِّرِّ. إِذَا لَاقَوْكَ مَدَحُوْكَ، وَإِذَا غِبْتَ عَنْهُمْ اِغْتَابُوْكَ. مَنْ أَتَاكَ مِنْهُمْ كَانَ عَلَيْكَ رَقِيْبًا، وَإِذَا خَرَجَ مِنْ عِنْدِكَ كَانَ عَلَيْكَ خَطِيْبًا. فَلَا تَغْتَرَّ بِاجْتِمَاعِهِمْ لَدَيْكَ وَتَمَلُّقِهِمْ بَيْنَ يَدَيْكَ فَمَا غَرَضُهُمُ الْعِلْمُ بَلْ غَرَضُهُمْ أَنْ يَتَّخِذُوْكَ إِلَى أَوْطَارِهِمْ وَحِمَارًا فِي حَاجَاتِهِمْ. وَإِنْ قَصَرْتَ فِي غَرَضٍ مِنْ أَغْرَاضِهِمْ، يَكُوْنُوْنَ أَشَدَّ أَعْدَائِكَ وَلَعَلَّهُمْ تَرُدُّ دَهُمْ إِلَيْكَ مِنَّةً عَلَيْكَ وَيَرَوْنَهُ حَقًّا وَاجِبًا لَدَيْكَ وَيُعْرِضُوْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُبَذِّلَ لَهُمْ عِرْضَكَ وَدِيْنَكَ وَتَكُوْنَ لَهُمْ نَابِعًا خَسِيْسًا بَعْدَ أَنْ كُنْتَ مَتْبُوْعًا رَئِيْسًا.

وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَالنَّبِيِّ فِي أُمَّتِهِ. وَإِنَّمَا يَكُوْنُ الشَّيْخُ فِي قَوْمِهِ كَذٰلِكَ لِأَنَّهُ يُعَلِّمُهُمْ دِيْنَهُمْ كَمَا عَلَّمَ كُلُّ نَبِيٍّ أُمَّتَهُ دِيْنَهُمْ.

وَمِنْ حَقِّ الْمُتَعَلِّمِ فِي حَقِّ مَنْ عَلَّمَهُ وَلَوْ حَرْفًا وَاحِدًا، أَنْ يُحْتَرِمَهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا لِكَوْنِهِ مِثْلَ أَبِيْهِ، بَلْ هُوَ أَوْلٰى لِمَا رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلَ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ. وَفِي حَدِيْثٍ آخَرَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ خَيْرُ الْآبَاءِ مَنْ عَلَّمَكَ. وَسَبَبُ ذٰلِكَ أَنَّ الْمُعَلِّمَ يَقْصِدُ الْإِنْقَاذَ مِنْ نَارِ الْآخِرَةِ. وَهُوَ أَهَمُّ مِنْ إِنْقَاذِ الْأَبَوَيْنِ لِوَلَدِهِمَا مِنْ نَارِ الدُّنْيَا. وَلِذٰلِكَ كَانَ حَقُّ الْمُعَلِّمِ أَعْظَمَ مِنْ حَقِّ الْوَالِدَيْنِ. فَإِنَّهُمَا وَإِنْ كَانَا سَبَبَيْنِ لِلْوُجُوْدِ وَالْحَيٰوةِ الْفَانِيَةِ، لٰكِنْ لَوْلَا الْمُعَلِّمُ وَإِفَادَتُهُ، مَا هُوَ سَبَبٌ لِلْحَيٰوةِ الْأُخْرَوِيَّةِ الدَّائِمَةِ، لَسَاقَ مَا حَصَلَ مِنْ جِهَتِهِمَا إِلَى الْمَهَالِكِ النَّائِمِ. ثُمَّ أَنَّهُ لَمَّا كَانَ مِثْلَ الْأَبِ يَلْزَمُ مَكَانَ بِجَرْيِ الْمُعَلِّمِ

Marfat.com

مَجْرٰی اِبْنِہٖ وَ یَشْفَقُ عَلَیْہِ وَ یَمْنَعُہٗ عَنْ تَجَاوُزِ مَرْتَبَتِہٖ اِلٰی مَرْتَبَتِہٖ لَمْ یَسْتَحِقَّھَا وَلَمْ یَجِئْ اَوَانُھَا وَ یُبَیِّنَ لَہٗ اَنَّ الْمَقْصُوْدَ مِنَ الْعِلْمِ تَحْصِیْلُ سَعَادَۃِ الْاٰخِرَۃِ لَا طَلَبُ الرِّیَاسَۃِ وَالْمُفَاخَرَۃِ۔

*

ترجمہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت صحبت رکھ مگر مومن سے اور مت کھائے تیرا کھانا مگر پرہیزگار یہ حدیث مصابیح کی حسن حدیثوں میں سے ہے ابوسعیدؓ نے روایت کیا ہے اور مومن سے مراد اس حدیث میں خاص مومن ہے جس کے مقابلہ میں فاسق ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں کیا جو شخص مومن ہو، اسکی مثل ہے جو فاسق ہے دونوں برابر نہیں پس گویا نبی علیہ السلام نے فرمایا مت صحبت رکھ مگر صالح کی اور مت دوستی کر مگر پرہیزگار کی پس نبیؐ علیہ السلام نے اس حدیث میں مومن کو اسکی صحبت سے ڈرایا ہے جو پرہیزگار نہ ہو اور اس سے میل جول اور اس کے ساتھ کھانے پینے سے منع کیا ہے۔ اس لئے کہ صحبت اور ملاقات دل میں الفت اور محبت ڈال دیتی ہے پس لازم آتا ہے جیسا کہ نبی علیہ السلام نے ایک حدیث میں فرمایا ہے جس کو ابوہریرہؓ نے روایت کیا ہے کہ آدمی کا حشر اپنے دوست کے دین پر ہوگا۔ لہٰذا ہر ایک دیکھ بھال لے کہ کس سے دوستی کرتا ہے یعنی جس کا دوست نیک ہوگا وہ بھی نیک ہوگا اور جس کا دوست فاسق ہوگا وہ بھی فاسق ہوگا۔

پھر اس آیت کے عام مضمون میں داخل ہو جائے گا کہ،

دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیزگار۔

Marfat.com

پس غیر پرہیز گار میں سے ہر شخص قیامت کے دن کہے گا اے خرابی میری!
کاش نہ بناتا میں فلانے کو دوست اے کاش میرے اور اس کے درمیان فرق
ہوتا مشرقین کا سا اس بنا پر مومن کو چاہیئے کہ کسی کو دوست نہ بنائے مگر
اس کو جس کے دین اور امانت پر اعتماد ہو۔ اور اس کی خوبی اور تقویٰ معلوم ہو
کیونکہ ہر شخص دوستی کے قابل نہیں بلکہ ضرور ہے کہ جس کی دوستی تو اختیار کرے اس
میں کئی خصلتیں ہوں۔

اوّل عقل اس واسطے کہ احمق کی دوستی میں کچھ اچھائی نہیں کیونکہ اس کا
اچھے سے اچھا یہ حال ہے کہ وہ تیرے فائدے کی خواہش کے باوجود تجھے نقصان
پہنچا دیتا ہے۔ اس کا انجام ترک تعلق اور وحشت ہو جاتا ہے اگرچہ مدت گزر جائے
اس لئے کہ کسی کا قول ہے عقل مند دشمن نادان دوست سے بہتر ہے۔

مراد عاقل سے یہ ہے کہ امور کی حقیقت اور اصل کو سمجھتا
ہو۔ خود بخود یا سیکھ سمجھ کر اور حسنؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں احمق سے ترک تعلق
اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث ہوتا ہے۔ اور عیسیٰ نبیؑ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں
مردوں کو زندہ کرنے میں کبھی عاجز نہیں ہوا۔ لیکن احمق کے علاج سے عاجز ہو گیا۔

دوسری خصلت حسن خلق ہے اس لئے کہ اس شخص کی دوستی میں کچھ بھلائی
نہیں جس کو غصے اور غضب کے وقت اور شہوت کے وقت اپنے نفس پر قابو نہ
ہو کیونکہ عاقل اگرچہ اشیاء کو اصلی حالت پر جان بھی لے گا۔ لیکن جب اس پر غصہ
اور شہوت غلبہ کریگی تو نفس کے اطاعت کرے گا اور وہی کام کرے گا جو اس کی خواہش
چاہتی ہے۔

اور تیسری خصلت نیک ہوتا ہے۔ اس واسطے کہ فاسق کی دوستی میں کچھ بھلائی نہیں
کیونکہ جو شخص گناہ کبیرہ کرتا ہے۔ وہ خدا سے نہیں ڈرتا اور جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے

Marfat.com

اس کی بدی کا کھٹکا نہیں جاتا اور اس کی دوستی کا بھروسہ نہیں

اور چوتھی خصلت سچائی ہے کیونکہ جھوٹے کی دوستی میں کچھ بھلائی نہیں کیونکہ اس کی مثال سراب کی سی ہے کہ دور کو تو تجھ سے نزدیک کر دیتا ہے اور نزدیک کو دور کر دیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کے فریب میں رہتا ہے۔

اور پانچویں خصلت مردانگی ہے اس واسطے کہ ڈرپوک کی دوستی میں کچھ بھلائی نہیں کیونکہ سختی کے وقت تیری مدد اور اعانت چھوڑ دے گا اور تجھ کو ڈرائے گا بلکہ چھپ رہے گا، اور تجھ سے غائب ہو جائے گا

اور چھٹی خصلت وفاداری ہے اس واسطے کہ اس کی دوستی میں کچھ بھلائی نہیں جو وفادار نہ ہو اور معنے وفاداری کے محبت پر قائم رہنا اور اس پر دائم رہنا ہے اور دائمی محبت وہی ہوتی ہے جو خدا کے واسطے ہو، اس لئے کہ جو محبت کسی غرض کے لئے ہوتی ہے تو اس غرض کے ساتھ وہ بھی جاتی رہتی ہے پس وفاداری نہیں ہوتے پاتی کیونکہ جو وفاداری کے خلاف ہو، وہ وفاداری میں داخل نہیں اور دوست کی وفاداری میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے تمام دوستوں اور اس کے ناطے داروں اور علاقہ داروں کی رعایت کیا کرے۔ کیونکہ ان کی رعایت اس کے دل میں بہت جگہ کرتی ہے بہ نسبت خود اس کی رعایت کے۔ لہذا اس کی خوشی اس کے متعلقوں کی خبر گیری سے زیادہ ہو گی کیونکہ اس سے اس کی محبت کا بڑھ کر متعلقوں تک پہنچ جانا معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ کہتے ہیں جو کتا دوست کے گھر کے دروازے پر ہو تو مناسب ہے کہ دل میں وہ بھی بہ نسبت اور کتوں کے متمیز ہو۔

اور وفاداری میں ایک یہ ہے کہ اپنے دوست کے دشمن سے دوستی نہ کرے۔ کیونکہ امام شافعی کہتے ہیں جب تیرے دوست نے تیرے دشمن کا کہا مانا تو دونوں تیری دشمنی میں شریک ہوئے اور وفاداری میں سے ایک یہ ہے کہ دوست

Marfat.com

کے ساتھ انحاری میں حال بدل نہ جائے اگرچہ شان بلند اور حکومت زیادہ اور مرتبہ بڑا ہو جائے اور وفاداری میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان چیزوں سے بچتا رہے جو دونوں میں فرق کا سبب ہوں اس لئے کہ پوری وفاداری یہی ہے کہ مفارقت سے بہت گھبراتا ہو اور اسی لئے بعضے اگلوں نے کہا ہے کہ میں نے زمانے کی تمام مصیبتوں کو آسان پایا بجز دوستوں کی جدائی کے اور ابن مبارک کہتے ہیں بڑی عزیز دار چیز دوستوں کی ہم نشینی ہے اور وفاداری میں سے ایک یہ ہے کہ دینا ہے اس چیز میں جو حق کے خلاف نہ ہو اور رہی وہ بات جو دینیات میں حق کے خلاف ہو تو اس میں رفاقت کرنا وفاداری نہیں بلکہ اس میں مخالفت کرنا اور حق کا بتلا دینا ہی وفاداری ہے۔ چنانچہ حضرت امام شافعی سے حکایت ہے کہ وہ محمد بن حکم سے برادرانہ محبت رکھتے تھے اور ان کو پاس بٹھاتے اور ان کے پاس جایا کرتے اور کہتے تھے کہ مجھ کو مصر میں ان کے سوا کوئی نہیں لگتا پس جب لوگوں نے ان دونوں کی سچی محبت دیکھی تو خیال کیا کہ اپنی وفات کے بعد اپنی گدی انہی کے سپرد کریں گے سو لوگوں نے ان سے مرض موت میں پوچھا اپنے بعد اپنی گدی کس کے سپرد کرتے ہو اور اس وقت محمد بن الحکم بھی سرہانے تھے اور سامنے ہو گئے تاکہ ان کی طرف اشارہ کریں پس امام شافعی نے کہا سبحان اللہ میری جگہ ابو یعقوب بویطی بیٹھے گا اور امام شافعی کے تمام شاگرد بویطی کی طرف جھک پڑے پس محمد بن الحکم کو یہ بات بری لگی باوجودیکہ انہیں سے تمام مذہب سیکھا تھا بویطی افضل اور بڑے زاہد اور پرہیزگار تھے۔

کیونکہ بعض خلقت میں علم اور فضل کے ساتھ مشہور ہو جاتے ہیں، کبھی اور شخص ان سے افضل ہوا کرتا ہے یا تو ہر باب میں یا کسی خاص امر میں لیکن اس کو بہتیرے لوگ نہیں سمجھ پاتے۔ اس لئے غیر مشہور کو چھوڑ کر جو اُن میں مشہور ہوتا ہے

Marfat.com

ادھر متوجہ ہوجاتے ہیں لہٰذا ان سے اسکی فضیلت جاتی رہتی ہے جوان میں مشہور نہیں پس امام شافعیؒ نے اللہ کے واسطے اور مسلمانوں کے فائدے کے لئے خیرخواہی کی اور افضل کو اختیار کیا اور طرفداری کو ترک کیا اور خلقت کی رضامندی کو اللہ کی رضامندی پر اختیار نہ کیا پس جب امام شافعی نے وفات کی تو محمد بن حکم ان کے مذہب سے پھرکر اپنے باپ کے مذہب پر ہوگئے اور امام مالک کی کتابوں کا درس شروع کیا اور بویطی نے زہد و خلوت اختیار کی اور عبادت میں مشغول ہوگئے اور ان کو جماعت کا ہونا اور حلقہ میں بیٹھنا پسند نہ آیا اس تمام بیان سے ظاہر ہوا کہ دوستی کے لائق وہی ہے جس میں یہ خصلتیں جمع ہوں پس اگر اس میں یہ خصلتیں جمع نہ ہوں تو پھر سب لوگوں سے الگ ہوکر اپنے گھر میں بیٹھ رہنے کو اپنے اوپر لازم کرلے اس لئے کہ اس زمانے میں عقلمند کو سوائے خاموشی اور گھر میں پڑے رہنے کے اور کچھ نہ چاہیے۔

اور ابوسلیمان خطابی نے کہا کہ تیری صحبت اور تیرے شاگرد کی رغبت کرنے والوں کو چھوڑ دے کیونکہ ان میں تیرا کوئی دوست نہیں ہے اور نہ رفیق ہے ظاہر کے بھائی ہیں باطن کے دشمن جب تجھ سے ملتے ہیں تعریف کرتے ہیں اور جب تو ان سے غائب ہوجائے تو غیبت کرتے ہیں جو ان میں سے تیرے پاس آتا ہے تو تیرا نگہبان ہوتا ہے اور جب تیرے پاس سے چلا جاتا ہے تو تیری بدگوئی کرتا ہے لہٰذا اپنے پاس ان کے جمع ہونے اور اپنے سامنے خوشامد کرنے سے دھوکا نہ کھا کیونکہ ان کی غرض علم نہیں ہے بلکہ ان کی غرض یہ ہے کہ تجھ کو اپنی حاجات کا زینہ اور اپنے مقاصد کا گدھا بنالیں اور اگر تو نے ان کی کسی غرض میں ذرا کوتاہی کی تو پھر وہ تیرے بڑے ہی دشمن ہیں اور تیرے پاس اپنی آمدورفت کو تجھ پر احسان کرتے ہیں اور اس کو تیرے اوپر حق واجب سمجھتے ہیں اور خواہش کرتے

Marfat.com

ہیں کہ تو اپنی آبرو اور اپنا دین ان کے لئے کھو دے، اور اُن کا ادنیٰ فرمان بردار بن جائے بعد اس کے کہ تو حاکم اور سردار تھا اور ابن عمر سے روایت ہے کہ نبیؐ علیہ السلام نے فرمایا کہ شیخ اپنے گروہ میں ایسا ہے جیسے نبی اپنی امت میں اور شیخ اپنی قوم میں ایسا اس لئے ہے کہ ان کو دین سکھاتا ہے جیسے ہر نبیؐ نے اپنی امت کو دین سکھایا اور شاگرد پر اس شخص کا حق جس نے بھلائی سکھائی ہو اگرچہ ایک حرف سہی یہ ہے کہ ظاہر و باطن میں اس کی عزت کرے۔ کیونکہ وہ اسکی عزت کرے کیونکہ وہ اس کے باپ کی مثل ہے بلکہ اس سے بہتر ہے اس لئے کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے کہا، کہ میں تمہارے لئے ایسا ہوں جیسے بیٹے کے لئے باپ اور ایک حدیث میں ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا اچھا باپ وہ ہے جو تجھ کو علم سکھائے اور سبب اس کا یہ ہے کہ استاد آخرت کی آگ سے بچانا چاہتا ہے اور یہ دنیا کی آگ سے ماں باپ کا اپنے بچے کو بچانے سے زیادہ اہم ہے اور اسی واسطے استاد کا حق ماں باپ کے حق سے زیادہ ہے۔ کیونکہ ماں باپ اگرچہ وجود اور حیاتِ فانی کے سبب ہیں لیکن اگر استاد اور اس کی تعلیم نہ ہوتی جو حیات اُخروی دائمی کا سبب ہے تو بے شک جو ماں باپ کی طرف سے حاصل ہوا ہے ہمیشہ کی ہلاکت کی طرف لے جاتا پھر وہ جب بجائے باپ کے ہوا تو اس کو لازم ہے کہ شاگرد کو بجائے بیٹے کو سمجھے اور اس پر شفقت کرے اور اپنے مرتبہ سے ایسے مرتبہ کی طرف بڑھنے سے جس کا وہ ابھی مستحق نہیں ہوا، اور اس کا ابھی وقت بھی نہیں آیا، منع کرے۔ اور اس سے بیان کر دے کہ علم سے مقصود سعادت اخروی ہے، طلب ریاست اور عزت نہیں۔

Marfat.com

نقل ہے :- کہ حضرت لقمان حکیم سے کسی شخص نے کچھ زرد دینار قرض حسنہ لئے ایک مدت کے بعد اس شخص نے لکھا کہ صاحب مجھے فرصت نہیں معتبر آدمی ملتا نہیں صاحبزادہ کو بھیج دیجئے تاکہ قرض لے جائیں حضرت لقمان نے اپنے فرزند کو تین نصیحتیں فرماکر روانہ کیا ایک یہ کہ پہلے منزل میں ایک بڑ کا درخت آتا ہے اس کے تلے نہ سونا دوسری منزل میں ایک بڑا شہر واقع ہوگا اس کے اندر قیام نہ کرنا کھانا کھا پی کر جنگل میں جا رہنا۔ تیسری یہ کہ اس مقروض کے گھر نہ ٹھہرنا اس کے بعد یہ بھی اجازت دی کہ راہ میں اگر کوئی واقف راہ و تجربہ کار ہم سے زیادہ ملے اور ہماری نصیحت کے برخلاف ارشاد کرے تو کچھ مضائقہ نہیں ویسا ہی عمل میں لانا جب پسر لقمان نے کچھ راہ طے کی تو ایک بڈھا مسافر ملا پوچھا میاں لڑکے کہاں جاتے ہو سب حال کہہ سنایا بڑے میاں بولے خیر مجھ کو بھی اس شہر میں پہنچنا ہے خوب ہوا کہ ہمارا تمہارا ساتھ ہو گیا ہے۔ جب پہلی منزل میں وارد ہوا تو بڑے میاں نے کہا کہ اس درخت کے نیچے رہیں گے۔ تاکہ شبنم سے بچیں۔ لڑکا بولا صاحب مجھ کو والد نے منع کیا ہے کہا کہ بھلا کچھ اور بھی کہہ دیا تھا کہ ہاں یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر کوئی اس راہ کا واقف ترے تو اس کا کہنا ماننا۔ کہا کہ ہم اس راہ سے خوب واقف و آگاہ ہیں ہمارا کہنا مانو۔

بئی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بیخبر نبود زراہ و رسم منزلہا

غرض دونوں نے درخت کے نیچے بستر کیا آدھی رات گئی تو ایک سانپ درخت پر سے اترا بڑے میاں نے سانپ کو مارا ڈھال تلے ڈھانک دیا۔ جب صبح ہوئی تو کوچ کی بھڑے لڑکے کے دل میں یہ

Marfat.com

خیال آیا کہ والد ماجد نے خواہ مخواہ منع فرمایا تھا یہ درخت تو بڑے آرام کا مقام ہے پیر روشن ضمیر نے معلوم کیا کہ لڑکا باپ سے بدظن ہوا جاتا ہے رات کا ماجرا سنایا اور ڈھال کے نیچے سے نکال کر سانپ دکھایا۔ اس وقت لڑکے کو تشفی ہو گئی۔ پھر بڑے میاں نے ارشاد کیا، کہ صاحبزادہ! سانپ کا سر کاٹ کر اپنے پاس رکھو داشتہ آید بکار گرچہ بود زہر مار اس نے فوراً تعمیل کی اور وہاں سے چل نکلے دوسرے دن ایک بادشاہی شہر میں پہنچے بڑے میاں نے کہا کہ اسی شہر میں رات کو رہیں گے لڑکے نے کہا بہت اچھا میں تو آپ کے فرمانے کی تعمیل کروں گا دونوں ایک مسافر خانہ میں جا ٹھہرے اس شہر کا دستور تھا کہ جب کوئی جوان مسافر آجاتا تو بادشاہ اپنی بیٹی کی شادی اس کے ساتھ کر دیتا۔ صبح کو وہ مسافر مردہ نکلتا۔ حسبِ دستور بادشاہ کو خبر پہنچی اور نوجوان مسافر کی طلب ہوئی نکاح ہوگیا جب لڑکا دلہن کے پاس جانے لگا تو پیر دانا نے فرمایا کہ پہلے اس سانپ کے سر کو جو تمہارے پاس ہے آگ میں رکھ کر اپنی بیوی کو اس کی دھونی دینا لڑکے نے ایسا ہی کیا عورت کے رحم میں ایک مرض تھا جو مرد اس کے پاس جاتا جیتا نہ آتا اس دھونی کی تاثیر سے وہ مرض جاتا رہا اور صبح کو وہ لڑکا صحیح سلامت محل سے باہر آیا۔ بادشاہ کو بڑی خوشی حاصل ہوئی دو چار دن کے بعد روانہ ہوئے تیسری منزل طے کی اب بڑے میاں بولے کہ اسی مقروض کے گھر ٹھہریں گے۔ چنانچہ شب کو وہیں قیام کیا میزبان کی نیت بگڑی کہ رات کے وقت ان دونوں کو مار ڈالو تاکہ روپیہ بچ جائے مہمانوں سے پوچھا کہ صاحبو اندر سوؤ گے یا باہر بڑے میاں بولے کہ گرمی ہے ہم تو باہر سوئیں گے چنانچہ یہ دونوں باہر رہے اور اندر صاحب خانہ کے دو لڑکے سوئے جب آدھی رات گذری تو بڑے میاں نے پسر نعمان کو جگایا، کہ اب سردی لگتی ہے اندر چلو یہ دونوں تو اندر پہنچے اور میزبان کے لڑکوں کو جگا کر کہا کہ بھائی تم ہماری جگہ جا

Marfat.com

لیٹو ہم کو یہاں سوتے دو جب تیسرا پہر رات کا ہوا تو مالک مکان آیا اور باہر کے سوتے دونوں کو قتل کر دیا۔ صبح کو دیکھا تو اپنے لڑکوں کو مردہ پایا نہایت صدمہ ہوا مگر چپ رہ گیا۔ کہ خود کردہ را علاجے نیست چار و ناچار مہمانوں کو روپیہ دے کر رخصت کیا دونوں صاحب منزل بمنزل واپس ہوئے جب اس مقام پر پہنچے کہ جہاں بڑے میاں سے ملاقات ہوتی تھی پیر بزرگوار نے کہا کہ لو صاحب خدا حافظ اب تو ہم جاتے ہیں اپنے والد سے ہمارا سلام کہنا لڑکے نے نام پوچھا کہ تمہارے باپ خوب جانتے ہیں غرض کہ باپ کی خدمت میں پہنچ کر ماجرا سفر گذارش کیا اور پوچھا کہ حضرت یہ بزرگوار کون تھے باپ نے کہا کہ وہ خضر علیہ السلام تھے راقم کی غرض اس بیان سے یہ ہے کہ لقمان تو اصل ہے کُلُّ شَیْءٍ یَّرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ اور مسافر سالک اور منازل راہ منازل سلوک بڑے میاں پیر کامل، سانپ سانپ نفس و شیطان شہزادی دنیا خانہ قرض جہاں دنیا مقروض انسان وَحَمَلَهُ الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا اور پسران مقروض، اہل دنیا اور روپیہ محبت و عشق الٰہی ہے

خوشتر آں باشد کہ سرِ دلبراں
گفتہ آید در حدیث دیگراں

دوسری غرض اس نقل سے یہ ہے کہ جو مرد کامل ہوتے ہیں وہ طالب خدا کو دوسرے شیخ کامل کی خدمت میں جانے سے مانع نہیں ہوتے بلکہ اوروں کی خدمت میں جانے، اور ان سے فیض حاصل کرنیکی ہدایت فرماتے ہیں چنانچہ جناب قبلہ بھی طالبان راہ خدا کو ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ جو کوئی مرد کامل مسلمان یا ہندو سالک یا مجذوب ملے اس سے بے تکلف ملو اور جو کچھ از راہ توجہ یا القا یا کسی طرح سے فیض و فائدہ پہنچا دے اور تعلیم و تلقین کرے۔ اس کو نہ چھوڑو یہ مرتبہ نبوت نہیں ہے جو ختم ہو چکا مرتبہ ولایت ہے ایک سے ایک افضل و اعلیٰ پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں

وَفَضَّلْنَا بَعْضًا عَلٰى بَعْضٍ۔

Marfat.com

اور جو کوئی مرید کسی طرف جاتا یعنی سفر کرتا اس کو یہ ارشاد ہوتا

گفت حق اندر سفر ہر جاروی

باید اوّل طالب مرد شوی

چنانچہ ایک روز حضرت نے فرمایا کہ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے زمانے میں جو اکابر تھے خواجہ صاحب نے اپنے معتقدوں اور مریدوں کو ان کی خدمت میں بھیج دیا کرتے۔ اس میں یہ حکمت تھی کہ مبتدی کو شیخ کی تعلیم و تلقین کا ابتدا میں علم نہیں ہوتا۔ جو اکابر جوہر شناس تھے وہ چشم باطن سے جوہر کا پہچان کر فرماتے تھے کہ کسی نے خوب جوہر بھرے ہیں یعنی تعلیم خوب کی ہے تو ان کی جوہر شناسی سے طالب کی تسلی ہوتی تھی اور شیخ کا کمال معلوم ہوتا تھا اور اس زمانہ میں اگر کوئی طالب خدا کسی فقیر کی خدمت میں چلا ہی جائے تو حضرت مشائخ فوراً مردود کر دیتے ہیں۔

نقل ہے :- کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز نماز فجر کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک شخص قبلہ رو پہلوئے راست پر سو رہا ہے خیال کیا کہ شاید نماز پڑھ کر سو گیا ہے۔ پھر ظہر کے وقت گئے تب بھی اسی کروٹ سے سوتے پایا پھر عصر و مغرب کے اوقات میں بھی وہی کیفیت دیکھی، جب مغرب تنگ ہونے لگا تو اس کو جگایا اور فرمایا کہ نماز قضا ہو ہی جاتی ہے۔ وہ شخص جاگا اور وضو کر کے اوّل نماز فجر کی نیت کی تو دیکھتے ہیں کہ ٹھیک صبح کا وقت اور نور کا تڑکا ہے پھر اس نے ظہر کی نیت کی تو وقت ظہر معلوم ہونے لگا اور جب عصر کی نیت باندھی تو وقت عصر موجود تھا۔ اور مغرب کی نیت کی تو مغرب کا۔ پھر حضرت مجدد صاحب سے اس نے کہا کہ نماز کے لئے تو آپ نے جگا دیا۔ مگر حال نہ پہچانا کہ کیا ہے۔ بھلا اس حالت کے روبرو نماز کیا شئے ہے۔ لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ نماز کچھ شئے نہیں بلکہ ایسی حالت کے فقیر ہر وقت

Marfat.com

نماز ہی میں رہتے ہیں گو ظاہر میں نماز نہ پڑھیں

دربیان آنکہ پیدائش حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر وسیلہ کی ضرورت چلی آئی ہے

وَبِالتَّحَقُّقِ بِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ اَجْرَی الْعَادَۃَ بِاَنْ یَّکُوْنَ فِی الْاَرْضِ شَیْخٌ وَّمُرِیْدٌ، صَاحِبٌ وَّ مَصْحُوْبٌ، تَابِعٌ وَّمَتْبُوْعٌ مِنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَۃُ اَلَا تَرٰی اِلٰی اٰدَمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَمَّا خَلَقَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَّمَہُ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا. وَافْتَتَحَ الْاَمْرَ بِہٖ فَجَعَلَہٗ کَالتِّلْمِیْذِ مَعَ الْاُسْتَاذِ وَالْمُرِیْدِ مَعَ الشَّیْخِ وَقَالَ لَہٗ یَا اٰدَمُ ھٰذَا فَرَسٌ وَھٰذَا بَغْلٌ وَھٰذَا حِمَارٌ حَتّٰی عَلَّمَہٗ قَصْعَۃً وَّقُصَیْعَۃً. ثُمَّ لَمَّا فَرَغَ مِنْ تَعْلِیْمِہٖ وَتَھْذِیْبِہٖ، جَعَلَہٗ اُسْتَاذًا مُعَلِّمًا شَیْخًا حَکِیْمًا وَکَسَاہُ بِاَنْوَاعِ الْحُلَلِ وَالْحُلِیِّ وَتَوَجَّہَ مَنْطِقَہٗ وَاَجْلَسَہٗ عَلٰی کُرْسِیٍّ فِی الْجَنَّۃِ وَاَقَامَ الْمَلَائِکَۃَ حَوْلَہٗ صُفُوْفًا فَقَالَ یَآ اٰدَمُ اَنْبِئْھُمْ بِاَسْمَآءِھِمْ بَعْدَ اَنْ ظَھَرَ عَجْزُھُمْ وَ وَعَدَمُ عِلْمِھِمْ بِذٰلِکَ وَقَوْلِھِمْ سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا. فَصَارَتِ الْمَلٰٓئِکَۃُ بِالتِّلْمِیْذَۃِ لِاٰدَمَ وَاٰدَمُ شَیْخَھُمْ فَاَنْبَاَھُمْ بِاَسْمَآءِ الْاَشْیَآءِ کُلِّھَا عَلٰی مَا شَھِدَ بِہِ الْقُرْاٰنُ. فَظَھَرَ فَضْلُہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَلَیْھِمْ فَصَارَ اَفْضَلَھُمْ وَاَشْرَفَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَعِنْدَھُمْ فَصَارَ مَتْبُوْعَھُمْ وَالْمَلَائِکَۃُ تَابِعُوْنَ مُقْتَدُوْنَ. صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ.

فَلَمَّا جَرٰی مِنْ اَکْلِ الشَّجَرَۃِ وَالْخُرُوْجِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَالْاِنْتِقَالِ اِلٰی

Marfat.com

حَالَةٍ اُخْرٰى وَمَنْزِلٍ غَيْرِهٖ الَّذِىْ لَمْ يُعْطَ عِلْمَهٗ وَلَمْ يَسْتَوْطِنْهُ بَعْدُ وَلَا جَرٰى
ذٰلِكَ فِىْ خُلْدِهٖ وَلَا ظَنَّ اَنَّهٗ سَيَسَارُبُهٗ اِلَيْهِ. فَلَمَّا وَصَلَ اِلَى الْمَنْزِلِ وَجَالَ
فِى الْاَرْضِ اِسْتَوْحَشَ مِنْهَا وَرَاٰى مَالَمْ يَكُنْ رَاٰهُ مِنْ قَبْلُ فَاَلْقٰى عَلَيْهِ الْجُوْعَ
وَالْعَطْشَ وَالْحُرْقَةَ وَالْقَبْضَ مَالَمْ يُعَهِّدْهُ مِنْ قَبْلُ، اِحْتَاجَ اِلٰى مُعَلِّمٍ وَ
مُرْشِدٍ وَاُسْتَاذٍ وَدَلِيْلٍ وَ مُؤَدِّبٍ وَ مُنَبِّهٍ. فَبَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى جِبْرَائِيْلَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ فَاَنَسَهٗ وَعَرَّفَهٗ مَا اَشْكَلَ عَلَيْهِ مِنْ اَمْرِ الْمَنْزِلِ وَهَبَهُ
الْحِنْطَةَ فَاَمَرَهٗ فَبَزَرَهَا. ثُمَّ اَمَرَهٗ فَحَصَدَهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ فَدَرَّهَا ثُمَّ
اَمَرَهٗ فَطَحَنَهَا وَهَبَالَهٗ اَسْبَابَهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ بِالْخُبْزِ فَخَبَزَهَا ثُمَّ اَمَرَهٗ
بِالْاَكْلِ فَاَكَلَ. ثُمَّ لَمَّا الطَّعَامُ طَلَبَ الْخُرُوْجَ مِنَ الْمِعْدَةِ تَحَيَّرَ. وَ
لَمْ يَعْلَمْ بِالصَّنْعِ اِحْتَاجَ اِلٰى مُعَلِّمٍ اَيْضًا فَعَلَّمَهٗ كَيْفَ يَتَغَوَّطُ وَكَيْفَ
يَتَطَهَّرُ وَكَيْفَ يَعْبُدُ اللّٰهَ تَعَالٰى فِى الْمَنْزِلِ وَعَلَّمَهٗ كَيْفَ يَتَوَصَّلُ
اِلٰى بَيَاضِ جَسَدِهِ الَّذِىْ قَدْ حَالَ لَوْنُهٗ مِنَ الْبَيَاضِ وَالْاِشْرَاقِ اِلَى السَّوَادِ
وَالظُّلْمَةِ فَاَمَرَهٗ بِصِيَامِ اَيَّامِ الْبِيْضِ مِنَ الشَّهْرِ ثَالِثَ عَشَرَ وَرَابِعَ
عَشَرَ وَخَامِسَ عَشَرَ، فَعَادَ لَوْنُهٗ اِلَى الْبَيَاضِ، وَعَلَّمَهٗ غَيْرَ ذٰلِكَ مِنَ
الْعُلُوْمِ وَالْاٰدَابِ. فَصَارَ اٰدَمُ تِلْمِيْذًا لِجِبْرَائِيْلَ، وَجِبْرَائِيْلُ اُسْتَاذَهٗ وَشَيْخَهٗ
بَعْدَ اَنْ كَانَ اٰدَمُ شَيْخَهٗ وَالْمَلَائِكَةُ اَجْمَعُ مَشْيُوْخَهُمْ وَاَعْلَمُهُمْ وَكُلُّ
ذٰلِكَ لِتَغَيُّرِ الْحَالِ بِهٖ وَالْاِنْتِقَالِ مِنْ مَنْزِلٍ اِلٰى اٰخَرَ.

ثُمَّ هَلُمَّ جَرًّا تَعَلَّمَ شِيْثُ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ اَبِيْهِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ثُمَّ اَوْلَادُهٗ مِنْهُ كَذٰلِكَ نُوْحٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَّمَ اَوْلَادَهٗ وَاِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ اَوْلَادَهٗ. قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَوَصّٰى بِهَا اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
يَعْقُوْبُ. اَىْ اَمَرَهُمْ وَعَلَّمَهُمْ وَكَذٰلِكَ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

Marfat.com

عَلَّمَا اَوْلَادَهُمَا وَبَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَعِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ عَلَّمَ لِلْحَوَارِیِّیْنَ ثُمَّ اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامَ عَلَّمَ نَبِیَّنَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَصَّاهُ بِالسِّوَاكِ. وَقَوْلُهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَّانِیْ جِبْرِیْلُ بِالسِّوَاكِ حَتّٰی كَادَ اَنْ یَدُوْرَنِیْ وَصَلّٰی بِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَام عِنْدَ الْبَیْتِ مَرَّتَیْنِ فَصَلّٰی بِیَ الظُّهْرَ حِیْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ (الحدیث اِلٰی اٰخِرِهٖ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهٗ)

ثُمَّ تَعَلَّمَتِ الصَّحَابَةُ مِنْهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ التَّابِعُوْنَ مِنْهُمْ عَلَی الْجَمِیْعِ السَّلَامُ. ثُمَّ تَابِعُوا التَّابِعِیْنَ مِنْهُمْ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ وَعَصْرًا بَعْدَ عَصْرٍ. فَمَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَلَهٗ صَاحِبٌ یَهْتَدِیْ بِهُدَاهُ وَیَقِفُ اَثَرَهٗ وَیَتَّبِعُ مَذْهَبَهٗ وَیَهْدِیْ هَدْیَهٗ ثُمَّ یَخْلُفُهٗ مَكَانَهٗ وَیَقُوْمُ مَقَامَهٗ كَمُوْسٰی بْنِ عِمْرَانَ وَغُلَامِهٖ وَابْنِ اُخْتِهٖ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَالْحَوَارِیِّیْنَ مَعَ عِیْسٰی. وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَالِكَ عُثْمَانُ وَسَائِرُ الصَّحَابَةِ وَمَا زَالَتِ الْاَوْلِیَاءُ وَالصِّدِّیْقُوْنَ وَالْاَبْدَالُ كَذَالِكَ مِنْ بَیْنِ اُسْتَاذٍ وَتِلْمِیْذٍ كَالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ. وَتِلْمِیْذُ عُتْبَةَ ابْنِ الْغُلَامِ وَسِرِّیِّ السَّقَطِیِّ وَغُلَامُهٗ وَابْنُ اُخْتِهٖ اَبِی الْقَاسِمِ الْجُنَیْدِ وَغَیْرِهِمْ مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُهٗ.

فَالْمَشَائِخُ مِنْهُمُ الطَّرِیْقُ اِلَی اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَالْاَلَاءِ عَلَیْهِ وَالْبَابُ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اِلَیْهِ فَلَا بُدَّ لِكُلِّ مُرِیْدٍ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ شَیْخٍ كَمَا بَیَّنَّا اِلَّا عَلَی النَّادِرِ وَالشَّاذِّ.

فَیَجُوْزُ اَنْ یَصْطَفِیَ اللّٰهُ عَبْدًا مِنْ عِبَادِهٖ فَیَتَوَلّٰی تَرْبِیَتَهٗ وَحِرَاسَتَهٗ عَنِ الشَّیْطَانِ وَصِفَاتِ النَّفْسِ وَالْهَوٰی كَاِبْرَاهِیْمَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَامُهٗ وَاُوْلٰئِكَ الْقَرْنِ مِنَ الْاَوْلِیَاءِ

Marfat.com

وَغَيْرُهُمْ فَلَا يُنْكِرُ اِلَّا اِنَّا بَيَّنَّا مَا هُوَ الْاَغْلَبُ وَالْاَكْثَرُ وَالْاَسْلَمُ وَالْاَحْسَنُ.
فَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَنْقَطِعَ عَنِ الشَّيْخِ حَتّٰى يَسْتَغْنِيَ عَنْهُ بِالْوُصُوْلِ اِلٰى
رَبِّهٖ عَزَّوَجَلَّ فَيَتَوَلّٰى تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَرْبِيَتَهٗ وَتَهْذِيْبَهٗ وَيُوَقِّفُهٗ عَلٰى مَا
فِيْهِ اَشْيَاءُ خَفِيَتْ عَلَى الشَّيْخِ وَيَسْتَعْمِلُهٗ بِمَا يَشَاءُ مِنَ الْاَعْمَالِ
وَيَاْمُرُهٗ وَيَنْهَاهُ وَيَبْسُطُهٗ وَيَقْبِضُهٗ وَيُغْنِيْهِ وَيُفْقِرُهٗ وَيُلْقِنُهٗ. وَ
يَطَّلِعُهٗ عَلٰى اَقْسَامِهٖ. وَمَا مَسْئُوْلٌ اَمْرُهٗ اِلَيْهِ فَيَسْتَغْنِيْ بِرَبِّهٖ عَنْ غَيْرِهٖ بَلْ
اِلَّا يَنْفَزِعُ بِغَيْرِهٖ وَلَا يَسَعُهٗ اِلَّا مُرَاعَاةُ الْاَدَبِ لِرَبِّهٖ وَمُحَافَظَةُ خِدْمَتِهٖ
وَحُرْمَتِهٖ وَكَوْفِيْرِهٖ. فَحِيْنَئِذٍ يَقْطَعُ قَطْعًا وَرُبَمَا حُرِمَ عَلَيْهِ الْمُرُوْرُ اِلَى
الشَّيْخِ اِلَّا عَنْ صَرِيْحٍ وَخَيْرٍ بَيِّنٍ اِلَّا مَا يَتَحَقَّقُ فِيْهِ الشَّيْخُ اِلَيْهِ وَ
الْمُلَاقَاةُ لَهٗ فِيْ طَرَفَيِ الْجَامِعِ قَدْرًا وَلَا يَكُوْنُ قَصْدًا. كُلُّ ذٰلِكَ حِفْظًا
لِلْحَالِ وَاسْتِغْنَاءً بِالرَّبِّ وَغَيْرَةً عَلَى الْحَالِ وَمُلَازَمَةً لَهُمَا وَخِيْفَةً
مِنَ الذِّلَّةِ وَالْمُفَارَقَةِ لَهُمَا. وَالْعُقُوْبَةُ بِذٰلِكَ.

وَذٰلِكَ اَنَّ الْحُكْمَ يَجْمَعُ الْمُرِيْدَ وَالشَّيْخَ وَيَسَعُهُمَا. وَالْاَحْوَالُ
تُفَرِّقُ بَيْنَهُمَا لِاَنَّهَا قَدَرٌ وَالْقَدَرُ غَيْبٌ فَهِيَ فِعْلُ الرَّبِّ عَزَّوَجَلَّ
وَاللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ كُلِّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ فِيْ تَقْدِيْمٍ وَتَاْخِيْرٍ وَتَبْدِيْلٍ وَ
وَتَغْيِيْرٍ وَلَابَةٍ وَعَزْلٍ وَاِغْنَاءٍ وَاِفْقَارٍ وَاِعْزَازٍ وَاِذْلَالٍ يَسُوْقُ الْمَقَادِيْرَ
اِلَى الْمَوَاقِيْتِ لَا بُدَّ لَكَ ذٰلِكَ وَلَا يَنْضَبِطُ لِاَحَدٍ مِنَ الْخَلْقِ لَيْلٌ مُظْلِمٌ
وَبَرٌّ سَنَاسِعٌ وَبَحْرٌ لُجِّيٌّ لَا يُحِيْطُ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ اِلَّا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ
يَطَّلِعُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ مِنْ رُسُلِهٖ وَاَنْبِيَائِهٖ وَخَوَاصِ اَوْلِيَائِهٖ وَالْاِثْنَانِ
لَا يَتَّفِقَانِ فِيْ طَرِيْقٍ بَعْدَ دُخُوْلِهِمْ فِي الْحَاجَاتِ الَّتِيْ هِيَ الْقَدَرُ وَالْفِعْلُ فَمَا
يَصْنَعُ الْمُرِيْدُ بِالشَّيْخِ وَطَرِيْقُهُمَا مُخْتَلِفَةٌ. فَالشَّيْخُ يُسِيْرُ بِهٖ اِلٰى

Marfat.com

جِهَةٍ وَالْمُرِيْدُ اِلٰى اُخْرٰى۔ فَقَدْ خُلِقَ بَيْنَ ظُهُوْرِهِمَا وَوُجُوْهِهِمَا، فَاَنّٰى لَهُمَا وِجْدَانُ الصُّحْبَةِ وَالْاِجْتِمَاعُ وَالْاِيْقَارُ بَعْدَ ذٰلِكَ جِدًّا۔ فَاِنِ اتَّفَقَ فَهُوَ نَادِرٌ شَاذٌّ۔ لَا اِلْتِفَاتَ اِلَيْهِ وَلَا مُعَوَّلَ اِلَيْهِ اِذِ الْاَغْلَبُ مَا قَدِ انْكَشَفَ وَظَهَرَ وَبَانَ۔ وَصَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَى الشَّيْخِ۔

وَعَلَى الْمُرِيْدِ الصَّادِقِ الَّذِيْ بَلَغَ بِهٖ اِلٰى حَالَةٍ اِسْتَغْنٰى فِيْهَا بِرَبِّهٖ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى عَنِ الشَّيْخِ اِلَّا فِي الْوَقْتِ وَعَنْ اٰدَابِ الْمُرِيْدِ اَنْ لَّا يَتَكَلَّمَ بَيْنَ يَدَيْ شَيْخِهٖ اِلَّا فِيْ حَالَةِ الضَّرُوْرَةِ اَنْ لَّا يُظْهِرَ شَيْئًا مِّنْ مَنَاقِبِ نَفْسِهٖ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّبْسُطَ سَجَّادَتَهٗ بَيْنَ يَدَي الشَّيْخِ اِلَّا فِيْ وَقْتِ اَدَاءِ الصَّلَوَاتِ۔ فَاِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَوَاتِهٖ طَوٰى سَجَّادَتَهٗ فِي الْحَالِ وَيَكُوْنُ مُتَهَيِّئًا لِخِدْمَتِهٖ شَيْخِهٖ وَمَنْ هُوَ قَاعِدًا عَلٰى بَسَاطِهٖ مَبْسُوْطًا مُسْتَوْطِنًا مُسْتَرِيْحًا لَا كُلْفَةَ عَلَيْهِ لِغَيْرِهٖ۔ وَهٰذِهٖ حَالَةُ الشُّيُوْخِ لَا حَالَةُ الْمُرِيْدِ۔

وَيَجْتَهِدُ فِيْ اِجْتِنَابِ بَسْطِ سَجَّادَتِهٖ وَفَوْقَ سَجَّادَةِ مَنْ هُوَ فَوْقَهٗ فِي الرُّتْبَةِ وَاِدْنَاءِ سَجَّادَتِهٖ مِنْ سَجَّادَتِهٖ اِلَّا بِاَمْرِهٖ فَاِنَّ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ سُوْءُ الْاَدَبِ۔

وَيَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اِذَا جَرَتْ مَسْئَلَةٌ بَيْنَ يَدَيِ الشَّيْخِ اَنْ يَّسْكُتَ وَاِنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضْلٌ وَاَشْبَاعُ جَوَابٍ فِيْهَا بَلْ يَغْتَنِمُ مَا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ شَيْخِهٖ فَيَقْبَلُهٗ وَيَحْمِلُ بِهٖ وَاِنْ رَاٰى فِيْ جَوَابِهٖ نُقْصَانًا وَقُصُوْرًا فَلَا يَرُدُّ عَلَيْهِ۔ بَلْ يَشْكُرُ اللّٰهَ تَعَالٰى عَلٰى مَا خَصَّهٗ مِنْ فَضْلٍ وَعِلْمٍ وَنُوْرٍ وَيَحْمِلُ جَمِيْعَ ذٰلِكَ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَا يَكْثُرُ حَدِيْثَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اَخْطَاَ الشَّيْخُ فِي الْمَسْئَلَةِ۔ وَلَا يُنَاقِضُ كَلَامَهٗ اِلَّا اَنْ يَّغْلِبَ

Marfat.com

عَلَيْهِ ذٰلِكَ فَيَبْتَدِرُ مِنْهُ الْكَلِمَةُ فَلْيَتَدَارَكْهُ بِالسُّكُوْنِ وَالتَّوْبَةِ وَ الْعَزْمِ عَلٰى تَرْكِ الْمُعَاوَدَةِ عَلٰى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهٗ فِىْ اَثْنَاءِ الْكِتَابِ مِنْ فِعْلِهٖ فِىْ تَوْبَتِهٖ عَنْ مَعَاصِى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ. فَالْخَيْرُ كُلُّهٗ فِىْ حَقِّ الْمُرِيْدِ فِىْ سُكُوْتِهٖ فِيْمَا هٰذَا سَبِيْلُهٗ.

وَيَنْبَغِىْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ لَا يَتَحَرَّكَ فِىْ حَالِ السَّمَاعِ بَيْنَ يَدَىِ الشَّيْخِ اِلَّا بِاِشَارَةٍ مِنْهُ عَلَيْهِ وَلَا يَرٰى مِنْ نَفْسِهِ الْبَتَّةَ حَالًا اَنْ يَرٰى غَلْبَةً تَاْخُذُهٗ فَلْيَقْعُدْ اِلٰى حَالِ سُكُوْنِهٖ. فَاِذَا اَسْكَنَتْ فَوْرَتُهٗ فَلْيَعُدْ اِلٰى حَالِ سُكُوْنِهٖ وَاَدَبِهٖ وَ وَقَارِهٖ وَكِتْمَانِ مَا اَوْلَاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ سِرِّهٖ.

وَقَدْ ذَكَرْنَا هٰذَا وَاِنْ كُنَّا لَا نَرٰى بِالسَّمَاعِ وَالْقَوْلِ وَالْقَصَبِ وَ الرَّقْصِ. وَقَدْ قَدَّمْنَا كَرَاهَتَهٗ فِيْمَا تَقَدَّمَ اِلَّا اِنَّا قَدْ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ عَلٰى مَا قَدْ يَهِيْجُ بِهٖ اَهْلُ زَمَانِنَا فِىْ رَبْطِهِمْ وَمَجَامِعِهِمْ. وَلَا يُنْكَرُ اَنْ يَكُوْنَ فِيْمَنْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ صَادِقًا فَيَكُوْنُ مَعْنٰى مَا قَدْ سَمِعَ مَهِيْجًا لِنَائِرَةِ صِدْقِهٖ وَ مُثِيْرًا لَهَا فَيَشْتَعِلُ بِنَائِرَتِهٖ وَيَغِيْبُ فِيْهَا فَتَتَحَرَّكُ اَعْضَاؤُهٗ وَجَوَارِحُهٗ بَيْنَ الْقَوْمِ وَهُوَ فِىْ مَعْزَلٍ عَمَّا الْقَوْمُ فِيْهِ مِنْ لَذَّةِ الطِّبَاعِ وَ الْاَهْوِيَةِ وَتَذْكَارِ كُلِّ وَاحِدٍ قَرُبَ مِنْ مَعْشُوْقِهٖ مِمَّنْ قَدْ مَاتَ وَطَالَ بِهٖ عَهْدُهٗ وَمَنْ هُوَ حَىٌّ غَائِبٌ عَنْهُ فَاشْتَدَّ شَوْقُهٗ.

وَالْمُرِيْدُ الصَّادِقُ نَائِرَتُهٗ غَيْرُ خَامِدَةٍ وَشُعْلَتُهٗ غَيْرُ هَامِدَةٍ وَمَحْبُوْبُهٗ غَيْرُ غَائِبٍ وَنَفْسُهٗ غَيْرُ مُسْتَوْحِشٍ فَهُوَ اَبَدًا فِىْ زِيَادَةٍ وَنُمُوٍّ وَقُرْبٍ لَذَّةٍ وَنَعِيْمٍ فَلَا يُغَيِّرُهٗ بَهْجَةٌ عَنْ حَالَتِهٖ غَيْرُ كَلَامٍ مُرَادِهٖ وَحَدِيْثِهٖ وَهُوَ رَبُّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَفِىْ ذٰلِكَ عِنْدَهٗ مَنْدُوْحَةٌ عَنِ الْاَشْعَارِ وَالْغِنَاءِ وَ وَالْاَصْوَاتِ وَمَرْحِ الْمُتَدَخِّلِيْنَ شُرَكَاءِ الشَّيَاطِيْنِ رِكَابَ الْاَهْوِيَةِ مَطَايَا

Marfat.com

النُّفُوْسِ وَالطِّبَاعِ اَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ وَنَاعِقٍ۔

وَيَنْبَغِيْ لِلْمُرِيْدِ اَنْ لَّا يُعَارِضَ اَحَدًا فِيْ حَالِ سِمَاعِهٖ وَلَا يُزَاحِمَ اَحَدًا فِيْ وَقْتِهٖ فِي التَّقَاضِيْ عَلَى الَّذِيْ يَنْشُدُ بِهَدِيَّاتِ الْمُرَقَّفَاتِ الْمُشَوِّقَاتِ اِلَى الْجَنَانِ وَدُرَيَّةِ الْحَقِّ تَعَالٰى فِي الْاٰخِرَةِ اَلذَّاهِدَاتِ فِي الدُّنْيَا وَلَذَّاتِهَا وَشَهَوَاتِهَا وَاَبْنَائِهَا وَنِسْوَانِهَا، اَلْمُشَجِّعَاتِ عَلَى الصَّبْرِ عَلٰى اٰفَاتِهَا وَمِحَنِهَا وَبَلَايَاهَا وَاِدْبَارِهَا عَنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَةِ وَاِقْبَالِهَا عَلٰى اَبْنَائِهَا وَغَيْرِ ذٰلِكَ فَلْيَكِلْ جَمِيْعَ ذٰلِكَ اِلَى الشَّيْخِ الْحَاضِرِ۔ اَللّٰهُمَّ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْمُسْتَمِعُ مِنَ الْمُتَحَقِّقِيْنَ فَيَحْفَظُ الْاَدَبَ فِي الظَّاهِرِ وَيُنْكِرُ عَنْ تَكَلُّفِهٖ فِي الْبَاطِنِ فَلَا شَكَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَقْبِضُ مِنْ يَتَقَاضٰى عَنْهُ اَوْ يُلْهِمُ الْقَائِلَ بِذٰلِكَ التَّكْرَارَ وَالتَّرْدَادَ لِيَقْضِيَ الصَّادِقُ الْمُسْتَمِعُ نَهْيَهٗ وَوَطَرَهٗ مِنْ ذٰلِكَ۔

ترجمہ

اور اس بات کا یقین کرے کہ اس جہان میں یہ رواج ہمیشہ سے جاری ہے فرمایا ہے کہ ایک وقت تک سلسلہ پیری و مریدی و صاحب و محبوب و تابع و متبوع کا فرزندانِ آدم میں جاری ہے آیا تم کو معلوم نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور ان کو سب اپنے نام سکھائے اور کام کا آغاز فرمایا۔

پس اُن کو مثل شاگرد کے بنایا۔ اور اپنے آپ کو استاذ بنایا۔ ان کو مثل مرید کے بنایا، اور خود شیخ بنا۔ اور ان سے فرمایا کہ اے آدمؑ! یہ گھوڑا ہے اور یہ خچر ہے، اور یہ گدھا۔ یہاں تک کہ ان کو چھوٹا اور بڑا پیار بھی بتا دیا۔ اور جب ان کی تعلیم

Marfat.com

وتہذیب سے فارغ ہوا تو ان کو معلم استاد و شیخ حکیم کی دستار سے فخر عنایت فرمایا۔ اور انواع و اقسام کے لباس علوم سے ان کو ممتاز فرمایا۔ اور گفتار نیک و کلام نمکین عنایت فرمایا۔ اور بہشت میں کرسی پر متمکن فرمایا۔ اور فرشتوں کو ان کے گرد صف بستہ کیا اور جب فرشتوں نے اپنی عاجزی اور لاعلمی ظاہر کی اور جناب آلہٰی میں عرض کیا کہ ہم کو کچھ علم نہیں۔ مگر وہ جو سکھایا تو نے ہم کو تب حضرت آدم علیہ السلام سے ارشاد ہوا کہ ان کے نام بتادیں۔ پس سب فرشتے حضرت آدم علیہ السلام کے شاگرد ہوئے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام ان کے استاد بنے۔ اور سب چیزوں کے نام سے ان کو مطلع کیا۔ جیسا کہ قرآن شریف اس بات کا گواہ ہے پس حضرت آدم علیہ السلام کا فضل اور بزرگی فرشتوں پر ظاہر ہوئی اور خداوند تعالیٰ کے نزدیک اور فرشتوں کے نزدیک ان کو شرف حاصل ہوا۔ اور فرشتے ان کے تابع اور وہ ان کے متبوع ہوئے۔
درود اللہ کا اوپر ان کے

پھر حکم قضا جاری ہوا۔ اور آپ نے اس ممنوعہ درخت کا پھل کھایا۔ اور بہشت سے نکالے گئے اور ایک حالت سے دوسری حالت پر اور ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل کئے گئے جن کی ان کو خبر نہ تھی اس منزل کو اپنا وطن نہ سمجھا۔ اور ان کے دل میں اس جگہ ٹھہرنے کا خیال نہ گذرا۔ اور یہ بھی گمان نہ تھا کہ اس منزل کی سیر کرائی جائے گی۔

پس جبکہ اس منزل پر پہنچے اور رفتار شروع کی تو زمین سے ڈرے اور زمین پر وہ چیزیں دیکھیں جو پہلے نہ دیکھی تھیں۔ پس اُن پر بھوک و پیاس و سوزش و قبض کا بار ڈالا گیا وہ پہلے اس سے واقف نہ تھے اب حضرت آدم علیہ السلام پھر معلم و مرشد و استاد و رہنما اور خبر دینے والے اور ادب دینے والے کے محتاج ہوئے، تو حضرت صمدیت نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی التفات و اعانت

Marfat.com

کے واسطے نازل فرمایا اور جبرائیل علیہ السلام نے ان کے ساتھ دوستی کا برتاو کیا اور ان پر امرد شوار آشکار کئے اور گیہوں کا تخم ان کو دیا اور اس کے بونے کی ترکیب بتائی۔ اور جب وہ درخت بار آور ہوا تو اس کے کاٹنے کا ڈھنگ سکھایا پھر گیہوں کو خس وخاشاک سے صاف کرنا سکھایا پھر اس کا آٹا پیسنا بتایا اور اس کا سامان سب مہیا کر دیا۔ پھر روٹی پکانا سکھایا۔ اور انہوں نے روٹی پکائی۔ پھر اس کے کھانے کو کہا۔ اور انہوں نے کھانا کھایا۔ اور جب پاخانہ کی حاجت ہوئی۔ تو پھر گھبرائے کہ اب کیا کریں استاد کی حاجت ہوئی جبرائیل علیہ السلام نے رفع حاجت کی ترکیب بتائی اور طہارت اور عبادت خداوند تعالیٰ کرنیکی ہدایت فرمائی اور ان کو تعلیم کیا کہ اپنے جسم کی سیاہی کو سفیدی سے اس عمل کے سبب مبدل کرنیکی کوشش کرو کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام کا جسم نورانی تھا اور عتاب شہنشاہی کے سبب تیرہ وتارہ ہوگیا تھا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایام بیض میں یعنی تیرہویں اور چودہویں اور پندرھویں تاریخ مہینے میں ان کو روزہ رکھنے کا فرمایا اور انہوں نے اس پر عمل کیا تو جسم کا رنگ نورانی ہوگیا اور علاوہ اس کے اور بہت سے علم اور ادب سکھائے۔ پس حضرت آدم علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام کے شاگرد ہوئے اور وہ ان کے استاد اور پیر بنے اور اس کے پہلے حضرت آدمؑ علیہ السلام، جبرائیل علیہ السلام اور سب ملائکہ کے پیر اور متبوع تھے۔ اور ان سے دانا تر تھے۔ اس انقلاب حالت سے معاملہ منقلب ہوگیا اور اسی طرح حضرت شیث علیہ السلام آدم علیہ السلام کے فرزند رشید نے اپنے پدر بزرگوار سے تعلیم پائی اور سلسلہ وار اسی طرح سے ان کی اولاد تعلیم پاتی رہی۔ پھر نوح علیہ السلام نے اپنی اولاد کو تعلیم دی اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے اپنی اولاد کو تعلیم دی خداوند تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو وصیت کی۔ اور یعقوب علیہ السلام نے اپنی اولاد کو نصیحت کی اسی طرح حضرت موسیٰؑ ہارون علیہما السلام نے اپنی اپنی

Marfat.com

اولاد کو و بنی اسرائیل کو تعلیم کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو تعلیم دی اس کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرنا اور نماز پڑھنا سکھایا اور پھر مسواک کرنیکی وصیت فرمائی ۔ اور یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ نصیحت کی میرے تئیں مسواک کے کرنیکی ۔ اور آپکا قول ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھ کو مسواک کرنیکی اسوقت تک نصیحت کی جب تک کہ میرے منہ میں دانت رہیں اور جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ خانہ کعبہ میں دوبارہ نماز پڑھی پھر میرے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی جب کہ آفتاب کا زوال ہوا ۔ آخر حدیث تک اس کا ذکر پہلے کتاب میں ہو چکا ہے ۔ پھر صحابہؓ رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلیم پائی ۔ پھر تابعین نے صحابہؓ سے اُن پر سلام اس کے بعد بتبع تابعین نے اسی طرح سے قرن بعد قرن و زمانہ بعید تک تعلیم پائے گئے ۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہے مگر اس کے واسطے ایک صاحب ہے ۔ اور اس کی راہنمائی سے ہدایت پاتا ہے ۔ اور اس کے قدم بقدم چلتا ہے اور اس کے مذہب ہی کی پیروی کرتا ہے ۔ پھر اس کے بعد خلیفہ اس کا قائمقام ہوتا ہے جیسے کہ موسیٰ بن عمران اور اس کا غلام اور حضرت یوشع بن نون کا بھانجا ۔ اور حواری ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ۔ اور ابوبکر و عمر عنہما ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی طرح حضرت عثمان اور حضرت علی اور تمام صحابہؓ رضی اللہ عنہم اور ہمیشہ اولیاء اور صدیق اور ابدال اسی طرح استاد و شاگرد ہوتے رہے ہیں جیسا کہ حضرت حسن بصری اور اس کے شاگرد عتبہ بن غلام اور سری سقطی اور اس کا غلام اور اس کا بھانجا اور ابی قاسم جنید رحم اللہ وغیرہ وغیرہ اس کی شرح طول طویل ہے ۔

پس مشائخ خداوند تعالیٰ کی راہ کے راہنما ہیں اور دروازہ ہیں جس سے خداوند تعالیٰ کی راہ میں چلنے کا راستہ ہی پس مرید پیر کرنے کے لئے مجبور ہے جیسا کہ ہم نے بطریق اجمال بیان کیا ہے ۔ جائز ہے کہ خداوند تعالیٰ اپنے بندوں سے ایک بندہ کو برگزیدہ فرما دے ۔

Marfat.com

اور اسکی تربیت و نگہبانی شیطان دہوا ہوس نفسانی سے اپنے ذمے لے مثل حضرت ابراہیمؑ خلیل اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درود اللہ کا اوپر اُن کے اور سلام اور مثل اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور دوسرے اولیاؤں وغیرہ کے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ بے تربیت خداوند تعالیٰ کے کوئی ولی کسی کو اپنی طرف کر سکے مگر جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا کہ وہ غالب تر اور اکثر اور سلامت تر اور نیک تر ہے۔

پس مرید کو چاہیئے کہ مرشد سے اس وقت تک قطع تعلق نہ کرے جب تک خدائے عزوجل کی بارگاہ میں اس کی رسائی کامل طور پر نہ ہوا اور جب پہنچ جاوے گا تو ایزد تبارک تعالیٰ اس کی تربیت اور تہذیب اپنے ذمہ لے گا۔ اور اس کو اسرار نہانی پر واقف فرمائے گا۔ جن سے ان کے پیر صاحب بھی واقف نہیں۔ اور جو خداوند تعالیٰ کے مزاج مبارک میں آوے گا، اس سے کام لیوے گا اور اس پر عمل کرنے کو حکم فرماوے گا۔ اور نہی بھی فرمائے گا۔ اور بسط و کشاد اس کی حالت میں کرے گا۔ کبھی غنا کبھی فقر کرے گا۔ اور اس کو تلقین کرے گا اور ان چیزوں کے اقسام پر اسکو مطلع فرماوے گا جسکی طرف اس کا منجر ہوتا ہے۔ پس وہ ماسوائے اللہ تعالیٰ کے بے پرواہ ہو جاوے گا۔ بلکہ سوائے خداوند تعالیٰ کے کسی طرف مشغول نہ ہوگا اور اس کے دل میں بجز نگہداشت ادب باری تعالیٰ اور محافظت خدمت میں اور اسکی حرمت و توقیر کے اور کسی چیز کی گنجائش نہ ہوگی پس اس وقت مرید کا پیر سے قطع تعلق ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس کا شیخ کے پاس جانا حرام ہو جاتا ہے۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اس کا شیخ کے پاس جانا حرام ہو جاتا ہے مگر خداوند تعالیٰ کی طرف سے کوئی امر آشکار کی سبب شیخ صاحب کا جانا اسکی طرف بھجاوے یا اس سے ملاقات کرنے کا مسبب راہ میں اتفاق ہو لیکن وہ ملاقات قصداً نہ ہوگی اور سب باتیں بہت استغنا کے جو اس کو اپنے خداوند تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہے اور بسبب قائم رہنے اپنے حال کے اور بخیال خواری و رنج کے جو اس حال سے جدا

Marfat.com

ہونے پر اس کو ہوگا وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ اور یہ بات ثابت ہے کہ حکم الٰہی سے البتہ پیر و مرشد دونوں یکجا ہو جاتے ہیں، کیونکہ اس کے حکم کی بجا آوری میں دونوں شریک ہیں وہ جب چاہتا ہے دونوں کو اکٹھا کر دیتا ہے اور جب چاہتا ہے دونوں میں تفرقہ ڈال دیتا ہے۔ کیونکہ قضاو قدر میں ہر ایک کا حال موافق استعداد ہر شخص کے ہے۔ اس جگہ کسب کو دخل نہیں یہ کام سب خداوند تعالیٰ عزّ اسمہٗ کی عنایت پر جو ہر روز پیچ ایک شان کے ہے۔ آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا ہٹا دینا اور تبدیل اور تغیر اور ولایت وافزودنی اور غنی کرنا، اور فقیر بنانا اور عزت اور ذلت دینا اسی کا کام ہے اپنے حکم اوقاتِ مقررہ پر جاری فرماتا ہے۔ کسی کو اس کا حال معلوم نہیں ہوتا اور خلق اللہ سے کوئی شخص خیال نہیں کرتا۔ کہ اندھیری رات و سیع جنگل اور گہرا دریا کیا چیز ہے کسی چیز پر انسان کی عقل کام نہیں کرتی سب کو خداوند تعالیٰ نے اپنے علم سے احاطہ کر لیا ہے اور جس کسی کو انبیاء و رسولوں اور اولیاء خاص سے اس اسرار پر مطلع فرماتا ہے۔ تو دو شخصوں کو ایک اسرار کے جاننے پر متفق نہیں فرماتا پس ان حالتوں میں جو مقدرات سے متعلق ہیں۔ مرید کا شیخ کے ساتھ کیا کام دسرو کار ہے اور ان دونوں کی راہیں مختلف کیونکہ خداوند تعالیٰ شیخ صاحب کو تو کسی طرف سیر کرواتا ہے اور مرید کو کسی دوسری طرف کی۔ اور ان کے ظاہر و باطن میں اختلاف پیدا کر دیا ہے۔ تو ان کا ہم صحبت ہونا اور آپس میں معانقہ کرنا کب ممکن ہو سکتا ہے اور یہ امر محال ہے اگر بالفرض اتفاقاً ہو بھی جائے تاہم۔ یہ امر شاذ و نادر ہے وہ لائق التفات اور اعتبار کے نہیں ہے کیونکہ غالب یقین اس چیز پر ہو سکتا ہے جو ظاہر ہو پس خداوند کی رحمت اس پیر و مرید صادق پر ہے، کہ مرید صادق ہے کہ جب اس حالت پر پہنچے تو اپنے پروردگار کی الفت و محبت میں اس کو شیخ صاحب کی پرواہ نہ رہی، مگر وقت ضرورت اور مرید کے آداب میں داخل ہے کہ بغیر ضرورت شیخ صاحب کے روبرو کلام نہ کرے نہ اپنے ہنر اور

Marfat.com

وصف کا کچھ اظہار کرے اور اس کو لائق نہیں کہ اپنا مصلی پیر صاحب کے آگے بچھاوے مگر نماز کے وقت مضائقہ نہیں اور جب نماز سے فارغ ہو تو اپنا مصلی فی الفور لپیٹ کے اور پیر صاحب کی خدمت کے لئے کمر بستہ ہو جاوے جو اپنے وسیع بچھونے پر اپنا وطن بنائے ہوئے بے رنج و کلفت غیر نیٹھے ہوئے ہیں یہ حالت شیخ کی ہے نہ مرید کی اور کوشش کے ساتھ پرہیز کرے کہ اپنا مصلی اس شخص کے مصلی پر نہ بچھاوے جو اس سے مرتبہ میں بالاتر ہے اور پیر صاحب کے مصلی کے نزدیک بھی اپنا مصلی بچھانے سے پرہیز کرے۔ مگر باجازت پیر صاحب کے جائز ہے کیونکہ صوفیہ کے نزدیک ایسا کرنا ترک ادب ہے اور جب شاہصاحب کے روبرو کسی مسئلہ کی بحث شروع ہو تو وہ اگرچہ عاقل و دانش سے بہرہ کامل اور جواب دینے کی طاقت بھی رکھتا ہو خاموش رہے اور شیخ صاحب کی زبان پر جو کچھ کہ خداوند تعالیٰ نے جاری فرمایا اس کو گوشِ دل سے سنے اور قبول کرے اور اس پر عمل کرے۔ اور اگر پیر صاحب کے کلام میں کوئی نقص اور قصور ملاحظہ کرے تو اس کو رد نہ کرے اور اس کے دل میں خداوند تعالیٰ نے جو نور بصیرت اپنے فضل و کرم سے نازل فرمایا ہے اور اس کو اس کے واسطے مخصوص کیا تو اس کو اپنی خزینہ دل میں مخفی رکھے۔ اور زیادہ باتیں نہ بتاوے اور یہ نہ کہے کہ شیخ صاحب نے مسئلہ میں خطا کی اور شیخ کی کلام میں رخنہ اندازی نہ کرے اور بے تحاشہ بلا سوچے سمجھے بلا قصد کوئی بات کہ اٹھے تو فوراً خاموش ہو جاوے، اور آئندہ کے واسطے ایسی خطا سرزد ہونے سے توبہ کرے جیسا کہ ہم نے کتاب کے درمیان میں اپنے گناہوں سے خداوند تعالیٰ کے حضور میں توبہ کرنا بیان کیا ہے پس مرید کی خیر خاموش رہنے میں ہے اور یہی اس کی راہ ہے اور حالت سماع میں مرید کو لازم نہیں ہے کہ پیر صاحب کے سامنے کوئی حرکت کرے یا اشارہ ان کے اور اپنی طرف سے کوئی حالت ظاہر نہ کرے۔

Marfat.com

اگر غلبہ شوق سے ایسا حال اس پر طاری ہو کہ ہوش و حواس اس کے جاتے رہیں تو جب اُس کا جوش فرو ہو تو اپنے حالِ قدیم پر پھر آوے اور وہی پرانہ طریقہ ادب آداب اختیار کرے۔ اور وقار کے ساتھ ان اسرار کو جو خداوند تعالیٰ نے اس پر ظاہر فرمایا پوشیدہ رکھے۔ جیسا کہ اس کا ذکر ہم نے پہلے کیا ہے اگرچہ ہم رقص و سرود و راگ و رنگ و قیل و قال کو روا نہیں رکھتے اور ہم نے اسکی کراہت کا ذکر پہلے کیا ہے مگر ہم نے موافق خواہش اہل زمانہ کے کہ وہ مجمع مشائخ میں بربط سننے کے شائق و حریص ہیں اس کا ذکر کیا ہے اور جو لوگ اس امر کو راستی و صدق سے روا رکھتے ہیں تو انکار نہیں ہو سکتا کہ اس کا سُننا ان کے صدق حال کی آگ کو بھڑکاتا ہے اور ان کے اشتیاق کو دوبالا کرتا ہے پس وہ اپنے نائرہ اشتیاق میں جلتے ہیں۔ اور خود اس میں غائب ہو جاتے ہیں ان کے اعضاء قوم کے درمیان بھڑکتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ اور وہ اپنی قوم کے خیالات سے بالکل علیحدہ ایک گوشہ میں ہیں۔ اور وہ لوگ تو اپنی طبیعت اور نفسانی لذت میں اپنے اپنے معشوقوں کو جو ان سے جدا ہیں یا مر گئے یا زندہ ہیں جو ان کو نہیں مل سکتے یاد کرتے ہیں اور اُن کے شوق کی آگ بڑھتی ہے۔

اور مرید صادق کی آگ نہ تو دھیمی ہو سکتی ہے، اور نہ بجھ سکتی ہے اور اس کے شعلے کم ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا محبوب نہ تو اس سے غائب ہے اور نہ دور ہونے والا ہے۔ پس اس کے شوق کی ہمیشہ شعلہ زن ہے اور اپنے محبوب حقیقی کے قریب اور نزدیکی لذت اور نعمت میں یوماً فیوماً ترقی کر رہا ہے۔ اور اسکی حالت اور سرور میں بجز اس کے مطلب کلام کے اور کوئی نہیں پہنچا سکتا۔ اور اس کے مقصد کا کلام اس کے پروردگار جلشانہ کا کلام ہے۔ پس اس حالت میں مرید غزل اور راگ و رنگ و فریاد و غوغا کرنے والوں مدعیوں سے، کہ اخوان الشیاطین ہیں اور ہوا و ہوس نفس امارہ کے گھوڑوں پر سوار ہیں اور فریاد و غل کرنے والوں کی پیروی کرنے والے ہیں اور مرید کو لائق

Marfat.com

ہے کہ کسی پر سماع کی حالت میں اعتراض نہ کرے کوئی تو ترک دنیا کے مضمون کے اشعار پڑھواتا ہے کوئی دل کے نرم کرنے والی اور بہشت وحور کا اشتیاق دلانے والے اور آخرت میں دیدار خداوند تعالیٰ کی امید دلانے والے اور دنیا اور دنیا کی لذتوں اور اسکی شہوتوں اور عورتوں اور فرزندوں کے ترک کرنے پر دلیر کرنے والے اور آفتوں و رحمتوں و بلاؤں پر صبر دینے والے اور اپنے فرزند کی محبت سے قطع کرکے آخرت کی طرف اس کا منہ پھیرنے والے سننا چاہتا ہے۔

پس اب سب کو حوالہ بشیخ کرے کیونکہ قوم بشیخ کی ولایت میں ہے اگر سننے والا منجملہ ارباب تحقق کے ہے۔ پس ظاہر میں ادب کو نگاہ رکھے اور باطن میں تکلیف سے انکار کرے۔ کوئی شبہہ نہیں کہ خداوند تعالیٰ کوئی ایسا شخص مقرر کرے گا۔ جو گانے والے دوبارہ گانے کی خواہش کرے گا یا اس گوئے کے دل میں خود ہی آوے گا کہ اپنی کلام کو روک رکھے۔

✤

نقل ہے کہ:- سلطان محمود غزنوی حضرت ابوالحسن خرقانی کی زیارت کے لئے خرقان شریف میں پہنچے پہلے پیام بھیجا کہ میں آپ کی زیارت کے واسطے غزنی سے یہاں تک آیا خانقاہ سے خیمہ تک قدم رنجہ فرمائیے۔ اور قاصد کو سکھایا کہ اگر وہ انکار کریں تو یہ آیت پڑھنا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ حضرت نے فرمایا کہ معذور سمجھو اس نے یہ آیت پڑھی تو فرمایا کہ:

"در اطیعوا اللہ چناں مستغرق ام کہ از اطیعوا الرسول خجالت ہا دارم، تا بہ اولی الامر چہ رسیدم۔"

_____ قاصد نے آکر محمود

Marfat.com

کو یہ جواب سنا دیا محمود نے اپنی پوشاک ایاز کو پہنا کر سلطان بنایا اور دس کنیزوں کو مردانہ لباس پہنا کر غلام بنایا، اور خود ہتھیار باندھ کر اسکی اردلی میں چلا، اور حضرت کے حجرہ پر پہنچا حضرت نے تعظیم نہ دی محمود نے کہا کہ اپنے سلطان کی کچھ توقیر نہ کی فرمایا کہ تم نے جال لگایا ہے محمود نے کہا بیشک جال تو لگایا تھا مگر آپ جال کی چڑیا کا بیکو ہیں پھر محمود بولا کہ کچھ ارشاد فرمایئے۔ کہا کہ ان نامحرموں کو باہر کر دو پھر محمود نے دعا کی درخواست کی

اور ایک تھیلی اشرفیوں کی پیش کی آپ نے ایک سوکھی روٹی جو کی نکال کر سامنے رکھدی محمود نے کھائی مگر نوالہ گلے میں اٹکتا تھا۔ فرمایا کہ ایسے ہی تمہاری اشرفیاں ہماری حلق سے نہیں اتریں گی بس اٹھاؤ ہم اس کو طلاق دے چکے ہیں پھر محمود نے عرض کی کچھ یادگار اپنا عنایت فرمایئے شیخ نے ایک کپڑا اپنا دیا اور فرمایا۔ کہ اگر تم کو کہیں بڑی مشکل پیش آوے جسکی عقدہ کشائی دشوار ہو تو اس کے ذریعے سے دعا کرنا اللہ تعالیٰ قبول فرماوے گا جب محمود رخصت ہونے لگا تو اس وقت تعظیم کے لئے حضرت کھڑے ہو گئے اس نے پوچھا کہ آتے وقت کچھ نہ تھا تو اب جاتے وقت کیسے جواب دیا کہ اے محمود تو بادشاہی کے گھمنڈ میں امتحان کیلئے آیا تھا مگر اب تو فقیری اور انکساری کی دولت لے کر چلا گیا پس میں تیری شاہی کی تعظیم کے لئے نہیں اٹھا بلکہ فقیری کی تحریم کے واسطے کھڑا ہوں محمود واپس ہوا اور وہاں سے آن کر سومنات پر حملہ کیا جب معرکہ سخت پیش آیا، اور تردد پیدا ہوا تو اس لباس کو لیکر دعائے فتح مانگی اور منت مانی کہ جو کچھ غنیمت ہاتھ آوے گی درویشوں کو نذر کروں گا چنانچہ اسی روز محمود کامشکر فتحیاب ہو گیا اور رات کو محمود نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوالحسن خرقانی فرماتے ہیں کہ تو نے ہماری خرقہ کی بھی آبرو رکھوئی اگر تو دعا کرتا تو تمام کفار کو خدائے تعالیٰ اسلام نصیب کرتا اس فتح سومنات میں مال کثیر سلطان کے ہاتھ آیا مولویوں سے دریافت کیا

Marfat.com

کہ یہ غنیمت کس کو دینی چاہیے کہا کہ علماء کو تاکہ علم دین کی ترقی ہو۔ پھر غازیوں اور امیروں اور لشکریوں سے یہی سوال کیا۔ ہر ایک نے اپنے اپنے مطلب کی کہی سب کے بعد ایک مجذوب سے پوچھا۔ جو لشکر میں رہتا تھا اس نے جواب دیا کہ سن محمود اگر خدا سے آئندہ بھی کچھ مطلب ہے تو بموجب اقرار کے فقراء پر تقسیم کردو ورنہ جو مقصد تھا وہ تو ہو ہی چکا آئندہ خدا سے کچھ توقع نہ رکھ اور مال غنیمت کو اپنے خرچ میں لا بادشاہ نے یہ جواب سن کر حسب وعدہ تمام مال غربا کو لٹا دیا۔

نقل ہے :۔

کہ ایک مرید نے اپنے پیر سے پوچھا کہ پیر کا حق مرید پر کیا ہے اور مرید کا حق پیر پر اس سے بزرگ نے جواب دیا کہ اچھا بتادیں گے چند روز کے بعد جس وقت وہ مرید راسخ الاعتقاد ہوا پہلے اس سے کہ وہ نیٹھے پیر نے حکم دیا کہ چلے جاؤ وہ مرید فوراً ایک طرف چل دیا ساتویں روز ایک شہر کے قریب پہنچا وہاں ایک امیر اسی بزرگ کا مرید تھا اسکو اس مرید مسافر کا حال منکشف ہوا اس نے اپنے پاس بلایا اور پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو اس نے کیفیت بیان کی اور کہا کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کہاں جاتا ہوں۔ تب اس نے کہا کہ تم کو میرے ہی پاس بھیجا ہے۔ آؤ ٹھہرو چند روز کے بعد ایک ہزار روپیہ دے کر رخصت کیا اور کہہ دیا کہ بس واپس چلے جاؤ تو اثنائے راہ میں ایک شہر میں وارد ہوا اتفاقاً ایک بازاری عورت پر جو حسن و جمال میں بے مثال تھی فریفتہ ہوگیا اور وہ ہزار روپیہ دیکر اس سے ملاقات کی جب ارادہ فاسد کیا تو غیب سے ایک طمانچہ لگا تین بار یہی معاملہ گذرا عورت نے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے آتے ہو اس نے تمام سرگذشت بیان کی وہ بولی کہ معلوم ہوا تمہارا شیخ مرد کامل ہے۔ اس خیال باطل کو چھوڑو اور آؤ ہم تم دونوں ان کی خدمت میں چلیں۔ اور یہ لو اپنا روپیہ کمر سے باندھو آخر دونوں پیر کی خدمت میں حاضر ہوئے عورت نے افعال سابقہ

Marfat.com

سے توبہ کی اور اس شخص سے نکاح کر لیا چند روز کے بعد اس مرید نے وہی سوال پیش کیا تو شیخ نے جواب دیا کہ پیر کا حق وہ تھا جو تو نے ادا کیا۔ یعنی بغیر چوں چرا کے ہمارے حکم کی تعمیل کی اور مرید کا وہ حق تھا جو تجھ پر گذرا سوائے طالب اس زمانہ میں ایسے مرید ہی نہیں باوجودیکہ مشائخ کامل اکمل بلکہ مکمل بھی پائے جاتے ہیں

لعل بے بہا :- کہ حضرت رابعہ بصری رحمتہ اللہ علیہ کو کسی شخص نے رنڈی کے ہاتھ فروخت کر دیا چونکہ آپ نہایت حسینہ و جمیلہ تھے۔ اس نے زیور و لباس سے حسن خداداد کو جلا دیکر ان کو بالاخانہ پر بٹھا دیا مشتاقوں کا ہجوم ہونے لگا مگر بوقت شب جس شخص کو نامزد ان کے پاس بھیجتی اس سے کہتیں کہ اول وضو کرکے دوگانہ پڑھ لو۔ جہاں دوگانہ پڑھا اور حضرت رابعہؒ نے ہمت باطنی مبذول کی پھر تو اس شخص کی آنکھیں کھل جاتی تھیں اور صبح کو چپ چاپ چلا جاتا تھا

بیت

نازم بہ چشم خود کہ جمالِ تو دیدہ است افتم بپائے خود کہ بکویت رسیدہ است
ہر روز بوسہ ہا زنم ایں دستِ خویش را کو دامنت گرفتہ بسویم کشیدہ است

سال بھر تک اسی طور سے فیض جاری رہا کہ جو شخص ایک رات ان کے پاس رہا۔ وہ پھر نہ آیا۔ ؎

قدغن ہے کہ اس کو میں کوئی آنے نہ پائے
گر بے خبر آ جائے تو پھر جانے نہ پائے

مالکہ نے خیال کیا کہ کیا بات ہے۔ جو شخص ایک دفعہ آتا ہے دوبارہ صورت نہیں دکھاتا اس کے حسن و جمال اور ناز و ادا اور صورت و سیرت میں کسی طرح کی کسر نہیں۔

Marfat.com

مصرعہ ۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے ۔

ایک رات پوشیدہ ہو کر ناٹکہ نے تمام کیفیت دیکھ لی ۔ صبح کو ان کے قدموں پر گر پڑی ۔ کہ میرا قصور معاف کرد ، مجھ کو حال معلوم نہ تھا ۔ آج سے میں نے تم کو آزاد کیا ۔ فرمایا ارے احمق تو نے مجھ کو آزاد کیا ، فیض برباد کیا خیر مرضی خدا کی یہیں تک تھی ۔ فقط

نقل ہے ۔ کہ حضرت ابو بکر شبلی علیہ الرحمت کی خدمت میں دو شخص بارادہ بیعت حاضر ہوئے ان میں سے ایک کو فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ شِبْلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس نے کہا کہ اجی لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ آپ نے بھی یہی کلمہ پڑھا اس نے پوچھا آپ نے لَاحَوْل کیوں پڑھی ہے آپ نے استفسار کیا کہ تم نے کیوں پڑھی بولا کہ میں نے تو اس واسطے پڑھی ۔ کہ ایسے بے شرع کے پاس مرید ہونے آیا آپ نے فرمایا کہ ہم نے اس لئے پڑھی کہ ایسے جاہل کے سامنے راز کی بات کہہ دی ۔ اس کے بعد دوسرے شخص کو بلایا ، اور وہی فرمایا کہ کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُشْبِلِیٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ اس نے جواب دیا کہ حضرت میں تو آپ کو کچھ اور ہی سمجھ کے آیا تھا ، آپ تو ورے ہی گر پڑے رسالت پر ہی قناعت کی ۔ آپ نے ہنس کر فرمایا کہ اچھا تم کو تعلیم کریں گے ۔ پس ہر شخص کا فہم و حوصلہ جدا ہوتا ہے ورنہ بات ایک ہی تھی ۔ جو ایک کے دل میں نہ سمائی اور انکار پیدا کیا دوسرے کا حوصلہ اس سے بڑا اعلیٰ تھا ، حضرت شبلی کا یہ مطلب نہ تھا جو شخص ظاہر بین نے سمجھا ، بات یہ تھی کہ جو شخص تعلیم و تلقین اور ہدایت و ارشاد کرتا ہے طالب کے لئے وہی رسول ہے اور رسالت آلہی کا کام انجام دیتا ہے ۔

نقل ہے ۔ کہ حضرت شیخ شبلی علیہ الرحمت نے جنگل میں ایک کھوپڑی

Marfat.com

پڑی پائی اُس پر بخط سبز تحریر تھا خَسِرَ الدُّنیا وَالْاٰخِرَۃ جو شخص اُس کو دیکھتا ٹھوکر مارتا کہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ کوئی بڑا ہی ازلی مردود ہے جسکی پیشانی پر داغ شقاوت لگایا گیا ہے۔ حضرت نے اس کو نہایت ادب و تعظیم سے اُٹھایا، اور بڑی اُنس و محبت سے اس پر بوسہ دیا۔ لوگوں کو حیرت دامنگیر ہوئی پوچھا کہ آپ نے اسکی تعظیم و تکریم کیوں فرمائی۔ فرمایا کہ میاں یہ کھوپری کسی مرد کامل کی ہے۔ کیونکہ جس کو خسران دنیا و آخرت کا مرتبہ حاصل ہو وہی واصل بحق ہوتا ہے۔ اَلْفَقْرُ وَسَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ۔

چاشنیٔ دردِ عشق قابلِ ہر سفلہ نیست
زہر ز خوانِ شہاں نامورے را دہند

ایضاً

اسرارِ محبت را ہر دل نہ بود قابل
در نیست بہ ہر دریا، ز نیست بہ ہر کانے

نقل ۱۰۰

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری میں عرض کی کہ تیری بارگاہ میں میرا کون سا فعل پسند ہے۔ تاکہ میں اُس کو زیادہ کروں حکم ہوا کہ تمہارا یہ فعل ہم کو بہت پسند آیا۔ کہ زمانہ طفلی میں جب تمہاری ماں مارا کرتی تھی۔ تو تم مار کھا کر بھی اُسی طرف دوڑتے تھے۔ پس طالب خدا کو بھی یہی لازم ہے کہ گو کیسی ہی ہیبت و سختی ذلت و خواری پیش آئے۔ لیکن ہر حال میں خدا کی طرف متوجہ رہے۔

نقل ۱۰۱

:- کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بیوی کو ساتھ لے کر وطن کو چلے اندھیری رات میں جنگل اور پہاڑ کے اندر راہ بھول گئے ناگاہ ایک پہاڑی پر آگ جلتی نظر آئی بیوی سے فرمایا۔ کہ تم یہیں ٹھہرو میں آگ لاتا ہے۔ جب قریب پہنچے تو ایک درخت روشن تھا اُس میں سے آواز آئی یٰمُوْسٰی اِنِّیْ اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی۔

Marfat.com

ترجمہ اے موسیٰ میں تیرا پروردگار ہوں۔ پس اتار ڈال اپنی دونوں جوتیاں کہ تو وادی مقدس طویٰ میں ہے۔ یہاں نعلین سے ظاہر جوتیاں مراد نہیں۔ بلکہ نعلین عبارت ہے دین و دنیا سے کیونکہ اکثر جوتی پیزار اپنی دو کے لئے ہوا کرتی ہے۔ اور وادی مقدس سے عشق و محبت کا میدان مراد ہے جس کے اندر دین و دنیا دونوں کو جوتیوں کی طرح اتار کر پھینک دینا واجب ہے۔ یعنی اس ذات پاک کی محبت میں دین و دنیا ترک کرنا چاہیئے۔

نقل ہے کہ جس وقت حضرت غوث الثقلین رحمۃ اللہ علیہ بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز کی مزار شریف پر تشریف لے گئے تو آپ کو خیال آیا کہ منزل میں تو بایزید کے برابر ہوں لیکن دو باتیں مجھ میں زیادہ ہیں ایک یہ کہ سید ہوں دوسرے محبوب ہوں۔ جبکہ مزار پر متوجہ ہوئے تو یہ شعر لکھا ہوا پایا۔

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را　　اوست سید جملہ موجودات را

حضرت مقدس یہ شعر پڑھکر نہایت خائف ہوئے اس وقت روح بایزید قدس سرہ ظاہر ہوئی اور کہا کہ صاحب زادہ یہ میرا قصور نہیں بلکہ یہ تعلیم تم کو ذات پاک کی کی جانب سے ہوئی ہے اور فی الحقیقت مجھ سے تو آپ ہر رتبہ میں بہتر و برتر ہیں۔

نقل ہے کہ حضرت جنیدؒ قدس سرہ فنون سپہ گری میں یکتائے زمانہ تھے خصوصاً پہلوانی میں بڑے نامی گرامی ایک بار ایک شخص آیا اور بادشاہ سے کہا کہ میں تمہارے پہلوان سے لڑوں گا۔ بادشاہ نے کہا کہ ہمارا پہلوان بڑا زبردست ہے۔ تم دبلے پتلے آدمی بھلا اس سے کیا لڑو گے مگر اس شخص نے نہ مانا اور بہت اصرار کیا آخر دنگل ہوا جب حضرت جنید خم ٹھوک کر مقابل ہوئے اور دونوں کی پکڑ ہونے لگی تو اس شخص نے چپکے سے اُن کے کان میں کہا کہ میں سید ہوں محتاج ہوں

Marfat.com

آئندہ تم کو اختیار ہے حضرت جنید لڑتے لڑتے گر پڑے جب تو بڑا شور و غل ہوا بادشاہ نہ مانا دوبارہ کشتی کرائی پھر پچھڑ گئے تیسری بار کشتی ہوئی پھر چاروں شانے چت آخر بادشاہ نے اس کو انعام دیا حضرت جنید کو بلا کر پوچھا کہ سچ کہو یہ کیا بات تھی۔ اصل حال بیان کر دیا۔ بادشاہ بہت متعجب ہوا کہ مجمع عام میں اپنی ذلت اور سید کی عزت گوارہ کی فی الحقیقت یہ بڑی پہلوانی اور بہادری تھی اس شب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جنید قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں شاباش اے جنید تو نے ہماری اولاد کے ساتھ سلوک کیا ہم بھی تیرے ساتھ سلوک کریں گے دوسرے روز بادشاہی ملازمت ترک کی اور فقرا کی جستجو میں پھرنے لگے آخر اپنے ماموں حضرت سری سقطی قدس سرہ سے بیعت ہوئے۔

نقل ہے:۔ کہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بڑا لنگر خانہ تھا انواع و اقسام کے کھانے پکتے ہیں اور غربا و مساکین کھاتے ایک دن ایک مہمان آپ کے دسترخوان پر کھانا کھا کر مسجد شریف میں گیا وہاں دیکھا کہ ایک مرد خدا خوش صورت و خوش سیرت جو کے ستو سے روزہ افطار کر رہے تھے۔ اس شخص نے کہا کہ حضرت یہاں ایک امیر کا لنگر خانہ جاری ہے مسافرین کے لئے صلائے عام ہے۔ آپ بھی چلئے اور کھانا تناول فرمائیے انہوں نے جواب دیا کہ ہماری قسمت میں میاں تو یہی ستو لکھے ہیں پھر وہ مہمان حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور مسافر مسجد کا حال سنایا اور کہا کہ آپ اُن بزرگ کے لئے مسجد میں کھانا بھجوا دیں حضرت امام حسنؓ آبدیدہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ وہ میرے والد ماجد ہیں یہ سب ان ہی کے دم قدم کی برکت ہے۔ لیکن وہ سلطان تسلیم و رضا، اور مرد میدان فقر و فنا ہیں۔ دنیا کا عیش ان کی نظر میں ہیچ ہے۔

Marfat.com

اشعار

غمگین مشو کہ دولت شد شد نہ شد نہ شد
ایں پنج روزہ حشمت شد شد نہ شد نہ شد

ہمت بلند گرداں اقبال دیں بکن
دُنیا برائے شوکت شد شد نہ شد نہ شد

نقل ہے ۔ کہ ایک بزرگ مدت تک مجاہدہ میں مصروف رہے ایک دن ان کو الہام ہوا کہ اچھا تم مانگو کیا مانگتے ہو ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ کیا طلب کروں عرض کیا کہ آٹھ دن کی مہلت ملے تاکہ میں کسی دانا سے مشورہ کروں وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۔ چنانچہ وہ ایک بزرگ شیخ کی خدمت میں گئے جو اس زمانے میں مشہور و معروف تھے اور تمام حال بیان کیا انہوں نے جواب دیا کہ میں اس قابل نہیں ہوں ہاں ایک مرد خدا فلاں جگہ میں پڑا ہے بھاڑ جھونکا کرتا ہے اسکی خدمت میں جاؤ یقین ہے کہ وہ تمہارے سوال کا جواب دے ۔ سائل ان کے پاس گیا اور کیفیت عرض کی فرمایا کہ اچھا کل آؤ تو اس کا جواب دیں گے دوسرے روز حسب وعدہ سائل وہاں گیا تو شور و غل کے آواز سنے دریافت کے بعد معلوم ہوا کہ رات کے وقت کسی نے ان کو قتل کر ڈالا دھڑ ایک سنڈاس میں پڑا ہوا ملا اور سر ایک کوڑی پر پایا حاکم ہوا کہ یہ بدمعاش تھا پاؤں میں رسی باندھ کر کشاں کشاں بیرون شہر پھینک دو ۔ تاکہ کوئی کتے اسکی نعش کو کھا جائیں ۔ یہ سائل اس تماشے کو دیکھ کر نہایت حیران ہوا ۔ کہ اس بزرگ کے ساتھ یہ کیا معاملہ ہو رہا ہے اور جھوٹا وعدہ کیوں کیا آخر سوچا کہ مردوں کا وعدہ خلاف نہیں ہوتا اس سر بے تن سے جا کر سوال کیا کہ آج کا

Marfat.com

وعدہ تھا اب جواب عنایت ہو۔ اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی اس سر میں سے آواز آئی کہ میاں صاحب تمہارے سوال کا یہی جواب ہے۔ جو تم نے تماشا دیکھا ہمارے اوپر سرکار کی بڑی عنایت اور ہمارے ساتھ نہایت محبت اور بڑا پیار تھا لیکن ساری عمر نہ پیٹ بھر کر کھانا ملا اور نہ پہننے کو کپڑا نصیب ہوا ہمیشہ لنگوٹی باندھی اور بھاڑ جھونکا زندگی کی یہ صورت تھی، موت کی کیفیت تم نے خود ہی دیکھ لی کہ کیا عمدہ گت ہوئی نہ گور ملی۔ نہ کفن میسر ہوا۔

سر کہاں دھڑ کہاں عمر بھر کبھی غسل کرنا نصیب نہ ہوا نماز روزہ سے ہمیشہ محروم رہے آخر غسل میت اور نماز جنازہ بھی ہاتھ نہ آئی باقی رہا ایمان اور عاقبت بخیر اس کا پتہ بھی نہ ملا۔ کوئی حساب کتاب کا فرشتہ نہ آیا۔ نہ کسی مردے مردود میت و مقبولیت کی خبر نہ دی،

اشعار حضرت علیؓ

رَضِیْتُ بِمَا قَسَمَ اللّٰہُ لِیْ ۔۔۔ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلٰی خَالِقِیْ
لَقَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ فِیْمَا مَضٰی ۔۔۔ کَذَا یُحْسِنُ اللّٰہُ فِیْمَا بَقِیْ

الغرض اہل محبت و عشق کے ساتھ تو یہ سلوک ہوتا ہے۔ جو کہ بیان کیا پس اگر تم کو مانگنا ہے تو مراتب میں سے کوئی مرتبہ مثل ولایت و غوثیت و قطبیت وغیرہ مانگ مزے میں رہو گے محبت کا نام کبھی بھول کر بھی نہ لینا۔

عشق را ہرگز نہ شاید ناتواں ۔۔۔ مرد کامل باید و داں پہلواں
پہلواں باید دریں راہ تنگ رف ۔۔۔ نکتہ داں را گنگ باید شد ز حرف

بات سن کر اس بزرگ کی آنکھیں کھلیں اور دل میں کہا کہ بھلا جب دینے والے کو کچھ دینا منظور ہوتا ہے تو کہیں پوچھ پوچھ کر دیا کرتا ہے۔ میں تو کچھ نہیں مانگتا جو اس کو دینا

Marfat.com

منظور ہو گا بغیر دریافت عطا کرے گا ۔

نقل ہے کہ حضرت امام حسنؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جبکہ آپ کی عمر بارہ برس کی تھی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ آپ کے دل میں کس کی محبت ہے فرمایا کہ تمہاری پھر پوچھا کہ بھائی حسینؓ کی فرمایا کہ ان کی بھی پھر پوچھا کہ اماں جی کی فرمایا کہ ہاں ان کی بھی ۔ پھر پوچھا کہ نانا جان کی بھی فرمایا کہ ہاں ان کی بھی پھر پوچھا کہ اللہ میاں کی فرمایا کہ ہاں ان کی بھی تب حضرت امام حسن بولے کہ ابا جان آپ کا دل ہے یا کوئی مسافر خانہ ہے دل میں تو صرف ایک کی محبت رہ سکتی ہے نہ ہزاروں کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو چھاتی سے لگایا اور فرمایا کہ بیٹا تم سچ کہتے ہو محبت تو ایک ہی کی رہے گی سبحان اللہ جب بچپن میں یہ سمجھ تھی تو بڑے ہو کر کیا کیفیت ہو گی سچ ہے

؎ بچۂ بط اگر شبینہ بود
آب دریاش بسینہ بود

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے حضرت امام حسن کو جو تعلیم فرماتی ہے ہم کو نہایت ہی پسند ہے۔ وَهُوَ هٰذَا يَا وَلَدِيْ فِكْرُكَ فِيْكَ وَيَكْفِيْكَ دَاءَكَ دَوَاءُكَ فِيْكَ لَيْسَ شَيْءٌ خَارِجًا مِنْكَ ۔ اَنْتَ اُمُّ الْكِتَابِ يَا وَلَدِيْ اَنْتَ جِسْمٌ صَغِيْرٌ وَفِيْكَ عَالَمٌ كَبِيْرٌ

ترجمہ اے میرے فرزند تیرا فکر تجھ میں تیرے لئے کافی ہے تیرا درد اور تیری دوا تجھ میں ہے کوئی چیز تجھ سے باہر نہیں تو اُمّ الکتاب ہے اے میرے فرزند تو ایک چھوٹا سا جسم ہے اور تیرے اندر ایک بڑا جہان ہے۔

نقل ہے:۔ کہ حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک بزرگ کامل تھے۔ انہوں نے اپنے ایک خلیفہ سے ارشاد کیا کہ تم حضرت

Marfat.com

بایزید بسطامی کی زیارت کو جایا کرو

وہ مرید چپ ہو رہا لیکن مرشد نے تین بار بھی ارشاد کیا، تو وہ بولے کہ حضرت میں ذات کا دیکھنے والا ہوں، صفات کو کیا دیکھوں۔ شیخ نے فرمایا جب تم صفات کا جلوہ دیکھو گے تو حقیقت معلوم ہو گی۔ آخر بہ تعمیل حکم اس غار پر پہنچا۔ جہاں حضرت بایزید قدس سرہ رہتے تھے وہ غار سے نکلے اور ایک نگاہ اسکی طرف کی فوراً قلب پھٹ گیا۔ اور وہ مر گیا حاضرین میں سے ایک شخص نے پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے۔ کہ ذات کا دیکھنے والا صفات کا متحمل نہ ہو سکا۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی ایسی مثال ہے کہ اگر آفتاب کو دیکھو تو دیکھ سکتے ہو۔ چنانچہ بعض آدمی شغل آفتابی کیا کرتے ہیں لیکن شیشہ آتشی میں اگر کوئی آفتاب کو دیکھے تو آنکھیں پھٹ جائیں۔ صفات کا متحمل ہونا ہر ایک کا کام نہیں اس میں بڑے بڑے خراب ہو گئے ہیں عام کا تو کیا حوصلہ ہے۔

حکایت :- ابتدا میں حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ نے ایک دیگ کھانے کی پکائی اور صلائے عام دیا کہ جس کو جو کھانا مرغوب و مطلوب ہو اس میں سے نکالے اور کھائے چنانچہ تمام شہری اور مسافر لوگ ٹوٹ پڑے اور کھانے لگے لیکن دیگ تمام نہ ہوتی تھی اتفاقاً اسی روز ایک مسافر سرا میں وارد ہوا حضرت نے مرید کو بھیج کر اس کی دعوت کی ہر چند اصرار کیا مگر اس نے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں یہ کھانا ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ یہاں تک کہ خود حضرت مقدس تشریف لے گئے اور کھانے کی تواضع کی اس نے کہا۔ اچھا میں تو آدمی کا گوشت کھاؤں گا۔ یہ بات سن کر حضرت بایزید قدس سرہ چکرائے اور فرمائے کہ خیر میرا گوشت جہاں سے چاہو کاٹ لو اور نوش کرو مسافر بولا کہ واہ آپ بھی آدمی بن گئے ذرا اپنی جانب غور تو کیجئے انہوں نے بنظر بطون اپنی شکل کو ملاحظہ کیا تو دیکھا کہ بصورت طاؤس ہیں۔ اس وقت مسافر نے کہا کہ ابھی تو خدا خدا کر کے مور کی صورت بنے ہو۔ جب آدمی کی صورت نصیب ہو گی اس وقت دعویٰ کرنا

Marfat.com

ابھی سے کس برتے پر مخلوق خدا کو کھاتا کھلاتے ہو یہ بات کہہ کر غائب ہو گیا حضرت بایزید قدس سرہ روئے اور فوراً دیگ توڑ توڑ کر پھینک دی غرض مردان خدا کے نزدیک کرامت بھی غایت کمال نہیں۔

حکایت:۔ حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو لوگوں نے چین نہیں لینے دیا اگر حضرت علی کے زمانہ کا قبالہ لکھانے آیا تو آپ نے یوں تحریر فرمایا،

هٰذَا مَا اشْتَرٰى مَيِّتٌ مِنْ مَيِّتٍ دَارًا فِيْ بَلْدَةِ الْمُذْنِبِيْنَ وَ سُكْنَةِ الْغَافِلِيْنَ۔ اَلْحَدُّ الْاَوَّلُ مِنْهَا مُنْتَهٰى اِلَى الْمَوْتِ وَالثَّانِيْ اِلَى الْقَبْرِ وَالثَّالِثُ اِلَى الْحِسَابِ وَ الرَّابِعُ اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ۔

جلا جب یہ سمجھ ہو تو سلطنت کا کام کیسے چلے، اور سلطنت کے لئے رعب و سطوت بھی امر ضروری ہے آپ کے دل میں تو شان رحم غالب تھی اسی جہت سے سلطنت میں فتور پڑا جب جانتے کہ امیر معاویہؓ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں کان ہلاتے، ایک بار حضرت عمرؓ نے تکلف و تزئین کی باز پرس کے واسطے ان کو طلب کیا تھا خوف کے مارے تھرا گئے بدن کانپنے لگا عذر و معذرت کر کے جان بچائی ورنہ بیخ و بن تک اکھاڑ ڈالتے حضرت علی مرتضیٰ کی یہ کیفیت تھی کہ جب امیر معاویہؓ نے آپ سے جنگ کی اور کنارہ دریا پر قبضہ کیا تو آپ کے لشکر والوں نے حملہ کیا اور اس مقام سے غنیم کو ہٹا دیا آپ نے اپنے لشکر سے ارشاد کیا کہ جیسے تم پر پانی بند کیا تھا تم نہ بند کرو اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا لَيْسُوْا بِكَفَرَةٍ وَلَا بِفَسَقَةٍ۔

حکایت:۔ کسی شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے معرفت خدا میں سوال کیا آپ نے فرمایا اَلْعَجْزُ عَنْ دَرْكِ الْاِدْرَاكِ یعنی ادراک کا عاجز ہونا ادراک کے دریافت سے یہی معرفت ہے ایک شخص نے حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

Marfat.com

سے معرفت میں سوال کیا فرمایا عَرَفْتُ رَبِّیْ بِفَسْخِ الْعَزَائِمِ یعنی میں نے خدا کو پہچان لیا بہ سبب ٹوٹ پڑجانے ارادوں کے۔

حکایت :۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وحی لائے حضرت نے دریافت فرمایا جبرائیل تم جانتے ہو کہ وحی کہاں سے آتی ہے انہوں نے عرض کیا کہ حضرت میری رسائی سدرۃ المنتہیٰ سے آگے نہیں اس مقام معلوم پر پر ندائے غیب وارد ہوتی ہے اسکو آپ تک پہنچا دینا میرا کام ہے اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا آپ نے فرمایا اب کی بار ندا وارد ہو تو اس پر پرواز شروع کر دو اور دیکھو کہ یہ ندا کہاں سے آتی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ایسا ہی کیا اور ایک طویل مسافت طے کرنے کے بعد دیکھا کہ آنحضرت صلعم وہ ندا روحی کر رہے ہیں پھر حضرت جبرائیلؑ زمین کی طرف متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ آں حضرت صلعم اپنی جگہ پر موجود ہیں اس کے بعد جناب قبلہ نے ارشاد کیا کہ اس بات کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرت غنودہ تھے۔ بلکہ اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے۔ کہ ایک آن واحد کے اندر آنحضرت صلعم نے اپنے تئیں اس عالم اور اس عالم میں دکھا دیا۔

حکایت :۔ کروڑوں میں سے کسی ایک کو فقر حاصل ہوتا ہے اور جب حاصل ہو گیا تو پھر کسی طور سے زائل نہیں ہو سکتا چنانچہ نقل ہے کہ غوث بہاء الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ ایک روز بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے۔ زیر دیوار شور و غل مچا معلوم ہوا کہ کوئی آدمی کنویں میں گر پڑا ہے اپنے عزفہ میں سے ہاتھ بڑھا کر اس غریق کو تہ چاہ سے نکال کر باہر کھڑا کر دیا ایک فقیر شکستہ حال جو مردان خدا میں سے تھا۔ اس طرف آ نکلا کیفیت صدور کرامت ملاحظہ کی اور کہا کہ صاحبزادہ

Marfat.com

یہ تو بازیچۂ اطفال ہے اگر سیکھنا ہے تو فقر سیکھو آپ بالا خانہ سے اترے اور فقیر صاحب سے جا ملے پوچھا کہ فقر کیا چیز ہے اس نے جواب دیا کہ صاحبزادہ فقر وہ شے ہے کہ نہ حرام سے جائے نہ زنا سے بگڑے نہ شراب سے خراب ہو نہ چوری سے زائل کوئی اس کو مٹا نہیں سکتا وہ بے زوال اور پائیدار چیز ہے آپ خاموش ہو کر چلے گئے اور خیال کیا کہ اس شخص کا امتحان کرنا چاہئے کہ اپنے کام میں پکا اور بات کا پورا ہے یا نہیں ۔ اور اس کا قول مطابق فعل ہے یا صرف دعویٰ ہی ہے یہ سوچ کر ایک کتا پلا ہوا ذبح کرایا اس کا تو پلاؤ دم کرایا اور اپنی کنیز کو لباس فاخرہ پہنا کر سمجھا دیا کہ تو کچھ ذکر نہ کرنا اور ایک بوتل شراب کی دی اور کہا کہ جا فلاں مقام پر ایک فقیر صاحب ہیں ان سے کہو کہ یہ سامان دعوت آپ کی خدمت میں ارسال کیا ہے وہ تو جانتے بوجھتے کہ یہ امتحانی ضیافت ہے پہلے تو شراب نوش کی پھر اس کنیز کی بانگ دیکھی پھر پلاؤ چٹ کیا اور کہلا بھیجا کہ ان ڈھکوسلوں سے یہاں کیا ہوتا ہے ۔

اشعار

ان سنتوں کی وار لی جن کے پورن منت بھگت بیج پلٹے نہیں جے جگ جائیں انت

تج او تم پرکت سے کیا کرے کسنگ یکھہ چندن لاگے نہیں جو پلٹے رہے بھونگ

کنیز نے گھر جا کر تمام کیفیت بیان کی جب تو حیرت میں آئے اگلے دن گھوڑے پر سوار ہو کر ان کی ملاقات کو چلے راہ میں ایک ندی تھی جب بیچ دھار میں پہنچے تو گھوڑے نے لید اور پیشاب کر دیا اس کنارہ سے فقیر ہمنوش للکارا کہ دیکھو صاحب یہ کیوں دریا کو ناپاک کرتے ہو ۔ یہ بولے کہ واہ حضرت بھلا کہیں لید اور پیشاب سے دریا ناپاک ہوتا ہے شاید آپ مسائل فقہ سے بھی ناواقف ہیں مرد فقیر ہنسا اور کہا کہ

Marfat.com

سبحان اللہ آپ بھی خوب فقیہ ہیں کہ ذرا سی ندی تولید و پیشاب سے گندہ نہ ہوا اور معرفت الہٰی کا بحر ناپیدا کنار جسکی ابتدا نہ انتہا، پلے کتے کے پلاؤ اور شراب وکینز سے ناپاک ہو جائے۔ حضرت بہاوالحق سمجھ لئے کہ حقیقت میں کشف وکرامت اور چیز ہے اور فقر دوسری شے ہے۔

فقر حق است و نہ حق از وی جدا　　فقر لایحتاج باشد از خدا

از روے ارادت فقیر کی خدمت میں حاضر ہوتے انہوں نے کہا کہ یہ چلتے جو مدت العمر سے آپ کیا کرتے ہیں ان کو ترک کیجئے اور مردان خدا کا طریقہ اختیار فرمائیے اتنی بات کہہ کر چل دیئے پس فقیری کا حاصل کرنا اور فقیر بننا آسان بات نہیں ہے بلکہ جب تک تمام مقاصد دین و دنیا اور مراتب و مدارج اور کشف وکرامات کو ترک نہ کرے اور نامرادی و ناکامی کے میدان میں قدم نہ رکھے فقر کی ہوا بھی نہیں لگتی۔

شعر

تا ایمان کفر و کفر ایمان نشود　　یک بندہ خاص حق مسلمان نشود
تا مدرسہ و منارا ویران نشود　　یک کار قلندری بسامان نشود

بڑے بڑے ہوشیار اور علماء و فضلاء شعراء اور زاہدان پرہیزگار مراتب و مدارج اور منازل و مقامات اور کشف وکرامات پر فریفتہ ہو کر فقر سے رہ جاتے ہیں اور اسی کو کمال معراج سمجھ کر بیٹھ جاتے ہیں

اشعار

جیسں گڑیں بڑیں ارجائیں　　پرکایا پردیش کرائیں
اور پرائے من کے جائیں　　چل کر جائیں تھاں من مانے

Marfat.com

بھولیں چھاں چتر اور گیانے ان کو تجے بھگت تن جانے

اور اس زمانہ میں تو فقری مرید ہوتے ہی حاصل ہو جاتی ہے۔ جہاں رنگین کپڑے پہنے اور حال کھیلنے لگے۔ پھر تو کچھ شک و شبہ باقی نہیں رہتا پورے قطب الاقطاب اور غوث الاعظم اور شیخ المشائخ بن کر اَنَا خَیْرٌ مِّنْ کُلِّ الْمَوْجُوْدَاتِ کا دم بھرنے لگتے ہیں

اشعار

معرفت کا رنگ جسکو نہ ہوا گیری کپڑے پہنے تو کیا ہوا
در قزا گند مرد باید بود بر مخنث سلاح جنگ چہ سود
سرمد غم عشق بوالہوس راند ہند سوز دل پروانہ مگس راند ہند
عمر باید کہ یار آید بکنار ایں دولت سرمد ہمہ کس راند ہند

حکایت کملا کی تعظیم و تلقین کا طریقہ یہ ہے کہ اول طالب کو خاندان کے موافق بیعت کر کے ذکر ارشاد فرماتے ہیں خواہ اسم ذات خواہ نفی و اثبات مگر اس زمانے کے مشائخین کی طرح سامنے بٹھا کر توجہ نہیں دیتے البتہ قلبی توجہ دیتے ہیں جہاں کہیں مرید ہو چاہے ہزار فرسنگ چلیتے میل بھر پھرا اپنا برزخ اس کے دل میں حلول کر دیتے ہیں اور اس توجہ کا اثر طالب کے دل میں زائل نہیں ہوتا۔ شراب پیئے یا زنا کرے گویا کہ پتھر کی لکیر ہے اس کو گھسو یا رگڑو یہ دستور موجود ہے اور اس گروہ کی توجہ تین طرح کی ہوتی ہے۔ اصلاحی۔ القائی۔ اتحادی۔ اصلاحی توجہ یہ ہے کہ مرشد اپنے برزخ ہمت کے صابون سے دل مرید کو صاف کر دے اور اس کے آئینہ دل کا غبار اپنے دل کی حرارت سے مٹا دے اور اپنی ہمت باطنی کو مرید کی تہذیب و آراستگی میں مصروف رکھے القائی توجہ یہ ہے کہ جب ضمیر مرید کی صفائی نہایت کو پہنچ جاوے۔ تو حالات پوشیدہ کی دریافت و استدراک کے

Marfat.com

واسطے القا کرے یعنی جو کچھ کہنا ہو مرید سے برزخ میں کہے خواہ مرید دور ہو خواہ نزدیک۔ لیکن کمتر طالب اس توجہ تک پہنچتے ہیں۔ اتحادی توجہ یہ ہے کہ مرشد بے محنت بغیر تصفیہ و تزکیہ قلب کے مرید کو فیضان باطنی عطا کرے اور خاصہ اس توجہ کا یہ ہے کہ طالب کا برزخ مرشد کی صورت بابرکت کے مشابہ ہو جاتا ہے مگر اس قسم کی توجہ شاذ و نادر ہے۔ چنانچہ مشہور ہے۔ کہ حضرت خواجہ باقی اللہ علیہ الرحمت نے ایک نان بائی کو دی تھی۔ جو کم ظرفی اور بے استعدادی کی وجہ سے تیسرے دن مر گیا۔ کیونکہ تصفیہ باطن اس کو حاصل نہیں ہوا تھا اگر صفائی ہوتی تو اس توجہ کو برداشت کرتا اور جیسے اس توجہ کے دینے والے خال خال ہوتے ہیں ایسے ہی اتنا عالی حوصلہ و عالی ظرف طالب بھی کم ہوتا ہے جو اس توجہ کا متحمل ہو ورنہ بیم ہلاکت ہے جب طالب تذکر میں ٹھیک ہو جاتا ہے۔ تو پیر و مرشد اس کو تفکر ارشاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ صانع حقیقی و بدایع میں متفکر رہو مثلاً قالب انسان کیسی حکمت فراست سے بنایا اس کے اندر صدہا بیماریاں سیکڑوں آرام رکھے آسمان بغیر ستون قائم کر دیا۔ زمین کو پانی پر پھیلا دیا مینہ کا برسانا نباتات کا اگنا پھول پھل پیدا ہونا۔ یہ سب اسکی کمال صنعت کا تماشا پیش نظر ہے اور مرتبہ تفکر میں اگر طالب کو استغراق و سکر حاصل ہوتا ہے۔ استغراق کے معنی ہیں پانی میں ڈوب جانا اور یہاں یہ مراد ہے کہ حقیقت و معرفت کے دریا میں قصد و نیت کے ساتھ غرق ہوتا اور سکر کے معنی ہیں بے ہوشی و مدہوشی۔ جب طالب مرتبہ تفکر و تذکر میں ٹھیک ہو گیا تو اب عرفان کی تعلیم کرتے ہیں کہ ان تمام ممکنات کو واجب الوجود خیال کرنا اور ان فروعات کو اصل اصول سمجھنا چاہیے اور تمام وسیلے اور واسطے درمیان سے اٹھا ڈالنے چاہیئے اور جو کرو جان لو کہ اسی کی مشیت سے کرتے ہیں اور جو آفت و راحت کسی سے پہنچے جناب اللہ سمجھو جیسے کتے کو کوئی پتھر مارے تو وہ پتھر کو

Marfat.com

نہیں دیکھتا بلکہ جان لیتا ہے کہ مارنے والا کوئی اور ہے پتھر خود نہیں لگا اس پتھر مارنے والے کی طرف دوڑتا ہے ۔

دربیان آنکہ ۔ زمین پر کس کس مخلوقات کی سلطنت گذر گئی ہے روایت میکند ابن عباس رضی اللہ عنہ کہ از آفرینش آسمان و زمین شصت ہزار سال باشد و ایں جہاں چہار قرن گشتہ بود و بیست و چہار لکھ و ہژدہ ہزار سال بود دراں قرن آبادانی جہان از دیوان بود و بعضے پرندہ ہم بودند و قرن دوم شانزدہ لکھ و بیست و دو ہزار سال بود ۔

دراں قرن آبادانی جہان فرشتگان بود ۔ و قرن سوم بیست و دو لکھ و بیست ہزار سال بود ۔ دراں قرن آبادانی جہاں از یک ہزار و پانصد آدم و بعضے گویند کہ ہفتاد آدم بود ۔ و بروایت چہل آدم بودند ۔ ایشاں را آوازہ نبود ۔ و قرن چہارم ہشت لکھ و بیست ہزار سال و دراں قرن آبادانی جہاں از انسان بود و بعد از گذشتن این قرنہائے حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم میباشد بفرمان خدائے تعالیٰ ۔ واللہ اعلم بالصواب

ابتدائے دورِ عالم تا زمانے مصطفیٰ ۱۲۰۶۸ سنہ

دو ارب دو صد کروڑ و نہ نود لکھ سالہا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ان کی آفرین سے آسمان و زمین ساٹھ لکھ اور اسی ہزار سال ہوتا ہے ۔ اور یہ جہان چار قرن ہے ۔ چوبیس لاکھ اور اٹھارہ ہزار سال ہوتا ہے ۔ اس قرن میں آبادی جہاں دیووں کی تھی ۔ اور بعضے پرندے بھی تھے ۔ اور دوم قرن سولہ لاکھ اور بائیس ہزار سال کا تھا ۔ اس قرن میں آبادی عالم فرشتوں کی تھی ۔ اور سوم قرن دو لاکھ بیس اور بیس ہزار سال کا تھا ۔ اس قرن میں آبادی عالم ایک ہزار پانچ آدمی تھے ۔ بلحاظ روایت دیگر چالیس آدمی تھے ۔ واللہ ان کی زبان نہ تھی ۔ اور قرن چہارم اسی لاکھ اور بیس ہزار سال کے تھی ۔

Marfat.com

اس قرن میں آبادی عالم گھوڑوں کی تھی۔ اور ان قرنوں کے گذرنے کے بعد حضرت آدم علیہ الصلوٰت والسلام پیدا ہوئے۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصواب۔

*

سی حرفی پنجابی از باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خ ——— خط لکھاں کی جواب تیرے درد جان نوں نت ستاوندے پئے
کراں کجھ علاج جے صحت ہووے اگوں اُلٹے شور مچاوندے پئے
کیتا نابود وجود میرا ہُن جان نوں زور لگاوندے پئے
رب جانے عبدا کی ہونڈائی اگوں ہور پیغام بھی آوندے پئے

د ——— دکھاں دی اج بہار سجناں درد وچہ وجود دے زور کردے
پندرہ روز تھیں طبع علیل میری آنون درد بہتیرے شور کردے
نالے حفاظت خزانیاں پیش آئی لُوٹ کرن نوں تیاریاں چور کردے
چھیکڑ رب جانے کی ہونڈائی دشمن عبد کجھ ہور نہ تھیں ہور کردے

ذ ——— ذلیل کیتا کس جرم اندر دفعہ اصل قانون دا دس بیبا
کدوں پیش ہو ساں ہون بیان میرے گئے ہوش حواس بھی نس بیبا
دفتری کن سزا ضرور تھیوں گئی اپنے کرموں پھس بیبا
ختم ہو شہادت قلمبند ہوئی نہیں چلدا عبدا دس بیبا

ر ——— رسم کن پیاریاں دی سدا وچہ حجاب دے مکھ رہندے

Marfat.com

ظاہر صفت صفات دی نظر آوے اصلی وچہ نقاب دے رُخ رہندے
وصل کہن پیغام جُدائیاں دا اصلی وچہ جُدائیاں سکھ رہندے
عبد دس کھاں وصف پیاریاں دے ہونوں ناز تے ظاہرا دکھ رہندے

ز ——— زرد ہوندے پیلے رنگ جیہڑے ضرب پریم دی کھا بیٹھے
چشم نکدی غیر نوں مول ناہیں جیہڑے انگ معشوق نوں لا بیٹھے
جانی جان دے وچہ غرقاب ہو کے صرف آپ نوں وچہ سما بیٹھے
عبد جیہڑے پہلیوں مر چکے چھیکڑ وچہ حضور دے جا بیٹھے

س ——— سُولیاں تے چڑھ جان بھانویں اے پر کیتے قول تے یار ضرور رہندے
ظاہر ہون کہ کافر نہیں یار بھانویں اے پر چشم دے وچہ حضور رہندے
نت بھکھ جنہاں اوس مکھ والی ڈٹھے باہجھ دیدار رنجور رہندے
عبد طرف معشوق خیال جنہاں سدہ وصل وصال نہیں دور رہندے

ش ——— شرم نہ آوندا مول تینوں دکھن کس کے شان گمان کوڑے
گھر وں کنت نہ بھانوندا مول تینوں بیٹھیں کس دے مان تران کوڑے
باہجوں داج دے ہوندے کاج ناہیں موٹ پکیاں جان گیران کوڑے
عبد نت بیہوش نے آدے ہوش ناہیں تیرے وصف نہیں بہتے جیران کوڑے

ص ——— صبر کیسے نوں نہ آوندائی کٹیں طرف فیسے شیر جوان ڈٹھے
منہ بول دا تے دل کوکدائی اوپر سولیاں شان گمان ڈٹھے
کوئی تختوں لہیہ کے پیئے فرش اوتے بھکھ منگدے بہت ویران ڈٹھے
کیسے نال نہ توڑ نبھاوندائی چھیکڑ عبد اسب حیران ڈٹھے

ض ——— ضرب پریم دی خوب لگی نہیں جین دا کوئی ڈھنگ میرا
گوشے چھپ کے بیٹھدی دوتیاں نہیں غیر نکدا مول نہ رنگ میرا

Marfat.com

واحد جاندے دم غلیماں دے کثرت وچہ ہے دل تنگ میرا
جس روز پیاریاں کو پچ کیتے عبدؔ کسے دے نال نہ سنگ میرا

ط ——— تاپ فراق ہر رات مینوں تیرے ہجر دے سخت وہال دلبر
نقش تیری تصویر دا پیش اکھیں رکھاں دلدے وچہ خیال دلبر
لگا بھید نہ گئے پرت پچھے ہوئے چھیکڑ نہ مول وصال دلبر
عبدؔ دن تے رات حساب اندر گھڑی گذردی مندڑے حال دلبر

ظ ——— ظلم کیتا انہاں کاردانیاں نے حسن لٹیا وچہ میدان دھیئے
تیرے عقل فکر دا نام نشان ناہیں جیویں لٹیا کر ویران دھیئے
چشم یار دی سمجھ بھیت ربی تک تک نوں رکھ دھیان دھیئے
عبدؔ چمدے متھے دے وچہ محراب سوہناں کوکاں جاندیاں نیک آسمان دھیئے

ع ——— عرض کیتی رخصت ویلڑے ہیں کدی سوہنیاں فیر بھی آ سو گے
دنے تکدی نے رات اوڈیک اندر کدوں قدم مبارک پا سو گے
ہونون صلے سلوک نہ تدھ باہجوں کدوں ڈیھیاں نوں یار منا سو گے
ہو یا بس نے جانویں دس عبدؔ یا کے فیر بھی اگ لگا سو گے

غ ——— غم کی ہے میرے رونے دا مارے خوف دے کئی حیران روندے
سفون سب پیدائشاں خوف پاروں جن بھوت تے ہور انسان روندے
روون طبق زمین دے مار آہیں روندے پہاڑ تے آب حیران ہوندے
روون ملائکے اوپر فلک سارے کہندے عبدؔ سب آسمان روندے

ف ——— فجر تھیں اٹھ سویر ذرا کیتے آپ حساب سنا یاں دے
تیرے برج دے وچہ نزدل ہیسی کیتے حساب نی نقطیاں سا یاں دے
غلطی وچہ حساب دے مول ناہیں ڈیھے علم نجومیاں جا یاں دے

Marfat.com

جلدی اُٹھ کے عبدؔ روان ہوئیاں پائے دید میں جد پیاریاں دے

ق ——— قرب قریب نصیب ناہیں رہی پھس تے فیر دلیل کردی
قاعدے اصل قانون دا علم ناہیں ہوندی سوچ تے فیر وکیل کردی
غلط مثل میری ہونا منظور آئی ہوندی لائق تے نہ اپیل کردی
دعوٰی ٹھیک نہ سی عبدؔ میرا ہوئیاں مدتاں صبر جمیل کردی

ظ ——— ظلم کیتا کسے مول ناہیں کوہاڑا اپنے ہتھ کہیں ماریا ہیں
اینویں جند گالی رہی صاف خالی عمر کت کے کی ادسا ریا ہیں
اصلی کار نہیں رہی بیکار سدا چھیکڑ دشمناں ہن لتاڑیا ہیں
رہی لوڑ دی عبدؔا عمر ساری دشمن دچہ گریبان دے تاڑیا ہیں

ع ——— عشق دا دودھ نہ نوش ہوندا سجن دیوندے نت گڑتیاں دے
لب چاہوندے کھنڈ نبات بھلی ساجن درتے رہماں اُپٹھیاں دے
دیواں دوس نہ کجھ پیاریاں نوں قسمت دچہ طوفاں دے سٹیاں دے
رہی آس نہ کوئی پاس میرے عبدؔ صاف امیداں اُٹیاں دے

غ ——— غم الم ہر دم سانوں راز دل دا مول نہ دسدی ہاں
اندر تاپ فراق ہلاک کیتا دل روندے تے فیر بھی ہسدی ہاں
تخت دلے دا پٹ ویران کیتا پئی شہر پیم دے وسدی ہاں
کہن عبدؔا فیر وصال ہوسی کمر ہمتاں نال میں کسدی ہاں

ف ——— فیراں مہارتوں مول ناہیں ملنے مارسن مینوں سکیاں دے
کیتے عہد پیمان نہ توڑدی ہاں ریت پال دی مول نہ تھکیاں دے
چشماں لگ رہیاں خبراں جگ گیاں گلاں دچہ جہاں دے پچیاں دے
عبدؔ یار ہن مڑن نہ ہوندا لئی اساں بک امیداں رکھیاں دے

Marfat.com

ف ——— قدر کسی دا موڑن مول ناہیں جیکر آوے ہو منظور ارشاد ہو کے
دانگوں وحی جبرائیل دے نزول ہوندا سوہنے جھل دے بہت بیتاب ہو کے
ارمان نت آہیں ملن یار ناہیں جانون دور بھی دلوں شاد ہو کے
رہن خوار تے بہت لاچار عبدا کردیں. میٹھدے یار آباد ہو کے

ک ——— کفر اسلام نوں بھل جاندے رہن دھرم ایمان دے خیال ناہیں
عاشق انہاں منزلاں تھیں لنگھ جاندے پچھے مڑن دی فیر مجال ناہیں
موت عشق دی دمدم آوندی ہے ڈیہے گذردے مہینے تے سال ناہیں
موت عاشق دی عبدا مگ ڈھٹی رہن اشتیاق تے ہوون وصال ناہیں

ل ——— لاں پریت دا سہل ناہیں تیرے وصف تھیں گل ہے دور اڑیا
اج لج لاسیں صبح بھج جاسیں ایسی گل دا کہن تے قصور اڑیا
تجربے بہت کیتے اساں سمجھ لیتے چھیکڑ جاوندے مڑ ضرور اڑیا
مدعی ہوندے عبدا انکھ ڈٹھے چھیکڑ ہوندے سبھے کوڑ اڑیا

م ——— محرم ہون نہیں باہجھ شالا نہیں اوہ ٹھڈے گھنڈ ٹہانیاں دے
مچلے ہو کے کر آزمائش لیندے ظاہر دیکھ نہ حال مسانیاں دے
مطلب دل دے دین نہ مول کدی کرن کما عتبار بیگانیاں دے
چابی نور عرفان دی ہتھ جنہاں کدوں کھول دے قفل خزانیاں دے

ن ——— نام دی لاج ہے نت تینوں سانوں لاندیاں مول نہ جگاں دے
کھیڈاں نال سیناں الٹی پھس گیاں پائیاں وچہ گریباں دے اگیا نوے
بیگانے یار تھیں نت دوہے ہی غیراں نال پریتاں لگیاں دے
اے مفت دی تہنی بعید عبدا جس دن دیاں قلماں وگیاں دے

و ——— در تن عشق دا دولت مول ناہیں کیہڑی سوچ دے نال دتا دسیں نوں

Marfat.com

وچہ رکوع دے رکھ امید لمی دعسے بیٹھ کے رب موجود کریئے
نفی ہو کھاں عبدا آپ پہلے تائیں یار دا قرب وصول کریئے

ی ——— یار سدا رہے وسار مینوں کیتا لاریاں وچہ لاچار مینوں
خوشی عیش آرام دا نام نائیں نت رون دھون دے نال پیار مینوں
عمر رہی ہیں دور پیاریاں تھیں کون ملدا نال پیار مینوں
رہی ہونا امید عبد وصال باہجوں لگے دھوکھڑے بیشمار مینوں

ھ ——— ہار جاندے اس منزل اتے پتہ رکھ کے ریت نگادنے دا
رہے لکھتے آدے کجھ نا ہیں نفع مول نہ جند پھنسادنے دا
ولی تک لے ہفت اقلیم والے مرتبہ ملیا خوک چرادنے دا
رہے سرگردان تے حیران عبد اپنہ مول نہ توڑ نبھادنے دا

ج ——— جان رکھنی کم کاذباں دا شمع دانگ پتنگ نوں جال لیئے
کثرت غیر دی کہن آفات ڈاہڈی وحدت جاکے دم سمال لیئے
غوطہ لا کے نفی دے حوض اندر بدن وچہ اثبات دے گال لیئے
اسم ذات دی نہر نت رکھ جاری باغ ہو دا عبدا پال لیئے

ث ——— ثاف آکھاں سن گل موئیے کیتے قول قرار بھلا بیٹھی
کیتے احباب قبول دے اقرار نیرے کت کھل کے چت لگا بیٹھی
بغل وچہ ہیسی یار رفیق تیرا کیوں اغیار نوں جھوڑی پا بیٹھی
جمی کس خاندان تھیں اصل تیرا عبد وچہ کمینیاں جا بیٹھی

ت ——— تنگ ہاں تیرے سنگ باہجوں دنواں بت تے مول نہ ہسیاں میں
بھجی وانگ کباب دے دین پٹھاں پا کے وچہ کڑاہیاں جھسیاں میں
گھمن گھیر اندھیر چوفیر دتے کٹی وچہ طوفان دے پھسیاں میں

Marfat.com

اگے عشق مجازی اوتھے دین بازی کدوں لنگھ کے توڑ نبھاسیں توں
وچہ قانون قصور ہوسی کدوں دید معشوق دا پا وسیں توں
اینویں وچہ جہاں بدنام ہوئیوں چھیکڑ ہار کے عبدؔ جاوسیں توں

ھ ——— حال تھیں چا بے حال ہوندے غرض گلیاں دے وچہ پھراوندی ہے
موت نت اتے آوے چت ناہیں جند لکھ مصیبتاں پاوندی ہے
ہوون دین تے آوے چین ناہیں خلقت لغیان نال ستاوندی ہے
چھیکڑ سنگ دے با ہجھ عبدؔ اتنگ ہوون مطلب کیسے دے ہتھ آوندی ہے

لا ——— لان دا بج نہ مول سانوں آپوں پال دے سو ہنے سنگ ساڈے
با ہجھ درد غدے مول نہ بولدی ہاں سجن دلوں نہ ہوون تنگ ساڈے
شیشہ رکھ ایمان دا پیش اکھیاں چشم نمک دی دلاں دے رنگ ساڈے
ستر کرن فیر عبدؔ فیر ستار ہوکے ویکھن نال مہربانیاں سنگ ساڈے

ع ——— اکھدی تینوں ہاں ستیے ایس ریت دے وچہ کی نکیاتیں
لبھے یار بلوچ نہ ریت وچوں ایسی کار تھیں دس کی کھٹیا تیں
بھلا قول قرار نہ یاد تینوں درد پنوں دے نام دا رکھیا تیں
عبدؔ کیتے عہد پیمان نوں توڑ کے تے اینویں اپنے آپنوں پٹیا تیں

ی ——— یار دی شکل دا عکس ڈٹھا ناہیں ہور مصیبتاں یاد مائے
لبھے وصل دے جام دا اصل جیکر گھولاں گھنڈ نبات دا سواد مائے
نقشہ بہن تصور دا پیش اکھیں دستے سب وجود آباد مائے
جمی جدی عبدؔ رونوندے اں لیئے پنوں دا نام شاد مائے

——— تھیں ہو جدا ناہیں ظاہر بندگی نال دے وجود کریئے
کر قیام تے رکھ دھیان سارا الف تک کے ندھ سجود کریئے

Marfat.com

بغل گیر ہوئی نال بیگانیاں دے عبدؔ کنت دے نال نہ ساں میں
ب ——— باہجھ خبر دے انتظار کھلی ہاں لکھ سنیوڑے گھل مترا
ہویا حکم نہ جے آئیے دیس تیرے رہی آن تے جان دی گل مترا
ملی فرصت جے کر کسے روز دی آساں دیس پیاریاں دے چل مترا
عبدؔ ملک الموت آن نزدل کیتا جند کنبدی پل پل مترا
الف ——— اج دے دن غنیماں دے صبح کدوں فیر وصال ہوسن
گھڑی گذر سی مثل مہینیاں دے دن لنبڑے وانگوں سال ہوسن
بیٹھے کوئی رفیق نہ پاس تیرے کدوں دوستاں طرف خیال ہوسن
عبدؔ تک سے مکھ پیاریاں دے فیر ملنے یار محال ہوسن
ل ——— لکھ واری میری جان واری نبی پاک دے بک دیدار اتوں
وارے جن انسان تے حیوان سارے سوہنے قدم دی بک رفتار اتوں
گھولاں زمین آسمان جہان سارے تیرے مکھ دی پاک خسار اتوں
گھولاں سب پیدائشاں نال آپے تیری زلف دی سکڑی تار اتوں
ع ——— اوچڑی منزل پیاریاں دی ربا اڈکے سوہنیاں کول جائیے
اوکھے لاں قصور تے ہو دن منظور ناہیں جاں ہتھ صراف دے تول جائیے
صل علیٰ تھیں کہن نجات ملے چھیکڑ نال زبان دے بول جائیے
کھری اک رتی تھیں لکھ واری کھوٹے درہم دینار بھی گھول جائیے
ل ——— لکھ کراماں ہور پچھے ہن دیہہ اساڈی وار پیرا
ڈبتے لکھ بیڑے باراں برس جیہڑے لائے گھمنوں گڈھ کے پار پیرا
ساری عمر ڈولدی رہی بلی خاطر رب دے چپا مار پیرا
عبدؔ صدقہ حسن حسین دا جی ساہڈے سر تھیں غم اتار پیرا

Marfat.com

۴ ——— موڑ مہار ہن طرف میری تیرے ادپر کریم دے کرم میراں
جایا حسن حسین دا خاص توں ہیں جگر نبی کریم دا گرم میراں
تیرے نال دسیلے رب کولوں منگن لوگ ایمان نے دھرم میراں
کرنی اک نگاہ مزدور میں نے چھیکڑ رہن اساہڈے بھرم میراں
۵ ——— مر چکے کئی عشق کیتے جنہاں مثل صدیقؓ وصال ہوئے
آدے صبر نا ہیں وصل یا ہجوں جل بل کے مثل
ہارے قسمت دے کوئی دانگوں عبد پاپی عمر روندیاں منڈے حال ہوئے
ہکناں سولیاں جان فدا کیتی کئیں ہور بھی عبد

یَا فَتَّاحُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اتمامِ کتاب

بتوفیق الملک الوہاب بحرمت حضرت محمد مصطفیٰ صلوٰۃ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم، بوساطت چہار یارکبار رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وخصوصاً یار غارِ حرا ازدھا ثانی اثنین ان کی شان میں یہ نداء وارد ہے۔ فقط۔

مناجات حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

خُذْ بِلُطْفِكَ يَا اِلٰهِیْ مَنْ لَهٗ زَادٌ قَلِيْل
مُفْلِسًا بِالصِّدْقِ يَأْتِیْ عِنْدَ بَابِكَ يَا جَلِيْل

ہاتھ پکڑ اپنی عنایت سے کہ توشہ ہے قلیل صدق سے در پر تیرے آتا ہے مفلس یا جلیل

Marfat.com

وَفَضْلًا وَّاحْسَانًا فَهَا اَنَا شَاكِرٌ

البتہ تو نے مجھ پر انعام اور بخشش کی اور فضل اور احسان کیا۔ سو میں تیرا شکر گذار ہوں۔

وَكُلُّ الْوَرٰى مِنْ بَحْرِ جُوْدِكَ نَاهِلٌ

وَاَنْتَ لَهُمْ فِي الشَّدَائِدِ نَاصِرٌ

اور تمام دنیا تیری بخشش کے دریا سے سیراب ہے۔ اور تو ان کا مصائب کے وقت مددگار۔

وَحَوَّلْتَنَا يَا رَبِّ اثْنَاءِ نِعْمَةٍ

وَاَسْبَغْتَهَا يَا مَنْ لِذَنْبِيْ غَافِرٌ

اے میرے رب تو نے مجھے متواتر نعمتیں عطا فرمائیں۔ اور اے میرے گناہوں کے بخشنے والے تو نے انہیں پورا کر دیا۔

بِجَاهِ الَّذِيْ قَدْ جَآءَ لِلنَّاسِ رَحْمَةً

نَبِيٌّ كَرِيْمٌ صَادِقُ الْقَوْلِ طَاهِرٌ

اس کی عزت کے طفیل جو انسان کے واسطے رحمت ہو کر آیا ہے۔ وہ نبی کریم سچا اور پاک ہے۔

+

عَلَيْهِ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهٗ

يَشْكُوْ اِلٰى ذِي الْجَلَالِ بَلْوَاهُ

اس پر اللہ کا درود اور سلام ہو۔ اور اپنی بلا کی اللہ ہی کے حضور شکایت کرے۔

مَا بِهٖ عِلَّةٌ وَّلَا سَقَمٌ

اَكْثَرُ مِنْ حُبِّهٖ لِمَوْلَاهُ

اسے کوئی عارضہ یا کوئی بیماری اپنے مولا کی محبت سے بڑھ کر نہ ہو۔

Marfat.com

إِذَا خَلَا فِي الظَّلَامِ مُبْتَلَاهُ
أَجَابَ اللّٰهَ ثُمَّ لَبَّاهُ

جب رات کے اندھیرے میں اکیلے بیٹھ کر روئے، تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کر کے اُسے مقرب بنا لیتا ہے۔

✦

أُنَادِي بِالتَّضَرُّعِ كُلَّ يَوْمٍ
أُجَدِّدُ بِالتَّضَرُّعِ وَالدُّعَاءِ

میں ہر روز زاری سے پکارتا ہوں۔ از سر نو عجز و دعا کرتا ہوں۔

لَقَدْ ضَاقَتْ عَلَى الْأَرْضُ طُرًّا
وَأَهْلُ الْأَرْضِ مَا عَرَفُوا دُعَائِي

زمین مجھ پر حد سے زیادہ تنگ آ گئی ہے۔ اور اہل زمین میری پکار کی تہ تک نہیں پہنچتے۔

فَخُذْ بِيَدِي لِأَنِّي مُسْتَجِيرٌ
بِعَفْوِكَ يَا عَظِيمُ يَا رَجَائِي

سو تو میری دستگیری کر کیونکہ میں پناہ جو ہوں۔ تیری عفو کے ساتھ اے میرے بزرگ اے امید گاہ!

أَتَيْتُكَ بَاكِيًا فَارْحَمْ بُكَائِي
حَيَائِي مِنْكَ أَكْثَرُ مِنْ خَطَائِي

میں تیرے حضور روتا ہوا آیا ہوں۔ سو تو میرے رونے پر رحم کر۔ میں اپنے گناہوں کی نسبت زیادہ تجھ سے شرمساری رکھتا ہوں۔

سَبِيلِي حَسْرَةٌ وَفِي وَابْكِنِي

Marfat.com

اِذَا لَمْ یَبْقَ مِنْ دَمْعِیْ دِمَائِیْ

میں حسرت کے سبب رواں ہوں گا اور جب میرے آنسو نہ بہیں گے تو میں خون برسا کر رو ں گا۔

جَزَائِیْ اَنْ تُعَذِّبَنِیْ وَلٰکِنْ
اَعُوْذُ بِحُسْنِ عَفْوِکَ مِنْ جَزَائِیْ

میری جزا تو یہی ہے کہ تو مجھے عذاب کرے لیکن میں اپنی جزاء سے تیرے حسن کے عفو کی پناہ لیتا ہوں۔

وَلِیْ ھَمٌّ وَاَنْتَ لِکَشْفِ ھَمِّیْ
وَلِیْ دَاءٌ وَاَنْتَ دَوَاءُ دَائِیْ

مجھے غم ہے اور تو میرے غم کو دور کرنے والا ہے۔ مجھے درد ہے اور تو میرے درد کی دوا ہے۔

وَالْیَقْظٰنِی الرَّجَاءُ فَقُلْتُ اِلَّا
بِرَدْجَائِیْ اَنْ تَحَقَّقَ بِالرَّجَائِیْ

ہاں مجھے امید ہے کہ میری مراد حاصل ہوگی۔ خ۔ مجھے امید نے ابھارا اور میں نے کہا کہ ہم

بِالْفَضْلِ سَیِّدِیْ بِاللُّطْفِ عَنِّیْ
فَاِنِّیْ لِلْبَلَاءِ وَلِیْ بَلَائِیْ

میرے آقا! اپنے لطف سے مجھ پر فضل کر۔ کیونکہ میں بلا کے لئے ہوں، اور بلا میرے لئے ہے۔

Marfat.com

یَا قُدُّوْسُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَرَاہُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِغَیْرِ کَیْفٍ وَاِدْرَاکٍ وَّضَرْبٍ مِّنْ مِّثَالِیْ

سلامِ وعدۂ دیدار آمد پیامِ مژدۂ دیدار آمد
مبارکباد اے عشاقِ بیدل کہ خواہد شد لقائے یار حاصل
مبارکباد اے عشاقِ مہجور کہ خواہد گشت روئے یار منظور

بشارت باد اے عشاقِ محزون
کہ ہنگامِ لقائے اوست مقرون

کَرَامَاتُ الْوَلِیِّ بِدَارِ دُنْیَا لَھَا کَوْنٌ وَّھُمْ اَھْلُ النَّوَالِ

بیا اے بلبلِ باغِ محبت شرارِ شعلۂ داغِ محبت
بیا اے قابلِ دردِ وغمِ عشق چو اشکِ من سراپا شبنمِ عشق
نمے دانم کدام مردِ غافل نہادہ نامِ شیریں ترا دل

نمی دانم کدام مردِ بے درد
لقب دادہ بہ لقبت از دم سرد

بشر خالی نباشد از نقائص کمالش گرچہ دارد بس خصائص
بجز حق کیست اندر جملہ عالم کہ نقصانِ ندارد بیش یا کم
ازاں جا بود ایں اوصاف خصلت کہ بر پیغمبراں افتاد دلت
ترا گر دیدۂ انصاف بینا است بجائے دلبرے گرچہ مینا است

Marfat.com

دریں بابست مارا عذر بسیار — ازاں جملہ یکے آید باظہار
بود آں کز حیاتم رفتہ اکثر — بما لا یعنی و بیہودہ یکسر
شد آں اشرف عمرم ہمہ صرف — بلہو و لعب ضائع حرف در حرف
جوانی کاں بہار زندگانی ست — گہے کسب و کمال علم خوانی ست
بغفلت رفت آں پاکیزہ ادقات — کہ فرماید نبی للعلم آفات
مجال درس تعلیم نہ دادند — فراغ فقر و تسلیم نہ دادند
بفخر آنکہ میباشم سپاہی — درافتادم بچندیں روسیاہی
نہ شد فرصت میسر آں چنانم — کہ در وقت جوانی علم خوانم
نمودہ نفس کافر صد تملق — مرا در نیت قطع تعلق
دریں عزم نہ شد ہمت خواہ — فتادم عاقبت در حسرت واہ
کنوں چوں شد بہاراں شریفم — در آمد نوبت بادِ خریفم
چہ شد از حسرت و افسوس بسیار — چو رفت از دست وقت فرشکار
دریغا از چہ دولت باز ماندم — گذشت انجام در آغاز ماندم
اگر بر حال خود گریم دو صد سال — شود از نالہا ہر عضو من نال
ہر کہ آید بدست امیدوار — شاہد مقصود یابد در کنار
اے خدائے من بحق مصطفیٰ — از طفیل حرمت اہل عباء
اے خدائے من بحق چار یار — ہر چہ کردم عفو کن روز شمار
روز محشر دار با اہل رسول
از طفیلِ مقبلاں گردان قبول

Marfat.com

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ

دریں زماں سعادت نشاں کتاب مستطاب

اسرارِ کبیریٰ

تصنیف شریف

حضرت ہادینا و مولانا و مشائخنا جناب معلی القاب

حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

موضع دانگت پرگنہ لار علاقہ کشمیر

بروز پیر بتاریخ ۱۸ جون سنہ ۱۹۹۰ء بوقت ساڑھے دس بجے شب کتابت ختم ہوئی۔

ہدیۃ العلماء جامعہ مجددیہ
نور آباد ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com